حج و عمرہ

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

جلد چہارم

(ل ۔ ے)

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

0333-3136872

حج وعمرہ

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

(ل-ی)

جلد چہارم

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتا جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

نام کتاب: حج وعمرہ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

طباعت: طبع ثانی: ۱۴۳۸-۲۰۱۷

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔ 74400

فون: 0302-2205466 0333-3136872, 0333-3845224

ای میل: baitulammar2004@gmail.com qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com

کراچی:

الحجاز پبلشرز، بنوری ٹاؤن۔ 0314-2139797
اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن۔ 021-34727159
دار البشائر، بنوری ٹاؤن۔ 0334-2659744
ادارۃ النور، بنوری ٹاؤن۔ 0324-2855000
مکتبہ القرآن، بنوری ٹاؤن۔ 021-34856701
زم زم پبلشرز، اردو بازار۔ 021-32729089
مکتبہ ندوہ، اردو بازار۔ 0321-8936511
مکتبہ المعارف، دار العلوم کراچی۔ 021-35032020

کوئٹہ:

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ۔ 081-26622631
مکتبہ ماجدیہ۔ 0333-7434142

پنجاب:

مکتبہ رحمانیہ۔ 042-37224228
الفلاح پبلشرز۔ 0333-4101085
مکتبہ عائشہ۔ 0321-9233714
دار الناشر۔ 0333-8335011

خیبر پختونخواہ (KPK):

مکتبہ عمر فاروق، قصہ خوانی بازار، پشاور۔ 0311-8845717
مکتبہ بنوری ٹاؤن، لکی مروت۔ 0336-9731158
مکتبہ فاروقیہ، بنو۔ 0334-8825488
مکتبہ حقانیہ، اکوڑہ خٹک۔ 0337-7445290
مکتبہ محمودیہ، صوابی۔ 0312-9430416
مکتبہ الحرمین، اکوڑہ خٹک۔ 0313-8680501
مولوی ظہور، مردان۔ 0334-8414660

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان

ل

لباس ناپاک ہے

''پاک ہونا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲۳۷/۱)

لحاف

☆احرام کی حالت میں سردی سے حفاظت کے لئے لحاف اوڑھنا جائز، مگر سرکھلا رکھنا ضروری ہے، باقی تمام بدن پر لحاف رہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

☆عورتوں کے لئے احرام کی حالت میں سرڈھانکنے کی اجازت ہے۔(۱)

لڑکی کی شادی مقدم ہے یا حج

اگر حج فرض ہے اور لڑکی کی حفاظت کا انتظام بھی ہے تو اس کی شادی کی وجہ سے حج کو موخر نہ کیا جائے بلکہ پہلی فرصت میں حج کرلیا جائے۔(۲)

---

(۱) فجاز تغطية اللحية مادون الذقن وإذنيه وقفاه وهو وراء العنق . (غنية الناسک : (ص: ۸۸) باب الإحرام ، فصل فی محرمات الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

🗁 (وتغطية اللحية ما دون الذقن ؛ لأنّه ليس من الوجه الخ) . (إرشاد السارى : (ص: ۱۷۵) باب الإحرام ، فصل فی مباحاته ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗁 البحر الرائق : (۸/۳) کتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

🗁 (ويجوز) أى الإحرام (فى ثوب واحد) ...... (وأكثر من ثوبين) بأن يجعل واحد فوق واحد أو يبدل أحدهما بالآخر . (إرشاد السارى : (ص: ۱۳۹) فصل فى وجوه الإحرام ، ط: الإمكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗁 فيجوز فى ثوب واحد أوأكثر من ثوبين بأن يجعل واحدا فوق واحد أو يبدل أحدهما بالآخر . (غنية الناسک : (ص: ۷۱) فصل فيما ينبغى لمريد الإحرام ، تتمه ، ط: إدارة القرآن)

(۲) على الفور فى أوّل سنى الوجوب ، وهو أوّل سنى الإمكان على القول الأصح عندنا، وهو =

لنگڑا

اگر لنگڑا مالدار ہے اور حج کے اخراجات کا مالک ہے تو اس پر بھی حج فرض ہے۔

اگر ''لنگڑے'' آدمی پر حج فرض ہے، اور وہ خود سفر نہیں کرسکتا ہے، تو اس کو حج بدل کرانا واجب ہے، اگر زندگی میں حج بدل نہ کراسکا تو حج بدل کے لئے وصیت کر کے جانا واجب ہے، وصیت کی صورت میں وارثوں پر ایک تہائی ترکہ سے میت کا حج بدل کرانا لازم ہوگا۔(۱)

لنگوٹ

☆احرام کی حالت میں آنت اترنے کے عذر کی وجہ سے لنگوٹ باندھنا جائز

= قول أبی یوسف ، وأصح الروایتین عن أبی حنیفة رضی اللّٰہ عنهما ، فیقدم علی الحوائج الأصلیة کمسکنه ، وخادمه والتزوج ...... وقال محمد والشافعی رضی اللّٰہ عنهما أنّه فرض علی التراخی ...... الاَّ أن التعجیل أفضل . (غنیة الناسک : (ص: ۱۱) مقدمة فی تعریف الحج ومایتعلق به ، ط: إدارة القرآن)

🗀 حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۷۲۷) کتاب الحج ، ط: قدیمی .

🗀 الدر مع الرد : (۴۵۶/۲ ، ۴۵۷) کتاب الحج ، ط: سعید .

(۱) الأوّل : الصحة وهی سلامة البدن عن الآفات المانعة عن القیام بمالابدّ منه فی سفر حج هٰذا عندهما ، أمّا ظاهر المذهب عند أبی حنیفة رضی اللّٰہ عنه فهی شرط الوجوب ...... وعندهما یجب الحج علیهم إذا ملکوا الزاد والراحلة ومؤنة من یرفعهم ویضعهم ویقودهم إلی المناسک ، ولکن لیس علیهم الأداء بأنفسهم ، فعلیهم الإحجاج أو الإیصاء به بعد الموت ، وصححه قاضی خان واختاره کثیر من المشائخ منهم ابن الهمام رحمهم اللّٰہ تعالیٰ. (غنیة الناسک : (ص: ۲۳) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۴۲) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الأوّل : منها سلامة البدن عن الأمراض والعلل ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

🗀 شامی : (۴۵۹/۲) کتاب الحج ، ط: سعید .

ہے اور عذر کے بغیر مکروہ ہے، مگر اس پر کوئی دم یا صدقہ واجب نہیں اور یہ اس سلے ہوئے کپڑے میں داخل نہیں جس کو احرام کی حالت میں پہننا منع ہے اور جو کپڑا بدن کی ہیئت پر سلا ہوا ہو اس کا پہننا احرام میں جائز نہیں ہے۔

☆ جن لوگوں کو پیشاب یا مذی کے قطرے آنے کا عذر ہے وہ احرام کے نیچے بغیر سلا ہوا لنگوٹ پہن سکتے ہیں، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔

☆ اگر لنگوٹ کو سلوائے بغیر صمد بونڈ یا گلو سے چپکا کر پہننا چاہے تو اس کی بھی گنجائش نہیں ہوگی کیونکہ یہ بھی سلا ہوا کپڑے کے حکم میں ہے۔(۱)

لنگی

اگر کسی آدمی کو احرام کی کھلی چادر لنگی کے طور پر استعمال کرنے کی عادت نہیں اور ناف سے لیکر گھٹنے تک کا حصہ کھلنے کا اندیشہ ہو تو لنگی بھی پہننے گنجائش ہوگی البتہ بلا ضرورت لنگی پہننا مکروہ ہے اس لئے بلا ضرورت پہننے سے احتراز کرے۔(۲)

(۱، ۲) وأمّا الّتی لاجزاء فیها سوی الکراهیة فهی هٰذه ...... وعقد الازار والرداء أی ربط طرف أحدهما بطرفه الآخر وأن یخلله أی کل واحد منهما بخلال کنحو إبرة أو شدهما بحبل ونحوه من رباط و منطقة . (إرشاد الساری : (ص: ۱۶۹ ، ۱۷۰) باب الإحرام ، فصل فی مکروهاته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۹۱) باب الإحرام ، فصل فی مکروهاته ، ط: إدارة القرآن .

▭ شامی : (۲/۴۸۹) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب فیما یحرم بالإحرام ومالایحرم ، ط: سعید .

▭ وتفسیره أی تعریف المخیط المحظور علی ما فی الفتح أن یحصل بواسطة الخیاطة اشتمالٌ علی البدن أی بوضعه وصنعه واستمساکٌ أی بنفسهٖ من غیر إمساکهٖ فأیها أی من الاشتمال والاستمساک انتفی ، انتفی لبس المخیط لانتفاء الکل بانتفاء البعض ، وفیه أنّه یرد علیه اللّباد المشتغل باللصق ، فإنّه لیس فیه خیاطة مع أنّه عدّ من المخیط ، اللّٰهم الاَّ أن یّراد بالخیاطة انضمام بعض الأجزاء ببعضها ...... (إرشاد الساری : (ص: ۴۲۴) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الأوّل : فی حکم اللبس ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة) =

لوگوں نے عمرہ کرنے کی درخواست کی

''عمرہ کرنے کی لوگوں نے درخواست کی'' عنوان کو دیکھیں۔(۲۰۷/۳)

لیمن

''بوتل'' عنوان کو دیکھیں۔(۲۰۵/۱)

= غنية الناسک : (ص: ۲۵۰) باب الجنايات ، الفصل الثانی : فی لبس المخيط ، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد : (۴۸۹/۲) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد .

فإن زرره أو خلله أو عقده أساء ولا دم عليه . الدر المختار . (قوله : فإن زرره الخ) وكذا لو شده بحبل و نحوه لشبهه حينئذٍ بالمخيط من جهة أنّه لايحتاج إلى حفظه ، بخلاف شدّ الهميان ؛ لأنّه يشد تحت الإزار عادة ، أفاده فی فتح القدير أی فلم يكن القصد منه حفظ الإزار وأن شده فوقه . (شامی : (۴۸۱/۲) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام، ط: سعيد)

ماسک (MASK)

ماسک چہرے کے چوتھائی یا زیادہ حصے کو چھپالیتا ہے لہٰذا اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں گرد وغبار سے بچنے کے لئے ماسک باندھے اور پورا ایک دن یا پوری رات گزر جائے تو دم واجب ہوگا اور اس سے کم میں صدقہ لازم ہوگا، اور اگر کسی بیماری کی وجہ سے لگایا ہے تو گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

---

(۱) وأمّا تعصيب الرأس والوجه فمكروه مطلقًا موجب للجزاء بعذر أو بغير عذر للتغليظ الا ان صاحب العذر غير آثم . (غنية الناسك : (ص: ۹۱) باب الإحرام ، فصل : فى مكروهات الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

ولو غطى جميع رأسه أو وجهه أى جميع وجهه بمخيط أو غيره يومًا و ليلةً ، وكذ امقدار أحدهما فعليه دم أى كامل بلاخلاف وفى الأقلّ من يوم كذا من ليلة صدقة ، والربع منهما كالكل قياسًا على مسحهما...... وعن أبى يوسفؒ أنّ يعتبر أكثر الرأس على ما نقل عنه صاحب الهداية والكافى والمبسوط وغيرهم ، ونقله فى المحيط والذخيرة والبدائع والكرمانى عن محمد ، لكن قال الزيلعىؒ : وقياس قول محمد أن يعتبر الوجوب فيه بحسابه من الدم انتهٰى . وكذا الحكم فى الوجه على مانص عليه فى المبسوط والوجيز وغيرهما ...... ولو عصب من رأسه أو وجهه أقل من الربع أى يومًا أو ليلةً فعليه صدقة أى اتفاقًا . (اللباب مع شرحه : (ص: ۴۳۵) باب الجنايات وأنواعها فصل فى تغطية الرأس والوجه ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

ولو عصب رأسه أو وجهه يومًا أو ليلةً فعليه صدقة الا أن يأخذ قدر الربع فدم . (غنية الناسك : (ص: ۲۵۴) باب الجنايات ، الفصل الثالث فى تغطية الرأس والوجه ، ط: إدارة القرآن)

شامى : (۴۸۸/۲) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد.

مالِ حرام سے حج کرنا

حرام مال سے حج نہیں کرنا چاہیئے ،تاہم اگر کسی نے کر لیا تو حج کا فرض ادا ہو جائے گا لیکن مقبول حج کا ثواب نہیں ملے گا ، کیونکہ حرام مال اللہ کے دربار میں قبول نہیں ہوتا۔(۱)

مال ضائع ہو گیا

☆ ......اگر کسی آدمی کے پاس حج کے خرچہ کی مقدار مال یا رقم تھی لیکن اُس وقت تک حج کے لئے رقم جمع کرانے یا فارم جمع کرانے کا اعلان نہیں ہوا، فارم جمع کرانے کا وقت آنے سے پہلے ہی وہ مال ضائع ہو گیا تو اس پر حج کرنا لازم نہیں ہوگا۔

☆ ......اوراگر فارم جمع کرانے کا جب اعلان ہوا اُس وقت یہ رقم تھی، اور اس نے حج پر جانے کے لئے فارم جمع کرانے کا ارادہ بھی کر لیا تھا،مگر اس کے اختیار کے بغیر یہ رقم ضائع ہوگئی تو اس صورت میں بھی اس پر حج کرنا فرض نہیں ہوگا۔

☆ ......اوراگر اس نے خود اپنے اختیار سے یہ رقم ایسی جگہ خرچ کر دی جہاں شریعت کی طرف سے خرچ کرنے کا حکم نہیں تھا تو اس کے ذمہ حج لازم ہوگا،اوراس آدمی کے لئے حج کرنا ضروری ہوگا۔

---

(۱) ویجتهد فی تحصل نفقة حلال، فإنّه لایقبل بالنفقة الحرام کما ورد فی الحدیث ، مع أنّه یسقط الفرض عنه معها ولا تنافی بین سقوطهٖ وعدم قبولهٖ ، فلایثاب لعدم القبول ، ولایعاقب عقاب تارک الحج ...... (شامی : (۴۵۶/۲) کتاب الحج ، مطلب فیمن حج بمال حرامٍ ، ط: سعید)

🗁 إرشاد الساری : (ص: ۸) مقدمة : فی آداب مرید الحج ، فصل ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

🗁 غنیة الناسک : (ص: ۳۵) باب ماینبغی لمرید الحج من آداب سفرهٖ ، ط: إدارة القرآن.

☆......اگر کسی نے حج کی رقم تجارت میں لگادی، اوراس میں نقصان ہونے کی وجہ سے رقم ختم ہوگئی تو حج کی ذمہ داری ختم نہیں ہوگی، بلکہ حج ذمہ میں باقی رہے گا۔(۱)

مال مشتبہ میں قرض کا حیلہ کرنا

اگر کسی کا مال مشتبہ ہے اور وہ حج کرنا چاہتا ہے تو وہ کسی سے حلال مال قرض لے کر حج ادا کرے اور اپنے مشتبہ مال سے قرض ادا کردے تو حج بلا کراہت صحیح ہوجائے گا۔(۲)

مانع پیش آنے کا ڈر ہو تو احرام میں شرط لگانا

''احرام باندھنے والا احرام میں شرط لگائے'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۱۰۵)

مانع حیض دواء کا استعمال کرنا

اگر عورت کے لئے مانع حیض دواء کا استعمال کرنا مضر نہ ہو اور عورت اُسے برداشت کرسکتی ہو اوراس کا تجربہ بھی ہو تو حیض کو روکنے کی دواء کا استعمال کرسکتی

---

(۱) السابع : من شرائط الوجوب الوقت ، وهو أشهر الحج ...... أى وقت خروج أهل بلده ،إن كانوا يخرجون قبلها ، فلايجب الّا على قادرٍ فيها ، أو فى وقت خروجهم ، فإن ملكه أى المال قبل الوقت أى قبل الأشهر أو قبل أن يتأهّب أهل بلده ، فله صرفه ...... حيث شاء ...... فلاحج عليه أى وجوبًا ؛ لأنّه لايلزمه التأهب فى الحال ، وإن ملكه فيه أى فى الوقت فليس له صرفه إلى غير الحج ، فلو صرفه لم يسقط الوجوب عنه ...... (إرشاد السارى : (ص: ٦٨) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ٢٢) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن.

☐ الدر مع الرد : (٤٦٥/٢) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(٢) إذا أراد الرجل أن يحجّ بمال حلال فيه شبهة فإنّه يستدين للحج ويقضى من ماله كذا فى فتاوىٰ قاضيخان . (الهندية : (٢٢٠/١) كتاب المناسک ، وأمّا آدابه ، ط: رشيديه)

☐ خانية : (٢١٣/١) كتاب الحج ، فصل فى المقطعات ، ط: رشيديه .

ہے۔(۱)

ماہواری روکنے کی دوائی استعمال کرنا

حج سہولت سے کرنے کے لئے یا حرمین شریفین میں نماز پڑھنے کے لئے عورتوں کا ماہواری کو روکنے کے لئے دوائی استعمال کرنے میں شرعاً ممانعت نہیں ہے، البتہ اس سے طبّی اعتبار سے نقصان ہوتا ہے، اس لئے اس قسم کی دوائی استعمال نہ کرنا جسم کے لئے بہتر ہے، باقی استعمال کرنے سے گناہ نہیں ہوگا۔(۲)

مبارک باد دینا

حجاج کرام کو مبارک باد دینا نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے، اس لئے حجاج کرام کو ان کے حج کی مبارک باد دے سکتے ہیں، اور اُنہیں ان کے حج کے مقبول ہونے کی دعاء بھی دے سکتے ہیں، اور اتنا کہنا بھی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا حج وعمرہ قبول فرمائے، اور اپنے لئے دعاء کی درخواست کریں کیونکہ حاجی کی دعاء قبول ہوتی ہے۔(۳)

(۱، ۲) وقال في السراج : سئل بعض المشايخ عن المرضعة إذا لم ترحيضًا ، فعالجته حتى رأت صفرة في أيّام الحيض قال هو حيض تنقضي به العدة . (شامي : (۱/ ۳۰۴) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، مطلب في أحكام الآسية ، ط: سعيد)

☜ جديد فقهى مسائل : (۱/ ۱۶۴ ، ۱۶۵) عبادات ، حج ، ممسک حیض ادویه ، ط: زمزم پبلشرز.

(۳) عن أبي هريرة عن النبيّ ﷺ أنّه قال : الحاج والعمار وفد الله إن دعوه أجابهم ، وإن استغفروه غفرلهم . رواه ابن ماجه ، ...... وعن ابن عمر قال :قال رسول الله ﷺ : إذا لقيت الحاج فسلم عليه و صافحه ومره أن يستغفر لک قبل أن يدخل بيته فإنّه مغفور له . رواه أحمد .

(مشكاة المصابيح : (ص: ۲۲۲ ، ۲۲۳) كتاب المناسک ، الفصل الثالث ، ط: قديمى)

☜ مرقاة المفاتيح : (۵/ ۴۴۴ ، ۴۴۵) رقم الحديث : ۲۵۳۶ ، و ۲۵۳۸ ، كتاب المناسک، الفصل الثالث ، ط: رشيديه . =

مباشرت فاحشہ

''بوسہ لیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۰۸/۱)

متبنّٰی کے ساتھ حج کے لئے جانا

''متبنّٰی'' محرم نہیں ہے، اس کے ساتھ حج یا عمرہ کے لئے جانا جائز نہیں ہے،
(۱) مزید تفصیل کے لئے ''منہ بولا بیٹا'' عنوان دیکھیں۔

متعدد طواف کے ایک ساتھ نفل پڑھنا

☆......اگر کوئی شخص چند طواف مسلسل کرے اور ہر طواف کے بعد واجب الطّواف کی دو رکعت نہ پڑھے، اور پھر ہر طواف کے لئے دو رکعت مسلسل پڑھے تو ایسا کرنا مکروہ ہے اس لئے ہر طواف کے بعد دو رکعت پڑھ لیا کرے، البتہ جن اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اُن اوقات میں اس طرح مسلسل طواف کرنا، اور مکروہ وقت

= ▭ غنية الناسک : (ص: ۳۸) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن.

▭ عن عروة بن مضرس الطائی أنّه أتی رسول اللّٰه ﷺ بجمع قبل أن يفيض فلما نظر إلی رسول اللّٰه ﷺ قال يا رسول اللّٰه ! طويت الجبلين ولقيت شدة فقال رسول اللّٰه ﷺ : من أدرک إفاضتنا أدرک الحج ، وزاد عبد اللّٰه بن أحمد فی حديثه عن زحمويه فقال رسول اللّٰه ﷺ : أفرح روعک ، من أدرک إفاضتنا هٰذه أدرک الحج .، (المعجم الكبير للطبرانی : (۱۵۰/۱۷ ، ۱۵۱) رقم الحديث : ۳۸۱ ، عروة بن مضرس بن الحارثة بن لام الطائی ، ط: مكتبة ابن تيميه)

(۱) الرابع : المحرم أو الزوج لإمرأة بالغة ولو عجوزًا ومعها غيرها من النّساء الثقات والرجال الصالحين فی مسيرة سفر ...... والمحرم من لايجوز له منكحتها علی التأبيد ، بقرابة أو مصاهرة بنكاح فاسد أو سفاح علی الأصح ...... (غنية الناسک : (ص: ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الرابع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۴۶۴/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

نکلنے کے بعد ہر طواف کے لئے مسلسل دو دو رکعت پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔(۱)

متعدد عمروں میں صرف چند بال کاٹتے رہے

اگر کوئی شخص متعدد عمروں میں صرف چند بال کاٹتا رہا تو جب تک سر نہیں منڈوائے گا یا قصر نہیں کرے گا، احرام سے نہیں نکلے گا، اگر گھر میں واپس آنے کے بعد گنجا کر لیا یا قصر کر لیا تو احرام سے نکل جائے گا لیکن حرم کی حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا، متعدد دَم واجب نہیں ہوں گے۔

اور اگر سر منڈوانے سے پہلے ہمبستری کر لی، یا سلے ہوئے کپڑے پہن لئے، یا خوشبو لگا لی تو ان تمام جنایات کی وجہ سے ایک دَم اور واجب ہوگا۔(۲)

---

(۱) ویکره تاخيرها عن الطواف ؛ لأنّ الموالاة بينه و بينهما سنة ، الّافى وقت مكروه ، فلذا قال كما قيل ولو طاف بعد العصر يصلى المغرب ثم ركعتى الطواف ، ...... (إرشاد السارى : (ص: ۲۲۲ ، ۲۲۳) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فى ركعتى الطواف وأحكامها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۱۷) باب ماهية الطواف ...... فصل : ومن الواجبات ركعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۴۹۸/۲ ، ۴۹۹) كتاب الحج ، مطلب فى طواف القدوم ، ط: سعيد .

(۲) والسنة حلق جميع الرأس أو تقصير جميعه ، وإن اقتصر على الربع جاز مع الكراهة ...... وهو أى الربع أقلّ الواجب فى الحلق وكذا فى التقصير ...... لايخرج عن الإحرام الّا بحلق الكل أو تقصيره . (إرشاد السارى : (ص: ۳۲۲ ، ۳۲۳) باب مناسک منٰى ، فصل : فى الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

وشرط الخروج منه أى من إحرام العمرة والحج فى الجملة ، الحلق أو التقصير أى قدر ربع شعر الرأس فى وقته ...... (أيضًا : (ص: ۱۳۱) باب الإحرام ، فصل فى حكم الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

ولو حلق فى الحل ...... أو أخّر عن أيّام النحر فعليه دم ، ...... سواء كان مفردًا أو غيره . (أيضًا : ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فى أفعال الحج ، فصل : فى الذبح والحلق ، ط: الإمداية مكّة المكرّمة) =

متمتع نے قربانی نہیں کی

اگر حج تمتع کرنے والے نے قربانی نہیں کی اور بیمار ہونے کی وجہ سے عرفات روانہ ہونے سے پہلے روزہ بھی نہیں رکھا تو اس پر دو دم لازم ہوں گے، ایک دم شکر ہوگا اور دوسرا تاخیر کرنے کی وجہ سے ترتیب کے خلاف کرنے پر ایک دم لازم ہوگا۔(۱)

مجبوری کی وجہ سے حج بدل کرنا

''حج بدل مجبوری کی وجہ سے کرنا'' عنوان دیکھیں۔(۲/۱۰۹)

مجنون

☆......حج عاقل، بالغ، صاحب استطاعت، مالدار پر واجب ہے، مجنون

= ☐ ولو جامع فی مجلس آخر ونوی به رفض الفاسدة فعلیه دم واحد ...... وكذا لو تعدد الجماع أی بعد الأوّل بقصد الرفض ففیه دم واحد، كما فی الفتح ولو فی مجالس أو مع نسوة علی ما فی البحر الزاخر. (أیضًا: (ص: ۴۸۱) باب الجنایات وأنواعها، النوع الرابع: فی حكم الجماع، النوع الرابع: فی حكم الجماع ودواعیه، فصل: ولو جامع مرارًا ...... ط: الإمدادیة، مكّة المكرّمة)

☐ غنیة الناسک: (ص: ٦٦) باب الإحرام، فصل: فی حكم الإحرام، و: (ص: ۲۷۹) باب الجنایات، الفصل السابع فی ترک الجنایات، ...... المطلب التاسع فی ترک الواجب فی الذبح والحلق، ط: إدارة القرآن)

☐ البحر العمیق: (۲/۸۸۲) الباب الثامن: فی الجنایات وكفاراتها، الفصل الخامس: الجماع و دواعیه، و: (۳/۱۷۹۴) الباب الثانی عشر، فی الأعمال المشروعة یوم النحر، الحلق، و: (۳/۱۷۹۸، ۱۷۹۹، أیضًا، ط: مؤسّسة الریّان، المكتبة المكیّة)

(۱) فإن فاتت الثلاثة تعیّن الدم، ولو لم یقدر تحلل (أی علی الدم، تحلل: أی بالحلق أو التقصیر) وعلیه دمان دم التمتّع و دم التحلل قبل أوانه ...... (الدر مع الرد: (۲/۵۳۴) كتاب الحج، باب القران، قبیل: باب التمتّع، ط: سعید)

☐ غنیة الناسک: (ص: ۲۰۹) باب القران، فصل: فی بدل الهدی، ط: إدارة القرآن.

☐ إرشاد الساری: (ص: ۳۷۷) باب القران، فصل: فی بدل الهدی، حكم ما لو لم یصم الثلاثة حتّٰی جاء یوم النحر، ط: الإمدادیة مكّة المكرّمة.

پاگل پر حج واجب نہیں ہے، اور مجنون کا حج کرنا بھی صحیح نہیں ہے۔(۱)

☆......اگر مجنون اچھا ہونے کے بعد مالدار صاحب استطاعت ہوگیا تو پھر اس پر حج فرض ہوگا اور زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......مجنون کا حکم تمام احکام میں ''ناسمجھ بچے'' کی مانند ہے لیکن اگر کوئی شخص احرام کی نیت کرنے کے بعد مجنون ہوا ہے اور ساتھیوں نے اس کو ساتھ لے جا کر تمام افعال کرا دیئے تو اس صورت میں احرام کے ممنوعات کے ارتکاب کرنے سے اس پر دَم اور جزاء لازم ہونے میں اختلاف ہے۔

(بعض فقہاء کے نزدیک اس پر دَم لازم ہے اور بعض فقہاء کے نزدیک لازم نہیں)

---

(۱) الثالث والرابع : البلوغ والعقل ، فلایجب علی صبی ومجنون ولو حجًا ففی البدائع، لایجوز أداء الحج من مجنون وصبی لایعقل ،کما لایجب علیهما . ونقل ابن أمیر حاج و غیره عن مشائخنا صحة حجهما ، والتوفیق ، یحمل الأوّل علی أداء هما بأنفسهما ، والثانی علی فعل الولی . (غنیة الناسک : (ص: ۱۳) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۵۰ ، ۵۱ ، ۵۲) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، الثالث والرابع ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

🗀 الدر مع الرد : (۴۵۸/۲ ، ۴۵۹) کتاب الحج ، ط: سعید .

(۲) فلایلزم المجنون والمعتوه ...... فلو حج فهو نفل الظاهر أنّه مقید بما إذا عقل النیة ، وتلفظ بالتلبیة کما قدمنا ...... وإن أفاق أی عقل وارتفع عنه الجنون قبل الوقوف فجدد الإحرام أی کالصّبیّ إذا بلغ سقط عنه الفرض وإلاَّ فلا . وفی حاشیته تحت قوله : سقط عنه الفرض وإلاَّ فلا) أی إن لم یفق أو أفاق بعد الوقوف واستمرّ بعد الافاقة علی إحرامه الّذی عقده علی جنونه فلایجزیه ذلک عن الفرض ، وعلیه أن یحج إذا أفاق بعد الاستطاعة . (إرشاد الساری : (ص: ۵۱ ، ۵۲) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب، الرابع : العقل ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

🗀 غنیة الناسک : (ص: ۱۳) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن.

🗀 البحر العمیق : (۳۶۸/۱) الباب الثالث: فی مناسک الحج ، شرائط الحج ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیة .

احتیاطاً جزاء اور دَم دیدے تو اچھا ہے، اس کا حج بلا اختلاف صحیح ہو جائے گا۔(۱)

☆ ......اور اگر احرام کی نیت کرنے سے پہلے مجنون تھا، اس کے ولی نے اس کی طرف سے اس کے احرام کی نیت کی اور پھر وہ ہوش میں آ گیا، تو اگر اس نے ہوش میں آنے کے بعد وقوفِ عرفہ سے پہلے خود دوبارہ احرام کی نیت کر کے حج کے افعال ادا کر لئے تو فرض حج ادا ہو جائے گا۔(۲)

☆ ......اگر کم عقل مجنون بالکل رمی نہ کرے تو اس پر دَم واجب نہیں۔(۳)

☆ ......مزید تفصیل کے لئے ''پاگل'' عنوان دیکھیں۔(۱/۲۳۷)

(۱،۳) المجنون كالصبّى الغير المميّز أى فى جميع ماذكرناه من الإنعقاد وغيره ، ...... ثم المجنون حال جنونه لاشيئ عليه إذا فعل المحظورات أو ترك الواجبات ...... الاَّ أنّه إذا جنّ بعد الإحرام يلزمه الجزاء ...... من أنّه إذ اجُنَّ البالغ بعده ثم ارتكب شيئًا من محظورات الإحرام ، فإنّ فيه الكفارة فرقًا بينه و بين الصبىّ ، لكنه مخالف لما صرّح به الكرمانى من أنّ المجنون لو ارتكب بعض محظورات الإحرام لاشيئ عليه ، وهو محمول على إطلاقه المتناول لجنونه بعد الإحرام ...... ويصح منه من الأداء . (إرشاد السارى : (ص: ۱۲۱) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام الصبىّ (والمجنون) ، ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام الصبىّ والمجنون ، ط: إدارة القرآن.

البحر العميق : (۲/۶۸۷) الباب السابع : فى الإحرام ، الفصل الخامس : إحرام الصبىّ والمجنون والسفيه ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكية .

(۲) فلايلزم المجنون والمعتوه ...... فلو حج فهو نفل الظاهر أنّه مقيد بما إذا عقل النية ، وتلفظ بالتلبية كما قدمنا ...... وإن أفاق أى عقل وارتفع عنه الجنون قبل الوقوف فجدد الإحرام أى كالصّبىّ إذا بلغ سقط عنه الفرض وإلاَّ فلا . وفى حاشيته تحت قوله : سقط عنه الفرض وإلاَّ فلا) أى إن لم يفق أو أفاق بعد الوقوف واستمرّ بعد الافاقة على إحرامه الّذى عقده على جنونه فلايجزيه ذلك عن الفرض ، وعليه أن يحج إذا أفاق بعد الاستطاعة . (إرشاد السارى : (ص: ۵۱ ، ۵۲) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب، الرابع : العقل ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك : (ص: ۱۳) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

البحر العميق : (۱/۳۶۸) الباب الثالث: فى مناسك الحج ، شرائط الحج ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكية .

مجنون رمی نہ کرے تو

اگر مجنون بالکل رمی نہ کرے تو اس پر دَم واجب نہیں ہوگا۔(۱)

مجنون کی طرف سے رمی کرنا

''رمی دوسرے کی طرف سے کرنے کا طریقہ'' عنوان دیکھیں۔(۲/ ۳۳۷)

مجنون نے حج کا احرام باندھ لیا

اگر کسی مجنون نے حج کا احرام باندھ لیا اور وقوفِ عرفہ سے پہلے ہوش میں آ گیا اور جنون ختم ہوگیا تو اگر اس کے بعد دوبارہ حج کا احرام باندھ کر حج کرلیا تو فرض حج ادا ہو جائے گا، اور اگر جنون ختم ہونے کے بعد وقوفِ عرفہ سے پہلے دوبارہ احرام نہیں باندھا تو فرض حج ادا نہیں ہوگا۔(۲)

مچھر

''موذی جانور'' عنوان دیکھیں۔(۴/ ۲۱۱)

---

(۵) المجنون کالصبّی الغیر الممیّز أی فی جمیع ماذکرناه من الإنعقاد وغیره ، ...... ثم المجنون حال جنونه لاشیئ علیه إذا فعل المحظورات أو ترک الواجبات ...... الّا أنّه إذا جنّ بعد الإحرام یلزمه الجزاء ...... من أنّه إذ اجُنَّ البالغ بعده ثم ارتکب شیئًا من محظورات الإحرام ، فإنّ فیه الکفارة فرقًا بینه و بین الصبیّ ، لکنه مخالف لما صرّح به الکرمانی من أنّ المجنون لو ارتکب بعض محظورات الإحرام لاشیئ علیه ، وهو محمول علی إطلاقه المتناول لجنونه بعد الإحرام ...... ویصح منه من الأداء . (إرشاد الساری : (ص: ۱۶۱) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام الصبیّ (والمجنون) ، ط : الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام الصبیّ والمجنون ، ط: إدارة القرآن .

البحر العمیق : (۲/ ۶۸۷) الباب السابع : فی الإحرام ، الفصل الخامس : إحرام الصبیّ والمجنون والسفیه ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیة .

(۲) انظر الحاشیة السابقة ، رقم : ۱ ، ۳، علی الصفحة السابقة ، رقم : ۴۱۱ .

محراب النبی ﷺ

''ریاض الجنۃ'' میں حضور ﷺ کا ''مصلّٰی'' بھی ہے، جہاں نبی کریم ﷺ کھڑے ہوکر امامت فرمایا کرتے تھے، اس جگہ اب ایک خوبصورت محراب بنا ہوا ہے، جو محرابِ نبوی کہلاتا ہے۔

حضور اقدس ﷺ کے انتقال کے بعد نبی کریم ﷺ کے مصلّٰی جیسی متبرک جگہ کی تعظیم کو برقرار رکھنے کی غرض سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کی نماز پڑھنے کی جگہ پر دیوار بنوادی تھی، (۲) تاکہ آپ ﷺ کے سجدہ کی جگہ لوگوں کے قدموں سے محفوظ رہے، البتہ قدم مبارک کی جگہ چھوڑ دی تھی، چنانچہ اب اگر کوئی حاجی مصلّٰی رسول ﷺ کے سامنے کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو سجدہ میں اس کی پیشانی حضور اقدس ﷺ کے قدموں کی جگہ ہوتی ہے۔

محرم کا خرچ نہیں

اگر کسی عورت کے پاس خود حج کرنے کے پیسے ہیں لیکن ساتھ جانے والے محرم کا خرچہ برداشت کرنے کے پیسے نہیں ہیں تو اس عورت پر حج فرض ہے البتہ جب تک محرم میسر نہ ہو یا محرم کا خرچہ برداشت کرنے کا انتظام نہ ہو تب تک حج ادا کرنے کے لئے جانا فرض نہ ہوگا، ایسی صورت میں اگر زندگی میں محرم کے ساتھ حج کرلیا تو بہتر، ورنہ موت کے بعد حج بدل کرانے کے لئے وصیت کرکے جانا لازم ہوگا تاکہ ورثاء اس کے ترکہ کے ایک تہائی حصہ میں سے اس کے لئے حج بدل کرادیں۔(۱)

---

(۱) الرابع: المحرم أو الزوج لإمرأة بالغة، ولو عجوزًا ومعها غيرها من النّساء الثقات والرجال الصالحين في مسيرة سفر ...... والمحرم من لايجوز له مناكحتها على التأبيد بقرابة أو رضاع أو مصاهرة بنكاح فاسد أو سفاح على الأصح ...... وتجب عليها النفقة والراحلة لمحرمها؛ لأنّه محبوس عليها، فيشترط أن تكون قادرة على نفقتها ونفقة الشاملة للراحلة. ...... ثم اختلفوا أنّ =

محرم کسے کہتے ہیں؟

’’محرم‘‘ وہ ہے جس کے ساتھ کبھی بھی نکاح جائز نہیں ہوتا، خواہ نسب کی وجہ سے ہو یا ازدواجی رشتہ کی وجہ سے یا رضاعت یعنی دودھ کے رشتہ کی وجہ سے ہو، محرم کا معتمد، عاقل اور بالغ ہونا بھی شرط ہے۔(۱)

باپ، تایا، چچا، دادا، پردادا، نانا، پرنانا، بھائی، بھانجا، بھتیجا، ماموں، داماد، بھانجی کا بیٹا اور بھتیجی کا بیٹا سب محرم ہیں۔

= المحرم أو الزوج شرط الوجوب أو شرط الأداء ، كما اختلفوا فى أمن الطريق . فقيل : الصحيح الأوّل ، وقيل : الصحيح الثانى ، وثمرته تظهر فى وجوب الوصية بالحج إذا ماتت قبل وجود المحرم أو نفقته على القول باشتراطها ، فمن قال بالأوّل ، قال : لايجب عليه شيئ من ذٰلک ، ومن قال بالثانى ، قال : وجب عليها جميع ذٰلک ، كذا فى الفتح لكن مشى فى اللباب على الثانى مع أنّه قال : لايجب عليها التزوّج . (غنية الناسک : (۲۶ ،۲۷ ، ۲۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الرابع ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۷۶ ، ۷۸ ، ۷۹ ، ۸۰) باب شرائط الحج ، النوع الثانى ، شرائط الأداء ، الرابع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۴۶۴/۲ ، ۴۶۵) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(۱) الرابع: المحرم أو الزوج لإمرأة بالغة ، ولو عجوزًا ومعها غيرها من النّساء الثقات والرجال الصالحين فى مسيرة سفر ...... والمحرم من لايجوز له مناكحتها على التأبيد بقرابة أو رضاع أو مصاهرة بنكاح فاسد أو سفاح على الأصح ...... وتجب عليها النفقة والراحلة لمحرمها ؛ لأنّه محبوس عليها ، فيشترط أن تكون قادرة على نفقتها ونفقة الشاملة للراحلة . ... ثم اختلفوا أنّ المحرم أو الزوج شرط الوجوب أو شرط الأداء ، كما اختلفوا فى أمن الطريق . فقيل : الصحيح الأوّل ، وقيل : الصحيح الثانى ، وثمرته تظهر فى وجوب الوصية بالحج إذا ماتت قبل وجود المحرم أو نفقته على القول باشتراطها ، فمن قال بالأوّل ، قال : لايجب عليه شيئ من ذٰلک ، ومن قال بالثانى ، قال : وجب عليها جميع ذٰلک ، كذا فى الفتح لكن مشى فى اللباب على الثانى مع أنّه قال : لايجب عليها التزوّج . (غنية الناسک : (۲۶ ،۲۷ ، ۲۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الرابع ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۷۶ ، ۷۸ ، ۷۹ ، ۸۰) باب شرائط الحج ، النوع الثانى ، شرائط الأداء ، الرابع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۴۶۴/۲ ، ۴۶۵) كتاب الحج ، ط: سعيد .

فروعِ والدین یعنی وہ مرد یا عورت جن کی پیدائش کے باپ یا ماں بلاواسطہ یا بالواسطہ ذریعہ ہوں، جیسے: بھائی، بہن، بھانجا، بھانجی، بھتیجا، بھتیجی اوران کی اولاد جہاں تک نیچے کے درجہ کی ہو سب کے سب محرم ہیں، ان کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے۔(۱)

محرم کو سفر میں ساتھ جانا کب جائز ہے؟

محرم کو کسی عورت کے ساتھ سفر میں اس وقت جانا جائز ہے جبکہ فتنہ اور شہوت کا اندیشہ نہ ہو، اگر ظن غالب یہ ہے کہ سفر کرنے کی صورت میں تنہائی میں یا ضرورت کے وقت چھونے سے شہوت ہو جائے گی تو اس کو سفر میں ساتھ جانا جائز نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) أسباب التحريم أنواع : قرابة ، مصاهرة ، رضاع ، جمع ، ملک ...... وقال فی الرد: تحت (قوله : قرابة) كفروعه ، وهم بناته ، وبنات أولاده ، وإن سفلن ، وأصوله ، وهم أمهاته ، وأمهات أمهاته ، وأبائه وإن علون ، وفروع أبويه وإن نزلن ، فتحرم بنات الإخوة ، والأخوات ، وبنات أولاد الإخوة والأخوات ، وإن نزلن ، وفروع أجداده ، وجداته ببطن واحد ، فلهذا تحرم العمات والخالات ، وتحل بنات العمات ، والأعمام والخالات والأخوال . (الدر مع الرد : (۲۸/۳) كتاب النكاح ، فصل : فی المحرمات ، ط: سعيد)

الهندية : (۲۷۳/۱) كتاب النكاح ، الباب الثالث فی بيان المحرمات ، القسم الأوّل : المحرمات بالنسب ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۹۲/۳) كتاب النكاح ، فصل : فی المحرمات ، ط: سعيد .

(۲) المحرم الأمين ، وهو كل رجل مأمون عاقل بالغ مناكحتها حرام عليه بالتأبيد ...... إلّا أن يعتقد حل مناكحتها كالمجوسی ، أو يكون فاسقًا ماجنًا مما لايبالی أوصبيًا ، أو مجنونًا لايفيق ، أو النساء الصالحات فلايجوز لها المسافرة مع هؤلاء . (إرشاد الساری : (ص: ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الرابع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۶ ، ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الرابع ، ط: إدارة القرآن .

قالوا : إن المحرم إذا لم يكن مأمومًا عليه لم يجز لها أن تسافر معه ...... (بدائع الصنائع : (۱۲۴/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط فرضيته فنوعان ، وأمّا الّذی يخص النّساء ، ط: سعيد)

محرم کی شرط کیوں؟

عورتوں کے لئے حج کے سفر میں محرم کا ساتھ ہونا اس لئے شرط ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عورت کو تین دن یا اس سے زیادہ سفر محرم کے بغیر کرنے کی ممانعت فرمائی ہے اور تین دن سے مراد (۴۸) میل یا اس سے زیادہ مسافت ہے، کیونکہ ایسے طویل سفر میں اس کا اپنی عزت وعصمت کو بچانا ایک مستقل مسئلہ ہے، بعض اطلاعات یہ بھی ہیں کہ عورتیں محرم کے بغیر حج کو گئیں اور گناہ اور گندگی میں مبتلاء ہو کر واپس آئیں۔

اس کے علاوہ یہ بات بھی اہم ہے کہ ایسے طویل سفر میں کبھی کبھار حوادث بھی پیش آتے ہیں اور عورت کو اُٹھانے، بٹھانے کی ضرورت پیش آتی ہے، اگر کوئی محرم ساتھ نہ ہوگا تو دشواریاں پیش آئیں گی۔

اللہ اور اس کے رسول کے حکم کو قانون سمجھ کر عمل کرنا چاہیئے، چاہے اس کی حکمت اور فوائد ہمیں نظر آئیں یا نہ آئیں، اس کی خلاف ورزی کی قطعاً گنجائش نہیں ہے، اللہ کا قانون، قانون ہے، مذاق نہیں ہے۔(۱)

---

(۱) عن ابن عمر : أنّ رسول اللّٰه صلیﷺ قال : لاتسافر المرأة ثلاثًا الا ومعها ذو رحم ...... وعن عبد اللّٰه بن عمر : أنّ النبیّ ﷺ قال : لایحل لامرأة تؤمن باللّٰه والیوم الآخر أن تسافر مسیرة ثلاث لیال إلّا و معها ذو محرم . (الصحیح لمسلم : (۴۳۳/۱) کتاب الحج ، باب سفر المرأة مع محرم إلی الحج و غیره ، ط: قدیمی)

☜ الصحیح للبخاری : (۲۹۵/۱) ، رقم الحدیث : ۱۰۸۷ ، کتاب الصلاة ، باب : فی کم یقصر الصلاة ، ظ:الطاف اینڈ سنز .

☜ مشکوٰة المصابیح ، (ص: ۲۲۱) کتاب المناسک ، الفصل الأوّل ، ط: قدیمی .

☜ ولنا ما روی عن ابن عباس رضی اللّٰه عنهما عن النبیّ ﷺ أنّه قال : ألا لاتحجّن امرأة إلّا ومعها محرم ، وعن النبیّ ﷺ أنّه قال : لاتسافر امرأة ثلاثة إلّا ومعها محرم أو زوج ، ولأنّها إذا لم یکن معها زوج ولامحرم لایؤمن علیها ، إذ النّساء لحم علی وضم ، ولهٰذا لایجوز لها الخروج وحدها ، والخوف عند اجتماعهن أکثر ...... لأنّ المرأة لاتقدر علی الرکوب والنزول بنفسها فتحتاج إلی من یرکبها وینزلها ، ولایجوز ذٰلک لغیر الزوج والمحرم ...... (بدائع الصنائع : (۱۲۳/۲) کتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط فرضیته ، فنوعان ، ط: سعید) =

محرم کے بغیر سفر کرنا

عورتوں کے لئے محرم کے بغیر سفر کرنا جائز نہیں ہے، نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، اس لئے بعض دفعہ عورت حج کو چلی جاتی ہے اور اس کے ساتھ محرم نہیں ہوتا اس لئے وطن والے وطن سے اس کو ہوائی جہاز پر سوار کردیتے ہیں، اور جدہ ائرپورٹ سے اس کا کوئی محرم اس کو لے جاتا ہے، درمیان میں ہوائی جہاز میں وہ تنہا سفر کرتی ہے، یہ ناجائز ہے اور ایسی عورت سخت گناہ گار ہوگی، اگرچہ اس کا حج یا عمرہ ادا ہوجائے گا، اس لئے عورت کو اس طرح سفر نہیں کرنا چاہیئے۔(۱)

محرم میسر نہیں

اگر عورت پر حج فرض ہونے کے بعد ساتھ جانے کے لئے محرم نہیں یا محرم ہے لیکن ساتھ جا نہیں سکتا یا وہ نہیں لے جاسکتی یا عورت کے پاس محرم کو لے جانے کے لئے خرچہ موجود نہیں ہے تو ایسی عورت پر حج کے لئے جانا فرض نہیں ہے، اور محرم کے بغیر حج نہ کرے بلکہ حج بدل کی وصیت کرے۔(۲)

= الدر مع الرد : (۲/۴۶۴، ۴۶۵) کتاب الحج ، ط: سعید .

البحر الرائق : (۲/۳۱۴، ۳۱۵) کتاب الحج ، ط: سعید .

(۱) ولو حجت بلامحرم أو زوج ، جاز حجها بالاتفاق ، کما لو تکلف رجل مسألة النّاس، وحج ، ولکن مع الکراهة التحریمیة للنهی . (غنیة الناسک : (ص: ۲۹) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط وجوب الأداء ، الرابع ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الرابع ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

الدر مع الرد : (۲/۴۶۵) کتاب الحج ، ط: سعید .

(۲) وأمّا الّذی یخصّ النّساء فشرطان : أحدهما : أن یکون معها زوجها أو محرم لها، فإن لم یوجد أحدهما لایجب علیه الحج ...... ولنا ما روی عن ابن عبّاس رضی اللّٰه عنه ، عن النّبیّ ﷺ أنه قال : ألا لا تحجّن امرأة الاّ ومعها محرم ...... (بدائع الصنائع : (۲/۱۲۴) کتاب الحج ، فصل: وأمّا شرائط فرضیته فنوعان ، ط: سعید) =

محرم نہیں

اگر محرم نہیں ہے تو حج کے لئے جانا جائز نہیں ،ایسی عورت کسی حج پر جانے والے کے ساتھ نکاح کر لے اوراس کے ساتھ حج کے لئے چلی جائے ،اس تدبیر سے حج پر جانا درست ہوجائے گا مگر ایسا کرنا واجب نہیں ہے۔(۱)

مُحرِم نے غیر مُحرِم کا سر مونڈ دیا

''احرام کی حالت میں کسی کا حلق کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۱۱۹)

= ☜ ثم اختلفوا فی أنّ المحرم أو الزوج شرط الوجوب أو الأداء ، كما اختلفوا فی أمن الطريق ...... وصنيع المصنف يشعر بأنّه من شرائط الأداء على الأرجح ...... (إرشاد السارى : (ص: ۷۹ ، ۸۰) باب شرائط الحج ، النوع الثانى : شرائط الأداء ، الشرط الرابع : المحرم الأمين أو الزوج للمرأة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ كل من قدر على شرائط الوجوب ولم يحج فعليه الإيصاء به ، سواء قدر على شرائط الأداء أم لا ...... (نفس المصدر : (ص: ۸۹) باب شرائط ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، فصل : فيمن يجب عليه الوصية بالحج ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ التاتارخانية : (۲/ ۴۳۴ ، ۴۳۵) كتاب المناسك ، الفصل الأوّل فی بيان شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

☜ غنية الناسک : (ص: ۲۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن.

(۱) وهل يلزمها التزوّج ؟ قولان ، وفی الرد تحت قوله : قولان) هما مبنيان على أنّ وجود الزوج أو المحرم شرط وجوب أم شرط أداء ...... قلتُ لكن جزم فی اللباب بأنّه لايجب عليها التزوّج مع أنّه مشى على جعل المحرم أو الزوج شرط أداء و رجح هٰذا فی الجوهرة وابن أمير حاج فی المناسک كما قاله المصنف فی منحه قال : و وجهه أنّه لايحصل غرضها بالتزوج ؛ لأنّ الزوج له أن يمتنع من الخروج معها ، بعد أن يملكها ، ولاتقدر على الخلاص منه ، وربما لايوافقها فتتضرر منه بخلاف المحرم .... (الدر مع الرد : (۲/ ۴۶۴ ، ۴۶۵) كتاب الحج ، ط: سعيد)

☜ غنية الناسک : (ص: ۲۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن.

☜ إرشاد السارى : (ص: ۷۸) باب شرائط الحج ، النوع الثانى : شرائط الأداء ، الرابع ، ط: الإمدادية ، مكّة المرّمة .

محرم نے محرم کا حلق کر دیا

’’احرام کی حالت میں کسی کا حلق کیا‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۱۹)

محرم نے محرم کا سر مونڈ دیا

’’احرام کی حالت میں کسی کا حلق کیا‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۱۹)

محسّر

’’محسر‘‘ سین پر زیر ہے، تھکانے کے معنٰی میں ہے، چونکہ اس وادی میں ابرہہ کے لشکر کے ہاتھی تھک کے آگے بڑھنے سے عاجز ہوگئے تھے اس لئے اس وادی کا نام محسر رکھا گیا ہے۔(۱)

محصر پر قضاء

اگر محصر کا احرام صرف عمرہ کا تھا تو صرف عمرہ کی قضاء واجب ہے اور اگر صرف حج کا احرام تھا تو حج اور عمرہ دونوں کی قضاء واجب ہے، اور اگر احرام حج

---

(۱) و وادی ’’ مُحَسِّر ، ویقال له : بطن محسر بضم المیم و فتح الحاء ، وکسر السین المشددة وبالراء المهملات ...... مسیل ماء فاصل بین مزدلفة و منٰی وهو لیس من منٰی ...... وسمّی بذٰلک ؛ لأنّ فیل أصحاب الفیل حسر فیه : أی أعیٰی وکلَّ عن المسیرة ؛ وقیل : لأنّه یحسر سالکه ویتعبهم ، وحسرت الناقة اتعبتها . (البحر العمیق : (۱۶۵۲/۳) الباب الحادی عشر : فی الخروج من مکّة إلی منٰی ، مطلب : وادی محسر ، ط: مؤسسة الریّان ، المکتبة المکیّة)

(قوله : حتٰی أتٰی بطن محسر فحرّک قلیلاً) أمّا محسر فبضم المیم وفتح الحاء وکسر السین المشددة المهملتین ، سمّی بذٰلک ؛ لأنّ فیل أصحاب الفیل حسر فیه أی أعیٰ وکلَّ ومنه قوله تعالیٰ : ﴿ ینقلب إلیک البصر خاسئًا وهو حسیر ﴾ (شرح النووی علی الصحیح المسلم : (۱/ ۳۹۹) کتاب الحج ، باب حجة النبیّ ﷺ ، ط: قدیمی)

شرح سنن ابن ماجه للسیوطی : (ص: ۲۱۷) أبواب المناسک ، باب الوقوف بجمع ، ط: قدیمی.

وعمرہ دونوں کا تھا تو ایک حج اور دو عمروں کی قضاء واجب ہے۔(۱)

محصر کی رکاوٹ ختم ہو جائے

اگر محصر کی جانب سے قربانی (دَم) کا جانور یا اس کی قیمت بھیجنے کے بعد رکاوٹ ختم ہونے کی صورت میں قربانی کا جانور ذبح ہونے سے پہلے مکہ مکرمہ پہنچ کر حج یا عمرہ کی سعادت حاصل کرنا ممکن ہے تو اس پر فوراً حج کے لئے روانہ ہونا واجب ہوگا، ہاں اگر قربانی سے پہلے پہنچنے اور حج ادا کرسکنے کا امکان نہیں ہے تو پھر روانہ ہونا واجب نہیں ہے۔(۲)

محصر کے لئے سر منڈوانا

محصر کے لئے دَم دینے کے بعد احرام کھولنے کے لئے سر منڈوانا مستحب ہے، ضروری نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) ثم إذا تحلل المحصر بالهدی و کان مفردًا بالحج فعلیه حجة و عمرة من قابل ، وإن کان مفردًا بالعمرة فعلیه عمرة مکانها ، وإن قارنًا فإنّما یتحلل بذبح هدیین ، وعلیه عمرتان وحجة ، کذا فی المحیط . (الهندیة : (۱/۲۵۵) کتاب المناسک ، الباب الثانی عشر فی الاحصار ، ط: رشیدیه)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۶۰۱ ، ۶۰۲) باب الإحصار ، فصل : قضاء المحرم ما أحرم به، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

▭ غنیة الناسک : (ص: ۳۱۳ ، ۳۱۴) باب الإحصار ، فصل : فی قضاء ماحلّ منه الحصر ، ط: إدارة القرآن .

(۲) محصر بعث بالهدی ، ثم زال الإحصار ، فإن علم أنّه یدرک الهدی والحج ، لزمه الذهاب ، وإن علم أنّه لم یدرکهما لایلزمه . (الدر مع الرد : (۲/۵۹۲ ، ۵۹۳) کتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعید)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۳۱۴) باب الإحصار ، فصل : فیما لوزال إحصاره ، ط: إدارة القرآن.

▭ إرشاد الساری : (ص: ۵۹۸ ، ۵۹۹) باب الإحصار ، فصل : فی زوال الإحصار ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

(۳) وأمّا الحلق فلیس بشرط للتحلل فی قول أبی حنیفة و محمد رحمهما الله ، وإن حلق فحسن . (الهندیة : (۱/۲۵۵) کتاب المناسک ، الباب الثانی عشر فی الإحصار ، ط: رشیدیه) =

محصر ممنوعاتِ احرام کا مرتکب ہوجائے

اگر محصر سے دَم کا جانور ذبح ہونے سے پہلے احرام کے ممنوعات میں سے کوئی امر سرزد ہوجائے تو اس کی وجہ سے اس پر وہی کچھ واجب ہوگا جو غیر محصر احرام باندھنے والے پر واجب ہوتا ہے۔(۱)

مخلوط مال

''حرام حلال مخلوط ہے'' عنوان دیکھیں۔(۲؍۲۲۳)

مخلوط مال سے حج کرنا

☆......اگر کسی کے پاس جائز اور ناجائز دونوں قسم کے مال اور پیسے جمع ہیں تو اس صورت میں ناجائز مال اور پیسے کو منہا کرنے کے بعد اگر جائز مال اور پیسے حج کے اخراجات کے لئے کافی ہوں تو ایسے آدمی پر حج فرض ہوگا، ورنہ حج فرض نہ ہو گا، اور ناجائز مال اس کے اصل مالک کو واپس کردے اگر وہ زندہ ہے، اور اگر وہ مر

= إرشاد الساری : (ص: ۵۹۶) باب الإحصار ، فصل : فی التحلل ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة.
غنية الناسک : (ص: ۳۱۳) باب الإحصار ، فصل : فی حكم الإحصار ، ط: إدارة القرآن.

(۱) ولو ظنّ أی المحصر أنّه أی الهدی ذبح فی أرض الحرم فظهر خلافه أی بأن لم يذبح أو ذبح فی الحل أو بعد الميعاد ، والحال أنّه ارتكب بعض المحظورات بناء علی ظنّ أنّه خرج من الإحرام بذٰلک الذبح ، فعليه لما ارتكبه من المحظورات الجزاء أی من أنواع الكفارات . (إرشاد الساری : (ص: ۵۹۷) باب الإحصار ، فصل : فی التحلل ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)
غنية الناسک : (ص: ۳۱۳) باب الإحصار ، فصل : فی حكم الإحصار ، ط: إدارة القرآن.
الدر مع الرد : (۲/۵۹۲) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعيد .
ويجب أن يواعد يوما معلوما يذبح عنه فيحل بعد الذبح ولايحل قبله ، حتی لو فعل شيئًا من محظورات الإحرام قبل ذبح الهدی يجب عليه مايجب علی المحرم إذا لم يكن محصرًا.
(الهندية : (۱/۲۵۵) كتاب المناسک ، الباب الثانی عشر فی الإحصار ، ط: رشيديه)

چکا ہے تو اس کے وارثوں کو واپس کر دے، اور اگر مالک بھی زندہ نہیں اور اس کے وارث بھی موجود نہیں تو اس صورت میں ثواب کی نیت کے بغیر مالک کی طرف سے کسی مستحق زکوٰۃ غریب آدمی کو صدقہ کر دے۔(۱)

مدینہ سے واپسی کے وقت کونسا احرام باندھیں؟

''تمتع کرنے والا عمرہ کر کے مدینہ جا سکتا ہے'' عنوان دیکھیں۔(۱/ ۲۹۰)

مدینہ منورہ کی حاضری

مدینہ منورہ کی حاضری حج کا کوئی رکن نہیں ہے، لیکن مدینہ منورہ کی غیر معمولی عظمت وفضیلت، مسجد نبوی میں نماز کا بے انتہاء اجر وثواب اور دربار نبوی میں حاضری کا شوق مومن کو آہستہ آہستہ محبت اور جذبہ کے ساتھ مدینہ منورہ پہنچا دیتا ہے، اور اُمت محمدیہ ﷺ کا ہمیشہ سے یہی دستور بھی رہا ہے، آدمی دور دراز کا سفر کر کے بیت اللہ پہنچے اور نبی کریم ﷺ کے دربار اقدس میں درود وسلام کا تحفہ پیش کئے بغیر واپس آئے، یہ زبردست بدقسمتی اور محرومی ہے، یہ ایسی محرومی ہے کہ اس کے خیال وتصور

---

(۱) ومعنى القدرة على زاد وراحلة ملك مال يبلغه إلى مكّة ، بل إلى عرفة ذاهبًا و جائيًا راكبًا فى جميع السفر بثمن المثل ...... فاضلاً عن حوائجه الأصليّة المذكورة فى الزكاة ...... ولاتثبت الاستطاعة بالعارية والإباحة ...... ولا بمال حرام . (غنية الناسک : (ص: ۱۹ ، ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، السادس ، ط: إدارة القرآن)

وإذا عزم على الحج ينبغي له البداية بالتوبة بشروطها من رد المظالم إلى أهلها عند الإمكان ...... وإن كان عنده مظلمة ماليّة مات أهلها ولا وارث لها أو جهل أربابها، فالتصدق بها بنية خصمائه ، ولا يرجو به الثواب لنفسه . (أيضًا : (ص: ۳۴) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن)

مجمع الأنهر شرح ملتقى الأبحر : (۱/ ۲۶۱) كتاب الحج ، ط: دار إحياء التراث العربى .

شامى : (۵/ ۹۹) كتاب البيوع ، باب البيع الفاسد ، مطلب : فيمن ورث مالا حرامًا ، ط: سعيد .

سے ایماندار کا دل دکھنے لگتا ہے۔(۱)

مدینہ منورہ کی میقات سب سے دور کیوں ہے؟

مدینہ منورہ کو مہبطِ وحی (وحی نازل ہونے کی جگہ) ، ایمان کا مرکز اور دارالہجرت ہونے کا شرف حاصل ہے،اس لئے اس کے باشندوں کو سب سے زیادہ بیت اللہ کا احترام اور تعظیم کرنی چاہیئے ،دین میں جس کا مرتبہ جتنا بڑا ہوتا ہے اس کو مشقت بھی اتنی ہی زیادہ اُٹھانی پڑتی ہے،اس لئے مدینہ منورہ کی میقات سب میقاتوں سے زیادہ فاصلہ پر مقرر کی گئی ہے۔(۲)

مدینہ منورہ کے فضائل

مدینہ منورہ کے تقدس ،فضیلت اور عظمتِ شان کے لئے اتنی بات کافی ہے

---

(۱) أعلم أنّ زیارة سید المرسلین ﷺ أی وعلیهم أجمعین بإجماع المسلمین أی من غیر عبرةٍ بما ذکره بعض المخالفین ، من أعظم القربات وأفضل الطاعات وانجح المساعی أی أرجی الوسائل والدّواعی ، لنیل الدرجات قریبة من درجة الواجبات ...... لمن له سعة أی وسعة ، واستطاعه ، وترکها غفلة عظیمة و جفوة کبیرة أی غلظة جسیمة ، وفیه إشارة إلی حدیث استدلّ به علی وجوب الزیارة ، وهو قوله ﷺ : " من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی " رواه ابن عدی بسند جید حسن . (إرشاد الساری : (ص: ۷۰۷ ، ۷۰۸) باب زیارة سید المرسلین ﷺ ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)
☜ غنیة الناسک : (ص: ۳۷۴) خاتمة فی زیارة قبر سید المرسلین ﷺ ، ط: إدارة القرآن .
☜ الدر مع الرد : (۲/۲۲۶ ، ۲۲۷) کتاب الحج ، فروع ، مطلب : فی تفضیل قبره المکرم ﷺ ، ط: سعید .

(۲) واختار لأهل المدینة أبعد المواقیت ؛ لأنّها مهبط الوحی ومأرز الإیمان ودار الهجرة ، وأوّل قریة آمنت باللّٰه ورسوله ، فأهلها أحق بأن یبالغوا فی إعلاء کلمة اللّٰه وأن یخصوا بزیادة طاعة اللّٰه ...... (حجة اللّٰه البالغة : (۲/۹۱) من أبواب الحج ، ط: دار الجیل ، بیروت ، و: (۲/۵۹) ط: رشیدیه ، دهلی)
☜ رحمة اللّٰه الواسعة : (۴/۱۹۶ ، ۱۹۷) من أبواب الحج ، ط: زمزم پبلشرز .
☜ غنیة الناسک : (ص: ۵۲) باب المواقیت ، فصل : أمّا مواقیت أهل الآفاق ،ط : إدارة القرآن .

کہ وہ افضل الأنبیاء، سرور کائنات، شفیع المذنبین اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکن تھا، اور اب ان کا مدفن ہے، یہ ایک ایسی بڑی فضیلت ہے جو آسمان وزمین بلکہ عرش وکرسی کو بھی یہ مقام نصیب نہیں اور کوئی دوسری فضیلت کیسی ہی کیوں نہ ہو اس کی ہمسری اور برابری کسی طرح بھی نہیں کرسکتی۔(۱)

مدینہ منورہ کے فضائل میں بہت ساری احادیث وارد ہوئی ہیں، اس مقام پر نمونہ کے لئے صرف چند حدیثیں لکھی جارہی ہیں،

(۱) جب شروع شروع میں رسول اللہ ﷺ مکہ معظّمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے، اس وقت وہاں کی آب وہوا نہایت ناقص، خراب اور ناموافق تھی، اکثر وبائی بیماریاں رہتی تھیں، چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما آتے ہی سخت بیمار ہوگئے تو اس وقت اللہ کے رسول ﷺ نے یہ دعاء مانگی تھی کہ.....اے اللہ! مدینہ کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے، جیسا کہ ہم لوگوں کو مکہ سے محبت ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ، اے اللہ! ہمارے صاع اور مد میں برکت دے اور مدینہ کی آب وہوا کو درست کردے اور اس کا بخار جحفہ کی طرف بھیج دے۔(۲)

---

(۱) ومکّة أفضل منها على الراجح الّا ما ضم أعضاء ه عليه الصلاة والسلام فإنّه أفضل مطلقًا حتى من الكعبة والعرش والكرسي .... (الدر المختار مع الرد : (۲/ ۶۲۶) كتاب الحج ، مطلب فى تفضيل قبره المكرم ﷺ ، ط: سعيد)

إرشاد السارى : (ص: ۷۴۷) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، فصل : فى التفضيل بين مكّة والمدينة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) حدثنا محمد بن يوسف ...... عن هشام بن عروة أنّ رسول الله ﷺ قال : اللّٰهم حبب إلينا المدينة ، كحبّنا مكّة وأشد ، وصححها لنا ، وبارک لنا فى مدها وصاعها ، وانقل حماها واجعلها بالجحفة . (فضائل المدينة لأبى سعيد الجندى : (ص: ۲۰) باب ماجاء فى فضائل المدينة ، ط: دار الفكر بيروت)

عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قدمنا المدينة وهى وبيئة فاشتكى أبوبكر واشتكى بلال ، فلمّا رأى رسول الله ﷺ شكوى أصحابه قال : اللّٰهم حبب إلينا المدينة كما حببت مكّة =

(۲) نبی کریم ﷺ کو مدینہ سے اس قدر محبت تھی کہ جب کہیں سفر میں تشریف لے جاتے تو واپس لوٹتے وقت جب مدینہ منورہ قریب آتا اور اس کی عمارتیں دکھائی دینے لگتیں تو نبی کریم ﷺ اپنی سواری کو کمالِ شوق میں تیز کر دیتے اور فرماتے کہ یہ ''طابہ'' آ گیا۔(۱)

(۳) اور اپنی چادر مبارک اپنے شانۂ اقدس سے گرا دیتے اور فرماتے کہ یہ طیبہ کی ہوائیں ہیں، صحابۂ کرام میں سے جو کوئی گرد و غبار کی وجہ سے اپنا منہ بند کرتا تو آپ ﷺ منع فرماتے، اور فرماتے کہ مدینہ کی خاک میں شفاء ہے۔(۲)

= أو أشد وصححها و بارک لنا فی صاعها و مدها وحوّل حماها إلی الجحفة. (صحیح مسلم: (۱/ ۱۱ ۵) کتاب الحج، باب فضائل المدینة ودعاء النبیّ ﷺ فیها بالبرکة، ط: رحمانیه)

▭ وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفیٰ: (۱/ ۵۰) الباب الثانی: فی فضائلها ...... الفصل الرابع فی بعض دعاءه ﷺ لها، الدعاء بنقل وبائها، ط: دار الکتب العلمیة.

(۱) حدّثنا عبد اللّٰه ان مسلمة ...... عن أبی حمید قال خرجنا مع رسول اللّٰه ﷺ فی غزوة تبوک و ساق الحدیث وفیه: ثم اقبلنا حتی قدمنا وادی القری، فقال رسول اللّٰه ﷺ: إنّی مسرع فمن شاء منکم فلیسرع معی ومن شاء فلیمکث، فخرجنا حتی أشرفنا علی المدینة فقال: "هٰذه طابة، وهذا أحد وهو جبل یحبنا ونحبّه". (صحیح مسلم: (۱/ ۵۱۴) کتاب الحج، باب فضل أحد، ط: رحمانیه)

▭ صحیح البخاری: (۲/ ۱۱۹۵) کتاب المغازی، باب نزول النبیّ ﷺ الحجر، باب، قبیل: کتاب النبیّ ﷺ إلی الکسریٰ وقیصر، رقم الحدیث: ۴۴۲۲، ط: الطاف سنز.

▭ مسند احمد ابن حنبل: (۵/ ۴۲۴) رقما لحدیث: ۲۳۶۵۲، حدیث أبی حمید الساعدی رضی اللّٰه عنه، ط: مؤسّسة قرطبة القاهرة.

▭ عن أنس رضی اللّٰه عنه أنّ النبیّ ﷺ کان إذا قدم من سفر نظر إلی جدرات المدینة أوضع راحلته وإن کان علی دابة حرّکها من حبّها. (صحیح البخاری: (۱/ ۵۰۳) رقم الحدیث: ۱۸۸۶، کتاب فضائل المدینة، باب المدینة تنفی الخَبَث، باب، ط: الطاف سنز)

(۲) کان رسول اللّٰه ﷺ إذا قدم من سفر فنظر إلی جدران المدینة أوضع راحلته، إن کان علی دابة حرکها من حبّها ...... وفی روایة له کان إذا أقبل من مکّة فکان بالأثایة طرح رداء ه عن منکبیه وقال هٰذه أرواح طیبة ...... (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفیٰ: (۱/ ۴۸) الباب الثانی: فی فضائلها، ...... الفصل الرابع: فی بعض دعائه ﷺ لها، حب النبیّ ﷺ للمدینة، ط: دار الکتب العلمیة)

1 عن سعد رضی اللّٰه عنه قال: لما رجع رسول اللّٰه ﷺ من تبوک تلقاه رجال من المخلفین =

(۴) نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایمان مدینہ کی طرف لوٹ کر آئے گا جیسا کہ سانپ اپنے سوراخ کی طرف لوٹ کر آتا ہے۔(۱)

(۵) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دجال کا گزر ہر شہر میں ہوگا مگر مکہ اور مدینہ نہیں آنے پائے گا، فرشتے اِن شہروں کی حفاظت کریں گے۔(۲)

(۶) نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مدینہ برے لوگوں کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے لوہے کی بھٹی لوہے کے میل کو نکال دیتی ہے۔

= من المؤمنين فأثاروا غبارًا فخمّر أو فغطى بعض من كان مع رسول الله ﷺ أنفه فأزال رسول الله ﷺ اللثام عن وجهه ، وقال والّذى نفسى بيده إن فى غباره شفاء من كل داء ...... (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفٰى (۱/ ۵۹) الباب الثانى : فى فضائلها ...... الفصل السادس فى الاستشفاء بترابها وبتمرها ، ماجاء فى أن ترابه شفاء ، ط: دار الكتب العلمية)

☜ البحر العميق : (۵/ ۲۷۰۶) الباب العشرون فى تاريخ المدينة ...... ماجاء فى غبار المدينة الشريفة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۱) حدّثنا أبو حمة ...... عن أبى هريرة أنّ رسول الله ﷺ قال : إنّ الإيمان ليأذر إلى المدينة كما تأذر الحيّة إلى حجرها...... (فضائل المدينة لأبى سعيد الجندى اليمنى : (ص:۲۴ ، ۲۵) باب ماجاء فى فضائل المدينة ، ط: دار الفكر)

☜ صحيح البخارى : (۱/ ۲۵۰) كتاب فضائل المدينة ، باب الإيمان يأذر إلى المدينة ، رقم الحديث: ۱۸۷۶ ، ط: الطاف سنز .

☜ صحيح مسلم : (۱/ ۱۱) كتاب الإيمان ، باب أنّ الإسلام بدأ غريبًا وسيعود كما بدأ وأنّه يأرز بين المسجدين ، ط: رحمانيه .

(۲) روينا فى الصحيحين وغيرهما حديث " على أنقاب المدينة ملائكة يحرسونها ، لايدخلها الطاعون ولا الدجال " ، وفيهما أيضًا حديث ليس من بلد إلَّا سيطؤها الدجال إلَّا مكّة والمدينة ، ليس نقب من أنقابها الَّا عليه ملائكة صافين يحرسونها ، فينزل السبخة ، ثم ترجف المدينة بأهلها ثلاث رجفات ، فيخرج إليه كل كافر و منافق . (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفٰى : (۱/ ۵۵) الباب الثانى : فى فضائلها ...... الفصل الخامس : فى عصمتها من الدجال والطاعون ، ط: دار الكتب العلمية)

☜ البحر العميق : (۱/ ۲۴۶) الباب الأوّل فى الفضائل ، فضل المدينة الشريفة ...... ، ط: مؤسّسه الريّان المكتبة المكيّة .

☜ صحيح البخارى : (۱/ ۲۵۰) رقم الحديث : ۱۸۷۹ ، ۱۸۸۰ ، ۱۸۸۱ ، كتاب فضائل المدينة ، بابٌ : لايدخل الدجال المدينة ، ط: الطاف اينڈ سنز .

یہ خاصیت مدینہ منورہ میں ہر وقت موجود ہے اور خاص کر قیامت کے قریب اس خاصیت کا ظہور بہت اچھے طور پر ہوگا۔(۱)

تین مرتبہ مدینہ منورہ میں زلزلہ آئے گا اس کی وجہ سے وہاں رہنے والے سارے برے لوگ مدینہ سے نکل جائیں گے۔(۲)

(۷) نبی کریما جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے چلنے لگے تو دعا کی کہ....اے پروردگار! اگر مجھے اس شہر سے نکلنا ہے جو تمام مقامات سے زیادہ مجھے محبوب ہے تو اس مقام میں مجھے لے جا جو تمام شہروں سے زیادہ تجھے محبوب ہے۔(۳)

---

(۱) إنّ المدينة تنفى خبث الدجال ، وفى رواية " خبث أهلها كما ينفى الكير خبث الحديد ...... ففى الصحيح : " لاتقوم الساعة حتى تنفى المدينة شرارها " يعنى عند ظهور الدجال .... (وفاء الوفاء بأخبار دا المصطفىٰ : (۱/ ۴۱) الباب الثانى : فى فضائلها ...... الفصل الثانى : فى وعد من صبر على شدتها ، المدينة تنفى الخبث ، ط: دار الكتب العلمية)

☜ صحيح البخارى : (۱/ ۵۰۳) رقم الحديث : ۱۸۸۳) كتاب فضائل المدينة ، باب المدينة تنفى الخبث ، ط: الطاف اينڈ سنز .

(۲) روينا فى الصحيحين وغيرهما حديث " على أنقاب المدينة ملائكة يحرسونها ، لايدخلها الطاعون ولا الدجال " ، وفيهما أيضًا حديث ليس من بلد إلاّ سيطؤها الدجال إلاّ مكّة والمدينة ، ليس نقب من أنقابها الاّ عليه ملائكة صافين يحرسونها ، فينزل السبخة ، ثم ترجف المدينة بأهلها ثلاث رجفات ، فيخرج إليه كل كافر و منافق . (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفىٰ : (۱/ ۵۵) الباب الثانى : فى فضائلها ...... الفصل الخامس : فى عصمتها من الدجال والطاعون ، ط: دار الكتب العلمية)

☜ البحر العميق : (۱/ ۲۴۶) الباب الأوّل فى الفضائل ، فضل المدينة الشريفة ...... ، ط: مؤسّسه الريّان المكتبة المكيّة .

☜ صحيح البخارى : (۱/ ۵۰۲) رقم الحديث : ۱۸۷۹ ، ۱۸۸۰ ، ۱۸۸۱ ، كتاب فضائل المدينة ، بابٌ : لايدخل الدجال المدينة ، ط: الطاف اينڈ سنز .

(۳) اللّٰهم إنّک أخرجتنى من أحب البقاع إلىّ ، فأسكنى فى أحب البقاع إليک وفى بعض طرفه أنّه صلى الله عليه وسلم قاله حين خرج من مكّة . (وفاء الفاء بأخبار دار المصطفىٰ : (۱/ ۳۵) الباب الثانى : فى فضائلها ...... الفصل الأوّل : فى تفضيلها على غيرها من البلاد ، يخلق الإنسان من تربة الأرض الّتى يدفن فيها ، ط: دار الكتب العلمية)

(۸) نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس سے یہ بات ہو سکے کہ مدینہ میں مرے اس کو چاہیئے کہ مدینہ میں مرے، کیونکہ جو شخص مدینہ میں مرجائے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا، اور اس کے ایمان کی گواہی دوں گا، اور دوسری حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے جن لوگوں کو میری شفاعت نصیب ہوگی وہ اہلِ مدینہ ہوں گے، اس کے بعد اہلِ مکہ، اس کے بعد اہلِ طائف ہوں گے۔ (۱)

(۹) نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مدینہ میری ہجرت کا مقام ہے اور وہی میرا مدفن ہے اور وہیں سے میں قیامت کے دن اُٹھوں گا، جو شخص میرے پڑوسیوں یعنی مدینہ والوں کے حقوق کی حفاظت کرے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے ایمان کی گواہی دوں گا۔

دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص مدینہ والوں کے ساتھ برائی کرے گا وہ ایسے گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ (۲)

---

(۱) من استطاع أن يموت بالمدينة فليمت ، فمن مات بالمدينة كنت له شفيعًا و شهيدًا، ...... أوّل من اشفع له من أمّتى أهل المدينة ثم أهل مكّة ، ثم أهل الطائف ...... (وفاء الفاء بأخبار دار المصطفىٰ ؛ (۱/ ۴۶) الباب الثانى : فى فضائلها ، الفصل الثالث : فى الحث على حفظ أهلها ، ...... الوصية بحفظ أهلها ، ط: دار الكتب العلمية)

☜ مشكوٰة المصابيح : (ص: ۲۴۰) كتاب المناسک ، باب حرم المدينة حرسها اللّٰه تعالىٰ ، الفصل الثانى ، ط: قديمى .

(۲) " المدينة مهاجرى ، فيها مضجعى ، ومنها مبعثى ، حقيق على أمّتى حفظ جيرانى مااجتنبوا الكبائر ، من حفظهم كنت له شهيدًا أو شفيعًا يوم القيامة ...... (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفىٰ : (۱/ ۴۵) الباب الثانى فى فضائلها ...... الفصل الثالث : فى الحث على حفظ أهلها ، الوصية بحفظ أهلها ، ط: دار الكتب العلمية)

☜ من أراد أهل هٰذه البلدة بسوء يعنى المدينة أذابه اللّٰه تعالىٰ كما يذوب الملح فى الماء ...... ولايريدها أحد بسوء الَّا أذابه اللّٰه كما يذوب الملح فى الماء . (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفىٰ : (۱/ ۴۳) الباب الثانى : فى فضائلها ، ...... الفصل الثانى : وعد من صبر على شدها ، وعيد من أراد أهلها بسوء ، ط: دار الكتب العلمية) =

(۱۰) مدینہ کی پاک مٹی میں اور وہاں کے میوہ جات میں اللہ تعالیٰ نے شفا کی تاثیر رکھی ہے جیسا کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے ، ایک مقام ہے ''وادئ بطحان'' وہاں کی مٹی سرور عالم ﷺ تپ ودق کے مرض میں تجویز فرماتے تھے، اور فوراً ہی شفا ہوتی تھی ، اکثر علماء نے اس مٹی کے متعلق اپنا تجربہ بھی لکھا ہے۔(۱)

چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ بھی ''جذب القلوب'' میں لکھتے ہیں کہ جس زمانہ میں ، میں مدینہ منورہ میں مقیم تھا میرے پیر میں ایک سخت مرض پیدا ہو گیا اور تمام اطباء نے اس بات پر اتفاق کر لیا کہ اس مرض کا آخری نتیجہ موت ہے، صحت مشکل ہے، میں نے اس خاک پاک سے اپنا علاج کیا، تھوڑے ہی دنوں

= مشکوٰة المصابیح : (ص: ۲۴۰) کتاب المناسک ، باب حرم المدینة حرسها اللّٰه تعالیٰ ، الفصل الأوّل ، ط: قدیمی .

(۱) عن أبی سلمة : بلغنی أن رسول اللّٰه ﷺ قال : غبار المدینة یطفی الجذام قلت : وقد رأینا من استشفی بغبارها من الجذام ، فکان قد أضرّ به کثیرا ، فصار یخرج إلی الکومة البیضاء ببطحان بطریق قباء ویتمرغ بها ویتّخذمنها فی مرقدہٖ ، فنفعه ذلک جدًا ...... أنّ النبیّ ﷺ أتی بالحارث ، فإذا هم روبی ، فقال : مالک یابنی الحارث روبی ؟ قالوا : أصابتنا یا رسول اللّٰه هٰذه الحمی ، قال : فأین أنتم عن صعیب ؟ قالوا : یارسول اللّٰه مانضع به ؟ قال تأخذون من ترابه فتجعلونه فی ماء ، ثم یتفل علیه أحدکم ، ویقول : بسم اللّٰه ، تراب أرضنا بریق بعضنا شفاء لمریضنا بإذن ربّنا ، ففعلوا فترکتهم الحمی " ...... صعیب : وادی بطحان دون الماجشونیة ، وفیه حفرة ممایأخذ النّاس منه ، وهو الیوم إذا وبأ إنسان أخذ منه ...... وقد رأیت أنا هٰذه الحفرة الیوم ، والنّاس یأخذون منها ، وذکروا أنّهم قد جربوه فوجدوه صحیحًا، قال : وأخذت أنا منه أیضًا ، قلت وهذه الحفره موجودة الیوم ، مشهورة سلفًا عن خلف ، یأخذ الناس منها ، وینقلونه للتداوی ...... وفی مسلم حدیث " من أکل سبع تمرات مما بین لابتیها حین یصبح لم یضره شیئ حتی یمسی .... (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفیٰ: (۱/ ۶۰ ، ۶۱) الباب الثانی : فی فضائلها ، ...... الفصل السادس : فی الاستشفاء بترابها و بتمرها ، الاستشفاء بتراب صعیب ، وماجاء فی أن تمرها شفاء ، ط: دار الکتب العلمیة)

البحر العمیق : (۱/ ۲۴۴) الباب الأوّل : فی الفضائل ، فضل المدینة الشریفة ، حصول البرکة فی ثمار المدینة وکذا الشفاء ، ط: مؤسّسة الریّان ،، المکتبة المکیّة .

میں بہت آسانی سے صحت حاصل ہوگئی،(۱)

اس قسم کی خاصیتیں وہاں کی کھجور میں بھی مروی ہیں (۲) اور لوگوں نے تجربہ بھی کیا ہے۔

---

(۱) نیز بمشاهده و تجربه ایں معالجه مشرف گشته دراں ایام که بسعادت اقامت ایں رحمت انجام مشرف بود بعارضه از عوارض به آماس اقدام که باتفاق اطبا منذر و مخبر از هلاک و فنا است پالی بند شده ، استشفاهم بدیں خاک پاک نموددر اقرب اوقات با سهل وجوه ازیں محنت خلاص یافت اما استشفا به اثمار ایں بلده الابراء در صحیحین آمده هر که هفت خرمای عجوه ناشتا نجورد هیچ زهری و هیچ سحری دروے کار گر نباید الخ . (جذب القلوب إلى دیار المحبوب ، تصنیف حضرت شیخ عبد الحق محدث دهلوی رحمه الله : (ص: ۲۰ ، ۲۱) باب دوم ، در بیان فضائل و محامد ایں بلده عظیمه شریفه که باحادیث و آثار به ثبوت رسیدة راد الله تشریفا و تعظیما ، ط: مطبع ناصری میر ناصر علی ، دهلی)

(۲) عن أبی سلمة : بلغنی أن رسول اللّٰه ﷺ قال : غبار المدینة یطفی الجذام قلت : وقد رأینا من استشفی بغبارها من الجذام ، فكان قد أضرّ به كثیرا ، فصار یخرج إلى الكومة البیضاء ببطحان بطریق قباء ویتمرغ بها ویتّخذمنها فی مرقدہ ، فنفعه ذلک جدًا ...... أنّ النبیّ ﷺ أتٰی بالحارث ، فإذا هم روبی ، فقال : مالک یابنی الحارث روبی ؟ قالوا : أصابتنا یا رسول اللّٰه هٰذه الحمی ، قال : فأین أنتم عن صعیب ؟ قالوا : یارسول اللّٰه مانضع به ؟ قال تأخذون من ترابه فتجعلونه فی ماء ، ثم یتفل علیه أحدكم ، ویقول : بسم اللّٰه ، تراب أرضنا بریق بعضنا شفاء لمریضنا بإذن ربّنا ، ففعلوا فتركتهم الحمی '' ...... صعیب : وادی بطحان دون الماجشونیة ، وفیه حفرة ممایأخذ النّاس منه ، وهو الیوم إذا وبأ إنسان أخذ منه ...... وقد رأیت أنا هٰذه الحفرة الیوم ، والنّاس یأخذون منها ، وذكروا أنّهم قد جربوه فوجدوه صحیحًا، قال : وأخذت أنا منه أیضًا ، قلت وهٰذه الحفره موجودة الیوم ، مشهورة سلفًا عن خلف ، یأخذ الناس منها ، وینقلونه للتداوی ...... وفی مسلم حدیث '' من أكل سبع تمرات مما بین لابتیها حین یصبح لم یضره شیئ حتی یمسی .... (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفٰی: (۱/ ۶۰ ، ۶۱) الباب الثانی : فی فضائلها ، ...... الفصل السادس : فی الاستشفاء بترابها و بتمرها ، الاستشفاء بتراب صعیب ، وماجاء فی أن تمرها شفاء ، ط: دار الكتب العلمیة)

🗀 البحر العمیق : (۱/ ۲۴۴) الباب الأوّل : فی الفضائل ، فضل المدینة الشریفة ، حصول البركة فی ثمار المدینة وكذا الشفاء ، ط: مؤسّسة الریّان ،، المكتبة المكیّة .

مدینہ منورہ کے قیام میں کیا کرے؟

مدینہ منورہ کے قیام میں درود وسلام، روزہ، صدقہ اور مسجد کے خاص ستونوں کے پاس نماز اور دعاء کی کثرت کرے، خاص طور پر نبی کریم ﷺ کے زمانہ کی جو مسجد ہے اس کا خیال رکھے اگرچہ ثواب ساری مسجد میں برابر ہے۔ (۱)

مدینہ والے

جولوگ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جانے کا قصد رکھتے ہوں، ان کو "بیرعلی" سے احرام باندھنا لازم ہے، ان کا "بیرعلی" سے احرام باندھے بغیر گزرنا جائز نہیں اور اگر مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جانے کا قصد نہیں، بلکہ جدہ یا کسی اور جگہ جانا چاہتے ہیں تو "بیرعلی" سے احرام باندھنے کی ضرورت نہیں۔ (۲)

---

(۱) ویکثر من الصلاة والسلام علی النبیّ ﷺ أی علی الدوام، والصیام ...... والصدقة ...... عند الأساطین الفاضلة...... وغیرها ...... مع تحرّی المسجد الأوّل، أی الکائن فی زمنه ﷺ الوارد فی حقه قوله تعالیٰ: ﴿لمسجد أسّس علی التقوی من أوّل یومٍ أحق أن تقم فیه﴾ .... (إرشاد الساری: (ص: ۷۲۶) باب زیارة سید المرسین ﷺ، فصل: فی آداب المجاورة فی المدینة المنوّرة، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک: (ص: ۳۸۲) خاتمة فی زیارة قبر الرسول ﷺ، ط: إدارة القرآن.

شامی: (۲/۶۲۷) کتاب الحج، مطلب: فی المجاورة بالمدینة المشرفة، ومکة المکرّمة.

(۲) فمیقات أهل المدینة وکذا من مرّبها من غیر أهلها ذو الحلیفة، بالتصغیر، وبهذا المکان آبار تسمّیها العوام آبار علی ...... (إرشاد الساری: (ص: ۱۱۰) باب المواقیت، فصل: فی مواقیت الصنف الأوّل، وأیضًا فیه: ومن جاوز وقته أی الّذی وصل إلیه حال کونه یقصد مکانًا فی الحل، کبستان بنی عامر أو جُدّة ...... ثم بدا له أن یدخل مکّة ...... فله أن یدخلها أی مکّة وکذ الحرم بغیر إحرام. (ص: ۱۲۱)، فصل فی مجاوزة المیقات بغیر إحرام، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک: (ص: ۵۰، ۶۳) باب المواقیت، فصل: وأمّا مواقیت أهل الآفاق، ومطلب: فی دخول الآفاقی الحل لحاجة، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/۴۷۴) کتاب الحج، ط: سعید.

مدینے سے واپسی پر حیض آجائے

"حیض کی حالت میں مدینے سے مکہ مکرمہ آئی" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۴۸/۲)

مذی کے قطرے

اگر کسی آدمی کو مذی کے قطرے آنے کا عذر ہے تو وہ احرام کے نیچے بغیر سلا ہوا لنگوٹ پہن سکتا ہے، اس سے دَم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا، (۱) مزید "لنگوٹ" عنوان دیکھیں۔

مرتد

اگر مرتد نے توبہ استغفار کر کے تجدید ایمان کرلیا ہے تو حج دوبارہ کرنا لازم ہوگا، پہلے جو فرض حج ادا کیا تھا وہ کافی نہیں ہوگا۔ (۲)

مَردوں کا احرام

مَردوں کے لئے احرام دو چادروں کی شکل میں ہوتا ہے، مَردوں کو احرام کی حالت میں سلے ہوئے کپڑے پہننا منع ہے، اگر آدھا دن سے زیادہ سلے ہوئے

---

(۱) وتعصيب شيئ من جسده قال ابن الهمام : ويكره تعصيب رأسه ولو عصب غير الرأس من بدنه يكره أيضًا ، إن كان بلاعلة ...... إلَّا أن صاحب العذر غير آثم . (إرشاد الساری : (ص: ۱۷۱) باب الإحرام ، فصل : فی مكروهاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۹۱) باب الإحرام ، فصل : فی مكروهات الإحرام ، ط: إدارة القرآن.

شامی : (۲/ ۴۸۹) كتاب الحج ، مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ،ط : سعيد .

(۲) ولو أحرم مسلم ثم ارتد والعياذ بالله بطل إحرامه لا وضوئه وتيممه ولو حج ثم ارتد والعياذ بالله ، ثم أسلم لزمه أخرىٰ إذا استطاع ...... (غنية الناسک : (ص: ۳۱) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط صحة الأداء ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۸۷) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

کپڑے پہنیں گے تو دَم دینا لازم ہوگا۔(۱)

مردہ اور زندہ دونوں کے لئے عمرہ

''زندہ اور مردہ دونوں کے لئے عمرہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/ ۳۸۹)

مرغی

احرام کی حالت میں مرغی ذبح کرنا، پکانا اور کھانا جائز ہے، اس سے دَم واجب نہیں ہوتا۔(۲)

مروہ

☆...... بیت اللہ شریف کے مشرقی شمالی گوشہ کے قریب ایک چھوٹا سا پہاڑ

---

(۱) ومن سننه:...... لبس إزار و رداء...... ومن مستحباته: لبس ثوبين جديدين أو غسيلين...... (غنية الناسک: (ص: ٦٧) باب الإحرام، فصل فی واجبات الإحرام و سننه ونحو ذٰلک، ط: إدارة القرآن)

▭ فإذا أحرم قولاً بالتلبية ، أو فعلا بالسوق كما ذكرنا ، فليتق الرفث ...... ولبس المخيط قال الحلبی رحمه اللّٰه تعالیٰ أن ضابطه لبس كل شيئ معمول على قدر البدن...... (غنية الناسک: (ص: ٨٥) باب الإحرام ، فصل فی محرمات الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

▭ إذا لبس المحرم الذكر المخيط ...... لبسًا معتادا كما مر فی الإحرام ...... فإذا لبس مخيطًا يومًا كاملاً أو ليلة كاملة فدم ،المراد مقدار أحدهما ، ...... وفی أقلّ من يوم وليلة صدقة ....

(أيضًا: (ص: ٢٥٠، ٢٥١) باب الجنايات، الفصل الثانی فی لبس المخيط، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ١٢٦، ١٢٨) باب الإحرام، و: (ص: ١٦٦) فصل: فی محرمات الإحرام، و: (ص: ٤٢٤، ٤٢٥) باب الجنايات وأنواعها، النوع الأوّل: فی حكم اللبس، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

▭ الدر مع الرد : (٢/ ٤٨١) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، و: (ص: ٤٨٩) مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، و: (ص: ٥٤٧) ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(٢) وذبح الإبل والبقر والغنم والدجاج إجماعًا .... (إرشاد الساری : (ص: ١٧٦) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ٩٣) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ،ط : إدارة القرآن .

▭ البحر العميق : (٢/ ٩١٧) الباب الثامن : فی الجنايات و كفاراتها ، الفصل السادس : بيان الصيد وحكمه ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

ہے جس پر سعی ختم ہوتی ہے۔(۱)

موجودہ وقت میں مروہ کے پہاڑ کی شکل عام پہاڑ کی طرح نہیں ہے بلکہ معمولی چڑھائی کی طرح ہے۔

☆......چمکدار پتھر کو ''مروہ'' کہتے ہیں، مروہ کا پہاڑ چمکدار تھا اس لئے اس کو مروہ کہتے ہیں، یا صفا پر آدم صفی اللہ علیہ السلام بیٹھے تھے اور مروہ پر ان کی بیوی حضرت حواء علیہا السلام بیٹھی تھیں۔(۲)

مروہ سے سعی کرنا

☆......صفا سے سعی شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا واجب ہے، اگر صفا کے بجائے مروہ سے سعی شروع کی تو واجب ترک ہونے کی وجہ سے اس ''چکر'' کا اعتبار

---

(۱) المروة واحدة المرو الّذی قبله : جبل بمكّة يعطف على الصفا، قال عدام ، ومن جبال مكّة المروة جبل مائل إلى الحمرة ...... وهی فی جانب مكّة الّذی يلی قعيقان . (معجم البلدان للحموی : (۱۱۶/۵) حرف الميم ، باب الميم والراء ، ط: دار الفكر)

(۲) (والسعی) ...... (بين الصفا) سمّی به لأنّه جلس عليه آدم صفوة اللّٰه (والمروة) لأنّه جلس عليها امرأة وهی حواء ولذا انثت . (الدر مع الرد : (۴۶۸/۲) كتاب الحج ، مطلب : فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد)

☐ عمدة القاری شرح صحيح البخاری : (۱۳۱/۱۸) ، تحت رقم : ۴۴۹۵ ، كتاب تفسير القرآن ، باب قوله : إن الصفا والمروة من شعائر اللّٰه ، ط: دار الكتب العلمية)

☐ البحر الرائق : (۳۳۳/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

1 والمروة كذلک وهی واحدة المرو ، وهی الحجارة الصغار الّتی ليس فيها لين أو الصلاب أو الحجارة مطلقًا ، وقال الأصمعی : المرء : حجارة براقة بيض تقدح منها النّار ، الواحدة مروة وبها سميت المروة ، ......وفی السراج الوهاج : سمّع الصفا ، لأنّ آدم عليه السلام لما أتاه قال له : أرحب يا صفی اللّٰه ، و وقفت حوی على المروة ، فسميت لذلک باسم المرأة وأنثت . اللّٰه اعلم . (البحر العميق : (۲۱۳/۱) الباب الأوّل : فی الفضائل ، فصل السعی بين الصفا والمروة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

نہیں ہوگا، اس کے بعد صفا سے سات چکر مکمل کرنے ہوں گے، اگر اس وقت ساتواں چکر نہیں کیا تو بعد میں جب بھی چاہے ایک چکر پورا کرلے۔(۱)

مروہ مسجد حرام میں داخل نہیں ہے

"صفامروہ مسجد حرام میں داخل ہیں یا نہیں؟" عنوان کے تحت دیکھیں۔(٤٦/٣)

مریض

☆......اگر وہیل چیئر وغیرہ پر مریض کو ساتھ لیکر طواف اور سعی کر رہے ہیں یا کرا رہے ہیں اور مریض خود نیت نہیں کرسکتا تو اس کی نیت بھی خود کرانے والا کرلے تو طواف اور سعی دونوں کی طرف سے ہوجائے گا۔(۲)

---

(۱) یبدأ أی وجوبًا بالصفا أی أوّل مرّة و یختم بالمروة أی فی آخر الکرة ...... (إرشاد الساری : (ص: ۲۴۵) باب السعی بین الصفا والمروة، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

ولو ترک منه أی من السعی ثلاثة أشواط أو أقلّ، فعلیه لکل شوط صدقة ...... وإذا أعاده سقط الدم ...... (إرشاد الساری : (ص: ۵۰۳، ۵۰۴) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج، فصل : فی الجنایة فی السعی، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

الثانی : الترتیب بأن یبدأ بالصفا ویختم بالمروة، ...... بیان للواجب حتی لو بدأ بالمروة لایعتد بالأوّل هو الصحیح لمخالفة الأمر ...... (غنیة الناسک : (ص: ۱۳۳) باب السعی بین الصفا والمروة، فصل : فی واجبات السعی، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۲/۵۰۱) کتاب الحج، مطلب فی السعی بین الصفا والمروة، ط: سعید.

(۲) ولو طاف بالمغمی علیه محمولا أجزأ ذٰلک عن الحامل والمحمول إن نوی عن نفسه وعن المحمول وإن کان بغیر أمر المغمی علیه، وکذا إن اختلف طوافهما بأن کان لأحدهما طواف العمرة وللآخر طواف الحج، فیکون طواف المحمول عما أوجبه إحرامه، وطواف الحامل کذٰلک، ولو طافوا بمریض وهو نائم من غیر إغماء إن کان بأمره وحملوه علی فوره یجوز وإلّا فلا. (إرشاد الساری : (ص: ۲۰۸، ۲۰۹) باب أنواع الأطوفة، فصل : فی طواف المغمٰی علیه والنائم، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۱۱، ۱۱۲) باب ماهیة الطواف وأنواعه وأرکانه وشرائطه وسائر أحکامه، فروع فی طواف المغمٰی علیه والنائم والمریض، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد : (۲/۵۲٦) کتاب الحج، مطلب : فی مضاعفة الصلاة بمکة، ط: سعید.

☆ ......کوئی شخص مریض ہے، بے ہوش نہیں ہے اور وہ احرام کے وقت سو گیا اور اس نے کسی دوسرے آدمی کو احرام باندھنے کے لئے کہہ دیا تھا اور دوسرے آدمی نے اس کی طرف سے اس کا احرام باندھ لیا تو احرام صحیح ہو جائے گا، جاگنے کے بعد حج کے باقی افعال خود ادا کرے اور احرام کے ممنوعات سے بچے۔(۱)

اور اگر اس کے حکم کے بغیر کسی نے اس کی طرف سے احرام باندھ لیا تو اس کا احرام صحیح نہیں ہوگا، اسی طرح ایسے مریض کو دوسرا کوئی شخص سونے کی حالت میں طواف کرائے تو اس کے لئے بھی اس کا حکم اور فوراً طواف کرانا شرط ہے، اگر اس کے حکم کے بغیر یا حکم کے کچھ دیر کے بعد طواف کرایا تو مریض کا طواف صحیح نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) من أغمٰی علیه أو نام فنوی ولبی عنه رفیقه أو غیره بأمره أو لا صح ویصیر محرمًا ...... ولو ارتکب محظورًا لزمه موجبه لا الرفیق ، ولو أفاق أو استیقظ لزمه مباشرة الأفعال . (إرشاد الساری : (ص: ۱۵۵ ، ۱۵۶) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المغمٰی علیه ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۸۱ ، ۸۲) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المغمٰی علیه والمعتوه والنائم والمریض والمجنون ، ط: إدارة القرآن .

ـــــ الدر مع الرد : (۵۲۶/۲) ، کتاب الحج ، مطلب : فی مضاعفة الصلاة بمکّة ، ط: سعید.

(۲) أمّا النائم فیشترط منه صریح الإذن لما فی المحیط أن المریض الّذی لایستطیع الطواف إذا طاف به رفیقه وهو نائم إن کان بأمرہٖ جاز ، وإلّا فلا اهـ . قلت : وقید الجواز فی الباب فی فصل طواف المغمٰی علیه والنائم بالفور حیث قال : ولو طافوا بمریض وهو نائم من غیر إغماء إن کان بأمرہٖ وحملوه علی فورہٖ یجوز ، وإلّا فلا . وفی الفتح بعد کلام : والحاصل الفرق بین النائم والمغمٰی علیه فی اشتراط صریح الاذن وعدمہٖ . قال شارح اللباب : وقدا طلقوا الإجزاء بین حالتی النوم والإغماء فی الوقوف ، ولعل الفرق أنّ النیة شرط فی الطواف عند الجمهور ، بخلاف الوقوف اهـ ملخصًا . قلت : والکلام فی الإحرام عن النائم ، لکن إذا کان الطواف عنه لایجوز الّا بأمرہٖ فالإحرام بالأولیٰ . (الشامیة : (۵۲۶/۲) کتاب الحج ، مطلب : مضاعفة الصلاة بمکّة ، ط: سعید)

غنیة الناسک : (ص: ۸۲) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المغمٰی علیه والمعتوه والنائم والمریض والمجنون ، ط: إدارة القرآن .

الفتاویٰ الهندیة : (۲۳۵/۱ ، ۲۳۶) کتاب الحج ، فصل : فی المتفرقات ، ط: رشیدیه.

مریض آدمی میدان عرفات سے کب واپس آئے

''بیمار آدمی میدان عرفات سے کب واپس آئے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

مزدلفہ

مزدلفہ حرم کی حدود میں داخل ہے۔(۱)

یہاں کی گھاس کاٹنا اور جانوروں کا شکار کرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

البتہ مرغی، بکری، گائے، اونٹ، بھینس اور گھریلو جانوروں کو ذبح کرنا، پکانا اور کھانا جائز ہے۔(۳)

مزدلفہ پہنچنے تک فجر کا اندیشہ ہو

اگر عرفات سے واپس ہوتے ہوئے راستہ میں کوئی ایسی وجہ پیش آجائے کہ مزدلفہ پہنچنے تک فجر کی نماز ہو جانے کا اندیشہ ہو تو راستہ میں مغرب اور عشاء کی نماز

---

(۱) (فإذا وافى مزدلفة) أى قاربها (يستحب أن يدخلها ماشيا) أى تأدبا و تواضعا؛ لأنّها من الحرم المحترم. (إرشاد السارى: (ص: ۳۰۲) باب أحكام المزدلفة، ط:الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۶۲) باب أحكام المزدلفة، ط: إدارة القرآن.

الشامية: (۲/۵۰۸) كتاب الحج، فصل: فى الإحرام، مطلب: فى إجابة الدعاء، ط: سعيد.

(۲) أمّا محظوراته فنوعان ...... والثانى مايفعله فى غيره وهو التعريض للصيد فى الحل والحرم وقطع شجر الحرم كذا فى الجامع الصغير لقاضى خان والتحفة وغيرهما كذا فى النهاية. (الفتاوىٰ الهندية: (۱/۲۳۰) كتاب المناسک، أمّا المحظورات فنوعان، ط: رشيديه)

إرشاد السارى: (ص: ۱۶۷، ۱۶۸) باب الإحرام، فصل فى محرمات الإحرام، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

غنية الناسک: (ص: ۸۹، ۹۰) باب الإحرام، فصل فى محرمات الإحرام ومحظوراته الّتى فى غالبها الجزاء، ط: إدارة القرآن.

(۳) وذبح الإبل والبقر والغنم والدجاج إجماعًا. (إرشاد السارى: (ص: ۱۷۶) باب الإحرام، فصل فى مباحاته، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۹۳) باب الإحرام، فصل فى مباحاته، ط: إدارة القرآن.

وللمحرم ذبح شاة و بقرة وبعير و دجاجة وبط أهلى كذا فى الكنز. (الفتاوىٰ الهندية: (۱/۲۵۲) كتاب المناسک، الباب التاسع فى الصيد، ط: رشيديه)

پڑھنا جائز ہے۔(۱)

مزدلفہ سے صبح صادق سے پہلے منیٰ جانا

☆......مریض،ضعیف اور خواتین عذر کی وجہ سے مزدلفہ میں وقوف نہ کریں تو جائز ہے، مگران کے ساتھ ہونے کی وجہ سے تندرست آدمی بھی وقوف نہ کرے اور صبح صادق سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ چلا جائے تو اس تندرست مرد پر دَم واجب ہوگا، اس لئے کہ اس نے مزدلفہ کے وقوف کو بلا عذر ترک کیا ہے، بلا عذر ترک کرنے کی صورت میں دَم واجب ہوتا ہے۔(۲)

☆......جو تندرست مرد کمزور لوگوں اور عورتوں کے ساتھ مزدلفہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہو جائے وہ بھی معذوروں کے حکم میں ہے۔(۳)

---

(۱) (ولایصلی) أی إحداهما (خارج المزدلفة) أی مطلقًا (إلَّا إذا خاف طلوع الفجر فیصلی) أی فیه کما فی نسخة (حیث هو) أی لضرورة إدراک وقت أصل الصلاۃ ، و فوت وقت الوجوب للجمیع ولو کان فی الطریق أو بعرفات أو منٰی ونحوها ، وهذا بلاخلاف . (إرشاد الساری : (ص: ۳۰۶) باب أحکام المزدلفة ، ط: الإمدادیة مکّه المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۶۴) باب أحکام المزدلفة ، فصل ، ط: إدارة القرآن .

الفتاویٰ الهندیة : (۱/ ۲۳۰) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه .

(۲،۳) الوقوف بها أی بعد طلوع الفجر واجب ...... وقدر الواجب منه ساعة ولو لطیفة ...... وقدر السنة امتداد الوقوف أی من مبدإ الصبح إلی الإسفار جدًا ...... ولو ترک الوقوف بها فدفع ...... لیلاً فعلیه دم أی محتم لترکه الواجب ، الاَّ إذا کان لعلة أی مرض أو ضعف أی ضعف بنیة من کبر أو صغر أو یکون أی الناسک امرأة تخاف الزحام فلاشیئ علیه ، ومرّ بها فی وقته أی وقت وقوفه من غیر أن یبیت بها ...... جاز أی وقوفه ولا شیئ علیه ...... (إرشاد الساری : (ص: ۳۱۰ ، ۳۱۱) باب أحکام المزدلفة ، فصل : فی الوقوف بها ، و : (ص:۵۰۵) باب الجنایات ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل فی الجنایات فی الوقوف بالمزدلفة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۶۶) باب أحکام المزدلفة ، فصل فی شرائط الوقوف بها ...... ، ط: إدارة القرآن . =

مزدلفہ سے کب نکلے

سورج نکلنے میں جب دو رکعت نماز پڑھنے کی مقدار وقت باقی رہ جائے (تقریباً پانچ منٹ) اس وقت تک ٹھہرنا سنتِ مؤکدہ ہے لیکن ضعیف اور عورت اگر صبح صادق ہوتے ہی فجر کی نماز پڑھ کر منیٰ کے لئے روانہ ہوجائیں تو ان کے لئے اجازت ہے، بلکہ جو زیادہ ضعیف اور کمزور ہوں اور مزدلفہ میں ٹھہرنے کو برداشت نہ کرسکیں وہ اگر اندھیرے ہی میں صبح صادق سے بھی پہلے روانہ ہوجائیں تو ان پر عذر کی وجہ سے دَم دینا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

= الدر مع الرد : (۲/ ۵۱۱ ، ۵۱۲) كتاب الحج ، مطلب فى الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد.

فإذا أسفر جدًا دفع منها قبل طلوع الشمس والنّاس معه حتى يأتوا منى كذا فى الزاد روى عن محمد عن أبى حنيفة رحمهما الله أنّه حد الاسفار ، فقال : إذا أسفر بحيث لم يبق إلى طلوع الشمس الا مقدار مايصلى ركعتين يذهب ...... (الهندية : (۱/ ۲۳۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشديه)

(۱) الوقوف بها أى بعد طلوع الفجر واجب ...... وقدر الواجب منه ساعة ولو لطيفة ...... وقدر السنة امتداد الوقوف أى من مبدإ الصبح إلى الإسفار جدًا ...... ولو ترك الوقوف بها فدفع ...... ليلاً فعليه دم أى محتم لتركه الواجب ، الاَّ إذا كان لعلة أى مرض أو ضعف أى ضعف بنية من كبر أو صغر أو يكون أى الناسك امرأة تخاف الزحام فلاشيئ عليه ، ومرّ بها فى وقتهٖ أى وقت وقوفه من غير أن يبيت بها ...... جاز أى وقوفه ولا شيئ عليه ...... (إرشاد السارى : (ص: ۳۱۰ ، ۳۱۱) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فى الوقوف بها ، و : (ص:۵۰۵) باب الجنايات ، النوع الخامس : الجنايات فى أفعال الحج ، فصل فى الجنايات فى الوقوف بالمزدلفة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك : (ص: ۱۶۲) باب أحكام المزدلفة ، فصل فى شرائط الوقوف بها ...... ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ۵۱۱ ، ۵۱۲) كتاب الحج ، مطلب فى الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد .

فإذا أسفر جدًا دفع منها قبل طلوع الشمس والنّاس معه حتى يأتوا منى كذا فى الزاد روى عن محمد عن أبى حنيفة رحمهما الله أنّه حد الاسفار ، فقال : إذا أسفر بحيث لم يبق إلى طلوع الشمس الا مقدار مايصلى ركعتين يذهب ...... (الهندية : (۱/ ۲۳۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشديه)

مزدلفہ سے واپسی

☆......١٠/ذی الحج کو مزدلفہ میں وقوف کرنے کے بعد منیٰ کے لئے روانگی ہوگی۔

☆......اگر ہمت اور طاقت ہے اور اپنے مکتب کا صحیح پتہ بھی معلوم ہے، اور ضعیف، کمزور، بیمار اور خواتین ساتھ نہیں ہیں اور اپنے ساتھ اپنی جان پہچان کے کچھ آدمی ہیں تو مزدلفہ سے منیٰ پیدل آنے میں زیادہ سہولت ہے اور اس میں کافی وقت بچ جاتا ہے۔

☆......مزدلفہ سے منیٰ واپس آکر سب سے پہلے آخری جمرہ (بڑے شیطان) کو سات کنکریاں مارے، اگر صرف حج کا احرام ہے تو کنکریاں مارنے کے بعد سر کے بال منڈا کر یا ایک پور کے برابر ہر طرف سے کترواکر احرام کھول دے، اور شیطان کو کنکریاں مارنا شروع کرتے ہی تلبیہ پڑھنے کا سلسلہ بند کردے۔

اور اگر قِران یا تمتع کا احرام ہے تو بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنے کے بعد دَمِ شکر کی قربانی کرے، پھر اس کے بعد سر کے بال منڈواکر یا کترواکر احرام کھول دے۔(١)

---

(١) ثم یأتی جمرة العقبة قبل الزوال لیرمیها بسبع حصیات فی بطن الوادی من أسفل إلی أعلیٰ مثل حصاة الخذف ویکبّر مع کل حصاة ولایرمی یومئذٍ من الجمار غیرها ولایقف عندها هٰکذا فی شرح الطحاوی ، ...... ویقطع التلبیة عند أوّل حصاه یرمیها فی الصحیح من الروایة کذا فی فتاویٰ قاضی خان ولا فرق بین المفرد والمتمتع والقارن کذا فی البحر الرائق ...... ثم یرجع إلی منٰی ، فإن کان معه نسک ذبحه وإن لم یکن فلایضره ؛ لأنّه مفرد بالحج ولو کان قارنًا أو متمتعا فلابدّ له من الذبح ثم یحلق أو یقصر ، والحلق أفضل کذا فی شرح الطحاوی ...... ثم إذا حلق أو قصر حل له کل شیئ حرم علیه بالإحرام الَّا النّساء کذا فی فتاوٰی قاضیخان . (الهندیة : (١/ ٢٣١ ، ٢٣٢) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه)

☐ إرشاد الساری : (ص: ٣١٤ ، ٣٢٦) باب مناسک منٰی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة.

☐ غنیة الناسک : (ص: ١٢٩ ، ١٧٦) باب مناسک منٰی یوم النحر ، ط: إدارة القرآن .

☆ ......خواتین کے لئے سر کے بال منڈوانا جائز نہیں وہ صرف اتنا کریں کہ تمام بالوں کو ایک جگہ کر کے چوٹی کے سرے سے انگلی کے پوروں کے برابر اپنے بال کاٹ لیں۔(۱)

اور اگر کسی عورت کے سر کے بال ایک پورے سے کم ہیں تو پھر سر منڈوالیں۔(۲)

☆ ......حنفی مذہب کے مطابق قارِن اور متمتع کے لئے رمی، قربانی اور حلق میں ترتیب واجب ہے، اسلئے ترتیب قائم رکھنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔(۳)

---

(۱) ولاحلق على المرأة لما روى عن ابن عبّاس رضى الله عنه عن النبىّ ﷺ أنّه قال : ليس على النّساء حلق وإنّما عليهنّ تقصير ، وروت عائشة رضى الله عنها : إن لم تفعله واحدة من نساء رسول اللّه ﷺ ولكنها تقصر ، فتأخذ من أطراف شعرها قدر أنملة ، لما روى عن عمر رضى اللّه عنه أنّه سئل فقيل له كم يقصر المرأة فقال : هٰذه وأشار إلى أنملته . (بدائع الصنائع : (۳۲۹/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا الحلق والتقصير ...... ، ط: رشيديه)

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۷۳) باب مناسک منٰى يوم النحر ، فصل فى الحلق ، ط: إدارة القرآن .

☐ إرشاد السارى : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منٰى ، فصل : فى الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) (ولو تعذر الحلق لعارض) أى لعلة فى رأسه يوجب حلقه الصداع ونحوه أو فقد آلة الحلق أو الحالق (تعين التقصير . أو التقصير) أى تعذر لكون الشعر قصيرًا (تعين الحلق). (إرشاد السارى : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منٰى ، فصل : فى الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۷۵) باب مناسک منٰى يوم النحر ، فصل فى الحلق ، مطلب ، ط: إدارة القرآن .

☐ الدر مع الرد : (۵۱۶/۲) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب : فى رمى جمرة العقبة ، ط: سعيد .

(۳) ومن واجبات الحج واجبات فرائضه ، و واجبات واجباته ...... أمّا الثانى فكتقديم الرمى الأوّل على الحلق وعدم تأخير رمى كل يوم إلى ثانية ، والترتيب بين الثلاثة : الرمى ثم الذبح ثم الحلق على ترتيب حروف قوله ، رذح للقارن والمتمع. (غنية الناسک : (ص: ۴۵، ۴۶) باب فرائض الحج و واجباته ، وسننه و مستحباته ، ومكروهاته ، فصل ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس ، الجنايات فى أفعال الحج ، فصل : ترک الترتيب بين أفعال الحج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ الدر مع الرد : (۴۷۰/۲) كتاب الحج ، مطلب : فى فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد .

لیکن اگر کوئی شخص ضعف یا کسی عذر کی بناء پر ترتیب قائم نہ رکھ سکے تو امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک دَم واجب نہ ہوگا، لیکن امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک دَم واجب ہوگا، اس لئے استطاعت کی صورت میں دَم دینا چاہیئے اگرچہ بعد میں کیوں نہ ہو۔(١)

مزدلفہ کا اصل واجب وقت

مزدلفہ کا اصل واجب وقت ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کی صبح صادق سے سورج طلوع ہونے کے درمیان ہے، اس لئے فجر کے اوّل وقت میں فجر کی نماز پڑھ کر جتنی دیر ہو سکے مزدلفہ کا وقوف کرے، اور رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتا رہے۔(٢)

---

(١) (ولو حلق المفرد أو غيره) أى من القارن والمتمتع (قبل الرمى أو القارن أو المتمتع) أى أو حلقا (قبل الذبح أو ذبحا قبل الرمى، فعليه دم) أى واحد فى المسئلة الأولىٰ، ودمان عند أبى حنيفة فى المسائل الباقية دم للقران والتمتع، ودم للتحلل قبل الذبح و ترك الترتيب الواجب عنده، وعندهما عليه دم للقران أو التمتع. (إرشاد السارى: (ص: ٥٠٧) باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس: الجنايات فى أفعال الحج، فصل: فى ترك الترتيب بين أفعال الحج، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

البحر الرائق: (٢٤/٣) باب الجنايات، فصل: ولا شيئ ان نظر الخ، ط: سعيد.

غنية الناسک: (ص: ٢٧٩، ٢٨٠) باب الجنايات، الفصل السابع: فى ترك الواجب فى أفعال الحج كالطواف والسعى والوقوف، والذبح والحلق والرمى، المطلب العاشر فى ترك الترتيب بين الرمى والذبح والحلق وكذا بينهما وبين الطواف، ط: إدارة القرآن)

(٢) الوقوف بها واجب ...... وأوّل وقته طلوع الفجر الثانى من يوم النحر وآخره طلوع الشمس منه ...... فإذا انشق الفجر يستحب أن يصلى الفجر بغلس مع الإمام ...... ويستحب أن يدعو ويكبر ويهلل و يحمد اللّٰه تعالىٰ ويثنى عليه ويصلى على النبىّ ﷺ ويكثر التلبية ويرفع يديه للدعاء بسطًا يستقبل بهما وجهه، ويذكر اللّٰه كثيرًا ويسأل اللّٰه حوائجه. (إرشاد السارى: (ص: ٣١٠، ٣١١، ٣١٢) باب أحكام المزدلفة، فصل: فى الوقوف بها، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد: (٥١١/٢، ٥١٢) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، مطلب فى الوقوف بمزدلفة، ب: سعيد.

غنية الناسک: (ص: ١٦٥، ١٦٦) باب أحكام المزدلفة، فصل فى صفة الوقوف بمزدلفة، ط: إدارة القرآن.

مزدلفہ کا وقوف

☆ ......مزدلفہ کے وقوف کا رکن یہ ہے کہ یہ وقوف صبح صادق کے بعد مزدلفہ میں ہو اور یہ حج کے واجبات میں سے ہے، اس کا وقت صبح صادق سے سورج طلوع ہونے تک ہے، اس لئے اوّل وقت میں فجر کی نماز پڑھ کر جتنی دیر ہو سکے مزدلفہ کا وقوف کرے اور خوب رو رو کر اللہ سے دعاء کرے، اور سبحان اللہ اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ بھی پڑھتا رہے، عورت اگر ہجوم کی وجہ سے مزدلفہ میں نہ ٹھہرے تو اس پر دَم واجب نہیں ہوگا، اگر مرد ہجوم کی وجہ سے مزدلفہ میں نہیں ٹھہرے گا تو اس پر دَم واجب ہوگا۔(۱)

☆ ......بعض حجاج عرفات سے آتے ہوئے سیدھے ''منیٰ'' چلے جاتے ہیں اور بعض حاجی ایک دو گھنٹہ مزدلفہ میں رہ کر رات ہی کو منیٰ پہنچ جاتے ہیں، یہ لوگ مزدلفہ میں رات گزارنے سے محروم ہو جاتے ہیں اور صبح صادق کے بعد وقوف ترک کرنے کی وجہ سے ان پر دَم لازم ہوتا ہے۔(۲)

---

(۱) الوقوف بها واجب ...... وأوّل وقته طلوع الفجر الثانی من یوم النحر وآخره طلوع الشمس منه ...... وقدر الواجب منه ساعة ولو لطیفة ...... أمّا رکنه فکینونته بمزدلفة ...... ولو ترک الوقوف بها فدفع لیلاً فعلیه دم الّا إذا کان لعلة أو ضعف أویکون امرأة تخاف الزحام فلاشیئ علیه ...... فإذا انشق الفجر یستحب أن یصلی الفجر بغلس مع الإمام وإن صلی فردًا جاز ...... ویستحب أن یدعو ویکبّر ویهلل ویحمد اللّٰه تعالیٰ ویثنی علیه ویصلی علی النّبیّ ﷺ ویکثر التلبیة ویرفع یدیه للدعاء بسطا یستقبل بهما وجهه ویذکر اللّٰه کثیرا ویسأل اللّٰه حوائجه . (إرشاد الساری : (ص: ۳۱۰ ، ۳۱۱ ، ۳۱۲) باب أحکام المزدلفة ، فصل فی الوقوف بها ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

🗁 الفتاویٰ الهندیة : (۱/۲۳۰) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه.

🗁 غنیة الناسک : (ص: ۱۶۶) باب أحکام المزدلفة ، فصل : فی شرائط الوقوف بها ، وبیان وقته وقدره ورکنه ومکانه ، ط: إدارة القرآن .

(۲) فإن کان رجلاً یخاف الزحام لالنحو عجز أو مرض فترکه یلزمه دم . (غنیة الناسک : =

مزدلفہ کا وقوف نہ کر سکا

''وقوفِ مزدلفہ رہ گیا'' عنوان دیکھیں۔ (۳۱۲/٤)

مزدلفہ کو روانگی

☆ ...... جو لوگ عرفات سے واپس آتے ہوئے سیدھے ''منیٰ'' چلے جاتے ہیں، یا ایک دو گھنٹہ مزدلفہ میں رہ کر صبح صادق سے پہلے رات ہی کو منیٰ پہنچ جاتے ہیں، یہ لوگ مزدلفہ میں رات گزارنے اور صبح صادق کے بعد وقوف کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں اور ان پر مزدلفہ کا وقوف ترک کرنے کی وجہ سے دَم لازم ہوگا۔ (۱)

اور حدودِ حرم میں یہ دَم دینا لازم ہوگا۔ (۲)

= (ص: ١٦٦) باب أحكام المزدلفة، فصل: فی شرائط الوقوف بها و بيان وقته، ط: إدارة القرآن)

▭ الشامية: (٢/ ٥١١، ٥١٢) كتاب الحج، فصل في الإحرام، مطلب: فی الوقوف بمزدلفة، ط: سعيد.

▭ ولو جاوز حد المزدلفة قبل طلوع الفجر، فعليه دم لترک الوقوف بها إلّا إذا كانت به علة أو مرض أو ضعف فخاف الزحام فدفع منها ليلاً لاشيئ عليه كذا في السراج الوهاج. (الفتاویٰ الهندية: (١/ ٢٣١) كتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، ط: رشيديه)

(١) فإن كان رجلاً يخاف الزحام لالنحو عجز أو مرض فتركه يلزمه دم. (غنية الناسک: (ص: ١٦٦) باب أحكام المزدلفة، فصل: فی شرائط الوقوف بها و بيان وقته، ط: إدارة القرآن)

▭ الشامية: (٢/ ٥١١، ٥١٢) كتاب الحج، فصل في الإحرام، مطلب: فی الوقوف بمزدلفة، ط: سعيد.

▭ ولو جاوز حد المزدلفة قبل طلوع الفجر، فعليه دم لترک الوقوف بها إلّا إذا كانت به علة أو مرض أو ضعف فخاف الزحام فدفع منها ليلاً لاشيئ عليه كذا في السراج الوهاج. (الفتاویٰ الهندية: (١/ ٢٣١) كتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، ط: رشيديه)

(٢) أمّا شرائط جواز الدماء ...... (والثالث: ذبحه فی الحرم) بالاتفاق، سواء وجب شكرًا أو جبرًا. (إرشاد الساری: (ص: ٥٥٤) باب جزاء الجنايات و كفاراتها، فصل: فی أحكام الدماء، وشرائط جوازها، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ٢٦٢) باب الجنايات، فصل: فی شرائط كفاراتها الثلاث، مطلب فی شرائط جواز الدم، ط: إدارة القرآن. =

☆......مزدلفہ سے شیطان کو مارنے کے لئے کنکریاں اُٹھانا مستحب ہے اس لئے مزدلفہ روانگی سے پہلے کھجور کی گٹھلی یا مٹر کے دانہ کے برابر تقریباً (۷۰) کنکریاں چن لیں، اگر مزدلفہ سے کنکریاں نہ اُٹھائی جائیں گی تو بعد میں کسی دوسری جگہ سے کنکریاں حاصل کرنا مشکل ہوجائے گا۔(۱)

☆......مزدلفہ میں صبح صادق ہونے کے بعد اوّل وقت میں فجر کی نماز پڑھیں، یا مشعرالحرام کی مسجد کے امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ پڑھیں ،پھر کھڑے ہوکر دعا کریں اور سبحان اللہ اور لاالٰہ الا اللہ پڑھتے رہیں پھر اس کے بعد مزدلفہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہوجائیں۔(۲)

= الدر مع الرد : (۲/ ۶۱۲) کتاب الحج ، باب الهدى ، ط: سعيد .

(۱) يستحب أن يرفع من المزدلفة سبع حصيات مثل النواة أو الباقلاء وهو المختار ، يرمى بها جمرة العقبة ، وإن رفع من المزدلفة سبعين حصاة أو من الطريق فهو جائز ، وقيل : مستحب ويجوز أخذها من كل موضع الَّا من عند الجمرة والمسسجد ومكان نجس ، فإن فعل جاز و كره ...... ولو أخذها من غير مزدلفة جاز بلاكراهة . (إرشاد السارى : (ص: ۳۱۳، ۳۱۴) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فى رفع الحصى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۶۸) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فى إفاضة من المشعر الحرام ، ورفع الحصى من المزدلفة وقدر الحصى ، ط: إدارة القرآن.

الشامية : (۲/ ۵۱۵) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فى رمى جمرة العقبة، ط: سعيد .

(۲) فإذا انشق الفجر ندب أن يغتسل للوقوف بمزدلفة ، ويستحب أن يصلى الفجر بغلس مع الإمام لامتداد الوقوف ، وإن صلى فردًا جاز ، فإذا فرغ منها يستحب أن يأتى الإمام والنّاس معه المشعر الحرام ، وهو جبل قزح على الأصح ، لاجميع المزدلفة وهو موقف رسول الله ﷺ ، فيقف عليه إن أمكنه ، وإلَّا فتحته ، أو بقربه مستقبل القبلة والنّاس وراءه ، ويكبر ويهلل ويلبّى ويحمد الله تعالىٰ ، ويثنى عليه ويصلى على النبىّ ﷺ ، ويكثر التلبية ويدعو رافعًا يديه بسطًا يستقبل بهما وجهه ، ويسأل الله تعالىٰ حوائجه وإرضاء خصومه ، ولايتهاون فى ذٰلک ، فإن الإجابة موعودة فيها ولايزال كذٰلک إلى أن يسفر جدًا بحيث لايبقى إلى طلوع الشمس الا مقدار ما يصلى ركعتين أو نحوه فيدفع . (غنية الناسک : (ص:۱۶۵، ۱۶۶) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فى صفة الوقوف بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن) =

مزدلفہ کی رات

وقوف مزدلفہ خواہ ایک لمحہ کے لئے ہو، واجب ہے، اورطریقہ یہ ہے کہ (۹) ذی الحجہ کوسورج غروب ہونے کے بعد عرفہ سے مزدلفہ کے لئے چلے، مغرب اور عشاء مزدلفہ میں عشاء کے وقت میں ادا کرے، پھر ساری رات اگر آسانی سے ممکن ہوتو عبادت میں مشغول رہے، نوافل، دعاء، اذکار اور قرآن مجید کی تلاوت اور تلبیہ میں سے جس میں دلجمعی زیادہ ہو، مشغول رہے، روشنی پھیلنے تک مزدلفہ میں ٹھہرنا سنت مؤکدہ ہے، فجر ابتدائے وقت میں ادا کرے، اس کے بعد پھر کھڑے ہو کر دعاء میں مشغول رہے، سورج طلوع ہونے سے ذرا پہلے منیٰ کوروانہ ہوجائے۔(۱)

= ▭ إرشاد الساری : (ص: ۳۱۱ ، ۳۱۲) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فی آداب الوقوف بمزدلفة ، ط:الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۵۱۲/۲) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب : فی الوقوف بمزدلفة ، ط: رشيديه .

(۳) وإذا غربت الشمس أفاض الإمام والنّاس معه على هينتهم حتى يأتوا بمزدلفة كذا فی الهداية ...... فإذا دخل وقت العشاء يؤذن المؤذن ويقيم فيصلی الإمام بهم صلاة المغرب فی وقت صلاة العشاء ثم يصلی بهم صلاة العشاء بأذان وإقامة واحدة فی قول أصحابنا الثلاثة كذا فی البدائع ...... فإذا فرغ من العشاء يبيت ثمه كذا فی المحيط . وينبغی أن يحيی هٰذه الليلة بالصلاة والقراءة والذكر والدعاء والتضرع كذا فی التبيين . فإن مربها مار بعد طلوع الفجر من غير أن يبيت بها فلا شيئ عليه ويكون مسيئًا بتركه السنة كذا فی البدائع ، فإذا طلع الفجر صلى الإمام بالنّاس الفجر بغلس ثم وقف و وقف النّاس معه كذا فی القدوری ...... ويدع اللّٰه بحاجته رافعًا يديه إلى السماء كذا فی المحيط ...... فإذا أسفر جدًا دفع منها قبل طلوع الشمس والنّاس معه حتى يأتوا منى كذا فی الزاد . (الفتاوٰی الهندية : (۲۳۰/۱ ، ۲۳۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

▭ الدر مع الرد : (۵۰۸/۲) كتاب الحج ، مطلب فی الدفع من عرفات ، ط: سعيد .

▭ إرشاد الساری : (ص: ۳۰۲ ـــــ ۳۱۲) باب أحكام المزدلفة ، فصل فی الجمع بين الصلاتين بها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

مزدلفہ کے امام

''عرفات کے امام''عنوان دیکھیں۔(۳/ ۱٦٤)

مزدلفہ کے معنٰی

مزدلفہ ''ازدلاف'' سے ہے اس کے معنی قرب کے ہیں، اور مزدلفہ کا نام مزدلفہ رکھنے کی کئی وجہ ہوسکتی ہیں:

۱۔اس جگہ پر اللہ تعالی کا قرب حاصل ہوتا،

۲۔یا عرفات سے نکلتے ہی یہ قریب ہے اور منٰی دور ہے،

۳۔یا حضرت آدم علیہ السلام،حضرت حواء علیہا السلام کے قریب آئے تھے،

۴۔یا لوگ زلف اللیل ''رات کے ایک حصے میں'' یہاں پہنچتے ہیں۔(۱)

مزدلفہ میں آتے ہوئے مغرب کی نماز راستہ میں پڑھ لی

☆......یوم عرفہ کی شام کو آفتاب غروب ہونے کے بعد عرفات سے مزدلفہ

---

(۱) وسميت المزدلفة إمّا لاجتماع النّاس بها أو لاقترابهم إلى منٰى أو لازدلاف النّاس منها جميعا أو للنزول بها في كل زلفة من الليل أو لأنّها منزلة وقربة إلى اللّٰه تعالىٰ، أو لازدلاف آدم إلى حواء بها . (فتح البارى : (۵۲۳/۳) كتاب المناسك ، باب من جمع بينهما ولم يتطوع ، ط: دار المعرفة ، ط: بيروت)

🗁 وسميت مزدلفة لاجتماع النّاس فيها ، والازدلاف الاجتماع ...... وقيل : لاجتماع آدم و حواء بها ؛ لأنّهما لما أهبط إلى الأرض كل واحد منهما في موضع اجتمعا بها ، والادلاف الاجتماع ، وقيل : لأنّ الحجاج يتقربون بالوقوف فيها ، والمزدلفة والزلفٰى ، القربة ، وقيل : لاقترابهم فيها من منٰى . والازدلاف : الاقتراف ، ...... وقيل : سميت بذٰلك لمجيئ النّاس إليها في زلف من الليل ، وزلف الليل كساعته واحدتها زلفة . (البحر العميق : (۱٦۰۰/۳ ، ۱٦۰۱) الباب الحادى عشر ، فى الخروج من مكّة إلى منٰى ، مطلب : لماذا سميت مزدلفة ، ط: مؤسسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

🗁 (والمزدلفة كلها موقف الا وادى محسر) بكسر السين المشددة . (إرشاد السارى : (ص: ۳۱۱) باب أحكام المزدلفة ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

جاتے ہیں اور مغرب وعشاء کی دونوں نمازوں کو مزدلفہ پہنچ کرادا کرتے ہیں، اگر کسی نے مغرب کی نماز عرفات میں یا راستہ میں پڑھ لی تو جائز نہیں ہے، مزدلفہ پہنچ کر دوبارہ مغرب کی نماز پڑھے، اوراس کے بعد عشاء کی نماز پڑھے۔

☆......اگر کسی حاجی نے عرفہ کے دن مغرب کی نماز عرفات میں پڑھی اورعشاء کی نماز مزدلفہ میں پڑھی تو اس حاجی کو مزدلفہ میں مغرب کی نماز کا اعادہ کرنا لازم ہوگا۔(۱)

مزدلفہ میں تکبیر تشریق

مزدلفہ میں مغرب کی نماز کے بعد عشاء کی نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہوئے ایک دفعہ تکبیر تشریق کہے پھر عشاء کی نماز کے بعد بھی کہے۔(۲)

---

(۱) وأمّا المكان فمزدلفة حتى لو صلى الصلاتين ، أو أحدهما قبل الوصول إلى المزدلفة أو بعد التجاوز عنها إلى منى لم يجزه عند أبى حنيفة ومحمد رحمهما اللّٰه وعليه إعادته بهما إذا وصل ، أو رجع قبل أن يطلع الفجر ...... وفى العناية : من صلى المغرب بعرفات يتوقف ، فإن أفاض إلى المزدلفة فى وقت العشاء تنقلب نفلاً ، ويلزمه إعادتها مع العشاء فى المزدلفة الخ . (غنية الناسک : (ص: ۱۶۳ ، ۱۶۴) باب أحكام المزدلفة ، فصل فى الجمع بين العشائين بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن)

🗀 الهندية : (۱/ ۲۳۰) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه .

🗀 الدر مع الرد : (۲/ ۵۰۹ ، ۵۱۰) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب فى الدفع من عرفات، ط: سعيد .

(۲) (قوله : أو شيئ آخر) : أقول : هو بعمومه يتناول تكبير التشريق فلايفصل به بين الصلاتين بعرفة ومزدلفة بل يكبر بعد الصلاتين عملاً بقوله المفتى به ، ويؤيّده ما ذكر العلامة الشيخ عبد اللّٰه العفيف فى " إجابة السائلين " حيث قال ما نصّه : سئل العلامة السيد محمد صادق بن احمد بادشاه عن تكبير التشريق هل يجب على الإمام الأعظم ومن اقتدٰى به فيما بين كل من صلاتى الجمع بعرفة ومزدلفة الاتيان به لما صرّح به ائمتنا من أنّ العمل والفتوٰى على قولهما ، وهما رحمهما اللّٰه لم يشترطا شيئًا مما شرط الإمام من المصر وغيره ، أم لايجب ؟ وهل إذا أتوا به يعد قاطعًا لفور الأذان أم لا ؟ فأجابه : مقتضى كلامهم أنّ هٰذه الكيفية أعنى العصر بعد الظهر فورًا والعشاء بعد المغرب كذٰلک لاخلاف فى مراعاتها عند الجمع ، حتى لو فقدت بالاشتغال بعمل =

مزدلفہ میں تلبیہ پڑھنا

مزدلفہ میں بھی تلبیہ پڑھیں، لیکن زیادہ بلند آواز سے نہیں تا کہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔(۱)

= عبادة كان أم لا كره وأعيد الأذان للعصر والإقامة للعشاء وماذاك الّا للاتفاق على ورودها عنه ﷺ . والله أعلم، كذا أفاده الحباب ومثله فى تقرير الشيخ عبد الحق .

لكن نظرفيه العلامة السيد محمد امين عابدين فى " رد المحتار " و حواشى " البحر الرائق " ولفظ عبارته فى " رد المحتار " قلت : وفيه نظر ، فإن الوارد فى الحديث أنّه ﷺ صلى الظهر ثم أقام فصلّى العصر ولم يصل بينهما شيئًا ففيه التصريح بترك الصلاة بينهما ولا يلزم منه ترك التكبير ولايقاس على الصلاة لوجوبه دونها ، ولأنّ مدته يسيرة حتى لم يعد فاصلاً بين الفريضة الآتية ، والحاصل أنّ التكبير بعد ثبوت وجوبه عندنا لايسقط هنا إلّا بدليل وما ذكر لايصح للدلالة كما علمته ، هٰذا ماظهر لى والله اعلم اهـ . ولم يعقبه العلامة الرافعى فى تقريره عليه ، فيظهر أنّه موافقه ، ثم رأيت العلامة طاهر سنبل قرر أيضًا نحو ما فى " رد المحتار " اهـ . (إرشاد السارى : (ص : ۲۷۵) باب الوقوف بعرفة وأحكامه ، فصل فى الجمع بين الصلاتين بعرفة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ الدر مع الرد : (۵۰۸/۲) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب فى الرواح إلى عرفات ، ط: سعيد .

☜ غنية الناسك : (ص: ۱۵۰) باب مناسك عرفات ، فصل فى الجمع بين الصلاتين بعرفة ، و: (ص: ۱۶۳) باب أحكام المزدلفة ، فصل فى الجمع بين العشائين بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن .

☜ فصل فى الجمع بين العشائين بمزدلفة ، ويستحب التعجيل فى هٰذا الجمع فيليهما قبل حط رجله ، بل ينيخ جماله ويعقلها حتى يصلى فإذا دخل وقت العشاء اذن المؤذن ، ويقيم فيصلى بهم المغرب فى أوّل وقت العشاء ، ثم يتبعها العشاء بجماعة ...... ففى حديث البخارى : ولم يسبح بينهما وعلا على أثر واحدة منهما ، وفى حديث مسلم : ولم يسبح بينهما شيئًا ، ثم اضطجع حتى طلع الفجر ، ولا يشغل بشئ آخر من أكل و شرب وغيرهما ، إلّا أنّه يأتى تكبير التشريق مرة عند قيامه للعشاء بوجوبه (ضياء الأبصار) فإن تطوّع ، أو تشاغل بما يغد فصلا فى العرف كره ، وأعاد الإقامة للعشاء دون الأذان . (غنية الناسك : (ص: ۱۶۲) فصل فى الجمع بين العشائين بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن)

(۱) ويلبّى فى مسجد مكّة ومنى وعرفات وبعده فى مسجد مزدلفة ولكن لايرفع صوته بها بحيث يشوش على مصل أو طائف أو نائم أو ذاكر ، أو نحو ذٰلك . (غنية الناسك : (ص:۷۵) باب الإحرام ، فصل : فى كيفية الإحرام وصفة التلبية وشرطها وسائر أحكامها ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل : ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة . =

مزدلفہ میں جانے کے لئے پاک ہونا شرط نہیں

عورت کے لئے مزدلفہ جانے کے لئے حیض ونفاس سے پاک ہونا شرط نہیں ہے۔(۱)

البتہ وہاں نماز نہیں پڑھے گی، کیونکہ حیض ونفاس میں نماز پڑھنا منع ہے، تلبیہ، دعاء اور ذکر واذکار میں وقت گذارے گی۔(۲)

= الدر مع الرد : (۲/۵۰۷) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فی الدفع من عرفات، ط: سعید .

(۱) عن عائشة عن النبیّ ﷺ قال : الحائض تقضی المناسک کلها الَّا الطواف بالبیت. (إعلاء السنن : (۱/۳۱۷) کتاب الحج ، باب إذا حاضت المرأة عند الإحرام اغتسلت وأحرمت وصنعت کما یصنع الحاج غیر أن لاتطوف بالبیت حتی تطهر ، ط: إدارة القرآن)

جامع الترمذی : (۱/۱۸۸) أبواب الحج ، باب ماجاء فی المرأة تحیض بعد الإفاضة ، ط: سعید .

ولاتشترط له الطهارة عن الجنابة والحیض ؛ لأنّه عبادة لاتتعلق بالبدن فتصح من غیر طهارة کالوقوف بعرفة ورمی الجمار. (بدائع الصنائع : (۲/۳۲۱) کتاب الحج ، فصل : وأمّا رکنه فکینونته بمزدلفة ، ط: رشیدیه)

(۲) (منها) أن یسقط عن الحائض والنفساء الصلاة فلاتقضی هٰکذا فی الکفایة ...... ویستحب للحائض إذا دخل وقت الصلاة أن تتوضأ وتجلس عند مسجد بیتها تسبح وتهلل قدر ما یمکنها أداء الصلاة لوکانت طاهرة کذا فی السراجیة . (الهندیة : (۱/۳۸) کتاب الطهارة ، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء وفیه أربعة فصول ، الفصل الرابع فی أحکام الحیض والنفاس والاستحاضة ، ط: رشیدیه)

یمنع صلاة وصومًا وتقضیه دونها ودخول مسجد و الطواف وقربان ماتحت إزار و قراءة قرآن ومسه إلَّا بغلافه وکذا حمله ولابأس بقراءة أدعیة ومسها وحملها وذکر اللّٰه تعالیٰ وتسبیح . (الدر المختار مع الرد : (۱/۲۹۳) کتاب الحج ، باب الحیض ، مطلب : لو افتی مفت بشیئ من هٰذه الاقوال فی مواضع الضرورة طلبا للتیسیر کان حسنًا ، ط: سعید)

البدائع : (۱/۱۶۳) کتاب الطهارة ، فصل فی تفسیر الحیض والنفاس والاستحاضة ، ط: رشیدیه .

مزدلفہ میں رات کو نہیں پہنچ سکا

اگر رات کو مزدلفہ نہیں پہنچ سکا یہاں تک کہ صبح صادق ہوگئی اس وقت ہی پہنچا تو اس پر دَم لازم ہے۔(۱)

مزدلفہ میں رات گزارنے کی وجہ

عرفات سے واپسی پر مزدلفہ میں رات گزارنا ایک قدیم دستور تھا، شریعت نے اس کو باقی رکھا ہے کیونکہ حج کا اجتماع ایک عظیم اجتماع ہے، لوگوں نے ایسا اجتماع شاید ہی کبھی دیکھا ہو، اور عرفات سے واپسی غروب کے بعد ہوتی ہے یعنی رات شروع ہو جاتی ہے، اس لئے اندیشہ تھا کہ لوگ واپسی میں دھکا دھکی کریں گے اور ایک دوسرے کو کچل کر چکنا چور کردیں گے، پھر لوگ دن بھر کے تھکے ماندے ہوتے ہیں، دور دراز سے چل کر عرفات میں آئے ہوتے ہیں اور اکثریت پیدل چلنے والوں کی ہوتی ہے، اس لئے اگر ان کو حکم دیا جاتا کہ منیٰ میں پہنچو تو وہ اور بھی ٹوٹ

---

(۱) (ولو ترک المبيت بها (أی بالمزدلفة فی ليلتها بأن بات أكثر الليل فی غيرها (لم يلزمه شيئ) أی عندنا، لما صرّح به أصحابنا فی كتب المذهب أنّه سنة فيكره، تركها بغير ضرورة، وذكر فی " اختلاف المسائل " هل يجب البيتوتة بمزدلفة جزءًا من الليل فی الجملة ؟ فقال أبوحنيفة : تجب ولاشيئ عليه فی تركها مع كونها واجبة عنده، انتهى . ولعل وجهه أن وجوبها انما هو تبع لوجوب أداء العشائين فيها، والصلاة لاتعلق لها بالنسک، وكذا مايتعلق بها . (إرشاد الساری : (ص: ۵۰۵) باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس : الجنايات فی أفعال الحج، فصل : فی الجناية فی الوقوف بمزدلفة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنايات، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج كالطواف والسعی والوقوف والذبح والحلق والرمی، المطلب السابع فی ترک الواجب فی الوقوف بمزدلفة، ط: إدارة القرآن)

بدائع الصنائع : (۳۲۲/۲) كتاب الحج، فصل : وأمّا زمانه، فما بين طلوع الفجر من يوم النحر وطلوع الشمس، ط: رشيديه .

جاتے اور آئندہ کل کے لئے کسی کام کے قابل نہ رہتے، اس لئے راستہ میں قیام تجویز کیا گیا تاکہ وہاں کچھ آرام کر کے صبح کو اگلی منزل کا رُخ کریں۔(۱)

مزدلفہ میں سنتوں کا حکم

''مزدلفہ میں وتر کا حکم'' کا عنوان دیکھیں۔(۸۴/٤)

مزدلفہ میں صبح صادق تک نہیں ٹھہرا

☆ مزدلفہ میں رات گزارنا سنت ہے۔

☆ صبح صادق ہونے کے بعد فجر کی نماز پڑھ کر کچھ دیر کے لئے وقوف کرنا واجب ہے، بلا عذر مزدلفہ کے وقوف کو ترک کرنے سے دم واجب ہوگا، البتہ اگر عذر کی وجہ سے نہیں ٹھہرا مثلاً مریض یا کمزور ہونے کی وجہ سے صبح صادق سے پہلے نکل گیا یا ٹھہرا ہی نہیں تو دم واجب نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) والسر فی المبیت بمزدلفة أنّه کان سنة قدیمة فیهم ، ولعلهم اصطلحوا علیها لمارأوا من أنّ للنّاس اجتماعًا لم یعهد مثله فی غیر هٰذا الموطن ، ومثل هٰذا مظنة أن یزاحم بعضهم بعضًا ، ویحطم بعضهم بعضًا ، وإنّما براحهم بعد المغرب ، وکانوا طول النّهار فی تعب یأتون من کل فج عمیق ، فلوا تجشموا أن یأتوا منی ، والحال هذٰه لتعبوا وکان أهل الجاهلیة یدفعون من عرفات قبل الغروب ولما کان ذٰلک قدرًا غیر ظاهر ، ولا یتعین بالقطع ، ولا بدّ فی مثل هٰذا الاجتماع من تعیین لایحتمل الابهام وجب ان یعین بمزدلفة . (حجة اللّٰه البالغة : (۱۰۷/۲) من أبوب الحج ، صفة المناسک ، السر فی المبیت بمزدلفة ، ط: دار الکتب العلمیة)

مرعاة المفاتیح : (۳۱/۹) کتاب المناسک ، باب قصة حجة الوداع ، ط: إدارة البحوث الإسلامیة .

(۲) (قوله: ثم وقف) هٰذا الوقف واجب عندنا لا سنة ، والبیتوتة بمزدلفة سنة مؤكّدة إلی الفجر لا واجبة ...... (قوله : ووقته) أی وقت جوازه ، قال فی اللباب : وأوّل وقته طلوع الفجر الثانی من یوم النحر وآخره طلوع الشمس منه ، فمن وقف بها قبل طلوع الفجر أو بعد طلوع الشمس لایعتد به ، وقدر الواجب منه ساعة ولو لطیفة ، وقدر السنة امتداد الوقوف إلی الأسفار جدًا . (شامی : (۵۱۱/۲) کتاب الحج ، مطلب فی الوقوف بمزدلفة ، ط: سعید) =

مزدلفہ میں عورت نہ ٹھہرے تو

اگر عورت ہجوم کی وجہ سے مزدلفہ میں نہ ٹھہرے تو دَم واجب نہ ہوگا، لیکن اگر مرد ہجوم کی وجہ سے مزدلفہ میں نہ ٹھہرے گا تو دَم واجب ہوگا۔(۱)

مزدلفہ میں قیام

قربانی کی رات عرفات سے نکلنے کے بعد رات کو مزدلفہ میں رہنا اور مزدلفہ سے سورج نکلنے سے پہلے منیٰ کو روانہ ہوجانا سنت ہے۔(۲)

= وأمّا حكم فواته عن وقته أنّه إن كان لعذر فلاشيئ عليه لما روى أنّ رسول الله ﷺ قسم ضعفة أهله ولم يأمرهم بالكفارة ، وإن كان فواته لغير عذر فعليه دم ؛ لأنّه ترك الواجب من غير عذر . (بدائع الصنائع : (۱۳۶/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا حكم فواته ، ط: سعيد)

ـــ إرشاد الساری : (ص: ۳۰۹ ، ۳۱۰) باب أحكام المزدلفة ، فصل فی البيتوتة بمزدلفة ، و فصل : فی الوقوف بها ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

(۲) ولو ترک الوقوف بها ، فدفع ليلاً فعليه دم ، إلاّ إذا كان لعذر بأن يكون به ضعف أو علة ، أو كانت امرأة تخاف الزحام فلاشيئ عليه ، كذا فی " الهداية " و" اللباب " فإن كان رجلاً يخاف الزحام لا لنحو عجز أو مرض فتركه يلزمه دم . (غنية الناسک : (ص: ۱۶۶) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فی شرائط الوقوف بها وبيان وقته وركنه ومكانه ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۵۱۱/۲ ، ۵۱۲) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب : فی الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد .

مجمع الانهر : (۴۳۴/۱) كتاب الحج ، فصل : طاف للقدوم أو للصدر جنبًا ، ط: دار الكتب العلمية .

(۲) والبيتوتة بمزدلفة والدفع منها إلى منٰى قبل طلوع الشمس . (إرشاد الساری : (ص: ۱۰۴) باب فرائض الحج و واجباته و سننه ومستحباته ومكروهاته ، ط: فصل : فی سنن الحج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۴۷) باب فرائض الحج و واجباته و سننه و مستحباته ومكروهاته ، فصل : فی سننه ، ط: إدارة القرآن .

الفتاویٰ الهندية : (۲۱۹/۱) كتاب المناسک ، الباب الأوّل فی تفسير الحج و فرضيته و وقته وشرائطه وأركانه ...... الخ ، ط: رشيديه .

مزدلفہ میں مردنہ ٹھہرے تو

☆ ......اگر مرد ہجوم کی وجہ سے مزدلفہ میں نہیں ٹھہرے گا تو دَم دینا واجب ہو گا، اور اگر صبح صادق کے بعد اندھیرے ہی میں مزدلفہ سے چل دیا تو دَم واجب نہ ہو گا، کیونکہ چلتے ہوئے وقوف کی واجب مقدار ادا ہوگئی۔

☆ ......اگر کوئی شخص عذر کی وجہ سے مزدلفہ میں نہ ٹھہر سکا اور صبح صادق سے پہلے وہاں سے چلا گیا تو دَم واجب نہ ہوگا، مثلاً مریض ہے یا کمزور ہے تو دَم واجب نہ ہوگا۔(۱)

مزدلفہ میں مغرب کی نماز کے بعد سنت پڑھ لی

اگر مزدلفہ میں مغرب کے فرض کے فوراً بعد عشاء کی نماز نہیں پڑھی بلکہ مغرب کی سنت پڑھ لی تو اس صورت میں عشاء کی نماز کے لئے دوبارہ اقامت کہی جائے۔(۲)

---

(۱) ولو ترک الوقوف بها، فدفع ليلاً فعليه دم، إلّا إذا كان لعذر بأن يكون به ضعف أو علة، أو كانت امرأة تخاف الزحام فلاشيئ عليه، كذا فى "الهداية" و"اللباب" فإن كان رجلاً يخاف الزحام لا لنحو عجز أو مرض فتركه يلزمه دم. (غنية الناسک: (ص: ۱٦٦) باب أحكام المزدلفة، فصل: فى شرائط الوقوف بها وبيان وقته وركنه ومكانه، ط: إدارة القرآن)

☐ و وقته من طلوع الفجر إلى طلوع الشمس ولو مارًا .... (الدر مع الرد: (۲/۵۱۱، ۵۱۲) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، مطلب: فى الوقوف بمزدلفة، ط: سعيد)

(۲) ولايتطوع بينهما ولو تطوّع بينهما أو اشتغل بشيئ أعاد الإقامة. (الهندية: (۱/۲۳۰) كتاب المناسک، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه)

☐ ولايتطوع بينهما ولايشتغل بشيئ آخر فإن تطوع أو تشاغل أعاد الإقامة للعشاء دون الاذان. (إرشاد السارى: (ص: ۳۰۳) باب أحكام المزدلفة، فصل فى الجمع بين الصلاتين بها، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک: (ص: ۱٦۳) باب أحكام المزدلفة، فصل فى الجمع بين العشائين بمزدلفة، ط: إدارة القرآن.

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کرنا

☆......مزدلفہ میں مغرب وعشاء کا جمع کرنا حاجیوں کے لئے ضروری ہے، مغرب کی نماز کو مغرب کے وقت پڑھنا ان کے لئے جائز نہیں ہے، اس میں مرد اور عورت دونوں کا حکم ایک ہی ہے۔(۱)

☆......یومِ عرفہ کی شام کو سورج غروب ہونے کے بعد عرفات سے مزدلفہ جاتے ہیں، اور مغرب وعشاء کی دونوں نمازوں کو مزدلفہ پہنچ کر ادا کرتے ہیں، اگر کسی نے مغرب کی نماز عرفات میں یا راستہ میں پڑھ لی تو جائز نہیں ہے، مزدلفہ پہنچ کر دوبارہ مغرب کی نماز پڑھے اور اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھے۔

☆......اگر کوئی حاجی تنہا یا جماعت کے ساتھ عرفہ کے دن مغرب کی نماز عرفات میں پڑھے اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں پڑھے تو اس شخص کو مزدلفہ میں پہنچ کر مغرب کی نماز کا اعادہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......مزدلفہ میں عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو اکٹھا پڑھنے کے لئے ''امام الحج'' کی شرط نہیں ہے، پس اگر تنہا پڑھیں یا چند آدمی جمع ہو کر جماعت سے پڑھیں، ہر طرح صحیح ہے۔(۳)

---

(۱) وتأخير المغرب إلى وقت العشاء وتأخيرها إلى مزدلفة وتقديم المغرب على العشاء، وهٰذه الثلاثة من شرائط جمع العشائين بمزدلفة لايتوصّل إليه إلّا بها. (غنية الناسک: (ص: ۴۶) باب فرائض الحج و واجباته و سننه و مستحباته ومكروهاته، فصل: واجباته فستة، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد السارى: (ص: ۳۰۳ـــــ ۳۰۸) باب أحكام المزدلفة، فصل: فى الجمع بين الصلاتين، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

🗁 الهندية: (۱/۲۳۰) كتاب المناسک، الباب الخامس فى كيفية أدء الحج، ط: رشيديه.

(۲) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱، تحت عنوان: '' مزدلفه ميں آتے ہوئے مغرب کی نماز راستہ میں پڑھ لی''

(۳) والجماعة سنة مؤكّدة فى هٰذا الجمع أى كما هى سنة فى سائر الصلوات المكتوبة ...... =

☆ ......مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء، عشاء کے وقت میں جماعت کے ساتھ پڑھی جائیں، اگر جماعت نہ ملے تو اکیلے پڑھ لے، نیز دونوں نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھی جائیں، دونوں فرضوں کے درمیان سنتیں نہ پڑھی جائیں بلکہ سنتیں بعد میں پڑھی جائیں، اور اگر مغرب کی نماز پڑھ کر اس کی سنتیں پڑھ لیں تو عشاء کی نماز کے لئے دوبارہ اقامت کہی جائے۔(۱)

☆ ......مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں عشاء کے وقت میں جمع کرنا یعنی دونوں کو ایک ساتھ پڑھنا واجب ہے، اور اس کے لئے جماعت بھی شرط نہیں ہے۔(۲)

= وليس ...... بشرط أى فى هٰذا الجمع اتفاقا فلو صلاهما وحده أى منفردًا جاز أى و لو جمعًا، لكن الأفضل أن تصلى بجماعة ...... (إرشاد السارى : (ص: ۳۰۳، ۳۰۴) باب أحكام المزدلفة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ الهندية : (۱/۲۳۰) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

▭ الدر مع الرد : (۲/۵۰۹) كتاب الحج ، مطلب فى إجابة الدعاء ، ط: سعيد .

(۱) (فإذا دخل وقت العشاء) أى تحقق دخوله (أذن المؤذن ويقيم) أى سواء يصلى وحده أو جماعة (فيصلى الإمام المغرب) أى صلاته (بجماعة فى وقت العشاء) أى أوّلاً (ثم يتبعها) أى يعقب صلاة المغرب (العشاء بجماعة) أى ثانيًا جمع تاخير ، فلو عكس بينهما أعاد العشاء (ولايعيد الأذان والإقاولا الإقامة للعشاء بل يكتفى بأذان واحد وإقامة واحدة) ...... (ولايتطوّع بينهما) أى بل يصلى سنة المغرب والعشاء والوتر بعدهما كما صرح به مولانا عبد الرحمٰن الجامى قدس اللّٰه سبحانه وتعالىٰ سره السامى فى " منسكه " (ولايشتغل بشئ آخر) أى من أكل وشرب وغيرهما بلاضرورة (فإن تطوّع) أى مطلقًا (أو تشاغل) أى بما يعد فصلا فى العرف أعاد الإقامة للعشاء دون الأذان الخ . (إرشاد السارى إلى مناسک الملا على القارى : (ص: ۳۰۳) باب أحكام المزدلفة ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ الهندية : (۱/۲۳۰) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

▭ شامى : (۲/۵۰۸) كتاب الحج ، مطلب فى إجابة الدعاء ، ط: سعيد .

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۶۳) باب أحكام المزدلفة ، فصل فى الجمع بين العشائين بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ويفارق هٰذا الجمع جمع عرفة من وجوه ، الأوّل : أن هٰذا الجمع واجب بخلاف جمع عرفة فإنّه سنة أو مستحب ...... لايشترط فيه الجماعة .... (إرشاد السارى : (ص: ۳۰۸) باب أحكام المزدلفة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة) =

☆ ......اگر عشاء کے وقت سے پہلے مزدلفہ پہنچ گیا تو ابھی مغرب کی نماز نہ پڑھے بلکہ عشاء کے وقت کا انتظار کرے اور عشاء کے وقت دونوں نمازوں کو جمع کرے۔(۱)

☆ ......مزدلفہ کی رات میں جاگنا اور عبادت کرنا مستحب ہے۔(۲)

☆ ......دسویں ذی الحجہ کی رات مزدلفہ میں قیام کرنا سنت مؤکدہ ہے۔(۳)

☆ ......مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو اکٹھا پڑھنے کے لئے جماعت شرط نہیں ہے، جماعت سے پڑھے یا تنہا، دونوں کو اکٹھا پڑھے، البتہ جماعت سے پڑھنا افضل ہے۔(۴)

☆ ......مزدلفہ میں دونوں نمازوں کو اکٹھا پڑھنا واجب ہے، اور عرفات میں ظہر اور عصر کو جمع کرنا سنت ہے، اور مزدلفہ میں جمع کرنے کے لئے بادشاہ یا اس کے نائب کا ہونا شرط نہیں، اور جماعت بھی شرط نہیں اور خطبہ بھی یہاں نماز سے پہلے

= غنية الناسك : (ص: ۱٦٥) باب أحكام المزدلفة ، فصل : وشرائط هٰذا الجمع ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ٥١١) كتاب الحج ، مطلب فى الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد .

(۱) فلو وصل إلى مزدلفة قبل العشاء ، لايصلى المغرب حتى يدخل وقت العشاء ...... (إرشاد السارى : (ص: ۳۰۸) باب أحكام المزدلفة ، ط:الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسك : (ص: ۱٦٤) باب أحكام المزدلفة ، ط: إدارة القرآن .

الدر المختار مع الرد : (۲/ ٥٠٩) كتاب الحج ، مطلب : فى إجابة الدعاء ، ط: سعيد.

(۳،۲) والبيتوتة بها سنّة مؤكّدة إلى الفجر أى عندنا لا واجبة ...... فيبيت تلك الليلة بها ...... ويشتغل بالدعاء ...... بمثل ما اشتغل به بعرفة إن تيسّر له ، وينبغى إحياء هٰذه الليلة أى بالصلاة والتلاوة والذكر أى بأنواعه والتضرع والدعاء ...... (إرشاد السارى : (ص: ۳۰۹) باب أحكام المزدلفة ، فصل فى البيتوتة بمزدلفة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك : (ص: ۱٦٥) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فى بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن.

الهندية : (۱/ ۲۳۰) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

(۴) انظر الحاشية السابقة ، رقم : ۲ ، على النفس الصفحة .

مسنون نہیں، اور اقامت بھی دونوں نمازوں کے لئے ایک ہی دفعہ ہوتی ہے، اور ایک ہی اذان اور ایک ہی اقامت سے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی جاتی ہے۔(۱)

☆............مزدلفہ میں مغرب اور عشاء میں ترتیب واجب ہے، پہلے مغرب پڑھیں پھر عشاء کی نماز، اور اگر پہلے عشاء کی نماز پڑھ لی تو ترتیب کے ساتھ دوبارہ اعادہ کرنا واجب ہے۔(۲)

☆......مزدلفہ میں مغرب کی نماز میں ادا کی نیت کرے، قضا کی نیت نہ کرے، اگرچہ قضا کی نیت سے بھی نماز ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) ویفارق هٰذا الجمع جمع عرفة من وجوه، الأوّل: أن هٰذا الجمع واجب بخلاف جمع عرفة فإنّه سنة أو مستحب ...... الثانی: لایشترط فیه السلطان ولانائبه أی من القاضی والخطیب، الثالث: لایشترط فیه الجماعة أی بخلاف الجمع بعرفة فإنّه لایصحّ بدون الجماعة، الرابع: أنّه لاتسنّ له الخطبة ...... الخامس: أنّه بإقامة واحدة ...... بخلاف الجمع بعرفة فإنّه بإقامتین أی اتّفاقًا .... (إرشاد الساری: (ص: ۳۰۸) باب أحکام المزدلفة، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک: (ص: ۱۶۵) باب أحکام المزدلفة، فصل: وشرائط هٰذا الجمع، ط: إدارة القرآن.

▭ الهندیة: (۱/۲۳۰) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه.

(۲) فإذا دخل وقت العشاء ...... أذّن المؤذن ویقیم ...... فیصلّی الإمام المغرب ...... بجماعة فی وقت العشاء أی أوّلاً ثم یتبعها أی یعقب صلاة المغرب العشاء بجماعة أی ثانیًا جمع تأخیر فلو عکس بینهما أعاد العشاء .... (إرشاد الساری: (ص: ۳۰۳) باب أحکام المزدلفة، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک: (ص: ۱۶۴) باب أحکام المزدلفة، فصل: وشرائط هٰذا الجمع ستّة، ط: إدارة القرآن.

▭ الدر مع الرد: (۲/۵۱۰) کتاب الحج، مطب: فی إجابة الدعاء، قبیل: مطلب فی الوقوف بمزدلفة، ط: سعید.

(۳) وینوی المغرب أداءً لاقضاءً. (غنیة الناسک: (ص: ۱۶۳) باب أحکام المزدلفة، فصل: فی الجمع بین العشائین بمزدلفة، ط: إدارة القرآن.

▭ الدر مع الرد: (۲/۵۱۰) کتاب الحج، قبیل: مطلب فی الوقوف بمزدلفة، ط: سعید.

▭ إرشاد الساری: (ص: ۳۰۳) باب أحکام المزدلفة، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

☆......اگر عرفات سے واپس ہوتے ہوئے راستہ میں کوئی ایسی وجہ پیش آجائے کہ مزدلفہ پہنچنے تک فجر کی نماز کا وقت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو راستہ میں مغرب اور عشاء کی نماز پڑھنا جائز ہے۔(۱)

مزدلفہ میں نماز کی نیت

مزدلفہ میں عشا کا وقت ہونے کے بعد مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھیں گے، پہلے مغرب پھر عشاء اور مغرب کی نماز ادا کی نیت سے پڑھیں گے قضاء کی نیت سے نہیں۔(۲)

مزدلفہ میں وتر اور سنتوں کا حکم

☆......مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد وتر کی نماز ادا کرنا مقیم اور مسافر ہر ایک پر لازم ہے، باقی رہیں سنتیں! تو ان کا حکم یہ ہے کہ سنن مؤکدہ کا ادا

---

(۱) ولو خشی طلوع الفجر قبل أن یصلی إلی المزدلفة أو ذهب إلی منی من غیر طریق المزدلفة أو بات فی عرفات صلاهما حیث هوفی أوقاتهما . (غنیة الناسک : (ص: ۱۶۴) باب أحکام المزدلفة ، فصل : و شرائط هذا الجمع ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۳۰۶) باب أحکام المزدلفة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☐ الدر مع الرد : (۲/۵۱۰) کتاب الحج ، قبیل : مطلب فی الوقوف بمزدلفة ، ط: سعید.

(۲) (فإذا دخل وقت العشاء) أی تحقق دخوله (أذن المؤذن ویقیم) ...... (فیصلی الإمام المغرب) أی صلاته (بجماعة فی وقت العشاء) أی أوّلاً ، (ثم یتبعها) أی یعقب صلاة المغرب (العشاء بجماعة) أی ثانیًا جمع تأخیر ...... (وینوی المغرب أداء لاقضاء) ...... (إرشاد الساری: (ص: ۳۰۳) باب أحکام المزدلفة ، فصل : فی الجمع بین الصلاتین ، ط: الإمدادیه مکّة المکرّمة)

☐ غنیة الناسک : (ص: ۱۶۳) باب أحکام المزدلفة ، فصل : فی الجمع بین العشائین بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن .

☐ الدر مع الرد : (۲/۵۰۸ ، ۵۰۹) کتاب الحج ، مطلب : فی إجابة الدعاء ، ط: سعید .

کرنا تو مقیم کے لئے ضروری ہے، باقی مسافر کو اختیار ہے کہ پڑھے یا نہ پڑھے۔(۱)

☆......مزدلفہ میں عشاء کا وقت داخل ہونے کے بعد مغرب اور عشاء دونوں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھیں اور درمیان میں سنت و نفل کچھ نہ پڑھیں، بلکہ مغرب کی سنت اور عشاء کی سنت اور وتر عشاء کی فرض نماز کے بعد پڑھیں، اگر اتفاق سے جماعت کے ساتھ نہ پڑھ سکے اور تنہا نماز ادا کی تب بھی عشاء کے فرض کے بعد سنتوں کو پڑھیں، پہلے مغرب کی سنتوں کو پھر عشاء کی سنت اور پھر وتر کو پڑھیں، اسی طرح تکبیر تشریق بھی عشاء کی نماز کے بعد کہیں، مغرب کے بعد نہ کہیں۔(۲) اگر کہہ دیا تو کوئی مضائقہ بھی نہیں۔

مزدلفہ میں وقوف کب ہوتا ہے؟

☆......مزدلفہ میں وقوف کا وقت دس ذی الحجہ کو صبح صادق سے لے کر سورج

---

(۱) فإذا دخل وقت العشاء ...... أذن المؤذن ويقيم فيصلى الإمام المغرب بجماعة فى وقت العشاء أى أولا ثم يتبعها أى يعقب صلاة المغرب العشاء بجماعة ...... ولايعيد الأذان ولا الإقامة للعشاء بل يكتفى بأذان واحد وإقامة واحدة ...... ولايتطوع بينهما أى بل يصلى سنة المغرب والعشاء والوتر بعدهما ...... فإن تطوع أى مطلقًا أو تشاغل أى بما يعدّ فصلا فى العرف أعاد الإقامة للعشاء دون الأذان. (إرشاد السارى : (ص: ۳۰۳) باب أحكام المزدلفة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

وأيضًا : وبعضهم جوّزوا للمسافرين ترک السنة والمختار أنّه لايأتى بها فى حال الخوف ويأتى بها فى حال القرار والأمن، هكذا فى الوجيز للكردرى. (الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

البحر الرائق : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

(۲) يكتفى بأذان واحد إجماعًا وإقامة واحدة عندنا ...... ولايتطوّع بينهما ويصلى سنة المغرب والعشاء والوتر بعدهما ...... ولايشتغل بشيئ آخر من أكل و شرب وغيرهما الّا أنّه يأتى بتكبير التشريق مرّة عند قيامه للعشاء بوجوبه ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۶۳) باب أحكام المزدلفة، فصل : فى الجمع بين العشائين بمزدلفة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۳۰۳) باب أحكام المزدلفة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

1 الهندية : (۱/۲۳۰) كتاب المناسک، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

نکلنے سے پہلے تک ہے۔(۱)

☆......سنت یہ ہے کہ صبح صادق ہوتے ہی اوّل وقت میں فجر کی نماز ادا کی جائے، نماز سے فارغ ہوکر وقوف کیا جائے، اور سورج نکلنے سے پہلے تک دعاء واستغفار اور تضرع وابتہال میں مشغول رہا جائے، جب سورج نکلنے کے قریب ہو (تقریباً پانچ منٹ باقی رہیں) تو منیٰ کی طرف چل پڑے۔(۲)

☆......منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان ''وادیٔ محسر'' ہے اور آج کل اس پر خیمے بنے ہوئے ہیں، وادیٔ محسر میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور وادیٔ محسر میں وقوف جائز نہیں ہے۔(۳)

☆......فجر سے پہلے مزدلفہ میں آنا ضروری ہے، خواہ گھڑی بھر کے لئے ہو، اگر طلوع فجر سے پہلے مزدلفہ کی موجودگی رہ گئی تو دَم دینا لازم ہوگا، البتہ اگر اس کی تاخیر کا سبب کوئی خاص عذر ہو یا مرض ہو تو کچھ لازم نہیں آئے گا۔(۴)

☆......مزدلفہ میں وقوف کا وقت صبح صادق سے سورج نکلنے تک ہے اگر کوئی شخص سورج نکلنے کے بعد یا صبح صادق سے پہلے مزدلفہ کا وقوف کرے گا تو وقوف صحیح نہیں ہوگا۔

(۱،۲،۳،۴) وصلى الفجر بغلس لأجل الوقوف ثم وقف بمزدلفة و وقته من طلوع الفجر إلى طلوع الشمس ولو مارًا كما في عرفة ، لكن لو تركه بعذر كزحمة بمزدلفة لاشيئ عليه (وفي الرد تحت قوله : كزحمة) عبارة اللباب الاّ إذا كان لعلة أو ضعف أو يكون امرأة تخاف الزحام فلاشيئ عليه ......) وكبّر وهلّل ، ولبّى وصلى على المصطفى ودعا وإذا اسفر جدًا أتىٰ منى مهللاً مصليًا ، فإذا بلغ بطن محسر أسرع قدر رمية حجر ؛ لأنّه موقف النصارىٰ . (الدر مع الرد : (۲/ ۵۱۱ ، ۵۱۲) كتاب الحج ، مطلب في الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد)

🗁 غنية الناسک : (ص: ۱۶۶ ، ۱۶۸) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في شرائط الوقوف بها ...... ، و فصل : في إفاضة من المشعر الحرام ...... ، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد الساري : (ص: ۳۰۹ ، ۳۱۰ ، ۳۱۱ ، ۳۱۲ ، ۳۱۳) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في البيتوتة بمزدلفة إلى ، فصل : في آداب التوجه إلى منىٰ ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

اس وقت وقوف کرنا واجب ہے گو ذرا سی دیر ہو، اگر راستہ میں چلتے چلتے بھی اس وقت مزدلفہ سے گزر جائے تو وقوف ہو جائے گا، خواہ سوتے، جاگتے، بیہوشی یا کسی حال میں ہو، مزدلفہ کا علم ہو یا نہ ہو، وقوف صحیح ہو جائے گا۔(۱)

☆......صبح صادق سے پہلے مزدلفہ میں ٹھہرنے سے واجب ادا نہیں ہوگا اور واجب ترک کرنے کی وجہ سے دَم دینا لازم ہوگا، اس لئے صبح صادق سے پہلے مزدلفہ سے نہ نکلے۔(۲)

مسافر خانہ

حجاج کرام کے لئے مسافر خانہ تعمیر ہو رہا ہو تو اس میں تعاون کرنا بڑے ثواب کا کام ہے، کسی میت کو ثواب پہنچانے کے لئے بھی اس میں رقم دے سکتے ہیں، میت کو ثواب پہنچ جائے گا، لیکن زکوۃ اور صدقاتِ واجبہ کی رقم اس میں دینا درست نہیں ہے، البتہ صدقاتِ نافلہ دے سکتے ہیں۔(۳)

(۱،۲) الوقوف بها أى بعد طلوع الفجر واجب ...... وأوّل وقته طلوع الفجر الثانى أى ظهور الصبح الصادق من يوم النحر أى الأوّل ، وآخره طلوع الشمس منه ، فمن وقف بها قبل طلوع الفجر أو بعد طلوع الشمس لايعتد به ، وقدر الواجب منه ساعة ولو لطيفة أى قليلة ولو لحظه أو لمحة ...... وأمّا ركنه أى ركن هٰذا الواجب فكينونته بمزدلفة أى دون غيرها كوادى محسر سواء كان أى وقوفه بفعل نفسهٖ أو بفعل غيره بأن كون محمولاً بأمرهٖ أو بغير أمرهٖ وهو نائم ، أو مغمٰى عليه ، أو مجنون أو سكران ، نواه أى الوقوف أو لم ينو علم بها أى بالمزدلفة أنّها محل وقوف أو لم يعلم ، ولو ترک الوقوف بها فدفع ...... ليلاً فعليه دم أى محتم لتركه الواجب .... (إرشاد السارى : (ص: ۳۱۰) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فى الوقوف بها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک : (ص: ۱۲۶) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فى شرائط الوقوف بها وبيان وقته وقدره وركنه ومكانه ، ط: إدارة القرآن)

🗁 الدر مع الرد : (۲/۵۱۱) كتاب الحج ، مطلب فى الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد .

(۳) الأصل أنّ كل من أتٰى بعبادة ما ، له جعل ثوابها لغيره ...... (وفى الرد تحت قوله : بعبادة ما) أى سواء كانت صلاة أو صومًا أو صدقة أو قراءة ...... وتكفين الموتىٰ و جميع أنواع البر ، كما=

مسائل کا تذکرہ سعی میں

''سعی میں مسائل کا تذکرہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(٤٦٢/٢)

مستحبات کو چھوڑنے کا حکم

مستحبات کو ترک کرنے پر دَم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہے، البتہ کرنے سے ثواب ملے گا، نہ کرنے سے ثواب سے محروم ہوگا۔(۱)

مسجد احزاب

یہ مسجد سلع پہاڑی کے مغربی کنارے پر واقع ہے، غزوۂ خندق کے موقع پر تین دن مسلسل یہاں پر حضور ﷺ نے کفار پر فتح پانے کی دعا فرمائی، چوتھے روز دعاء قبول

= فی الهندية .... (الدر مع الرد : (۲/۵۹۵) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب فی إهداء ثواب الأعمال للغير ، ط: سعيد)

إرشاد الساری : (ص: ۲۰۹) باب الحج عن الغير ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الهندية : (۲۵۷/٦) كتاب المناسک ، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغير ، ط: رشيديه .

ويشترط أن يكون الصرف تمليكاً لا إباحة . (الدر المختار : (۲/۳۴۴) كتاب الزكاة، باب المصرف ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۲۴۳) كتاب الزكاة ، باب المصرف ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۲/۳۹) كتاب الزكاة ، فصل : وأمّا ركن الزكاة ، ط: سعيد .

(۱) وحكمها أی حكم المستحبات حصول الأجر أی الزائد بالاتيان لكن دون حصول أجر السنة و فوق أجر النافلة و فواته أی فوات الأجر الكامل بالترک . (إرشاد الساری : (ص: ۱۰۲) باب فرائض الحج ، فصل : فی مستحباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

وحكم المستحب حصول الأجر بالاتيان وعدم لزوم الاساء ة بالترک . (غنية الناسک : (ص: ۴۸) باب فرائض الحج ...... فصل : وأمّا مستحباته ، ط: إدارة القرآن)

رد المحتار : (۲/۱۷۷) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، مطلب : لايلزم من ترک المستحب ثبوت الكراهة ، ط: سعيد .

ہوئی اور فتح نصیب ہوئی، اسی وجہ سے اس کو ''مسجد فتح'' بھی کہتے ہیں، اسی کے قریب پانچ مسجدیں اور بھی تھیں، مسجد ابو بکر، مسجد عمر، مسجد عثمان، مسجد علی اور مسجد سلمان فارسی رضی اللہ عنہم اجمعین، یہ چھ مسجدیں ''مسجد ستہ'' کہلاتی ہیں، یہ مسجدیں غالباً ان مقامات پر تھیں جہاں صحابۂ کرام جنگ احزاب میں مورچہ پر متعین تھے، اب سعودی حکومت نے ان میں سے پانچ مساجد ختم کردیں اور ان کی جگہ ایک بڑی مسجد تعمیر کردی، اب وہاں صرف دو مسجدیں ہیں، ایک مسجد احزاب (مسجد فتح) اور ایک بڑی مسجد۔(۱)

مسجد جمعہ

اس مسجد کے دو نام اور بھی ہیں، ''مسجد الوادی'' اور ''مسجد عاتکہ''، یہ مسجد مدینہ طیبہ سے قباء جاتے ہوئے راستہ میں ملتی ہے، حضور ﷺ جب قباء سے مدینہ طیبہ تشریف لا رہے تھے تو آپ ﷺ نے اس جگہ پر پہلی نماز جمعہ پڑھی تھی، اس

---

(۱) ومنها المسجد الفتح، والمساجد الّتی حوله فی قبلته، وتعرف الیوم کلها بمساجد الفتح، والأوّل المرتفع علی قطعة من جبل سلع فی المغرب غربیه وادی بطحان، وهو المراد بمسجد الفتح حیث اطلقوه، ویقال له أیضًا " مسجد الأحزاب " و" المسجد الأعلیٰ ". وروینا فی مسند أحمد برجال ثقات عن جابر بن عبد اللّٰه أنّ النبیّ ﷺ دعا فی مسجد الفتح ثلاثًا یوم الإثنین ویوم الثلاثاء، ویوم الأربعاء، فاستجیب له یوم الأربعاء بین الصلاتین، فعرف البشر فی وجهه " ...... والمساجد الّتی حول مسجد الفتح، قلت : ظاهره أن المساجد حوله ثلاثة ؛ لأنّه أقل الجمع ...... یعرف الأوّل منهما یعنی الّذی یلی المسجد الفتح سلمان الفارسی، والثانی الّذی یلی القبلة یعنی فی قبلة مسجد سلمان یعرف بمسجد أمیر المؤمنین علی ابن طالب، ثم ذکر ما تقدم عن ابن النجار من أنّه کان معهما مسجد ثالث، ثم قال : وهٰذا لم یبق له أثر. (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفٰی : (۴۳/۳) الباب الخامس : فی مصلی النبیّ ﷺ فی الأعیاد و غیر ذٰلک من المساجد، الفصل الثالث : فی بقیة المساجد، ...... مسجد الفتح والمساجد الّتی حول مسجد الفتح، ط: دار الکتب العلمیة)

البحر العمیق : (۲۸۱۳/۵) الباب العشرون : فی تاریخ المدینة وما یتعلق بمسجدها النبوی، الفصل السابع : المساجد الّتی صلی فیها النبیّ ﷺ، ط: مؤسّسة الریّان، المکتبة المکیّة.

جگہ مسجد بنادی گئی ہے جو ''مسجد الجمعہ'' کہلاتی ہے۔(۱)

مسجد حرام بند ہونے کی وجہ سے طوافِ وداع نہ کرسکا

اگر خدانخواستہ باغیوں کی وجہ سے چندروز تک مسجد الحرام بند رہی اور حاجی صاحبان کو وطن واپس آتے وقت طواف کا موقع نہ ملا اور طوافِ وداع کے بغیر وطن واپس آ گئے تو بعد میں ایک دَم دینا واجب ہوگا، کیونکہ یہ عذر بندوں کی جانب سے ہے، اور بندوں کی جانب سے جو عذر ہوتا ہے وہ اللہ کے حق کو ساقط نہیں کرتا۔(۲)

مسجد حرام کی تحیہ

مسجد حرام کی تحیۃ المسجد ''نماز'' نہیں بلکہ طواف ہے۔(۳)

---

(۱) ومنها مسجد الجمعة : وهو الّذى أدرک فيه رسول الله ﷺ صلاة الجمعة بعد أن أسس قباء وهو قادم إلى المدينة . قال الشيخ جمال الدين : وهٰذا المسجد على يمين السالک إلى مسجد قباء .... (البحر العميق : (۵/ ۲۸۱۹) الباب العشرون ، الفصل السابع : المساجد الّتى صلى فيها النبىّ ﷺ ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكية)

تاریخ مدینہ منورہ : (ص: ۵۴۷) باب هفتم : مساجد مدینہ ، مسجد جمعہ ، ط: رحمایہ لاهور.

(۲) يجب عليه العود بلاإحرام مالم يجاوز الميقات ، فإن جاوزه لم يجب الرجوع عينا بل إمّا أن يمضى وعليه دم ، وإمّا أن يرجع بإحرام عمرة أو حج ...... ولا شيئ عليه للتأخير ويكون مسيئًا ، والأولىٰ أن لايرجع بعد المجاوزة ويبعث دمًا ؛ لأنّه أنفع للفقراء وأيسر عليه. (غنية الناسک : (ص: ۱۹۱ ، ۱۹۲) باب طواف الصدر ، فصل : فمن خرج من مكّة ولم يطف ، ط: إدارة القرآن)

وأمّا ترک الواجبات بعذر فلاشيئ فيه ، ثم مرادهم بالعذر مايكون من اللّٰه تعالىٰ ، فلو كان من العباد فليس بعذر ، حتى لو أكره على محظورات الإحرام ...... فإنّه لايتخير فى الجزاء بين الأشياء الثلاثة ، بل عليه عين ما وجب عليه ، وكذا لو منعه العدو من الوقوف بمزدلفة مثلاً ، فعليه دم .... (غنية الناسک : (ص: ۲۳۹) باب الجنايات ، مقدمة ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۳۵۶ ، ۳۵۷) باب طواف الصدر ، فصل : فى أحكام الخروج من مكّة ، قبل طواف الوداع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامى : (۲/ ۵۴۴) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۳) ثم يتوجه نحو الركن الأسود ولايشتغل بتحية المسجد ؛ لأنّ تحية هٰذا المسجد الشريف =

مسجد حرام کی توسیع کے بعد مسعی کا حکم

"مسعی کا حکم توسیع کے بعد" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۹۸/۴)

مسجد حرام میں تلبیہ پڑھنا

مسجد حرام میں بھی تلبیہ پڑھیں، لیکن زیادہ بلند آواز سے نہیں تا کہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔(۱)

مسجد خیف

"خیف" پہاڑ کے پست حصے کو کہتے ہیں جو پانی کے بہاؤ کی جگہ سے اونچا ہو۔(۲)

مسجد فتح

"مسجد احزاب" عنوان دیکھیں۔ (۸۸/۴)

= هو الطواف لمن عليه الطواف أو أراده ...... (إرشاد الساری : (ص: ۱۸۲) باب دخول مكّة، فصل فی آداب دخول المسجد الحرام، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۹۹) باب دخول مكّة وحرمها، فصل : ويستحب عند الأربعة أن يدخل المسجد ...... ، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد : (۴۹۲/۲) كتاب الحج، مطلب فی دخول مكّة، ط: سعيد.

(۱) ويلبی أی حال إحرامه فی مسجد مكّة الظاهر أنّه من غير رفع صوت مبالغ يشوّش على المصلين والطائفين. (إرشاد الساری : (ص: ۱۴۷) باب الإحرام، فصل : شرط النية أن تكون باللسان، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

شامی : (۴۹۱/۲) كتاب الحج، فصل : فی الإحرام، قبيل : مطلب فی حديث : "أفضل الحج العج والثج"، ط: سعيد.

غنية الناسک : (ص: ۷۵) باب الإحرام، فصل : فی كيفية الإحرام وصفة التلبية ...... ، ط: إدارة القرآن.

(۲) "الخيف" بفتح الخاء وسكون الياء، ما انحدر من غلظ الجبل وارتفع عن مسيل الماء، ومنه سمّی مسجد الخيف. (البحر العميق : (۲۶۳۰/۵) الباب التاسع عشر، فی تاريخ مكّة، فصل : فی ذكر الأماكن المباركة بمكّة وحرمها، ط: مؤسسة الرّيّان، المكتبة المكية)

1 الجوهرة النيّرة : (۱۹۳/۱) كتاب الحج، ط: قديمی.

مسجد قباء

’’قباء‘‘ عنوان دیکھیں۔(۳/ ۲٦٤)

مسجد قبلتین

مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں وادیٔ عقیق کے قریب واقع ہے، اس میں دو محراب بنے ہوئے ہیں،، ایک محراب بیت المقدس کی طرف، اور دوسرا محراب خانۂ کعبہ کی طرف بنا ہوا ہے، آنحضرت ﷺ ایک مرتبہ وہاں تشریف لے گئے اور ظہر کا وقت ہو گیا، آپ نماز پڑھا رہے تھے کہ آیت نازل ہوئی ’’فول وجھک شطر المسجد الحرام‘‘ (اب آپ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف کیا کیجئے)۔(۱)

مسجد کی تعمیر

☆...... نبی کریم ﷺ جب مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے مسلمانوں کی اجتماعی عبادت کے لئے ایک مرکز کی ضرورت محسوس کی چنانچہ آپ ﷺ نے نماز ادا کرنے کے لئے ایک مسجد کی تعمیر کے لئے حکم فرمایا۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کے سامنے ایک ناہموار زمین کا ٹکڑا تھا جو حقیقت میں کھجور کا باغ تھا۔

یہ زمین دو یتیم بچوں سہل اور سہیل کی ملکیت تھی، دونوں بچے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے زیرِ پرورش تھے، حضور ﷺ نے ان یتیم بچوں سے ارشاد فرمایا

---

(۱) ومسجد القبلتين أى فيه محرابان أحدهما إلى الكعبة والآخر إلى بيت المقدس ، وكان بعض الصحابة يصلّون إلى بيت المقدس فأخبروا فى أثناء صلاتهم بتحويل القبلة إلى الكعبة ، فأداروا منه إليها ، وأقبلوا بصدورهم عليها ، فصلى تلك الصلاة إلى القبلتين فى ذٰلک ، فسمّى بمسجد القبلتين ، الأرجح أى الأصح من الأقوال أن تحويل القبلة كان به .... (إرشاد السارى : (ص: ٤٣٦) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، فصل فى المساجد المنسوبة إليه ﷺ ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

کہ یہ زمین ہمارے ہاتھ فروخت کردو، ہم چاہتے ہیں کہ یہاں مسجد تعمیر کی جائے، ان یتیم بچوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم یہ زمین بلا معاوضہ آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں، مگر اللہ کے رسول ﷺ راضی نہ ہوئے اور یہ زمین دس دینار میں خریدی ،اور یہ دس دینار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ادا کئے، چنانچہ آپ ﷺ نے کھجور کے درخت کاٹ دینے اور ٹیلوں کو برابر کر دینے کا حکم دیا، آپ ﷺ نے چندروز تک اسی حالت میں نماز ادا فرمائی، پھر اس کے بعد اس کی تعمیر کا انتظام فرمایا۔(۱)

☆......مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر میں کھجور کے پتے اور تنے استعمال ہوئے تھے، بارش ہوتی تھی چھت ٹپکتی تھی، اور حضور اکرم ﷺ اور جلیل القدر رفقاء (صحابہ) اس گیلی زمین پر بھی بارگاہِ ایزدی میں سجدہ ریز ہو جاتے۔(۲)

تقریباً دس سال تک نبی کریم ﷺ نے اس مسجد میں نمازیں ادا فرمائیں۔(۳)

(۱،۲،۳) ثم ركب راحلته وأرخٰى لها زماها ، ومايحر كها وهى تنظر يمينًا وشمالاً حتى انتهت إلى ذقاق الحسنٰى من بنى النجار ، فبركت على باب دار أبى أيوب الأنصارى ...... ، ثم لم يزل فى بيت أبى أيوب ، ينزل عليه الوحى حتى ابتنى مسجده ومساكنه ...... واعلم أن المسجد الشريف فى دار بنى غنم بن مالک بن النجار ، وكان مربدًا للتمر لسهل و سهيل ابنى بنى رافع بن مالک بن النجار ، وكانا غلامين يتيمين فى حجر سعد بن زرارة ، فدعا رسول اللّٰه ﷺ بالغلامين ، فساومهما بالمربد ليتخذه مسجدًا ، فقالا : بل نهبه لک يارسول اللّٰه ، فأبى رسول اللّٰه ﷺ أن يقبله منهما هبة حتى ابتاعه منهما وبناه ، وقيل لم يأخذا له ثمنا ، وقيل اشتراه من بنى عفراء بعشرة دنانير ذهبًا دفعها عنه أبو بكر رضى اللّٰه عنه ...... وعن أنس : أنّ النبىّ ﷺ لما أخذ المربد من بنى النجار وكان فيه نخل و قبور المشركين وخرب ، فأمر النبىّ ﷺ بالنخيل فقطع ، وقبور المشركين فنبشت ، وبالخرب فسوّيت ، قال : فصفوا النخل قبلة له وجعلوا عضادتيه حجارة ، وطفق رسول اللّٰه ينقل معهم اللبن فى بنيانه ، وبنى ﷺ مسجده مربعا ، وجعل قبلته إلى بيت المقدس ...... ثم قالوا : يارسول اللّٰه ! لو أمرت بالمسجد فظلل ؟ قال : نعم ، فأقيم له سوارى من جذوع النخل شقة شقة ، ثم طرحت عليها العوارض والخصب والإذخر ، وجعل وسطه رحبة ، فأصابتهم الأمطار ، فجعل المسجد يَكِف بهم ، فقالوا : يا رسول اللّٰه ! لو أمرت بالمسجد فطين ، فقالم لهم : عريش كعريش موسىٰ ، ثمام و خُشيبات نِعم فنعمل ، والأمر أعجل من ذٰلک ، فلم يزل كذٰلک حتى =

مسجد کے باہر سے طواف کرنا

مسجد کے باہر سے طواف کرنا درست نہیں ہے، بلکہ مسجد کے اندر سے طواف کرنا ضروری ہے، اس لئے اگر کسی نے مسجد کے باہر سے طواف کیا تو طواف درست نہیں ہوگا، اندر آ کر دوبارہ طواف کرنا لازم ہوگا۔(۱)

مسجد مشعرحرام

یہ مسجد سڑک نمبر پانچ پر واقع ہے، رسول اللہ ﷺ اس کے قبلہ کی سمت میں آرام فرماتے تھے، اس جگہ یہ مسجد بعد میں بنی، بالآخر سعودی حکومت نے اس مسجد کی تعمیرِ جدید اور توسیع کی ہے جس پر لاگت تقریباً پچاس لاکھ ریال آئی ہے، اس کا طول مشرق سے مغرب کی جانب (۹۰) میٹر اور عرض (۵۶) میٹر ہے اور کل رقبہ (۵۰۴۰)

= قبض رسول اللّٰہ ﷺ ، ویقال إن عریش موسیٰ علیہ السلام کان إذا قام بہ أصاب رأسہ السقف. (البحر العمیق : (۲۷۵۵/۵ ، ۲۷۵۶ ، ۲۷۵۷) الباب العشرون : فی تاریخ المدینة ومایتعلق بمسجدھا النبوی ، ذکر ابتداء بناء مسجد رسول اللّٰہ ﷺ ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة)

وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفیٰ : (۲۴۹/۱ ، ۲۵۰) الباب الرابع : فیما یتعلق بأمور مسجدھا الأعظم النبوی ، الفصل الأوّل : فی أخذہ ﷺ لموضع مسجدہ الشریف ، وکیفیة بنائہ ، وأیضًا فیہ : ...... وکان سقفہ جریدًا وخوصًا لیس علی السقف کثیر طین ، إذا کان المطر امتلأ المسجد طینا إنّما ھو کھیئة العریش ...... فرأیت رسول اللّٰہ ﷺ یسجد فی الماء والطین ، حتی رأیت أثر الطین فی جبھتہ . (۲۶۱/۱) ط: دار الکتب العلمیة .

(۱) فلو طاف خارج المسجد فمع وجود الحیطان لایصح إجماعًا ، ولو کان الحیطان منھدمة ، فکذا لایصحّ عند عامة العلماء ؛ لأنّہ طاف بالمسجد لابالبیت . (غنیة الناسک : (ص: ۱۰۹) باب فی ماھیة الطواف وأنواعہ ...... فصل : فی أرکان الطواف وشرائطہ ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۲۱۳) باب أنواع الأطوفة وأحکامھا ، فصل : فی مکان الطواف ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

الدر المختار مع الرد : (۴۹۷/۲) کتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید.

مربع میٹر ہے، اس میں بارہ ہزار سے زیادہ افراد ایک ساتھ نماز ادا کر سکتے ہیں، اس مسجد کے دو مینار ہیں، جن کی اونچائی (۳۲) میٹر ہے، سمت قبلہ کے علاوہ بقیہ تینوں طرف دروازے ہیں، مسجد سے متصل وضوخانے اور بیت الخلاء ہیں، جو مردوں اور عورتوں کے لئے الگ الگ ہیں، مسجد مشعر حرام سے مسجد خیف کا فاصلہ پانچ کلومیٹر ہے جبکہ مسجد نمرہ کا فاصلہ سات کلومیٹر ہے۔(۱)

مسجد نبوی کی بنیاد

آپ ﷺ نے مسجد نبوی کی بنیاد اپنے دستِ مبارک سے رکھی، صحابۂ کرام مسجد کی تعمیر کے لئے پتھر اُٹھا کر لاتے تھے، آپ ﷺ بھی خود صحابۂ کرام کے ساتھ مسجد کی تعمیر میں مصروف رہتے، (۲)

اسلام کی ابتداء میں قبلہ شمال کی جانب بیت المقدس کی سمت تھا، سن دو ہجری میں تحویلِ قبلہ کا حکم آیا تو ''کعبۃ اللہ'' کو قبلہ مقرر کر دیا گیا۔(۳)

---

(۱) مسجد المزدلفة، هو المشعر الحرام ذكره الله فى القرآن، ولانال معمورًا يصلى فيه ليلة جمع و فجرها. (معالم مكّة التاريخية والأثرية: (ص: ۲۷۵) حرف الميم، مسجد المزدلفة، ط: دار مكّة)

ويـنـزل بـقـرب جبـل قـزح أى إن تيسّر ...... جبـل بـالمزدلفة عنده مسجد يسمّى بالمشعر الـحرام، وهو أفضل مواقف مزدلفة. (إرشاد السارى: (ص: ۳۰۲) باب أحكام المزدلفة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

تاریخ مکہ مکرمہ، ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی ص: ۱۲۵، مسجد مشعر حرام، ط: مطابع الرشید المدینۃ المنورہ۔

(۲) وعـمـل فيه بنفسه ﷺ ترغيبًا لهم ...... وطفق رسول الله ﷺ ينقل معهم اللبن فى ثيابه ...... وفى الـرواية المتقدمة فى الصحيح عقب قوله: وجعلوا عضارتيه حجارة، فجعلوا ينقلون ذٰلك الصخر، وهـم يـرتجزون ورسول الله ﷺ معهم .... (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفٰى: (۱/۲۵۳) الباب الرابع: فيما يتعلق بأمور مسجدها الأعظم النبوى، الفصل الأوّل، ط: دار الكتب العلمية)

البـحـر الـعميق: (۲۷۵۵/۵، ۲۷۵۶، ۲۷۵۷) الباب العشرون فى تاريخ المدينة ومايتعلق بمسجدها النبوى، ذكر ابتداء بناء مسجد رسول الله ﷺ، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة.

(۳) وجعل قبلته إلى بيت المقدس ......اعلم أن النبىّ ﷺ صلى فى مسجده متوجّها إلى بيت =

مسجد نبوی کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا

مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا بالکل جائز ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔(۱)

مسجد نبوی کی عظمت

مسجد نبوی ﷺ کی عظمت اور فضیلت کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ اس کی تعمیر خود نبی کریم ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے فرمائی اور موت تک اسی میں نماز ادا کی، اس کی نسبت اپنی طرف فرمائی اور اس کو اپنی مسجد کہا ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے ''میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا دوسری مسجدوں میں ہزار نمازیں پڑھنے سے زیادہ افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔(۲)

المقدس سبعة عشر شهرًا ، وقيل : ستة عشر شهرًا ، ثم أمر بالتحول إلى الكعبة فى السنة الثانية من الهجرة فى صلاة الظهر يوم الثلاء ، النصف من شعبان ، وقيل : فى رجب . (البحر العميق : (۲۷۵۶/۵ ، ۲۷۵۹) الباب العشرون : فى تاريخ المدينة ومايتعلق بمسجدها النبوى ، ماجاء فى قبلة مسجد رسول الله ﷺ ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة)

وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفٰى : (۲۷۸/۱) الباب الرابع : فيما يتعلق بأمو ع مسجدها الأعظم النبوى ، الفصل الثالث: فى مقامه الّذى كان يقوم به ﷺ ، أوّل صلاة إلى الكعبة ، ط: دار الكتب العلمية .

(۱) لاتشدوا الرّحال الاَّ لثلاثة مساجد : المسجد الحرام ، ومسجدى هذا ، والمسجد الأقصى ، والمعنى كما أفاده فى الإحياء : أنّه لاتشد الرحال لمسجد من المساجد إلاَّ لهٰذه الثلاثة لما فيها من المضاعفة . (شامى : (۶۲۷/۲) كتاب الحج ، مطلب فى تفضيل قبره المكرم ﷺ ، ط: سعيد)

غنية الناسک : (ص: ۳۷۴ ، ۳۷۵) خاتمة فى زيارة قبر سيد المرسلين ﷺ ، ط: إدارة القرآن .

(۲) فعن عبد اللّٰه ابن الزبير رضى الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : " صلاة فى مسجدى هٰذا أفضل من ألف صلاة فيما سواه من المساجد الاَّ المسجد الحرام ، وصلاة فى المسجد الحرام أفضل من مائة صلاة فى هٰذا " ...... وكذا هى فى حق الرجال دون النّساء ...... =

مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پڑھنا

☆......مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پڑھنا مَردوں کے لئے مستحب ہے۔(۱)

☆......مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پڑھنا عورتوں کے لئے مستحب نہیں ہے۔

عورتوں کے لئے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں بھی مسجد کے بجائے اپنی قیام گاہ یا ہوٹل میں نماز ادا کرنا افضل ہے۔(۲)

= (غنية الناسک : (ص: ۱۴۱ ، ۱۴۲) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فما ینبغی له الاعتناء به بعد الفراغ من السعی أیّام مقامه بمکّة ، مطلب فی مضاعفة الصلاة فی المسجد الحرام ، ط: إدارة القرآن)

▭ وبنی ﷺ مسجده مربعًا ...... فلم یزل کذٰلک حتی قبض رسول اللّٰه ﷺ . (البحر العمیق : (۲۷۵۶/۵ ، ۲۷۵۷) الباب العشرون فی تاریخ المدینة ...... ذکر ابتداء بناء رسول اللّٰه ﷺ ، ط: مؤسّسة الرّسالة ، المکتبة المکية)

▭ وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفٰی : (۲۴۹/۱ ، ۲۵۰) الباب الرابع : فیما یتعلق بأمور مسجدها الأعظم النبوی ، الفصل الأوّل ، ط: دار الکتب العلمية .

(۱) من صلی فی مسجدی أربعین صلاة کتبت له براء ة من النّار وبراء ة من العذاب و برائة من النفاق .رواه أحمد . (البحر العمیق : (۲۵۱/۱) الباب الأوّل : فی الفضائل ، فصل : مسجد سیدنا رسول اللّٰه ﷺ ، والصلاة فیه ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکيّة)

▭ المعجم الوسیط للطبرانی : (۳۲۵/۵) رقم الحدیث ، ۵۴۴۴ ، باب المیم من اسمه محمد ، ط: دار الحرمین .

▭ مسند أحمد : (۴۰/۲۰) رقم الحدیث : ۱۲۵۸۳ ، مسند المکثر من الصحابة ، مسند أنس بن مالک ، ط: مؤسّسة الرسالة .

(۲) عن عبد اللّٰه عن النّبیّ ﷺ قال : صلاة المرأة فی بیتها أفضل من صلاتها فی حجرتها ، وصلاتها فی حجرتها فی مخدعها أفضل من صلاتها فی بیتها . (سنن أبی داود : (۹۱/۱) کتاب الصلاة ، باب ماجاء فی خروج النّساء إلی المسجد ، ط: حقانيه ملتان)

▭ کنز العمال : (۲٦۲/۷) رقم الحدیث : ۲۰۸٦۲ ، کتاب الصلاة ، الباب الخامس : فی صلاة الجماعة ...... الفصل الثالث : فی فضائل المسجد وآدابه و محظوراته ، ط: مؤسّسة الرّسالة . =

مسجد نمرہ

''نمرہ'' اس چادر کو کہتے ہیں جس میں سیاہ وسفید خطوط ہوں، شاید وہاں کے پہاڑ کا کچھ حصہ سیاہ اور کچھ حصہ سفید ہوگا۔(۱)

مسعیٰ

''مسعیٰ'' (سعی کرنے کی جگہ) کی لمبائی (۳۹۴،۵) میٹر ہے، یہ پیمائش صفا کی بلندی پر دیوار سے شروع ہو کر مروہ کی بلندی پر دیوار تک ہے، مسعیٰ پٹی کا عرض (چوڑائی) بیس میٹر ہے، لیکن موجودہ دور میں سابقہ چوڑائی کی مقدار میں اضافہ کر کے ڈبل کر دیا گیا ہے۔

مسعی کا حکم توسیع کے بعد

مسجد حرام کی توسیع کے بعد صفا مروہ مسجد حرام کے اندر آ گیا ہے، لیکن مسجد حرام کے حکم میں نہیں ہے بلکہ اپنے سابقہ حکم پر باقی رہے گا، اور حائضہ اور جنبی وغیرہ کا داخلہ ممنوع نہیں ہوگا۔(۲)

= فمجموع الأحاديث يشعر بكون النّساء مأمورات بأن يشهدن الجماعات، وصلاة العيد أوّلاً، ثم حضهنّ النّبيّ ﷺ على الصلاة في البيوت، وقال: إنّ صلاتها في بيتها خير من صلاتها في مسجدي ...... (إعلاء السنن: (۸/۱۰۸) أبواب العيدين، باب وجوب صلاة العيدين، ط: إدارة القرآن)

(۱) '' النمرة '' أنثى النمر، والقطعة من السحاب المكون من قطع صغار متدان بعضها من بعض (ج) نمر، وكساء فيه خطوط بيض و سود (ج) نمار والنامرة. (المعجم الوسيط: (۲/۹۵۴) باب النون، نمر، ط: دار الدعوة)

(۲) القرار الثالث: بشأن حكم المسعى بعد التوسعة السعودية، هل تبقى له الأحكام السابقة أم يدخل حكمه ضمن حكم المسجد ؟

الحمد لله، والصلاة والسلام على من لانبي بعده، سيدنا ونبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلم ...... أمّا بعد: =

مشتبہ رقم

مشتبہ رقم سے حج کرنا بہتر نہیں، اس لئے ایسے آدمی کو چاہیئے کہ قرض لے کر حج کو جائے، مگر مسلمان سے قرض لے کر اس کے قرض کو مشتبہ مال سے ادا کرنا زیادہ سخت گناہ ہے، اور غیر مسلم کے قرض کو مشتبہ مال سے ادا کرنا زیادہ سخت گناہ نہیں۔(۱)

مشتبہ مال میں قرض کا حیلہ کرنا

''مال مشبتہ میں قرض کا حیلہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴ / ۳۰)

مشترکہ کاروبار

اگر مشترکہ کاروبار میں ہر ایک شریک کے حصہ میں اتنی رقم آتی ہے کہ اس

= فإن مجلس المجمع الفقهي الاسلامي برابطة العالم الاسلامي في دورته الرابعة عشرة المنعقدة بمكة المكرّمة الّتي بدأت يوم السبت ٢٠ من شعبان ١٤١٥ھ، ١٩٩٥/١/٢١م، قد نظر في هٰذا الموضوع، فقرّر بأغلبيّة أنّ المسعٰى بعد دخوله ضمن مبنى المسجد الحرام لايأخذ حكم المسجد ولا تشمله أحكامه؛ لأنّه مشعر مستقل يقول اللّٰه عزّ وجلّ: ﴿إنّ الصّفا والمروة من شعائر اللّٰه فمن حجّ البيت أو اعتمرّ فلا جناح عليه أن يطوّف بهما﴾ (البقرة: ١٥٨)

وقد قال بذٰلک جمهور الفقهاء، ومنهم الأئمة الأربعة، وتجوز الصلاة فيه متابعة للإمام في المسجد الحرام، كغيره من البقاع الطاهره، و يجوز المكث فيه و السعي للحائض والجنب، وإن كان المستحب في السعي الطهارة، واللّٰه أعلم.

وصلى اللّٰه على سيّدنا محمد وآله و صحبه، وسلم تسليمًا كثيرًا، والحمد للّٰه ربّ العالمين.

رئيس مجلس المجمع الفقهي الاسلامي: عبد العزيز بن عبد اللّٰه بن باز، نائب الرئيس أحمد محمد على.

التوقيعات:

محمد بن جبير، عبد اللّٰه عبد الرحمٰن البسان، عبد الرحمٰن حمزة المرزوقي.

(مجلة المجمع الفقهي الاسلامي: (ص: ٢٩٥)

(١) وإذا أراد الرّجل أن يحجّ بمال فيه شبهة، فإنّه يستدين للحج ويقضي دينه من ماله، كذا في فتاوىٰ قاضي خان. (الهندية: (١/ ٢٢٠) كتاب المناسک، الباب الأوّل، ط: رشيديه)

▭ إرشاد الساري: (ص: ٩) مقدمة في آداب مريد الحج، الفصل الأوّل، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

▭ غنية الناسک: (ص: ٣٥) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن.

سے حج کے جملہ اخراجات اور اہل وعیال کا خرچہ پورا ہوتا ہوتو ہر حصہ دار پر حج فرض ہوگا۔(۱)

مشعر حرام میں وقوف کی وجہ

مشعر حرام ایک پہاڑ کا نام ہے، جو مزدلفہ میں واقع ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس کے پاس وقوف فرمایا ہے اس لئے وہاں وقوف کرنا افضل ہے، اور پورے مزدلفہ میں جہاں بھی قیام اور وقوف کرے جائز ہے۔(۲)

مزدلفہ میں لوگ پہنچ کر مغرب وعشاء ایک ساتھ ادا کر کے سو جاتے ہیں، صبح فجر کے بعد مزدلفہ کا وقوف شروع ہوتا ہے اور یہ وقوف اس لئے مشروع کیا گیا ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں لوگ یہاں پر تفاخر اور نام ونمود کی محفلیں جماتے تھے، اسلام

---

(۱) ومنها القدرة على الزاد والراحلة بطريق الملك والإجارة، دون الإعارة و الإباحة ...... وتفسير ملك الزاد والراحلة أن يكون له مال فاضل عن حاجته، و هو ماسوىٰ مسكنه ولبسه وخدمه وأثاث بيته قدر ما يبلغه إلى مكّة ذاهبًا وجائيًا. (الهندية: (۱/۲۱۷) كتاب المناسك، الباب الأوّل، ط: رشيديه)

غنية الناسك: (ص: ۱۹) باب شرائط الحج، فصل: أمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.

إرشاد السارى: (ص: ۵۷) باب شرائط الحج، النوع الأوّل، شرائط الوجوب، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(۲) وينزل بقرب جبل قزح أى إن تيسّر وهو بضم القاف وفتح الزاى: جبل بالمزدلفة عند مسجد يسمّى بالمشعر الحرام وهو أفضل مواقف مزدلفة ...... وأمّا مكان الوقوف فجزء من أجزاء مزدلفة، أىّ جزء كان، لكن الموضع المسمّى بالمشعر الحرام أفضل أجزائه لوقوفه ﷺ به، والمزدلفة كلها موقف إلّا وادى محسر .... (إرشاد السارى: (ص: ۳۰۲ و ۳۱۱) باب أحكام المزدلفة، وفصل فى الوقوف بها، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك: (ص: ۱۶۷) باب أحكام المزدلفة، فصل: فى شرائط الوقوف بها، وبيان وقته وقدره وركنه ومكانه، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/۵۰۸) كتاب الحج، مطلب فى إجابة الدّعاء، ط: سعيد.

نے اس کو کثرتِ ذکر سے بدل دیا۔(۱)

سورۃ البقرۃ کی آیت ۱۹۸ میں ہے:

﴿ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴾

''یعنی جب تم لوگ عرفات سے لوٹو تو مشعر حرام کے پاس اللہ کو یاد کرو، اور اس طرح یاد کرو جس طرح تم کو بتلا رکھا ہے، اگر چہ تم اس سے پہلے گمراہوں میں سے تھے یعنی جاہلیت کے زمانہ میں یہاں پر جو کچھ کیا جاتا تھا وہ گمراہی تھی''۔

یہاں پر کثرت سے اللہ کو یاد کرنے کا حکم اس لئے دیا کہ جاہلیت کی عادت کا انسداد ہو جائے یعنی یہ ذکر ان کو تفاخر اور نام ونمود کا موقع ہی نہ دے نیز اس جگہ ذکرِ الٰہی کے ذریعہ توحید کی شان بلند کرنا ایک طرح منافست، سبقت اور ریس کی ترغیب ہے کہ دیکھیں تم خدا کی یاد زیادہ کرتے ہو یا مشرکین کے تفاخر کا پلہ بھاری ہے۔(۲)

(۱،۲) والسر فی المبیت بمزدلفة أنّه کان سنة قدیمة فیهم ، ولعلهم اصطلحوا علیها ، لما رأوا من أنّ للنّاس اجتماعًا لم یعهد مثله فی غیر هٰذا الموطن ، ومثل هٰذا مظنة أن یزاحم بعضهم بعضًا ویحطم بعضهم بعضا وإنّما یزاحم بعد الغروب ، وکانوا طول النّهار فی تعب یأتون من کل فجٍ عمیق فلو تجشموا أن یأتوا منی والحال هٰذه لتعبوا ، وکان أهل الجاهلیة یدفعون من عرفات قبل الغروب ، ولما کان ذٰلک قدرًا غیر ظاهر ولایتعین بالقطع ، ولا بدّ فی مثل هٰذا الاجتماع من تعیین لایحتمل الابهام وجب ان یعین بالغروب ، وإنّما شرع الوقوف بالمشعر الحرام ؛ لأنّه کان أهل الجاهلیة یتفاخرون ویتراء ون فأبدل من ذٰلک إکثار ذکر اللّٰه لیکون کادحًا عن عادتهم ویکون التنویه بالتوحید فی ذٰلک الموطن کالمنافسة کأنّه قیل : هل یکون ذکرکم اللّٰه أکثر أو ذکر أهل الجاهلیة مفاخرهم أکثر . (حجة اللّٰه البالغة : (۲/۶۰) مبحث فی أبواب من الحج ، صفة المناسک ، ط: میر محمد کتب خانه)

☐ حکمة التشریع وفلسفته : (۱/۱۹۴) حکمة الحج ، حکمة الوقوف بالمشعر الحرام ، ط: حقانیه پشاور .

☐ رحمة اللّٰه الواسعة : (۴/۲۰۳) صفة المناسک ، والسر فی المبیت بمزدلفة ، ط: زمزم کراچی.

مشین

اگر مشین ایسی ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے بال بھی کاٹ دیتی ہے تو یہ بھی اُسترہ کے قائم مقام ہوگا، ایسی مشین لگانے سے احرام سے نکل جائے گا، اور اگر بال بہت ہی چھوٹے ہوں جو مشین میں نہیں آتے تو اُسترہ پھیرنا لازم ہوگا، مشین پھیرنا کافی نہ ہوگا۔(۱)

مشین سے بال کاٹنا

''بال کتنے کاٹنا ضروری ہیں؟'' عنوان دیکھیں۔(۱/۱۷۶)

معتدہ

معتدہ کے لئے عدت کے دوران سفر کرنا منع ہے، اس لئے عدت کے دوران کوئی بھی عورت حج کے لئے نہیں جاسکتی، تاہم اگر کوئی عورت عدت کے دوران حج کے لئے چلی جائے گی تو حج ادا ہو جائے گا لیکن وہ سخت گناہ گار ہوگی، اس پر توبہ واستغفار کرنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولو أزال الشعر بالنورة أو الحلق أو النتف بيده أو أسنانه ...... بفعله أو بفعل غيره أجزأ عن الحلق ...... ولو تعذر الحلق لعارض ...... تعين التقصير أو التقصير أى تعذر لكون الشعر قصيرًا تعيّن الحلق، ...... (إرشاد الساری : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منٰی ، فصل : فی الحلق و التقصیر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک : (ص: ۱۷۴، ۱۷۵) باب مناسک منٰی يوم النحر ، فصل : فی الحلق ، ط: إدارة القرآن .

🗁 شامی : (۲/۵۱۶) كتاب الحج ، قبيل : مطلب فی طواف الزيارة ، ط: سعيد .

(۲) الخامس : عدم العدة عليها مطلقًا ...... فلو كانت معتدة عند خروج أهل بلدها لايجب عليها ...... فإن حجت وهى فى العدة ، جازت بالاتفاق و كانت عاصية ، والعدة أقوٰى فى منع الخروج من عدم المحرم حتى منعت مادون السفر .... (غنية الناسک : (ص: ۲۹) باب شرائط الحج ، =

معذور

☆ ......اگر معذور آدمی پر حج فرض ہے اور وہ عذر کی وجہ سے حج پر نہیں جا سکتا اور خود گاڑی پر سوار بھی نہیں ہوسکتا، اور اُتر بھی نہیں سکتا تو ایسا آدمی دوسرے آدمی کو حج بدل کے لئے بھیج سکتا ہے، اگر زندگی میں عذر ختم ہو گیا تو دوبارہ خود حج کرنا لازم ہوگا اور اگر موت تک عذر ختم نہ ہوا تو حج بدل کافی ہو جائے گا۔(۱)

= فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۸۰) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الخامس : عدم العدة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ شامی : (۴۶۵/۲) كتاب الحج ، مطلب فی قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد .

(۱) العجز المستدام من وقت الإحجاج إلى وقت الموت ...... فلو أحجّ المعذور أی كالمريض سواء يرجى برؤه أم لا ، وكالمحبوس كان أمره ...... موقوفًا إن استمرّ عذره ...... إلى الموت جاز وإن زال عذره ...... وجب عليه الأداء بنفسهٖ أی المباشرة بفعلهٖ وظهرت نفلية الأوّل ...... (إرشاد الساری : (ص: ۲۱۲ ، ۲۱۳) باب الحج عن الغير ، فصل : فی شرائط جواز الإحجاج ، ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير ، فصل : فی شرائط النيابة فی الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۵۹۸/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

▭ فلايجب الحج على المقعد والزمن والمفلوج ...... وعندهما يجب الحج عليهم إذا ملكوا الزاد والراحلة ومؤنة من يرفعهم ويضعهم ، ويقودهم إلى المناسک ولكن ليس عليهم الأداء بأنفسهم فعليهم الإحجاج أو الإيصاء به عند الموت ، وصححه قاضی خان واختاره كثير من المشائخ منهم ابن الهمام رحمهم اللّٰه تعالىٰ ...... والخلاف فيمن ملک مابه الاستطاعة وهو معذور حتى مات فإن ملكه وهو صحيح ، فلم يحجّ من عامه حتى زالت الصحة ، فإنّه يتقرر دينًا فی ذمّته بالاتفاق ، فيجب عليه الإحجاج أو الإيصاء به عند الموت. (غنية الناسک : (ص: ۲۳ ، ۲۴) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر المختار مع رد المحتار : (۴۵۹/۲) كتاب الحج ، مطلب فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد.

▭ إرشاد الساری : (ص: ۷۱ ، ۷۲) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☆......اگر معذور آدمی نے زندگی میں حج بدل نہیں کرایا تو حج بدل کے لئے وصیت کر کے جانا لازم ہوگا اور وارثوں پر اس کے ایک تہائی ترکہ میں سے اس کا حج بدل کرانا لازم ہوگا۔(۱)

☆......اگر کسی آدمی میں معذور ہونے کی تمام شرائط موجود ہوں تو جس عذر کی وجہ سے وہ معذور ہوا ہے اُس عذر کے پیش آنے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا، ایسا آدمی نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد وضو کر لے، پھر اسی وضو سے اسی عذر کی حالت میں دوسری نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے پہلے جتنی بھی نمازیں پڑھنا

---

(۱) العجز المستدام من وقت الإحجاج إلى وقت الموت ...... فلو أحجّ المعذور أى كالمريض سواء يرجى برؤه أم لا ، وكالمحبوس كان أمره ...... موقوفًا إن استمرّ عذره ...... إلى الموت جاز وإن زال عذره ...... وجب عليه الأداء بنفسه أى المباشرة بفعله وظهرت نفلية الأوّل ...... (إرشاد السارى : (ص: ۲۱۲ ، ۲۱۳) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط جواز الإحجاج ، ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۵۹۸/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

فلايجب الحج على المقعد والزمن والمفلوج ...... وعندهما يجب الحج عليهم إذا ملكوا الزاد والراحلة ومؤنة من يرفعهم ويضعهم ، ويقودهم إلى المناسک ولكن ليس عليهم الأداء بأنفسهم فعليهم الإحجاج أو الإيصاء به عند الموت ، وصححه قاضى خان واختاره كثير من المشائخ منهم ابن الهمام رحمهم اللّٰه تعالىٰ ...... والخلاف فيمن ملک مابه الاستطاعة وهو معذور حتى مات فإن ملكه وهو صحيح ، فلم يحجّ من عامه حتى زالت الصحة ، فإنّه يتقرر دينًا فى ذمّته بالاتفاق ، فيجب عليه الإحجاج أو الإيصاء به عند الموت. (غنية الناسک : (ص: ۲۳ ، ۲۴) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

الدر المختار مع رد المحتار : (۴۵۹/۲) كتاب الحج ، مطلب فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد.

إرشاد السارى : (ص: ۷۱ ، ۷۲) باب شرائط الحج ، النوع الثانى : شرائط الأداء ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

چاہے، پڑھ لے، اسی طرح اس دوران جتنے طواف کرنا چاہے وہ کرسکتا ہے، یہ معذور آدمی نماز اور طواف کے درمیان اس عذر کے پیش آنے سے گنہگار نہ ہوگا۔

البتہ نماز کا وقت نکل جانے کے بعد وضو ٹوٹ جائے گا اس لئے اس وقت دوبارہ وضو کرلے۔(۱)

☆......اگر طواف کے دوران نماز کا وقت نکل گیا تو اس وقت دوبارہ وضو کرے، اگر طواف کے چار چکروں کے بعد وقت نکل گیا تو دوبارہ وضو کرنے کے بعد طواف کے بقیہ چکر پورے کرسکتا ہے، لیکن چار چکر سے کم ہونے کی صورت میں وضو کرنے کے بعد دوبارہ طواف شروع کرنا افضل ہے۔(۲)

---

(۱) وصاحب عذر من به سلس بول لایمکنه إمساکه أو استطلاق بطن ...... ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بأن لایجد فی جمیع وقتها زمنا یتوضّأ ویصلی فیه خالیًا عن الحدث ولو حکمًا ...... وحکمه الوضوء لاغسل ثوبه ونحوه، لکل فرض اللام للوقت کما فی لدلوک الشمس ...... ثم یصلی به فرضًا و نفلاً فدخل الواجب بالأولیٰ فإذا خرج الوقت بطل أی ظهر حدث السابق حتی لو توضأ علی الانقطاع و دام إلی خروجه لم یبطل بالخروج مالم یطرأ حدث آخر أو یسیل کمسألة مسح خفه. (الدر المختار مع الرد: (۳۰۵/۶، ۳۰۶) کتاب الطهارة، باب الحیض، مطلب فی أحکام المعذور، ط: سعید)

▭ الهندیة: (۴۰/۱، ۴۱) کتاب الطهارة، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنّساء، الفصل الرابع فی أحکام الحیض والنفاس والاستحاضة، ومما یتّصل بذٰلک أحکام المعذور، ط: رشیدیه.

▭ البحر الرائق: (۲۱۵/۱) کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید.

(۱) وصاحب العذر الدائم أی حقیقة أو حکما إذا طاف أربعة أشواط ثم خرج الوقت: توضأ أی قیاسًا للطواف علی الصلاة، وبنی أی علیه وأتیٰ بالباقی من الواجب ولاشیئ علیه أی بفعله ذٰلک لترکه الموالاة بعذر، والظاهر أنّ الحکم کذٰلک فی أقلّ من الأربعة إلاَّ أن الإعادة أفضل. (إرشاد الساری: (ص: ۲۳۶، ۲۳۷) باب أنواع الأطوفة وأحکامها، فصل: فی مسائل شتی، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک: (ص: ۱۲۷) باب فی ماهیة الطواف وأنواعه ...... فصل: وأمّا مکروهاته، تنبیه، ط: إدارة القرآن.

▭ الدر مع الرد: (۴۹۷/۲) کتاب الحج، مطلب فی القدوم، ط: سعید.

☆ ......معذور آدمی میدانِ عرفات میں مسجد نمرہ کے امام کے پیچھے ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ پڑھ سکتا ہے، ظہر کی نماز کے بعد عصر کی نماز ادا کرنے کے لئے دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، کیونکہ معذور شرعی کا وضو نماز کا وقت خارج ہونے سے ٹوٹتا ہے اور عرفات میں مسجد نمرہ کے امام کے پیچھے عصر کی نماز ظہر کے وقت میں پڑھی جاتی ہے، ظہر کا وقت خارج نہیں ہوتا اس لئے معذور شرعی کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔(۱)

معذور آدمی طواف کیسے کرے؟

اگر معذور آدمی طواف خود کر سکتا ہے تو خود کرے ورنہ کسی کے سہارے سے کرے یا وہیل چیئر وغیرہ پر جیسے عام معذور لوگ وہاں کرتے ہیں، اسی طرح کرے۔(۲)

معذور آدمی طواف کے نفل کیسے پڑھے؟

معذور آدمی جیسے فرض نماز پڑھتا ہے ویسے ہی واجب الطّواف کی نماز بھی پڑھے، اگر کھڑے ہو کر پڑھ سکتا ہے تو کھڑے ہو کر پڑھے، اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو پھر بیٹھ کر نماز ادا کرے، اور طواف خود یا کسی کے سہارے سے

---

(۱) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۳، علی الصفحة السابقة: ۴۳۲.

(۲) الرابع أی من الواجبات المشی فيه للقادر ...... فلو طاف أیّ طواف يجب المشی فيه راكبًا أو محمولاً أو زحفًا ...... بلاعذر، فعليه الإعادة، أی مادام بمكّة، أو الدم أی لتركه الواجب، وإن كان أی تركه بعذر لا شيئ عليه كما فی سائر الواجبات. (إرشاد الساری: (ص: ۲۱۵) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل: فی واجبات الطواف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۱۴) باب فی ماهية الطواف ...... فصل: فی واجبات الطواف، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/۴۶۸) كتاب الحج، مطلب فی فروض الحج و واجباته، ط: سعيد.

یا وہیل چیئر وغیرہ پر جیسے عام معذور لوگ وہاں پر کرتے ہیں اسی طرح کرے۔(۱)

معذور باپ کی طرف سے جدہ میں مقیم بیٹے کا حج کرنا

معذور کا حج بدل

اگر معذور پر حج فرض ہے، اور اس کا عذر ایسا ہے کہ عمر بھر ختم ہونے کی اُمید نہیں تو اس کی طرف سے حج بدل کرانا جائز ہے، اگر یہ عذر عمر بھر رہے گا تو یہ حج بدل معتبر ہوگا اور اگر یہ عذر کسی وقت دور ہوگیا اور خود جا کر حج کرنے کے قابل ہوگیا تو اس آدمی کو خود جا کر فرض حج دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا اور حج بدل کے طور پر پہلے جو حج کرایا تھا وہ نفلی حج ہوجائے گا۔(۲)

---

(۱) من تعذر عليه القيام أى كله لمرض حقيقى وحده أن يلحقه بالقيام ضرر ، به يفتىٰ ...... صلى قاعدًا ولو مستندًا إلى وسادة أو إنسان فإنّه يلزمه ذٰلک على المذهب ؛ لأنّ المرض اسقط عنه الأركان فالهيئات أولىٰ ...... (الدر مع الرد : (۲/ ۹۵ ، ۹۶ ، ۹۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المرض ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/ ۱۱۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/ ۱۳۶) كتاب الصلاة ، الباب الرابع عشر فى صلاة المريض ، ط: رشيديه.

وانظر الحاشية السابقة ، رقم : ۳ ، أيضًا على نفس الصفحة .

(۲) العجز المستدام من وقت الإحجاج إلى وقت الموت ...... فلو أحجّ المعذور أى كالمريض سواء يرجٰى برؤه أم لا ، وكالمحبوس كان أمره ...... موقوفًا إن استمرّ عذره ...... إلى الموت جاز وإن زال عذره ...... وجب عليه الأداء بنفسهٖ أى المباشرة بفعلهٖ وظهرت نفلية الأوّل ...... (إرشاد السارى : (ص: ۲۱۲ ، ۲۱۳) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط جواز الإحجاج ، ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ۵۹۸) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

مغرب کی نماز مزدلفہ میں پڑھنے کی وجہ

مغرب کی نماز مزدلفہ میں پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ وقوف عرفہ آفتاب غروب ہونے کے بعد ختم کیا جاتا ہے، اب اگر لوگ مغرب کی نماز پڑھ کر مزدلفہ کے لئے روانہ ہوں گے تو بہت تاخیر ہوجائے گی، اور رات کا بڑا حصہ سفر کی نذر ہوجائے گا اور مزدلفہ کے وقوف میں خلل پڑے گا، اس لئے وقوفِ عرفہ ختم کرتے ہی مزدلفہ کے لئے روانگی ہوجاتی ہے، لوگ جلد از جلد مزدلفہ پہنچ کر دونوں نمازیں مغرب وعشاء ایک ساتھ ادا کرکے آرام کرتے ہیں اور صبح تازہ دَم ہوکر مزدلفہ میں وقوف کرتے ہیں۔(۱)

مطاف

بیت اللہ کے چاروں طرف طواف کرنے کی جو جگہ ہے اور اس میں بہترین قسم کے ٹھنڈے پتھر لگے ہوئے ہیں، اس کو "مطاف" کہتے ہیں۔(۲)

مفرد

حج کرنے والا، جس نے میقات سے یا اس سے پہلے صرف حج کا احرام باندھا ہو، اس کے ساتھ عمرہ کو شامل نہ کیا ہو۔(۳)

(۱) رحمة الله والواسعة : (۲۳۴/۴) مبحث فی أبواب من الحج ، عرفه اور مزدلفه میں نمازیں جمع کرنے میں حکمت ، ط: زمزم کراچی .

(۲) (المطاف) ...... وموضع الطواف حول الكعبة ...... (المعجم الوسيط : (۵۷۱/۲) باب الطاء ، طاف ، ط: دار الدعوة)

☐ والمطاف موضع المطاف حول الكعبة وفی الحديث ذكر الطواف بالبيت ، وهو الدوران حوله . (لسان العرب : (۲۲۵/۹) باب الطاء ، طوف ، ط: دار صادر ، بيروت)

(۳) الإفراد ...... فی الفقه : ألاَّ يجمع بين الحج والعمرة فی الإحرام . (المعجم الوسيط : (۶۷۹/۲) باب الفاء ، فرد ، ط: دار الدعوة)

☐ الإفراد : أی إفراد كل واحد من الحج والعمرة بإحرام على حدة . (العناية شرح الهداية على =

مفرد طوافِ قدوم کے بعد کیا کرے؟

''سعی سے فارغ ہوکر کیا کرنا چاہیئے؟''عنوان دیکھیں۔(۲/ ٤٣٥)

مفرد کے لئے ترتیب

''ترتیب''عنوان دیکھیں۔(۱/ ۲۵۹)

مفلوج

اگر مفلوج آدمی پر حج فرض ہے تو اس پر حج بدل کرانا فرض ہے، اگر زندگی میں مفلوج ہونے کا عذر ختم ہو گیا تو دوبارہ خود حج کرنا لازم ہوگا، ورنہ پہلے کا کرایا ہوا حج بدل کافی ہو جائے گا۔(۱)

مقامِ ابراہیم

☆...... یہ جنتی پتھر ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر کھڑے ہو کر بیت اللہ شریف کی تعمیر کی، یہ پتھر مطاف کے مشرقی کنارے پر ممبر اور زمزم کے درمیان ایک جالی دار شیشہ کے قبہ میں رکھا ہوا ہے۔(۳)

= هامش فتح القدير : (۲/ ۵۳۳) كتاب الحج ، باب القران ، ط: رشيديه)

🗀 الجوهرة النيّرة : (۱/ ۲۰۰) كتاب الحج ، باب القران ، ط: حقانيه ملتان .

(۱) العجز المستدام من وقت الإحجاج إلى وقت الموت ...... فلو أحجّ المعذور أى كالمريض سواء يرجى برؤه أم لا ، وكالمحبوس كان أمره ...... موقوفًا إن استمرّ عذره ...... إلى الموت جاز وإن زال عذره ...... وجب عليه الأداء بنفسه أى المباشرة بفعله وظهرت نفلية الأوّل ...... (إرشاد السارى : (ص: ۲۱۲ ، ۲۱۳) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط جواز الإحجاج ، ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن .

🗀 الدر مع الرد : (۲/ ۵۹۸) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

(۳) ومقام إبراهيم هو الحجر الّذى وقف عليه إبراهيم ، واختلفوا فى المراد من المقام فى قوله =

☆......مقامِ ابراہیم کو بوسہ دینا یا اس کو چھونا یا استلام کرنا منع ہے، بعض لوگ مقامِ ابراہیم کا استلام کرتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے اس سے بچنا چاہیئے۔(۱)

☆......طواف کے سات چکر مکمل کرنے کے بعد آٹھویں مرتبہ حجرِ اسود کا استلام کر کے دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے، اور یہ دو رکعت مقامِ ابراہیم اور بیت اللہ کو سامنے لے کر پڑھنا مستحب ہے، اگر وہاں جگہ نہ ملے تو دوسری جگہ پڑھ لے۔(۲)

= تعالیٰ : ﴿ فیه ایٰت بیّناتٌ مقام إبراهیم ﴾ فقال الجمهور : هو الحجر المعروف ...... وفی سبب وقوفه علیه أقوال : أحدها : أنّه وقف علیه لبناء البیت قاله سعید بن جبیر .... (البحر العمیق : (۲۵۴۳/۵ ، ۲۵۴۴) الباب التاسع عشر ، تاریخ مکّة ومایتعلق بالکعبة والمسجد الحرام ، ماجاء فی مقام إبراهیم علیه السلام ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة)

أحکام القرآن للقرطبی : (۱۱۳/۲) سورة البقرة : ۱۲۵ ، ط: رشیدیه .

تفسیر ابن کثیر : (۲۹۱/۱) سورة البقرة ، الآیة : ۱۲۵ ، ط: دار الکتب العلمیة .

(۱) فأمّا تقبیل الأحجار والقبور والجدار والستور ، وأیدی الظلمة الفسقة ، واستلام ذٰلک جمیعه ، فلایجوز ، ولوکانت أحجار الکعبة أو القبر الشریف وأجدار حجرته ، أو ستورهما ، أو صخرة بیت المقدس ، فإنّ التقبیل والإستلام ونحوهما تعظیم ، والتعظیم خاص باللّٰه تعالیٰ فلایجوز إلاّ فیما أذن فیه . (غنیة الناسک : (ص: ۱۲۷) باب فی ماهیة الطواف وأنواعه ، فصل : مباحات الطواف ، تنبیه : لایشرع التقبیل الاّ للحجر الأسود ، ط: إدارة القرآن)

حاشیة الشلبی علی التبیین : (۱۵/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: إمدادیة ملتان.

حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۶۲۰ ، ۶۲۱) ، کتاب الصلاة ، باب أحکام الجنائز ، فصل : فی زیارة القبور ، ط: قدیمی .

(۲) (وختم الطواف باستلام الحجر استنانًا ثم صلی شفعًا) فی وقت مباح (یجب) ...... (بعد کل اسبوع عند المقام) حجارة ظهر فیها أثر قدمی الخلیل (أو غیره من المسجد ، وهل یتعین المسجد قولان ...... (قوله : عند المقام) عبارة اللباب خلف المقام ، قال : والمراد به مایصدق علی ذٰلک عادة ، وعرفا مع القرب ، وعن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما أنّه إذا أراد أن یرکع خلف المقام جعل بینه و بین المقام صفًّا أو صفین أو رجلا أو رجلین ، رواه عبد الرزاق ، (قوله : قولان) ...... والمشهور فی عامة الکتب أن صلاتها فی المسجد أفضل من غیره ، وفی اللباب : ولاتختصّ بزمان ولا مکان ولا تفوت فلو ترکها لم تجبر یدم ، ولو صلاها خارج الحرم ولو بعد الرجوع إلی وطنہ جاز ویکره ، ویستحب أدائها خلف المقام ، ثم فی الکعبة ، ثم فی الحجر تحت المیزاب ، ثم کل ماقرب من =

☆......مزید ''حجر اسود'' عنوان بھی دیکھ لیں۔(۱۳۰/۲)

مقامِ ابراہیم پر نماز ادا کرنا

☆......اگر جگہ ہے اور کسی کو تکلیف بھی نہ پہنچے تو طواف کے بعد مقامِ ابراہیم کے پاس طواف کی دو رکعت نماز پڑھنا افضل ہے، یا حطیم میں گنجائش ہو تو وہاں پڑھ لے، ورنہ ہجوم کی صورت میں کسی جگہ بھی پڑھ سکتا ہے، بلکہ سارے حرم شریف میں کہیں بھی پڑھ لے یا مسجد حرام سے باہر اپنی قیام گاہ میں پڑھ لے تب بھی جائز ہے۔(۱)

☆......اگر ہجوم کی وجہ سے مقامِ ابراہیم کے پاس نماز پڑھنے سے اپنے آپ کو یا کسی دوسرے کو ایذاء پہنچنے کا اندیشہ ہو تو مقامِ ابراہیم کے پاس نماز نہ پڑھے، بلکہ کسی اور جگہ پر پڑھے، کیونکہ کسی مسلمان کو تکلیف پہنچانا حرام ہے۔(۲)

= الحجر ، ثم باقی الحجر ثم ماقرب من البیت ، ثم المسجد ، ثم الحرم ، ثم لافضیلة بعد الحرم بل الإساءة . (الدر مع الرد : (۴۹۸/۲ ، ۴۹۹) کتاب الحج ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعید)

(قوله : وترک الإیذاء واجب) أی فلایترک الواجب لفعل السنة . (الشامی : (۴۹۴/۲) کتاب الحج ، مطلب فی دخول مکّة ، ط: سعید)

إرشاد الساری : (ص: ۲۱۸ ــ ۲۲۲) باب أنواع الأطوفة ...... فصل : فی رکعتی الطواف وأحکامها ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

غنیة الناسک : (۱۱۶ ، ۱۱۷) باب فی ماهیة الطواف وأنواعه ...... فضل : من الواجبات رکعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن .

(۱، ۲) (وختم الطواف باستلام الحجر استناناً ثم صلی شفعًا) فی وقت مباح (یجب) ...... (بعد کل اسبوع عند المقام) حجارة ظهر فیها أثر قدمی الخلیل (أو غیره من المسجد ، وهل یتعین المسجد قولان ...... (قوله : عند المقام) عبارة اللباب خلف المقام ، قال : والمراد به مایصدق علی ذٰلک عادة ، وعرفا مع القرب ، وعن ابن عمر رضی الله عنهما أنّه إذا أراد أن یرکع خلف المقام جعل بینه و بین المقام صفًّا أو صفین أو رجلا أو رجلین ، رواه عبد الرزاق ، (قوله : قولان) ...... والمشهور فی عامة الکتب أن صلاتها فی المسجد أفضل من غیره ، وفی اللباب : ولاتختصّ بزمان ولا مکان ولا تفوت فلو ترکها لم تجبر بدم ، ولو صلاها خارج الحرم =

☆......طواف کے بعد دو رکعت مقامِ ابراہیم کے پاس پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ مقامِ ابراہیم اور بیت اللہ شریف دونوں نمازی کے سامنے ہوں، اور مقامِ ابراہیم سے جتنا قریب ہو سکے، بہتر ہے، اور اگر کچھ فاصلہ بھی ہو تو بھی درست ہے، لوگوں کو تکلیف دے کر آگے پہنچنا جہالت اور گناہ ہے۔(۱)

= ولو بعد الرجوع إلى وطنہٖ جاز ويكره ، ويستحب أدائها خلف المقام ، ثم في الكعبة ، ثم في الحجر تحت الميزاب ، ثم كل ماقرب من الحجر ، ثم باقي الحجر ثم ماقرب من البيت ، ثم المسجد ، ثم الحرم ، ثم لافضيلة بعد الحرم بل الإساءة . (الدر مع الرد : (۲/۴۹۸ ، ۴۹۹) كتاب الحج ، مطلب : في طواف القدوم ، ط: سعيد)

☐ (قوله : وترک الإيذاء واجب) أى فلايترک الواجب لفعل السنة . (الشامي : (۲/۴۹۴) كتاب الحج ، مطلب في دخول مكّة ، ط: سعيد)

☐ إرشاد الساري : (ص: ۲۱۸ ـــ ۲۲۲) باب أنواع الأطوفة ...... فصل : في ركعتي الطواف وأحكامها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ غنية الناسک : (۱۱۶ ، ۱۱۷) باب في ماهية الطواف وأنواعه ...... فضل : من الواجبات ركعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن .

(۱) (وختم الطواف باستلام الحجر استنانًا ثم صلى شفعًا) في وقت مباح (يجب) ...... (بعد كل اسبوع عند المقام) حجارة ظهر فيها أثر قدمي الخليل (أو غيره من المسجد ، وهل يتعين المسجد قولان ...... (قوله : عند المقام) عبارة اللباب خلف المقام ، قال : والمراد به مايصدق على ذٰلک عادة ، وعرفا مع القرب ، وعن ابن عمر رضى اللّٰه عنهما أنّه إذا أراد أن يركع خلف المقام جعل بينه و بين المقام صفًّا أو صفين أو رجلا أو رجلين ، رواه عبد الرزاق ، (قوله : قولان) ...... والمشهور في عامة الكتب أن صلاتها في المسجد أفضل من غيره ، وفي اللباب : ولاتختصّ بزمان ولا مكان ولا تفوت فلو تركها لم تجبر يدم ، ولو صلاها خارج الحرم ولو بعد الرجوع إلى وطنہٖ جاز ويكره ، ويستحب أدائها خلف المقام ، ثم في الكعبة ، ثم في الحجر تحت الميزاب ، ثم كل ماقرب من الحجر ، ثم باقي الحجر ثم ماقرب من البيت ، ثم المسجد ، ثم الحرم ، ثم لافضيلة بعد الحرم بل الإساءة . (الدر مع الرد : (۲/۴۹۸ ، ۴۹۹) كتاب الحج ، مطلب : في طواف القدوم ، ط: سعيد)

☐ (قوله : وترک الإيذاء واجب) أى فلايترک الواجب لفعل السنة . (الشامي : (۲/۴۹۴) كتاب الحج ، مطلب في دخول مكّة ، ط: سعيد)

☐ إرشاد الساري : (ص: ۲۱۸ ـــ ۲۲۲) باب أنواع الأطوفة ...... فصل : في ركعتي الطواف وأحكامها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة . =

☆ ......اگر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کے لئے مقامِ ابراہیم کے قریب جگہ مل جائے تو مختصر قرأت کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھ کر مختصر دعا کر کے جگہ چھوڑ دینی چاہیئے، تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو، یہاں لمبی دعاء یا زیادہ نوافل نہ پڑھیں۔(۱)

مقام کعبہ کی زمین

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کعبہ کی جگہ، زمین سے دو ہزار سال پہلے پیدا کی گئی اور اس وقت یہ جگہ پانی کے اوپر ایک چھوٹے سے ٹاپو کی طرح تھی، جس پر دو فرشتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے رہتے تھے پھر اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو اسی ٹاپو سے زمین کو اس طرح

= 🗁 غنية الناسک : (۱۱٦ ، ۱۱۷) باب فی ماهية الطواف وأنواعه ...... فضل : من الواجبات ركعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن .

(۱) وهی واجبة بعد كل طواف فرضًا كان أو واجبًا أو سنةً أو نفلاً ولاتختصّ بزمان ولامكان ولاتفوت فلوتركها لم تجبر بدم ، ولو صلاها خارج الحرم ولو بعد الرجوع إلى وطنهٖ جاز ويكره ، والسنّة الموالات بينها وبين الطواف وتستحبّ مؤكدًا أداؤها خلف المقام ، وأفضل الأماكن لأدائها خلف المقام ثم فی الكعبة ثم فی الحجر تحت الميزاب ثم كل ما قرب من الحجر إلى البيت ثم باقی الحجر ثم ما قرب من البيت ثم المسجد ثم الحرم ثم لافضيلة بعد الحرم بل الإساء ة ، والمراد بماخلف المقام قيل : مايصدق على ذٰلک عادةً وعرفًا مع القرب وعن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما : أنّه كان إذا أراد أن يركع خلف المقام جعل بينه وبين المقام صفًا أو صفين أو رجلاً أو رجلين ، رواه عبد الرزاق . ويستحب أن يقرأ فی الأولىٰ بسورة الكافرون وفی الثانية : الاخلاص ، ويستحب أن يدعو بعدها لنفسهٖ ولمن أحب المسلمين ويدعو بدعاء آدم عليه السلام . (إرشاد الساری : (ص:۲۱۸ ــــ ۲۲۲) باب أنواع الأطوفة ، فصل : فی ركعتی الطواف أوحكامها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک : (ص: ۱۱٦ ، ۱۱۷) باب فی ماهية الطواف وأنواعه وأركانه وشرائطه وسائر أحكامه ، فصل : من الواجبات ركعتا الطواف ، ط: إرادة القرآن .

🗁 الدر مع الرد : (۴۹۸/۲ ، ۴۹۹) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعيد .

پھیلایا کہ یہ ٹاپو زمین کے بیچ میں آگیا (یعنی اس کے چاروں طرف زمین پھیل گئی جبکہ اس سے پہلے صرف زمین کا ٹکرا تھا۔(۱)

مقروض کا حج کرنا

اگر کوئی شخص مقروض ہے اور اس پر حج فرض نہیں ہے تو رقم ملتے ہی قرض ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے، قرض ادا کئے بغیر حج کے لئے جانا مناسب نہیں۔(۲)

میت کا قرض جب تک ادا نہ کیا جائے وہ محبوس رہتا ہے، اس لئے قرض ادا کرنے کا اہتمام کرنا سب سے زیادہ اہم ہے۔(۳)

---

(۱) قال : وعن أبی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه : " خلقت الكعبة أی موضعها قبل الأرض بألفی سنة ، كانت حشفة علی الماء ، عليها ملكان يسبحان ، فلما أراد اللّٰه تعالیٰ أن يخلق الأرض دحاها منها ، فجعلها فی وسط الأرض " انتهٰی . (السيرة الحلبية : (۱/۲٦۵) قبيل باب ماجاء من أمر رسول اللّٰه ﷺ عن أخبار اليهود وعن الرهبان من النصارٰی ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

(۲) وكذا مديون لامال له يقضی ، فإنّه يكره له الخروج إلی الحج والغزو إلَّا بإذن الغريم فإن كان بالدين كفيل ، لايخرج إلَّا بإذنهما وإن بغير إذنه فبإذن الطالب وحده (فتح) وفی الكبير : هٰذا فی الدين الحال أمّا فی المؤجل فله أن يسافر قبل حلول الأجل وإن بقی عنه شيئ قليل ، وليس للغريم منعه ، ولا أخذ الكفيل فی قولهم جميعًا ، كذا فی نفقات قاضيخان ، ولكن يستحب أن لايخرج حتی يؤكل من يقضی عنه عند حلوله وإن سافر معه الغريم فی ركبه وحل الأجل فی الطريق فللغريم منعه من السفر حتی يوفيه حقه ، ولو كان له مال فيه وفاء بالدين يقضی الدين أوّلاً وجوبًا إذا كان معجلاً وإن كان مؤجلاً فالأفضل أن يقضی الدين . (غنية الناسک : (ص: ۳۵) باب ماينبغی لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن)

▭ البحر الرائق : (۲/۳۰۹) كتاب الحج ، ط: سعيد .

▭ إرشاد الساری : (ص: ۹۱ ، ۹۲) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض وهی تسعة ، فصل : فی وجوب الحج علی الفور ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۳) عن أبی هريرة عن النّبیّ ﷺ قال : نفس المؤمن معلقة بدينه حتی يقضی عنه ، (المستدرک للحاكم : (۲/۳۲) رقم الحديث : ۲۲۱۹ ، كتاب البيوع ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

▭ جامع الترمذی : (۱/۲۰٦) أبواب الجنائز ، باب ماجاء عن النّبیّ ﷺ أنّه قال : نفس المؤمن معلّقة بدينه حتی يقضی عنه ، ط: سعيد .

1 مسند أحمد : (۲/۴۴۰) رقم الحديث : ۹٦۷۷ ، مسند أبی هريرة ، ط: دار إحياء التراث العربی .

مقروض کا عمرہ

مقروض آدمی کو چاہئے کہ سب سے پہلے اپنے قرض خواہوں کا قرض ادا کرے پھر اس کے بعد عمرہ کے لئے جائے، کیونکہ عمرہ کرنا سنت اور قرض ادا کرنا فرض ہے اور فرض سنت پر مقدم ہے۔(۱)

مکان

☆......اگر کسی کے پاس دو منزلہ مکان ہے اور وہ خود اپنے مکان میں اوپر رہتا ہے اور نیچے کا مکان ضرورت سے زائد ہے تو اس پر حج فرض نہیں ہوگا۔

☆......کسی کے پاس اتنا بڑا مکان ہے کہ اس کا تھوڑا سا حصہ رہنے کے لئے کافی ہے اور باقی حصہ کو بیچ کر حج کرسکتا ہے تو اس کا بیچنا واجب نہیں ہے، لیکن ایسی صورت میں باقی حصہ کو فروخت کر کے حج کرنا افضل ہے۔

☆......اگر کسی کے پاس اتنا بڑا مکان ہے کہ اس کو بیچ کر حج بھی کرسکتا ہے اور چھوٹا سا مکان بھی خرید سکتا ہے تو اس کا بیچنا ضروری نہیں ہے، تاہم ایسے آدمی کے

---

(۱) ویکره الخروج إلی الغزو والحج لمن علیه الدین وإن لم یکن عنده مال ، مالم یقض دینه إلاّ بإذن الغرماء . (الهندیة : (۱/۲۲۱) کتاب المناسک ، الباب الأوّل : فی تفسیر الحج ...... ، ط: رشیدیه)

☐ التاتارخانیة : (۲/۴۳۸) کتاب المناسک ، الفصل الثالث : فی تعلیم أعمال الحج ، ط: إدارة القرآن .

☐ غنیة الناسک : (ص: ۳۴ ، ۳۵) باب ماینبغی لمرید الحج من آداب سفرہ ، ط: إدارة القرآن.

☐ والعمرة سنة مؤکّدة ...... (التاتارخانیة : (۲/۵۲۵) کتاب المناسک ، الفصل الثامن ، فی بیان وقت الحج والعمرة ، ط: إدارة القرآن .

☐ إرشاد الساری : (ص: ۶۵۲) باب العمرة ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

☐ الهندیة : (۱/۲۳۷) کتاب المناسک ، الباب السادس فی العمرة ، ط: رشیدیه .

☐ الفرض أفضل من النفل . (الأشباه والنظائر مع شرحه للحموی : (۱/۳۹۰) الفن الأوّل ، النوع الثّانی ، القاعدة الثالثة عشر ، ط: إدارة القرآن .

لئے حج کرنا افضل وبہتر ہے۔

☆......کسی کے پاس ضرورت سے زائد مکان ہے اوراس کی مالیت اتنی ہے کہ اس کو بیچ کر حج کرسکتا ہے تو اس کو حج کے لئے بیچنا واجب ہے۔(۱)

مکان بنائے یا حج کرے؟

☆......حج فرض ہونے کے بعد حج کرنا فرض ہے، مکان بنانا ضروری نہیں۔

☆......حج فرض ہونے کے بعد فوری طور پر حج کرنا واجب ہے، اگر گذشتہ سال یا اس سے پہلے کسی سال میں حج کے وقت اتنی رقم تھی جتنی رقم کا حکومت نے حج کے لئے اعلان کیا تھا تو اب اس رقم سے مکان بنانا یا خریدنا جائز نہیں بلکہ اس رقم سے حج کرنا ہی لازم ہے۔(۲)

---

(۱) ولو كان منزله كبيرًا يمكنه الاستغناء ببعضه والحج بالفاضل ، لايلزمه بيع الفاضل نعم هو الأفضل ، وكذا لايلزمه بيع الكل إذا يمكنه الاكتفاء بمنزل آخر دونه ، أو بسكنىٰ الإجارة والعارية بالأولىٰ ...... وإن كان له مسكن فاضل لايسكنه أو عبد لايستخدمه أو متاع لايمتهنه ، أو كتب لايحتاج إلى استعمالها وهى من العلوم الشرعية ومايتبعها من الآلات العربية ، أو ثياب لايحتاج إلى لبسها ، أو أرض لايحتاج إلى غلتها ، أو كرم زائد على قدر التفكه بها أو حوانيت أو نحو ذٰلك ممالايحتاج إليها يجب بيعها إن كان به وفاء بالحج . (غنية الناسك : (ص: ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل : شرائط الوجوب ، تنبيه : ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۶۰، ۶۱) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل ، شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 البحر الرائق ، (۲/ ۳۱۳) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(۲) (ومن له مال يبلغه) أى إلى مكّة ذهابًا وإيابًا (ولامسكن له ولاخادم) أى والحال أنّه ليس له مسكن يأوى إليه ولا عبد يخدمه ويكون حواليه وهو محتاج إلى كل منهما أو أحدهما (فليس له صرفه إليه) أى صرف المال إلى ماذكر من المسكن والخادم (إن حضر الوقت) أى وقت خروج اهل بلده للحج ، فإنّه تعين أداء النسك عليه ، فليس له أن يدفعه عنه إليه (بخلاف من له مسكن يسكنه لايلزمه بيعه)

والفرق بينهما ما فى البدائع و غيره عن أبى يوسف أنّه قال : إذا لم يكن له مسكن ولا =

☆......اور اگر حج کے وقت کسی سال حج کے لئے رقم جمع نہیں تھی بلکہ ہر سال حج کا وقت گزرنے کے بعد رقم جمع ہوئی یا ہمیشہ حج کے وقت سے پہلے ہی رقم جمع ہوئی اور حج سے پہلے ہی خرچ ہوگئی تو ان صورتوں میں اس رقم کو مکان میں لگا دینا جائز ہے۔(۱)

مکروہات کا حکم

مکروہات کا حکم یہ ہے کہ جس عمل میں کسی مستحب کو ترک کرے گا اس کے ثواب میں کمی آئے گی، اور سنت مؤکدہ کو ترک کرنے پر سختی اور ڈانٹ بھی ہوگی اور واجب کو ترک کرنے پر عذاب ہوگا (اگر شرائط کے مطابق توبہ نہ کی) اور جزاء میں دَم

= خادم وله مال يكفيه لقوت عياله من وقت ذهابهٖ إلى حين إيابهٖ ، وعنده دراهم تبلغه إلى الحج ، لاينبغي أن يجعل ذٰلک فی غير الحج ، فإن فعل أثم ؛ لأنّه مستطيع بملک الدراهم، فلايعذر فی الترک ، ولايتضرر بترک شراء المسکن والخادم ، بخلاف بيع المسکن والخادم فإنّه يتضرر ببيعها . (إرشاد السارى : (ص: ٦٠) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ٢٠) باب شرائط الحج ، فصل : شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن .

☜ الدر مع الرد : (٢/٤٥٧) كتاب الحج ، مطلب : فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد .

(٣) (فإن ملكه) أى المال (قبل الوقت) أى قبل الأشهر أو قبل أن يتأهّب أهل بلده (فله صرفه) أى فهو فی سعة من صرف المال (حيث شاء) من شراء مسكن و خادم وتزوج ونحو ذٰلک (ولا حج عليه) أى وجوبًا ؛ لأنّه لايلزمه التأهب فی الحال (وإن ملكه فيه) أى فی الوقت (فليس له صرفه إلى غير الحج فلو صرفه لم يسقط الوجوب عنه). (إرشاد السارى : (ص: ٦٧) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط السابع ، الوقت ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ٢٢) باب شرائط الحج ، فصل : شرائط الوجوب ، السابع : الوقت ، ط: إدارة القرآن .

☜ رد المحتار على الدر المختار : (٢/٤٥٧) كتاب الحج ، مطلب : فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد .

یا صدقہ دینا بھی لازم ہوگا، اور واجبات کے علاوہ مستحبات اور سنن ترک کرنے پر دَم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

مکروہ اوقات میں طواف کرنا

مکروہ اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، طواف کرنا مکروہ نہیں ہے، البتہ اقامت اور خطبہ کے دوران طواف کرنا مکروہ ہے۔(۲)

مکہ کے علاوہ دوسری جگہ جانے والے پر عمرہ لازم نہیں

''ملازمت کا سفر اور عمرہ'' عنوان دیکھیں۔(۳/ ۱٤۱)

---

(۱) (وحكمها) حكم المكروهات (دخول النقص) أى نقص الثواب (فى العمل) أى الّذى ترك فيه المستحب (وخوف العقاب) أى وتحقق العقاب فيما ترك فيه السنة المؤكدة، وتحقق العذاب فى ترك الإيجاب (وعدم الجزاء فيما عدا الواجب) أى وعدم لزوم الجزاء من الدم أو الصدقة فى ارتكاب شيئ من المكروهات، بخلاف ترك شيئ من الواجبات. (إرشاد السارى: (ص: ۱۰۸) باب فرائض الحج و واجباته و سننه ومستحباته ومكروهاته، فصل: فى مكروهات الحج، حكم المكروهات، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك: (ص: ۴۸) باب فرائض الحج و واجباته و سننه ومستحباته ومكروهاته، فصل: مكروهاته، ط: إدارة القرآن.

ثم الركن لايجزئ عنه البدل ولايتخلص عنه الدم إلاّ بإتيان عينه، والواجب يجزى عنه البدل إذا تركه، ولو ترك السنن والآداب فلاشيئ عليه وقد أساء كذا فى شرح الطحاوى. (الفتاوىٰ الهندية، (۱/ ۲۲۰) كتاب المناسك، الباب الأوّل فى تفسير الحج وفرضيته و وقته، وشرائطه وأركانه و واجباته وسننه وآدابه ومحظوراته، ط: رشيديه)

(۲) والطواف عند الخطبة مطلقًا ولو ساكتًا، وإقامة المكتوبة، فإن ابتداء الطواف حينئذٍ مكروه بلاشبهةٍ، وأمّا إذا كان يمكنه إتمام الواجب عليه، وإلحاقه بالصلاة وإدراك الجماعة، فالظاهر أنّه هو الأولىٰ من قطعه (شرح) ولا يكره فى الأوقات الّتى يكره فيه الصلاة. (غنية الناسك: (ص: ۱۲۷) باب الطواف وأنواعه وأركانه وشرائطه وأحكامه، فصل: مكروهاته، تنبيه، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى: (ص: ۲۳۴) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل: فى مكروهات الطواف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

الدر مع الرد: (۲/ ۴۹۷) كتاب الحج، مطلب: فى طواف القدوم، ط: سعيد.

مکہ معظّمہ سے واپسی

☆ ......منیٰ سے مکہ معظّمہ واپس ہوکر جو حضرات فوراً وطن واپس جانا چاہتے ہیں یا مدینہ منورہ جانا چاہتے ہیں ان پر جانے سے پہلے طوافِ وداع کرنا واجب ہے، اگر بلا عذر چھوڑ دیا تو دَم لازم ہو جائے گا۔

☆ ......طوافِ زیارت کے بعد کیا گیا نفلی طواف بھی طوافِ وداع کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔

☆ ......اگر کوئی شخص طوافِ وداع کئے بغیر میقات سے باہر چلا جائے تو اس پر دَم واجب ہو جائے گا، اس دَم سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ دوبارہ عمرہ کا احرام باندھ کر حرم میں آئے اور پہلے عمرہ کرے پھر اس کے بعد طوافِ وداع کرے، صرف طوافِ وداع کے لئے میقات کے باہر سے عمرہ کے احرام کے بغیر آنا منع ہے۔

☆ ......جو عورت مکہ مکرمہ سے واپسی کے وقت حائضہ ہو اس کے لئے طوافِ وداع کے لئے رُکنا لازم نہیں، وہ طوافِ وداع کئے بغیر وطن لوٹ سکتی ہے۔(۱)

---

(۱) وهو واجب على الحاج الآفاقي ...... ولايجب على المعتمر ...... والحائض والنفساء ...... وأمّا وقته فأوّله بعد طواف الزيارة فلو طاف بعد الزيارة طوافًا يكون الصدر ولو في يوم النحر ولا آخر له ...... ويستحب بلا إحرام مالم يجاوز الميقات وإن جاوزه لم يجب الرجوع ويجب الدم وإن عاد فعليه الإحرام لعمرة أو حج فإن رجع بدأ بطواف العمرة ثم بالصدر ولا شيئ عليه ، ويكون مسيئًا ، والأولىٰ أن لايرجع بعد المجاوزة و يبعث دما ؛ لأنّه أنفع للفقراء وأيسر عليه ، وإذا طهرت الحائض قبل أن تفارق بنيان مكّة يلزمها طواف الصدر وإن جاوزت أى جدران مكّة ثم طهرت لم يلزمها .... (إرشاد الساري : (ص: ۳۵۵ــ ۳۵۷) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : (۵۲۳/۲) كتاب الحج ، مطلب في طواف الصدر ، ط: سعيد .

البحر الرائق ، (۳۵۰/۲ ، ۳۵۱) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

الفتاوىٰ الهندية ، ۲۳۴/۱ ، ۲۳۵) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية الحج ، ط: رشيديه .

☆ ...... مکہ معظّمہ سے واپسی کے وقت نہایت حزن وملال کا اظہار کریں، اور اللہ کے گھر کی جدائی پر گریہ وزاری کے ساتھ واپس ہوں۔(۱)

مکہ معظّمہ کا قیام

مکہ معظّمہ میں جتنا بھی قیام نصیب ہو، اُسے غنیمت سمجھنا چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ طواف اور عمروں کا اہتمام کرنا چاہیئے، زندگی میں ایسا سنہری موقع بار بار نصیب نہیں ہوتا۔(۲)

مکہ معظّمہ میں قتل عام

ابو طاہر نے ''ہجر'' نامی شہر کو دار الحکومت بنانے کے بعد وہاں ایک نہایت

---

(۱) ویرجع و وجهه إلى البيت متباكيا متحسرًا على فراقه حتى يخرج من أسفل المسجد ، قيل : من باب العمرة ، وقيل : ينصرف ويمشي ويلتفت إلى البيت كالمتحزن على فراقه . (إرشاد السارى : (ص: ۳۵۹) باب طواف الصدر ، فصل : فى صفة الطواف الوداع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۹۳) باب طواف الصدر ، فصل : فى صفة طواف الوداع ومايتبعه ممايودع به البيت ، ط: إدارة القرآن .

الفتاوىٰ الهندية ، (۱/۲۳۵) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه .

(۲) وإذا دخل مكّة فليغتنم مرة مقامه بها وليكثر من الطواف ، وإذا مضت أيّام التشريق أتى بعمرة الإسلام أو بعمرة التطوع ، ويستحب الإكثار منها : قال ﷺ : " تابعوا بين الحج والعمرة فإنّهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفى الكير خبث الحديد والذهب والفضة " رواه الترمذى والنسائى .

وفى السراجية : وإذا مضت أيّام التشريق فإنّهم يعتمرون ماشاء وا بنية أنفسهم وآبائهم وإخوانهم اهـ . وينبغى أن لايخرج من مكّة حتى يختم القرآن فإن ذلک مستحب فى المساجد الثلاثة وفى مهبط الوحى آكد (شرح) . (غنية الناسک : (ص: ۱۸۹) باب رمى الجمار ، فصل : قبيل طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن)

مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى : (ص: ۷۳۰ ، ۷۳۱) كتاب الحج ، ط: قديمى.

إرشاد السارى : (ص: ۲۵۷ ـــ ۲۵۹) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فإذا فرغ من السعى ...... ، ط: إدارة القرآن .

عالیشان مسجد تعمیر کرائی تھی، اس مسجد کا نام اس نے ''دارالہجرت'' رکھا، اب اس پر یہ شیطانی خیال سوار ہوا کہ لوگ کعبۃ اللہ شریف کا حج چھوڑ کر اس کے ''دارالہجرت'' کا حج کیا کریں، لیکن اس مقصد کے حاصل کرنے کی بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آرہی تھی، چنانچہ اس کی ترکیب اس نے یہ سوچی کہ حجر اسود کو مکہ معظّمہ سے منتقل کر کے ''دار الہجرت'' میں لگا دیا جائے، اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے وہ مکہ معظّمہ کی طرف روانہ ہوا، یہ ؁ ھجری تھا، اور اس سال منصور دیلمی بغداد سے لوگوں کو حج کرانے کے لئے آیا تھا، ۸/ ذوالحجہ کو ابو طاہر بہت بڑے لشکر کے ساتھ مکہ معظّمہ پہنچ گیا، اور ننگی تلوار لے کر مسجد حرام میں گھوڑے پر سوار ہو کر داخل ہوا اور آتے ہی مسجد حرام کی سخت بے حرمتی شروع کر دی، شراب پی، گھوڑے کے سامنے سیٹی بجائی تو اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا، اس وقت بعض حاجی طواف کر رہے تھے، بعض نماز میں مصروف تھے، ابو طاہر کے ساتھ آنے والے قرمطی شیعوں نے اس کے کہنے پر حاجیوں کا قتل عام شروع کر دیا، مکہ مکرمہ شہر میں اور خاص مسجد الحرام میں ہر طرف حاجیوں کے خون کا دریا بہنے لگا، زمزم کا کنواں اور مکہ مکرمہ کے دوسرے بہت سے کنویں اور ندی نالے شہداء کی لاشوں سے بھر گئے، صرف بیت اللہ شریف میں سترہ سو طواف کرنے والے اور دیگر حاجیوں کو شہید کیا گیا اور شہداء کی تجہیز و تکفین بھی نہ کی گئی۔

مکہ کے امیر ابو محلب نے جب دیکھا کہ قرمطیوں کا ظلم و ستم کسی طرح نہیں رک رہا تو وہ مکہ کے چند معزّز لوگوں کا ایک وفد لے کر ابو طاہر کے پاس گیا، ابو طاہر نے سفارش کو قبول کرنے کے بجائے اپنی فوج کے ذریعے وفد کے تمام ارکان کو قتل کرا دیا۔

اسی قتل و غارت گری کے دوران ابو طاہر نے بیت اللہ شریف کا دروازہ اکھڑوا دیا، پھر میزاب رحمت (یعنی بیت اللہ شریف میں لگے ہوئے سونے کے پرنالے) کو اکھیڑنے کے لئے ایک آدمی کو کعبہ شریف کے اوپر چڑھایا، محمد بن ربیع بن

سلیمان کہتے ہیں: میں اس وقت تھوڑی دور کھڑا یہ منظر دیکھ رہا تھا، سخت صدمہ کی وجہ سے میری زبان سے بے ساختہ نکلا: **یا رب! ما أحلمک؟** (اے اللہ! آپ کی بردباری کی کوئی حد نہیں) جوں ہی میں نے یہ جملہ کہا وہ قرمطی منہ کے بل گر کر ہلاک ہو گیا، پھر ابو طاہر نے دوسرے آدمی کو اسی مقصد کے لئے اوپر چڑھنے کا کہا، وہ بھی گر کر ہلاک ہو گیا، پھر تیسرے آدمی کو کہا، لیکن خوف کی وجہ سے اسے اوپر چڑھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ یہ دیکھ کر ابو طاہر وہاں سے ہٹ گیا، قرمطیوں نے بجائے عبرت لینے کے بیت اللہ شریف کا دروازہ توڑ ڈالا، ابو طاہر کے کہنے پر بیت اللہ شریف کے غلاف کو اتار کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے لشکر میں تقسیم کر دیا، اور بیت اللہ شریف کے خزانے کو بھی لوٹ لیا۔ (۱)

---

(۱) رجع إلى بلده هجر فابتنى بها دارا سماها دار الهجرة . (البداية والنهاية : ۱۲/۷۸) سنة ست و عشرين و ثلاثمائة ، ط: رشيديه)

وفى سنة ست عشرة بنى القرامطه دارا سماها [دار الهجرة] . (تاريخ الخلفاء للسيوطى : (ص: ۳۸۲) ط: نور محمد كار خانه تجارت كتب)

فيها خرج ركب العراق و أمير هم منصور الديلمى فوصلوا إلى مكة سالمين ، و توافت الركوب هناك من كل مكان وجانب و فج ، فما شعروا إلا بالقرامطى قد خرج عليهم فى جماعته يوم التروية ، فانتهب أمولاهم واستباح قتالهم ، فقتل فى رحاب مكّة وشعابها وفى المسجد الحرام وفى جوف الكعبة من الحجاج خلقا كثيرًا ، وجلس أميرهم أبو طاهر لعنه اللّٰه على باب الكعبة ، والرجال تصرع حوله ، والسيوف تعمل فى النّاس فى المسجد الحرام فى الشهر الحرام فى يوم التروية ، الّذى هو من أشرف الأيّام ، وهو يقول : أنا اللّٰه وباللّٰه أنا أنا أخلق الخلق وأفنيهم أنا .

فكان النّاس يفرون منهم فيتعلقون بأستار الكعبة فلايجدى ذٰلک عنهم شيئًا . بل يقتلون وهم كذٰلک ويطوفون فيقتلون فى الطواف ، وقد كان بعض أهل الحديث يومئذٍ يطوف ، فلما قضى طوافه أخذته السيوف ، فلما وجب أنشد وهو كذٰلک ، ترى المحبين صرعٰى فى ديارهم ، كفتية الكهف لايدرون كم لبثوا فلما قضٰى القرمطى لعنه اللّٰه أمره و فعل ما فعل بالحجيج من الأفاعيل القبيحة ، أمر أن تدفن القتلٰى فى بئر زمزم ، ودفن كثيرًا منهم فى أماكنهم من الحرم ، وفى المسجد الحرم .

وياحبذا تلک القتلة و تلک الضجعة ، وذٰلک المدفن والمكان ، و مع هٰذا لم يغسلوا ولم يكفنوا ولم يصل عليهم لأنّهم محرمون شهداء فى نفس الأمر . =

= وهـدم قبة زمـزم وأمـر بقلع باب الكعبة ، ونزع كسوتها عنها ، وشققها بين أصحابه ، وأمر رجلا أن يصعد إلى ميزاب الكعبة فيقتلعه ، فسقط على أم رأسه فمات إلى النّار .

فعند ذٰلک انكف الخبيث عن الميزاب ، ثم أمر بأن يقلع الحجر الأسود فجاء ه رجل بضربه بمثقل فی يده و قال : أين الطير الأبابيل ، أين الحجارة من سجيل ؟ ثم قلع الحجر الأسود وأخـذوه حيـن راحـوا مـعهـم إلـى بـلادهم ، فمكث عندهم ثنتين و عشرين سنة حتٰی ردوه ، كما سنذكره فی سنة تسع و ثلاثين فإنا للّٰه وإنّا إليه راجعون .

ولـمـا رجـع الـقـرمـطـی إلـی بلاده ومعه الحجر الأسود وتبعه أمير مكة هو وأهل بيته وجـنـده وسـألـه وتشـفـع إليـه أن يرد الحجر الأسود ليضع فی مكانه ، وبذل له جميع ماعنده من الأمـوال فـلـم يلتفت إليه ، فقاتله أمير مكّة فقتله القرمطی وقتل أكثر أهل بيته ، وأهل مكّة وجنده واستمرّ ذاهبًا إلى بلاده ومعه الحجر وأموال الحجيج .

وقـد ألـحـد هٰـذا اللعين فی المسجد الحرام إلحادا لم يسبقه إليه أحدا ولايلحقه فيه ، وسيـجـاريـه عـلـیٰ ذٰلک الّـذی لايـعـذب عـذابـه أحـد ، ولايوثق وثاقه أحد . (البداية والنهاية : (۸۲/۱۲) سنة سبع عشر وثلاثمائة ، ط: رشيديه)

ـــــ وحج بالنّاس منصور الديلمی ، فدخلوا مكّة سالمين ، فوافاهم يوم التروية عدو اللّٰه أبو طاهر القرمطی فـقتل الحجاج قتلاً ذريعًا فی المسجد ، وفی فجاج مكّة ، وقتل أميرمكّة ابن محارب ، وقلع باب الكعبة ، واقتـلـع الـحـجر الأسود ، وأخذه إلى هجر ، وكان معه تسع مائة نفس ، فقتلوا فی المسجد الحرام ألفا و سبع مائة نسمة ، وصعد على باب البيت وصاح : ” أنا باللّٰه وباللّٰه أنا ...... يخلق الخلق وأقتلهم أنا “ .

وقيـل إنّ الّـذی قتـل بـفـجـا ج مـكّة وظـاهـرهـا ، زهـاء ثلاثين ألفا ، وسبی من النّساء والصبيان نحو ذٰلک ، وأقام بمكّة ستة أيّام ، ولم يحج أحد .

قـال مـحمد الأصبهانی : دخل قرمطی وهو سكران ، فصفر لفرسه ، فبال عند البيت ، وقتـل جماعة ، ثم ضرب الحجر الأسود بدبوس ، فكسر منه قطعة ثم قلعه ، وبقی الحجر الأسود بهـجـر نيـفـا و عشـريـن سـنـة ، وقـد بسـطـت شـأنه فی التاريخ الكبير . (العبر فی خبر من غبر : (۴۷۴/۱) سـنـة سبـع عشـرـة و ثـلاثـمــائة ، ط: دار الـكـتـب الـعلمية ، بيروت الطبعة الأولیٰ ، ۱۴۰۵ھـ ، ۱۹۸۵ م ، وكذا فی الكامل فی التاريخ لابن الأثی ر: ۵۲/۷ ، ۵۱) ط: دار الكتب العلمية ، بيروت ، الطبعة الأربعة : ۱۴۲۷ ھ ، ۲۰۰۶ م ، والمنتظم فی تاريخ الأمم والملوک : (۳۸۲/۱۳ ، ۳۸۱) ط: دار الكتب العلمية ، الطبعة الأولیٰ : ۱۴۱۲ ھـ ، ۱۹۹۲ م)

وفی سنة سبع و ثلاثمائة حج بالنّاس منصور الديلمی ، ودخلوا مكّة سالمين ، فوافاهم يوم التروية عدو اللّٰه أبو طاهر القرمطی فقتل الحجاج قتلاً ذريعًا فی المسجد و فی فجاج مكّة =

= وقتل أمير مكّة ابن محارب ، وقلع باب الكعبة ، واقتلع الحجر الأسود وأخذه إلى هجر ، وكان معه تسعمائة نفس فقتلوا فى المسجد ألفا و سبعمائة ، وصعد على باب البيت وصاح : " أنا باللّٰه و باللّٰه أنا ...... يخلق الخلق وأفنيهم أنا و قيل : إنّ الّذى قتل بفجاج مكّة وظاهرها زهاء ثلاثين ألفا و سبى من النّاس والصبيان نحو ذٰلک ، وأقام بمكّة ستة أيّام ولم يحج أحد . وقال محمد الأصبهانى : دخل قرمطى وهو سكران فصفر لفرسه فبال عند البيت ، وقتل جماعة ، وضرب الحجر الأسود بدبوس فكسر منه ، ثم قلعه و بقى الحجر الأسود نيفًا و عشرين سنة ، ودفع لهم فيه خمسون ألف دينار ، فأبوا هٰكذا ذكر الذهبى فى " العبر " . وذكر غيره : أنّه لما دخل مكّة فى هٰذه السنة سفک الدماء حتّٰى سال بها الوادى ، ثمّ رمٰى بعض القتلىٰ فى زمزم وملأها منهم ، وأصعد رجلاً ليقلع الميزاب فتردى على رأسه و مات . ثم انصرف ومعه الحجر الأسود و علقه على الاسطوانة السابعة من جامع الكوفة ، يعتقد أنّ الحج ينتقل إليها ، واشتراه منه المطيع للّٰه أبو القاسم . وقيل : أبوالعباس الفضل بن المقتدر بثلاثين ألف دينار ، وأعيد إلى مكانه سنة تسع و ثلاثين وثلاثمائة ، وبقى عندهم اثنين و عشرين سنة إلّا شهرًا . هٰكذا ذكر عز الدين بن جماعة .

أن المطيع اشتراه من أبى طاهر القرمطى وفيه نظر ؛ لأنّ أباطاهر مات قبل خلافة المطيع سنة اثنتين و ثلاثين و ثلاثمائة بهجر من جدرى هلكه فلارحم اللّٰه منه مغرز إبرة على ماذكره ابن الأثير وغيره . ولما أخذا القرمطى هلک تحته أربعون جملاً ولما حمل أعيد إلى مكانه حمل على قعود أعجف فسمن تحته ، قال المسبحى : كانت مدة كينونة الحجر الأسود عند القرمطى وأصحابه اثنين و عشرين سنة إلاً أربعة أيّام .

وفى كتاب السير من شرح الطحاوى لأبى بكر الرازى : استحقاق القتل لايزول عن القرامطة المتسمية بالباطنية لعنهم اللّٰه بزعمهم أنّهم مقرون بكلمة التوحيد والنبوة ؛ لأنّهم ينقضون ذٰلک للحال بقولهم : إن للشريعة باطنًا مرادًا غير ما نقلته الأمة ، وكذٰلک أشباههم من معاير الملحدين . انتهٰى . (تاريخ مكة المشرفة والمسجد الحرام والمدينة الشريفة والقبر الشريف : ۱/۱۷۷ ، ۱۷۸) ط: دار الكتب العلمية ، بيروت لبنان)

وفى هٰذه السنة دخل أبو طاهر بن أبى سعيد القرمطى مكّة بعسكر يوم التروية والنّاس حول الكعبة مابين مصل و طائف و مشاهد ، فدخل المسجد الحرام بفرسه وركض بسيفه وهو سكران و وضع هو وجماعته السيف و قتلوا فى المطاف ألفا و سبعمائة ورموا بهم فى بئر زمزم و قتلوا خارج المسجد أكثر من ثلاثين ألفا وملؤا بهم الآبار والحفر ونهبوا الديار و سبوا الصغار وأخذوا خزانة الكعبة وما فيها من القناديل والكسوة والباب و قسم ذٰلک بين أصحابه وطلع على الباب وأنشد : =

= أنــا بــالــلّٰــه وبــالــلّٰــه أنــا　　　يــخـلـق الـخـلـق و أفـنيهـم أنــا

ولـم يسـلـم الأمـن أختـفـى فى الجبال ولم يقف بعرفة ذٰلک العام إلَّا قليل وأمر بقلع الـميـزاب فـطلع الكعبة رجل فأصيب بسهم من أبى قبيس فخر ميتا وطلع آخر فسقط ميتا فهابوا فقال أبو طاهر اتركوه فلم يظفر به ؛ لأنّ سدنته غيبوه فى بعض الشعاب و صار بزندقته يقول :

فلو كان هٰذا البيت للّٰه ربّنا　　　لـصـب عـلـيـنـا الـنّـار من فوقنـا صبـا

لأنّا حججنا حجة جاهلية　　　مـجـلـلة لـم تبـق شـرقـا ولا غـربـا

وأنا تركنا بين زمزم والصفا　　　جـنـائـز لاتبـغـى سـوى ربهـا ربـا

ويـقـال أنّ عسـكـره سبـعـمـائة نـفـس فلم يطق أحد رده خذلانا من اللّٰه تعالىٰ وحمل الـحـجـر الأسـود مـعـه يريد أن يحج البيت إلى بيت بناه فى هجر و خطب لعبد اللّٰه المهدى أوّل الـخـلـفـاء الـعبيـديـيـن الـفاطميين وكان أوّل ظهوره وكتب بذٰلک إلى عبد اللّٰه فكتب جوابه أن أعـجـب الـعجب أرسالک بكتبک إلينا ممتنا بما ارتكبت فى بلد اللّٰه الأمين من انتهاک حرمة بيـت الـلّٰـه الـحـرام الّـذى لـم يـزل محترما فى الجاهلية والإسلام وسفكت فيها دماء المسلمين وفتـكـت بـالـحـجاج والمعتمرين وتجرأت على بيت اللّٰه تعالىٰ وقلعت الحجر الأسود الّذى هو يـمـيـن الـلّٰـه فـى أرضـه يـصـافح به عباده وحملته إلى منزلک ورجوت أن أشكرک على ذٰلک فـلـعـنـک الـلّٰـه ثـم لعنک اللّٰه والسلام على من سلم المسلمين من لسانه ويده و قدم فى يومه ما ينجو به فى غده فلما وصل إلى القرمطى انحرف عن طاعته وبعد عود القرمطى إلى هجر رماه اللّٰه فـى جسده بداء حتّٰى تقطعت أوصاله وتناثر الدود من لحمه و طال عذابه واستمرّ الحجر عندهم نـحـو عشـريـن سـنة طـعـمًـا أن يتـحوّل الحج إلى بلدهم وبذل لهم يحكم التركى مدبر الخلافة خـمسيـن ألف ديـنار فى رد الحجر فأبوا وكذٰلک أرسل المنصور بن القائم بن المهدى العبيدى إلـى أحـمـد بـن سـعيـد أخى طاهر بخمسين ألف دينار ليرده فلم يفعل ، ولما أيست القرامطة من تـحـويـل الـحـج إلى بلدهم ردوه وحملوه على جمل هزيل فسمن ولما ذهبوا به إلى بلدهم مات تـحـتـه أربـعـون جـمـلا وقالوا: أخذناه بأمر ورددناه بأمر. (خلاصة الأثر فى أعيان القرن الحادى عشر: (١/ ٧٦ ، ٧٧) ط: مكتبه خياط ، شارع بلس ، بيروت ، لبنان)

🗁 بـقـى الـحـجـر الأسـود عـنـدهـم نيفا و عشرين سنة . ويقال : هلک تحته إلى هجر أربعون جـمـلا، فـلـمـا أعيـد كـان عـلى قعود ضعيف ، فسمن . (سير أعلام النبلاء : (١٥ / ٣٢١) رقم الترجمة : ١٥٩ ـ القرامطى ـ ، ط: مؤسسة الرسالة بيروت ، الطبعة الثانية : ١٤٠٤ هـ / ١٩٨٤ م)

1 تاريخ الخلفاء للسيوطى : (ص: ٣٨٣) ط: نور محمد كارخانه تجارت كتب ، كراتشى .

مکہ مکرمہ

☆ ......''مکہ مکرمہ'' اسلامی شان وشوکت اور سطوت کا مظہر ہے،اور اللہ کا پہلا گھر ''کعبہ'' اس کے جاہ وجلال اور فضل وکرم کا مرکز ہے،نماز کے وقت تمام دنیا کے مسلمان کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں، پوری دنیا میں یہی وہ جگہ ہے جہاں لاکھوں مسلمان حج کے لئے ہر سال جمع ہوتے ہیں، مکہ شہر کو قرآن کریم میں ''ام القریٰ'' کہا گیا ہے۔(۱)

مکہ مکرمہ سے واپس آنے کے وقت

''طوافِ وداع'' عنوان دیکھیں۔(۱۳۳/۳)

مکہ مکرمہ کو مستقل وطن نہ بنانے والے کا حج

میقات سے باہر رہنے والے جن لوگوں نے مکہ مکرمہ کو ہمیشہ کے لئے مستقل

---

(۳) قال اللّٰہ تعالیٰ : ﴿ إنّ أوّل بیت وضع للنّاس للّذی ببکّة مبارکًا وهدًی للعالمین ﴾ . إنّ أوّل بیت وضع للنّاس هو الکعبة لا بیت المقدس وأنّه جعله مبارکا یدوم بدوام الدنیا والبرکة لاتفارقه ، فکل من یلتمسها بزیارته وحجه والطواف به یجدها ویحظی بها ، کما جعله هدی للعالمین ، فالمؤمنون یأتون حجاجًا و عمارًا فتحصل لهم بذٰلک أنواع من الهدایة والمصلون فی مشارق الأرض ومغاربها یستقبلون فی صلوٰتهم ، وفی ذٰلک من الهدایة للحصول علی الثواب وذکر اللّٰه والتقرب إلیه أکبر هدایة . (أیسر التفاسیر للجزائری : (۱/۱۹۱) سورة آل عمران ، تحت الآیة : ۹۶ ، ط: مکتبة العلوم والحکم)

☐ ﴿ وهٰذا کتاب أنزلناه مبارک مصدق الّذی بین یدیه ولتنذر أمّ القرٰی ومن حولها والّذین یؤمنون بالآخرة یؤمنون به وهم علی صلوٰتهم یحافظون ﴾ . [سورة الانعام ، الآیة : ۹۲) وإنّما سمیت مکّة بذٰلک لأنّها قبلة أهل القریٰ ومحجهم ومجتمعهم وأعظم القرٰی شأنًا وقیل : لأنّ الأرض دحیت من تحتها أو لأنّها مکان أوّل بیت وضع للنّاس . (تفسیر البیضاوی : (۲/۴۳۰) سورة الانعام تحت الآیة : ۹۲ ، ط: دار الفکر بیروت)

☐ تفسیر الکشاف : (۲/۴۳) سورة الانعام ، تحت الآیة : ۹۲ ، ط: قدیمی .

وطن نہیں بنایا، بلکہ ملازمت یا کسی کام کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں رہتے ہیں، ایسے لوگ سعودی عرب سے باہر جانے کے بعد واپسی پر حج تمتع کر سکتے ہیں (ایسے لوگوں کا حکم مکہ مکرمہ میں مستقل رہنے والوں کا نہیں ہے) اور مستقل مکہ مکرمہ میں رہنے والے لوگ حج افراد کر سکتے ہیں، حج تمتع نہیں کر سکتے۔(۱)

مکہ مکرمہ میں داخلہ

مکہ مکرمہ میں ادب اور انکساری کے ساتھ داخل ہونا چاہیئے، یہاں عاشقانہ انداز میں آنے کی ضرورت ہے، برہنہ سر، کفن بردوش، پریشان حال آنا چاہیئے، یہی مکہ کے آداب ہیں، اپنے دینی و دنیوی مقاصد کے لئے دعا کرتے ہوئے اور اپنے گناہوں کی معافی کے لئے استغفار کرتے ہوئے آنا چاہیئے، اور دل میں یہ سمجھے کہ ایک گناہوں میں گرفتار قیدی ہے جو گناہ معاف کرنے والے بادشاہ کے سامنے پیش ہو رہا ہے۔(۲)

---

(۱) الحادی عشر أن یکون من أھل الآفاق والآفاقی کل ما داره خارج المیقات فلاتمتع لأھله ولا لأھل داخله (والعبرة للتوطن، فلو استوطن المکی فی المدینة مثلاً فھو آفاقی ولو استوطن الآفاقی بمکّة) کالمدنی وغیره (فھو مکی) إلّا أنّه تقدّم أن المتمتع الآفاقی إنّما یصیر مکیا إذا اعتمر فی الأشھر ثم استوطن بھا وأنّه لایضره الإقامة وإن کانت شھرین. (إرشاد الساری: (ص: ۳۸۴) باب التمتّع، فصل: فی شرائط التمتّع وھی احد عشر الحادی عشر أنی کون آفاقیًا، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک: (ص: ۲۱۲) باب التمتّع، فصل فی ماھیة التمتّع وشرائطه، ط: إدارة القرآن.

الشامیة: (۲/۵۳۶) کتاب الحج، باب التمتّع، ط: سعید.

(۲) وإذا أحرم من المیقات وتوجّه إلی مکّة وإذا وصل أوّل حد الحرم یستحب أن یستحضر الخشوع والحضور فی قلبه وجسده ما أمکنه، وأن یدخله راجلاً حافیًا حاسرًا رأسه ولو ساعة إن کان به عذر، قال ابن عباس رضی اللّٰه عنھما: کانت الأنبیاء یدخلون الحرم مشاة حفاة ویطوفون بالبیت ویقضون المناسک مشاة حفاة، رواه ابن ماجه. وأن یلازم الدعاء والاستغفار. (غنیة الناسک: (ص: ۹۵) باب دخول مکّة وحرمھا زادھا اللّٰه تعالیٰ تشریفًا وتعظیمًا ط: إدارة القرآن)

وإذا وصل المحرم أوّل الحرم فعلیه بالسکینة والوقار والدعاء بقضاء الأوتار والإکثار من =

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے......

☆......میقات سے باہر رہنے والے لوگوں کے لئے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے جس جگہ بھی میقاتوں میں سے کسی میقات کی محاذات آئے گی، اس محاذات کے اندر داخل ہونے سے پہلے پہلے حج یا عمرہ کا احرام باندھنا واجب ہوگا۔(۱) ورنہ دَم لازم آئے گا، ہاں اگر واپس میقات آکر احرام باندھ لے گا تو دَم ساقط ہو جائے گا۔(۲)

☆......یہ مواقیت ان تمام لوگوں کے لئے ہیں جو میقات کی حدود سے باہر پوری دنیا میں کہیں بھی رہتے ہوں۔(۳)

= الاستغفار لحط الأوزار ، والأفضل أن يدخله حافيا راجلاً حاسرا كمسجون يعرض على الملك الغفار . (إرشاد السارى : (ص: ١٧٧) باب دخول مكّة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : (٢/ ٤٩٢) كتاب الحج ، باب الإحرام ، مطلب فى دخول مكّة ، ط: سعيد .

(١) وحكمها : وجوب الإحرام منها لأحد النسكين وتحريم تأخيره عنها لمن أراد دخول مكّة أو الحرم وإن كان لقصد التجارة أو غيرها ولم يرد نسكًا ولزوم الدم بالتأخير و وجوب أحد النسكين وأعيان هٰذه ليست بشرطٍ بل الواجب عينها أو حذوها ، فمن سلك غير ميقات برًا أو بحرًا اجتهد وأحرم إذا حاذى ميقاتا منها ومن حذو الأبعد أولىٰ . (إرشاد السارى : (ص: ١١٣) باب المواقيت ، فصل : فى مواقيت أهل الآفاق ، أحكام مواقيت أهل الآفاق ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك : (ص: ٦٢) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، مطلب : فى دخول الآفاقى بغير إحرام ، ط: إدارة القرآن .

الفتاوىٰ الهندية : (١/ ٢٢١) كتاب المناسك ، الباب الثانى فى المواقيت ، ط: رشيديه .

(٢) (ولو ترك وقته) أى ميقاته الّذى جاوزه (وأحرم من آخر) أى من ميقات آخر ولو أقرب من الأوّل الّا أن الأوّل هو الأفضل (سقط عنه الدم) أى ولا يشترط فى سقوط الدم عنه أنّه يعود إلى ميقاته الّذى تجاوز عنه بخصوصه ، (إرشاد السارى : (ص: ١١٤) باب المواقيت ، فصل : فى مواقيت أهل الآفاق ، أحكام مواقيت أهل الآفاق ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

الفتاوىٰ الهندية : (١/ ٢٢١) كتاب المناسك ، الباب الثانى فى المواقيت ، ط: رشيديه .

الدر مع الرد : (٢/ ٤٧٦) كتاب الحج ، مطلب : فى المواقيت ، ط: سعيد .

(٣) (وهن) أى هٰذه المواقيت (لهن) أى لأهلهنّ كما فى نسخة ، والمعنى لأهل الأماكن المذكورة المختصة لهٰذه المواقيت (ولمن أتىٰ عليهنّ) أى على هٰذه المواقيت (من غير أهلهنّ) =

مکہ مکرمہ میں مکتب کے سامنے

مکہ مکرمہ کی حدود میں بس داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے معلم کے دفتر یعنی ''مکتب نمبر فلاں'' کے سامنے کھڑی ہوگی، تو حجاج کرام بس سے باہر نہ نکلیں بلکہ اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھے رہیں، اور کچھ لوگ بس میں آ کر آپ سے کچھ پوچھیں گے تو آپ اس کا صحیح جواب دیں، اور کھانے پینے کے لئے کھجور، بسکٹ، فروٹ اور مختلف قسم کے جوس وغیرہ پیش کریں گے تو آپ وہ چیزیں لے کر کھا سکتے ہیں۔

☆......بس میں آپ کو معلم کی طرف سے ایک پٹکا دیا جائے گا، جس میں آپ کے معلم کا نام، مکتب نمبر اور پتہ درج ہوگا، اور بلڈنگ نمبر لکھا ہوگا اس کو آپ اپنے ہاتھ میں باندھ لیں خاص طور پر مستورات کو بھی پہنا دیں، اللہ نہ کرے گُم ہونے کی صورت میں ، راستہ یا بلڈنگ بھول جانے کی صورت میں یہ پٹکا بہت کام آتا ہے، اس کو دکھا کر آپ اپنی رہائش گاہ یا مکتب تک آسانی سے پہنچ سکتے ہیں۔

☆......جب آپ کی بس رہائشی بلڈنگ تک پہنچ جائے تو اتر کر سب سے پہلے اپنے سامان کو بس سے اتار کر چیک کر لیں ورنہ معمولی غفلت کی صورت میں سامان گم ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے، اگر سامان گم ہو گیا تو پھر ملنا مشکل ہوگا۔

☆......اس کے بعد بلڈنگ کے اپنے مقررہ کمرے میں منتقل ہو جائیں، جھگڑا فساد سے دور رہیں۔

☆......جو لوگ پرائیوٹ حج گروپ کے بغیر کسی اور طریقہ سے جا رہے ہیں

= أی من غیر أصحاب هٰذه المواقیت من المواضع المذکورة . (إرشاد الساری : (ص: ۱۱۲) باب المواقیت ، فصل : فی مواقیت أهل الآفاق ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

🗀 الدر مع الرد : (۴۷۵/۲) کتاب الحج ، مطلب فی المواقیت ، ط: سعید .

🗀 البحر الرائق : (۳۱۷/۲) کتاب الحج ، ط: سعید .

وہ ’’مکتب‘‘ میں پہنچ کر اپنی رہائش کا خود انتظام کریں، اگر کسی واقف کار یا رشتہ دار کے پاس ٹھہرنا ہے تو اس کی کاروائی مکمل کریں۔

☆......مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد ایک دو روز میں ’’مکتب‘‘ کی طرف سے ایک فوٹو والا کارڈ ہر حاجی کو دیا جاتا ہے یہ کارڈ دراصل آپ کے پاسپورٹ کی جگہ ہے ،جس میں مکتب اور رہائش وغیرہ کی تمام تفصیلات درج ہوتی ہیں، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ہر وقت اس کارڈ کو اپنے ساتھ رکھنا چاہیئے ، یہ بہت قیمتی اور ضروری چیز ہے اگر اس کارڈ کے لئے آپ سے تصویر مانگیں تو ایک تصویر نام لکھ کر دیدیں۔

☆......اسی طرح منیٰ جانے سے چند روز پہلے اور عرفات کے جائے قیام وغیرہ کے بارے میں خیمہ نمبر کے ساتھ ایک کارڈ مکتب کی طرف سے دیا جاتا ہے اُسے لینا نہ بھولیں اور حج کے سفر میں اس کارڈ کو ہر وقت اپنے پاس رکھیں ورنہ منیٰ میں جانے کے بعد خیمہ تلاش کرنا مشکل ہو جائے گا کیونکہ ہر خیمہ اور ہر گلی ایک جیسی ہے۔

مکہ مکرمہ میں ملازم واپسی میں تمتع کرسکتا ہے

’’مکہ مکرمہ کو مستقل وطن نہ بنانے والے کا حج‘‘ عنوان دیکھیں۔(١٢٦/٤)

مکہ مکرمہ میں نماز پڑھتے وقت

مکہ مکرمہ میں نماز پڑھتے وقت اس کا ضرور دھیان رکھا جائے کہ نمازی کا رُخ کعبہ مشرفہ کی طرف اسطرح رہے کہ نمازی کے چہرے سے سیدھی لکیر کھینچی جائے تو وہ بیت اللہ شریف کے کسی حصہ سے گزر کر آگے جائے ،اس کی علامت کے طور پر پوری مسجد حرام میں پتھر کی پٹیاں ترتیب سے لگائی گئی ہیں ان کا خیال کر کے نماز میں کھڑے ہوں ، بہت سے حضرات اس سلسلہ میں کوتاہی کرتے ہیں اور جدھر موقع ملے کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے، مسجد حرام کے اندر عین کعبہ کی

طرف رُخ کرنا ضروری ہے، ورنہ نماز صحیح نہ ہوگی، البتہ مسجد حرام کے باہر عین کعبہ کی طرف رُخ کرنا ضروری نہیں بلکہ مسجد کی طرف رُخ کرنا کافی ہوتا ہے، اور دور دراز علاقوں کے لئے مسجد حرام کی بھی شرط نہیں بلکہ صرف جہت کافی ہے۔(۱)

مکہ میں آیا ہوا شخص حج کا احرام کہاں سے باندھے؟

☆......اگر کوئی شخص کسی کام سے، یا ڈیوٹی پر یا کسی رشتہ دار سے ملنے یا مریض کی عیادت کے لئے یا تجارت وغیرہ کی غرض سے مکہ مکرمہ آیا ہوا ہے اور حج کا وقت آگیا اور اُس نے حج کرنے کا ارادہ کرلیا تو وہ اپنی جائے اقامت سے حج کا احرام باندھ سکتا ہے۔

☆......جو شخص مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کر کے حلال ہونے کے بعد کچھ دن کے

---

(۱) (فللمکی) وکذا المدنی لثبوت قبلتها بالوحی (اصابة عینها) یعم المعاین و غیره لکن فی البحر أنّه ضعیف، والأصحّ أن من بینه و بینها حائل کالغائب وأقرّه المصنف قایلاً: والمراد بقوله (فللمکی) مکی یعاین الکعبة (ولغیره) أی: غیر معاینها (إصابة جهتها) بأن یبقی شیئ من سطح الوجه مسامتا للکعبة أو لهوائها.

وفی الرد: (قوله: وأقرّه المصنف) أی فی المنح، لکن قال فی شرحهٖ علی زاد الفقیر: إطلاق المتون والشروح والفتاویٰ یدلّ علی أنّ المذهب الراجح عدم الفرق بین ما إذا کان بینهما حائل أو لا اھـ. وفی الفتح: وعندی فی جواز التحری مع إمکان صعوده إشکال؛ لأنّ المصیر إلی الدلیل الظنی، وترک القاطع مع إمکانهٖ لایجوز. وقد قال فی الهدایة: الاستخبار فوق التحری فإذا امتنع المصیر إلی ظنی لامکان ظنی أقویٰ منه فکیف یترک الیقین مع الظن. (الدر مع الرد: (۱۳۴/۲، ۱۳۵) کتاب الصلاة، مبحث فی استقبال القبلة، ط: رشیدیه)

🗀 اتفقوا علی أنّ القبلة فی حق من کان بمکّة عین الکعبة فیلزمه التوجه إلی عینها ...... ولا فرق بین أن یکون بینه و بینها حائل من جدار أو لم یکن ...... ومن کا خارجًا عن مکّة فقبلته جهة الکعبة .... (الهندیة: (۶۳/۱) کتاب الصلاة، الباب الثالث: فی شروط الصلاة، الفصل الثالث: فی استقبال القبلة، ط: رشیدیه)

🗀 بدائع الصنائع: (۳۰۸/۱) کتاب الصلاة، فصل فی شرائط الأرکان، ط: رشیدیه.

لئے وہاں رہتا ہے وہ مکہ والوں کے حکم میں ہوتا ہے، اس کی میقات حج کے لئے حرم شریف کی حدود کے اندر اور عمرہ کے لئے حرم شریف کی حدود سے باہر ہے، اور مسجد عائشہ سے عمرہ کا احرام باندھنا افضل ہے۔(۱)

مکہ میں آیا ہوا شخص عمرہ کا احرام کہاں سے باندھے؟

☆......اگر کوئی شخص کسی بھی کام یا غرض سے مکہ مکرمہ آیا ہوا ہے، اور وہ عمرہ کرنا چاہتا ہے تو اُسے حرم کی حدود سے نکل کر تنعیم میں مسجد عائشہ یا جعرانہ یا حدود حرم سے باہر کسی اور جگہ سے احرام باندھ کر آنا ہوگا، حرم کے اندر احرام باندھنا صحیح نہیں ہوگا۔(۲)

☆......جو شخص مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد عمرہ کر کے حلال ہو کر کچھ دن کے لئے بھی وہاں رہتا ہے، وہ مکہ والوں کے حکم میں ہوتا ہے، اس لئے اس کی میقات مکہ والوں کی میقات کی طرح ہوتی ہے یعنی حج کے لئے حرم شریف کی حدود اور عمرہ کے لئے حرم شریف سے باہر مسجد عائشہ یا جعرانہ وغیرہ میں جا کر عمرہ کا احرام باندھے، اور مسجد عائشہ سے عمرہ کا احرام باندھنا افضل ہے۔(۳)

(۱، ۲، ۳) وأمّا ميقات أهل الحرم والمراد به كل من كان داخل الحرم ، سواء كان أهله أو لا ، مقيما به أو مسافرًا ، فالحرم للحج فيحرمون من دورهم ومن المسجد أفضل ، وجاز تأخيره إلى آخر الحرم (طوالع) والحل للعمرة ، والأفضل إحرامها من التنعيم من معتمر عائشة رضى الله عنها ...... وقد يتغير الميقات بتغيير الحال ...... وكذا الآفاقى أو البستانى إذا دخل مكّة أو الحرم فهو وقته للحج والحل للعمرة كل ذٰلک إذا دخله أو خرج إليه لحاجة وإن لم ينو الإقامة به فإن قصده لالحاجة ، بل للإحرام منه تاركًا وقته عمدًا لايكون من أهل ما خرج إليه لحاجةٍ أو دخل فيه فعليه العود إلى وقته والإحرام منه . (غنية الناسک : (ص: ۵۸) باب المواقيت ، فصل : وأمّا ميقات أهل الحرم ، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد السارى : (ص: ۱۱۷ ، ۱۱۸) باب المواقيت ، فصل : فى ميقات أهل الحرم ، ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗁 الدر مع الرد : (۳/۵۵۴) كتاب الحج ، مطلب : فى المواقيت ، ط: رشيديه .

مکہ میں قصداً داخل ہوا

مکہ مکرمہ میں قصداً داخل ہونے کی صورت میں میقات سے احرام باندھ کر داخل ہونا لازم ہے۔(۱)

مکہ والا آفاق سے واپسی پر کون سا حج کر سکتا ہے؟

☆......جن لوگوں کا وطن اصلی حرم یا حل میں ہے، اگر وہ لوگ کسی وجہ سے حج کے مہینے شروع ہونے سے پہلے میقات سے باہر جائیں گے (مثلاً مدینہ منورہ یا دوسرے کسی ملک) تو واپسی پر حج افراد یا قران کر سکتے ہیں، حج تمتع نہیں کر سکتے، اور اگر حج کے مہینے شروع ہونے کے بعد میقات سے باہر جائیں گے تو واپسی پر صرف افراد کر سکتے ہیں، قران اور تمتع نہیں کر سکتے۔(۲)

---

(۱) وحرم تأخير الإحرام عنها كلها لمن أى لآفاقى قصد دخول مكّة يعنى الحرم ولولحاجة غير الحج . (الدر المختار : (۲/۴۷۷) كتاب الحج ، مطلب : فى المواقيت ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۲۲۱) كتاب المناسک ، الباب الثانى : فى المواقيت ، ط: رشيديه .

التاتارخانية : (۲/۴۷۵) كتاب المناسک ، الفصل الرابع : فى بيان مواقيت الإحرام ومايلزم مجاوزتها بغير إحرام ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ولو خرج المكى إلى الكوفة لحاجة وقرن صح قرانه مسنونًا ؛ لأنّ عمرته وحجته ميقاتان فصار بمنزلة الآفاقى والإلمام لايبطل القرآن ، هكذا أطلق صاحب الهداية والمبسوط والكافى والمجمع وغيرهم ، وقيد الإمام المحبوبى فى " الجامع الصغير " ومشى عليه فى اللباب بأنّ المكى إنّما يصحّ قرانه إذا خرج إلى الآفاق قبل أشهر الحج ، فأمّا إذا دخل عليه أشهر الحج وهو بمكّة صار ممنوعًا من القران شرعًا فلايتغير ذلک بخروجه من الميقات ، هكذا روى عن محمد ...... أمّا لوخرج المكى إلى الكوفة لحاجة فى أشهر الحج أو قبلها واعتمر فى أشهر الحج وحج من عامه ، فلايكون متمتعابالاتفاق سواء ساق الهدى أو لم يسقه لوجود الإلمام الصحيح كذا فى عامة الكتب . (غنية الناسک : (ص: ۲۲۴ ـ ۲۲۶) باب التمتّع ، فصل : فى تصور وجود قران المكى وعدم تصور تمتّعه وتصور كليهما للآفاقى الّذى صار مكيا ، ط:إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۳۷۸) باب القران ، فصل : فى قران المكى ، وأيضًا : (ص: ۳۸۴) باب التمتّع ، فصل : فى شرائط التمتّع وهى أحد عشر ، الحادى عشر : أن يكون آفاقيًا ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)=

☆......جن لوگوں نے حرم یا حل میں وطن اصلی نہیں بنایا صرف ملازمت یا تجارت وغیرہ کے لئے حرم یا حل میں مقیم ہیں، اگر یہ لوگ حج کے مہینے شروع ہونے سے پہلے میقات سے باہر جائیں گے تو واپسی پر افراد یا تمتع یا قران کر سکتے ہیں، اور اگر حج کے مہینے شروع ہونے کے بعد میقات سے باہر جائیں گے تو واپسی پر صرف افراد کر سکتے ہیں، تمتع اور قران نہیں کر سکتے، خواہ ان کا وطن اصلی ہو یا نہ ہو۔(۱)

مکہ والوں کے لئے اشہر حج میں عمرہ کرنا

☆......مکہ والے اور جو شخص مکہ والوں کے حکم میں ہے یعنی میقات کے اندر یا عین میقات پر رہنے والے لوگ یا جو شخص اشہر حج سے پہلے سے مکہ مکرمہ میں مقیم ہے اگر ان لوگوں کا اسی سال حج کرنے کا ارادہ ہے تو اشہر حج (شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ) میں ان کے لیے عمرہ کرنا مکروہ ہے، اور اگر اسی سال حج کرنے کا ارادہ نہیں ہے تو اشہر حج میں عمرہ کرنا مکروہ نہیں ہے۔(۲)

= الفتاوٰی الهندية : (۱/۲۳۹) كتاب المناسك ، الباب السابع فی القران والتمتّع ، ط: رشيديه .

(۱) وأمّا الآفاقی إذا دخل الميقات أو دخل مكّة بعمرة وحل منها قبل أشهر الحج ، فإن مكث بها حتى دخل أشهر الحج فهو كالمكی بالاتفاق وإن خرج إلى الآفاق قبل أشهر الحج، فكالآفاقی بالاتفاق أو فيها فكالمكی عند أبی حنيفة ، إلّا أن يعود إلى أهلهٖ وكالآفاقی عندهما . (غنية الناسك : (ص: ۲۲۷) باب التمتّع ، فصل : تصور وجود قران المكی وعدم تصور تمتّعه وتصور كليهما للآفاقی الّذی صار مكيًّا ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۳۶۴) باب القران : فی شرائط صحة القرآن ، السادس : أن يكون آفاقيًا ولو حكمًا ، وأيضًا فيه : (ص: ۳۸۴) باب التمتّع ، فصل فی شرائطهٖ ، الحادی عشر أن يكون من أهل الآفاق ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۲/۵۳۹) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

(۲) (ويكره فعلها فی أشهر الحج لأهل مكّة ومن بمعناهم) أی من المقيمين ومن فی داخل الميقات ؛ لأنّ الغالب عليهم أن يحجوا فی سنتهم فيكونوا متمتعين وهم عن التمتّع ممنوعون ،=

☆......اسی سال حج کا ارادہ ہوتے ہوئے عمرہ کیا پھر حج کیا تو حدود حرم میں دَمِ جبر دینا لازم ہوگا۔(۱)

مکہ والے احرام کہاں سے باندھیں؟

☆......مکہ والے حج کا احرام حرم کی حدود کے اندر سے باندھیں، اور عمرہ کا احرام حرم کی حدود سے باہر نکل کر ''حل'' میں باندھیں، البتہ عمرہ کا احرام مسجد عائشہ سے باندھنا زیادہ بہتر ہے۔(۲)

= وإلاَّ فلا منع للمكى عن العمرة المفردة فى أشهر الحج ، إذا لم يحجّ فى تلك السنة ومن خالف فعليه البيان و اتيان البرهان . (إرشاد السارى : (ص: ٦٥٢) باب العمرة ، فصل : فى وقتها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ١٩٩) باب العمرة ، وتسمٰى الحج الأصغر ، عمرة المكى فى أشهر الحج ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (٢/٤٧٣) كتاب الحج ، مطلب : أحكام العمرة ، ط: سعيد .

(١) لاقران لأهل مكّة أى حقيقةً أو حكمًا ولا لأهل المواقيت ...... فمن قرن منهم كان مسيئًا وعليه دم جبر ...... (إرشاد السارى : (ص: ٣٧٨) باب القران ، فصل : فى قران المكى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ ليس لأهل مكّة وأهل المواقيت ومن بينهاو يين مكّة تمتّع ، فمن تمتّع منهم كان عاصيًا ومسيئًا وعليه لإسائته دم . (إرشاد السارى : (ص: ٣٨٥ ، ٣٨٦) باب التمتّع ، فصل : فى تمتّع المكى ومن فى معناه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ٢٢٠) باب التمتّع ، فصل ، ط: إدارة القرآن .

▭ والمكى ومن فى حكمهٖ يفرد فقط ، ولو قرن أو تمتّع جاز و أساء وعليه دم جبر . (الدر مع الرد : (٢/٥٣٩) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

(٢) وأمّا ميقات أهل الحرم والمراد به كل من كان داخل الحرم سواء كان أهله أو لا ، مقيما به أو مسافرًا فالحرم للحج ، فيحرمون من دورهم ومن المسجد أفضل ، وجاز تاخيره إلى آخر الحرم (طوالع) والحل للعمرة ، والأفضل إحرامها من التنعيم من معتمر عائشة رضى الله عنها . (غنية الناسک : (ص: ٥٧ ، ٥٨) باب المواقيت ، فصل : وأما ميقات أهل الحرم ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ١١٧) باب المواقيت ، فصل : فى ميقات أهل الحرم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ الدر مع الرد : (٢/٤٧٨) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، ط: سعيد .

☆...... مکہ والے یا جولوگ میقات کے باہر سے آکر مکہ مکرمہ میں عمرہ یا حج کے لئے رہائش پذیر ہو گئے ان کے لئے عمرہ کرتے وقت حرم کی حدود سے باہر حل سے احرام باندھنا لازم ہے، اگر ان میں سے کوئی شخص حدود حرم کے اندر اپنے مکان سے احرام باندھ کر عمرہ کرے گا تو حدود حرم میں دم دینا لازم ہوگا۔

☆ مکہ والے حج کا احرم اپنے مکان سے باندھیں گے۔

دونوں میں فرق یہ ہے کہ حج حدود حرم سے باہر عرفات کے میدان میں ہوتا ہے اور عمرہ حدود حرم کے اندر بیت اللہ اور صفا مروہ میں ہوتا ہے، اس لئے حج کا احرام حدود حرم سے باندھ کر باہر جانا ہے، اور عمرہ کا احرام حدود حرم کے باہر سے باندھ کر حرم کے اندر جانا ہے تاکہ سفر کا تحقُّق ہو۔(۱)

مکہ والے تمتع نہ کریں

مکہ میں رہنے والے اور جولوگ میقات کے اندر حل میں رہتے ہیں، اسی طرح جو شخص اشہر حج سے پہلے سے مکہ میں مقیم ہیں ان کے لئے تمتع کرنا جائز نہیں، صرف حج

---

۱) مـن مكّة بمكّة مكيا أو افاقيًا فميقاته فى الحج الحرم ...... وميقاته فى العمرة من أدنىٰ الحل ، ولو بـأقـلّ مـن خطوة من أىّ جانب شاء ليتحقق وقوع السفر ؛ لأنّ أداء الحج فى عرفة و هى فى الحل ، فيـكـون الإحرام من الحرم ، وأداء العمرة فى الحرم فيكون الإحرام من الحل ليجمع فى إحرامه بين الـحـل والحرم إذ هو شرط فى كل إحرام ، فإن أحرم بها فى الحرم انعقد وعليه دم الا ان خرج بعدم إحـرامه إليه . (الفقه الاسلامى وأدلّته : (٣/ ٦٩) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل ، المبحث الثالث ، المطلب الثانى : ميقات الحج والعمرة المكانى ، ط: دار الفكر بيروت)

🗁 (قـولـه : لـلـمـكـى الحرم للحج والحل للعمرة) أى ميقات للمكى إذا أراد الحج الحرم ، فإن أحـرم له من الحل لزمه دم ، وإذا أراد العمرة الحل ،فإذا أحرم بها من الحرم لزمه ؛ لأنّه ترک ميقاته فيهما وهو بجمع عليه والمراد بالمكى من كان داخل الحرم سواء كان بمكّة أو لا ، وسواء كان من أهله أو لا .(البحر الرائق : (٢/ ٣١٩) كتاب الحج ، قبيل : باب الإحرام ، ط: سعيد)

🗁 الـدر مع الرد : (٢/ ٤٧٨) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، قبيل ، فصل : فى الإحرام، ط: سعيد .

افراد کریں، اگر کسی نے حج تمتع کیا تو ہو جائے گا، لیکن دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

مکہ والے حج کا احرام کہاں سے باندھیں

''مکہ والے احرام کہاں سے باندھیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۳۵/٤)

مکہ والے حج کے ایام میں عمرہ نہ کریں

مکہ والوں کے لئے حج کے ایام میں عمرہ کرنا مکروہ ہے، حج کے ایام کے علاوہ باقی دنوں میں عمرہ کرنا بلا کراہت درست ہے۔(۲)

مکہ والے صرف حج افراد کریں

مکی اور جو لوگ مکہ والوں کے حکم میں ہیں، یعنی عین میقات یا میقات کے اندر رہنے والے ہیں، ان کے لئے تمتع اور قران منع ہے صرف حج افراد کر سکتے ہیں، اگر مکہ والوں نے حج تمتع اور حج قران کر لیا تو حج ہو جائے گا البتہ دَم دینا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) تخریج ''مکہ والے صرف حج افراد کریں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۲) السّنة كلها وقت لها إلاَّ أنّه يكره تحريمًا انشاء إحرامها فى الأيّام الخمسة . (إرشاد السارى : (ص: ۶۵۵) باب العمرة ، فصل فى وقتها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۹۷) باب العمرة وتسمّٰى الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن .

الفتاوىٰ الهندية : (۲۳۷/۱) كتاب المناسک ، الباب السادس فى العمرة ، ط: رشيديه كوئٹه.

(۳) لاقران لأهل مكّة أى حقيقةً أو حكمًا ولا لأهل المواقيت ...... فمن قرن منهم كان مسيئًا وعليه دم جبر ...... (إرشاد السارى : (ص: ۳۷۸) باب القران ، فصل : فى قران المكى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

ليس لأهل مكّة وأهل المواقيت ومن بينهاو يين مكّة تمتّع ، فمن تمتّع منهم كان عاصيًا ومسيئًا وعليه لإسائته دم . (إرشاد السارى : (ص: ۳۸۵ ، ۳۸۶) باب التمتّع ، فصل : فى تمتّع المكى ومن فى معناه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۲۰) باب التمتّع ، فصل ، ط: إدارة القرآن .

والمكى ومن فى حكمهٖ يفرد فقط ، ولو قرن أو تمتّع جاز و أساء وعليه دم جبر . (الدر مع الرد : (۵۳۹/۲) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

مکہ والے عمرہ کا احرام کہاں سے باندھیں؟

☆...... مکہ مکرمہ سے عمرہ کرنے والوں کے لئے عمرہ کے احرام کی میقات ''حل'' ہے، اس لئے حل میں جاکر جس جگہ چاہیں احرام باندھیں لیکن تنعیم (مسجد عائشہ) سے احرام باندھنا افضل ہے، اس کے بعد جعرانہ سے احرام باندھنا افضل ہے۔(۱)

☆......مکہ والے حرم کی حدود سے باہر کہیں سے بھی عمرہ کا احرام باندھ سکتے ہیں، البتہ تنعیم سب سے قریب ہے اس لئے وہاں سے احرام باندھنا آسان ہے۔(۲)

''مکہ والے احرام کہاں سے باندھیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

مکہ والے قران نہ کریں

مکہ میں رہنے والے اور جو لوگ میقات کے اندر حل میں رہتے ہیں، اسی طرح جو شخص اشہر حج سے پہلے سے مکہ میں مقیم ہے ان کے لئے قران کرنا جائز نہیں، صرف حج افراد کریں، اگر قران کریں گے تو ہو جائے گا لیکن دم دینا لازم ہوگا۔(۳)

(۱، ۲) وأمّا ميقات أهل الحرم والمراد به كل من كان داخل الحرم سواء كان أهله أو لا، مقيما به أو مسافرًا فالحرم للحج، فيحرمون من دورهم ومن المسجد أفضل، وجاز تاخيره إلى آخر الحرم (طوالع) والحل للعمرة، والأفضل إحرامها من التنعيم من معتمر عائشة رضى الله عنها ثم من الجعرانة. (غنية الناسک: (ص: ۵۷، ۵۸) باب المواقيت، فصل: وأما ميقات أهل الحرم، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد السارى: (ص: ۱۱۷) باب المواقيت، فصل: فى ميقات أهل الحرم، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

🗁 الفتاوىٰ الهندية: (۱/۲۲۱) كتاب المناسک، الباب الثانى فى المواقيت، ط: رشيديه.

🗁 الدر مع الرد: (۲/۴۷۸) كتاب الحج، مطلب فى المواقيت، ط: سعيد.

(۳) تخریج ''مکہ والے صرف حج افراد کریں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

مکہ والے نے تمتع کرلیا

مکہ والوں کو حج افراد کرنا چاہیئے ، ان کے لئے حج تمتع کرنا منع ہے، تاہم اگر حج تمتع کرلیا تو حج ہوجائے گا اور دَم دینا لازم ہوگا۔(۱)

مکھی

''موذی جانور'' عنوان دیکھیں۔(۲۱۱/٤)

مکی میقات سے باہر نکل گیا

اگر مکی شخص کسی کام یا کسی غرض سے میقات سے باہر نکل گیا تو واپسی میں اس کو بھی آفاقی کی طرح میقات سے احرام باندھنا واجب ہے، ورنہ میقات سے احرام باندھ کر ایک عمرہ کی قضا لازم ہوگی۔(۲)

ملازمت ختم ہونے کے خوف سے حج میں تاخیر کرنا

☆ ......اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے اور وہ ملازمت پیشہ آدمی ہے، اس کے

---

(۱) لیس لأهل مكّة وأهل المواقيت ومن بينهاو يين مكّة تمتّع ، فمن تمتّع منهم كان عاصيًا ومسيئًا وعليه لإسائته دم . (إرشاد السارى : (ص: ۳۸۵ ، ۳۸۶) باب التمتّع ، فصل : فى تمتّع المكى ومن فى معناه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۲۲۰) باب التمتّع ، فصل ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۵۳۹/۲) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

(۲) فإن جاوزه فليس له أن يدخل مكّة من غير إحرام ؛ لأنّه صار آفاقيا . (البحر الرائق : (۳۱۹/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد)

▭ المكى إذا خرج من مكّة لحاجة له ، فلم يجاوز الوقت ، فله أن يدخل مكّة بغير إحرام ، وإن جاوز لم يكن له أن يدخل مكّة إلاّ بإحرام ، لما بينا أن من قصد إلى موضع فحاله فى حكم الإحرام كحال أهل ذلک الموضع . (المبسوط للسرخسى : (۱۵۵/۲) كتاب الحج ، باب المواقيت ، ط: حبيبيه كوئٹه)

▭ الشامية : (۴۷۸/۲) كتاب الحج ، مطلب: فى المواقيت ، ط: سعيد .

پاس ملازمت کے علاوہ اور کوئی ذریعۂ معاش بھی نہیں ہے، اور ملازمت مستقل نہیں ہے، حج کے لئے طویل رخصت کی درخواست دینے کی صورت میں ہمیشہ کے لئے فارغ کئے جانے کا قوی اندیشہ ہے اور دوسری ملازمت آسانی سے ملنے کی اُمید نہیں ہے، تو ایسی صورت میں ملازمت مستقل ہونے تک یا حج کے لئے رخصت کے حق دار ہونے تک حج میں تاخیر کرنے سے گناہ نہیں ہوگا۔

☆ ......اگر ملازمت کے بغیر گزارہ کرنے کی گنجائش ہے یا دوسری جگہ آسانی سے ملازمت ملنے کی اُمید ہے یا کوئی اور ذریعۂ معاش ہے یا حج کے لئے رخصت مل جاتی ہے تو اس صورت میں حج میں تاخیر کرنا صحیح نہیں ہوگا، بلکہ ان صورتوں میں پہلی فرصت میں حج کرنا ضروری ہوگا ورنہ تاخیر کرتے کرتے اگر حج کے بغیر فوت ہوگیا تو سخت گنہگار ہوگا۔(۱)

---

(۱)(قوله عن أبی أمامة) قلت: فیه دلالة علی أنّ التاخیر فی الحج لأجل المرض والمراد به مایمنع عن السفر والذهاب إلی بیت اللّٰه أو لأجل الحاجة الظاهرة ...... ویجوز لمن ابتلی بمثل هٰذا الأعذار أن یؤخر إلی زوال العذر. (إعلاء السنن: (۱۰/۹) کتاب الحج، باب اشتراط الصحة، وعدم الحبس والخوف من السلطان وعدم المشقة الظاهرة وأمن الطریق لوجوب الأداء، ط: إدارة القرآن)

🗀 معارف السنن: (۶/۲۱۰) أبواب الحج عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم، باب ماجاء أن عرفة کلها موقف، ط: سعید.

🗀 (فرض) ...... (مرة) ...... (علی الفور) فی العام الأوّل عند الثانی وأصح الروایتین عن الإمام و مالک وأحمد فیفسق وترد شهادته بتأخیره أی سنینًا؛ لأنّ تأخیره صغیرة وبارتکابه مرّة لایفسق الاَّ بالإصرار بحر. و وجهه أن الفوریة ظنیة؛ لأنّ دلیل الاحتیاط ظنی، ولذا أجمعوا أنّه لو تراخی کان أداء وإن أثم بموته قبله.

وفی الرد: (علی الفور) هو الاتیان به فی أوّل أوقات الإمکان. (قوله کان أداء) أی ویسقط عنه الإثم اتّفاقًا کما فی البحر، قیل: المراد إثم تفویت الحج لا إثم التاخیر. قلت: لایخفی ما فیه بل الظاهر أن الصواب إثم التاخیر إذ بعد الأداء لاتفویت، وفی الفتح: ویأثم بالتاخیر عن أوّل سنی الإمکان فلو حج بعده ارتفع الإثم اهـ. وفی القهستانی: فیأثم عند الشیخین بالتأخیر إلی غیره بلاعذر إلاَّ إذا أدی ولو فی آخر عمره، فإنّه رافع للإثم بلاخلاف. (الدر مع الرد: (۴۵۵ـ۴۵۷) کتاب الحج، مطلب: فیمن حج بمال حرام، ط: سعید)

☆ ......موجودہ دور میں انتہائی مختصر وقت میں بھی حج ادا کرنا ممکن ہے، پہلے زمانے کی مشکلات آج کل نہیں ہیں، اس لئے حج فرض ہوتے ہی کر لینا چاہیئے، تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔

ملازمت کا سفر اور عمرہ

بعض لوگ ملازمت کے سلسلے میں سعودی عرب جاتے ہیں، اور ہوائی جہاز سے جدہ اُتر کر مکہ مکرمہ نہیں جاتے بلکہ جدّہ سے ہی ایک ہزار، ڈیڑھ ہزار، یا پانچ سو میل دور کام کے لئے چلے جاتے ہیں، ایسے لوگوں کے لئے پہلے عمرہ کرنا پھر کام کے لئے جانا ضروری نہیں ہے، کیونکہ یہ سفر عمرہ یا مکہ مکرمہ کے لئے نہیں تھا بلکہ مکہ مکرمہ کے علاوہ دوسری جگہ ملازمت کے لئے تھا، لہذا ایسے لوگ سہولت کے ساتھ جب بھی عمرہ کرنا چاہیں، کر سکتے ہیں۔(۱)

ملازمت کی تلاش میں حج کی نیت کرنا

اگر کسی آدمی کی مالی حالت ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے اُس پر حج فرض نہیں ہے اور وہ ملازمت کی غرض سے جدّہ جانا چاہتا ہے، لیکن ملازمت کے لئے ویزا نہیں مل سکتا اس لئے وہ حج کے ویزہ پر جدّہ کا ارادہ رکھتا ہے تو ایسی صورت میں حج کا ویزہ لگا کر ملازمت کی غرض سے سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ حج کی نیت ہو تو ثواب کا

---

(۱) فأمّا إذا لم يقصد ذٰلک وإنّما قصد مكانًا من الحل بحيث لم يمرّ على الحرم حل له مجاوزته بلاإحرام، فإذا حصل فيه ثم بدا له دخول مكّة لحاجة غير النسک يدخلها بلاإحرام. (غنية الناسک: (ص: ۵۴) باب المواقيت، تنبيه، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد السارى: (ص: ۱۲۱) باب المواقيت، فصل: فى مجاوزة الميقات بغير إحرام، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

🗁 الدر مع الرد: (۲/۴۷۷) كتاب الحج، مطلب فى المواقيت، ط: سعيد.

مستحق ہوگا، اگر حج کے اسباب میسر ہو جائیں تو ضرور حج کرے، ورنہ حج لازم نہیں ہے، اس طرح جانے میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔(۱)

ملازمت کے دوران حج کرلیا

اگر کسی آدمی نے حج فرض ہونے سے پہلے سعودی عرب میں ملازمت کی حالت میں حج کرلیا تو پھر استطاعت کے بعد دوبارہ اس پر حج فرض نہ ہوگا، پہلی مرتبہ حج کرنے سے فرض حج ادا ہوگیا، بعد میں جتنی دفعہ بھی کرے گا وہ سب نفل ہوگا۔(۲)

ملازم کو محرم بنا کر حج کرنا

محرم ایسے رشتہ داروں کو کہتے ہیں جس سے اس کے رشتہ کی وجہ سے نکاح جائز نہیں ہوتا، جیسے عورت کا باپ، بھائی، بھتیجا، بھانجا، ماموں، تایا، چچا اور بیٹا وغیرہ، اگر ملازم محرم نہیں ہے تو اس کو محرم کی حیثیت سے بیوی کے ساتھ حج کے لئے بھیجنا جائز نہیں ہے اس صورت میں شوہر، بیوی اور ملازم تینوں گنہگار رہوں گے۔(۳)

---

(۱) وتجريد السفر عن التجارة أحسن ، ولو اتّجر لاينقص ثوابه كالغازى إذا اتّجر كما ذكره الشارح فى السير . (البحر الرائق : (۳۰۹/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد)

▭ ففى الآية دليل على جواز التجارة فى الحج للحاج مع أداء العبادة وأنّ القصد إلى ذٰلك لايكون شركا ، ولايخرج به المكلف عن رسم الإخلاص المفترض عليه ، خلافًا للفقراء ، أمّا ان الحج دون تجارة أفضل ، لعروّها عن شوائب الدنيا وتعلق القلب بغيرها . (أحكام القرآن للقرطبى : (۴۰۹/۲) سورة البقرة ، الآية رقم : ۱۹۸ ، ط: رشيديه)

▭ أحكام القرآن لابن العربى : (۱۹۲/۱) البقرة : ۱۹۸ ، ط: دار الكتب العلمية .

(۲) الفقير إذا حج ماشيا ثم أيسر لا حج عليه هٰكذا فى فتاوىٰ قاضى خان . (الفتاوىٰ الهندية : (۲۱۷/۱) كتاب المناسك ، الباب الأوّل فى تفسير الحج و فرضيته ...... الخ ، ط: رشيديه)

▭ غنية الناسك : (ص: ۲۲) باب شرائط الحج ، تنبيه ، ط: إدارة القرآن .

▭ إرشاد السارى : (ص: ۵۶ ، ۵۷) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۳) الرابع المحرم أو الزوج لامرأة بالغة ولو عجوزًا أو معها غيرها من النساء الثقات والرجال =

ملازمین سے چندہ لے کر قرعہ اندازی کر کے حج کے لئے بھیجنا

☆ ......اگر کسی ادارہ یا کارخانہ وغیرہ کے ہر ملازم سے زبردستی ماہوار ایک مخصوص رقم چندہ کے طور پر لی جاتی ہے اور سالانہ قرعہ اندازی کر کے مثلاً دو ملازموں کو حج کے لئے بھیجا جاتا ہے تو یہ صورت درست نہیں ہے، اور اس طرح حج پر جانا جائز نہیں، زبردستی رقم جمع کرانا اور اس کی قرعہ اندازی کرنا دونوں چیزیں ناجائز ہیں۔

☆ ......اگر تمام ملازمین خوشی سے چندہ دیتے ہیں اور اس طرح قرعہ اندازی کر کے حج پر جانے کے لئے راضی ہیں تو اس صورت میں اس طرح چندہ جمع کر کے قرعہ نکال کر حج کے لئے جانا جائز ہوگا۔(۱)

= الصالحين (كبير) فى مسيرة سفر أمّا فى أقلّ منها فيجب عليها الحج والخروج إليه بغير محرم .
(غنية الناسک : (ص: ۲۶) باب شرائط الحج ، الرابع : المحرم أو الزوج ، ط: إدارة القرآن)
☐ الدر مع الرد : (۴۶۴/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .
☐ إرشاد السارى : (ص: ۷۶ ، ۷۷) باب شرائط الحج ، النوع الثانى : شرائط الأداء ، الشرط الرابع : المحرم الأمين للمرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .
(۱) عن أبى حرّة الرقاشى ، عن عمه رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لايحلّ مال امرئ الا بطيب نفس منه . (مشكاة المصابيح : (ص: ۲۵۵) كتاب البيوع ، باب الغصب والعارية ، الفصل الثانى ، ط: قديمى)
☐ والأظهر أن معناه : لاتظلموا أنفسكم ، وهو يشمل الظلم القاصر والمتعدى . (مرقاة المفاتيح : (۱۴۹/۶) كتاب البيوع ، باب الغصب والعارية ، الفصل الثانى ، ط: رشيديه)
☐ عن عمرو يثربى رضى الله تعالىٰ عنه قال : خطبنا رسول الله ﷺ فقال : لايحل لامرئ من مال أخيه شيئ إلّا بطيب نفس منه . (شرح معانى الآثار للطحاوى : (۳۷۵/۲) كتاب الكراهية ، باب الرجل يمر بالحائط أله أن يأكل منه أم لا ؟ ، ط: سعيد)
☐ السنن الكبرى للبيهقى : (۱۰۰/۶) كتاب الغصب ، باب من غصب لوحًا فأدخله فى سفينة أو بنىٰ عليه جدارًا ، ط: إدارة تاليفات اشرفيه لاهور .
☐ مجمع الزوائد : (۱۷۲/۴) كتاب البيوع ، باب الغصب ، ط: دار الفكر .
☐ لايجوز التصرد فى مال غيره بلاإذنهٖ ولا ولايته . (الدر المختار مع رد المحتار : (۳۰۰/۶) كتاب الغصب ، قبيل : فصل ، ط: سعيد)

ملتزم

☆......بیت اللہ شریف کے جنوبی مشرقی گوشہ میں حجرِ اسود نصب ہے، حجرِ اسود اور بیت اللہ شریف کے دروازے کے درمیان ڈھائی گز کے قریب دیوار کے حصہ کو ''ملتزم'' کہتے ہیں۔

☆......ہر طواف کے بعد ملتزم سے لپٹ کر دعاء مانگنا مستحب ہے، یہ دعاء کی قبولیت کا مقام ہے، اس سے رسول اللہ ﷺ اس طرح لپٹ جاتے تھے جس طرح بچہ ماں کے سینہ سے لپٹ جاتا ہے، طواف سے فارغ ہونے کے بعد موقع ملے تو اس سے لپٹ جانا چاہیئے، اور اپنا سر، سینہ اور پیٹ اس سے لگا دینا چاہیئے، دونوں ہاتھوں کو سیدھا کر کے سر کے اوپر لمبا پھیلا دینا چاہیئے اور کبھی داہنا اور کبھی بایاں رخسار اس پر رکھ کر خوب رو رو کر دعاء مانگنی چاہیئے، ہاتھ میں کتاب وغیرہ کچھ اُٹھا کر نہ رکھے، جو بھی دل میں آئے مانگے، اپنی زبان میں مانگے، اور سمجھ کر مانگے کہ رب کریم کے آستانہ پر پہنچ گیا ہوں، اس کی چوکھٹ سے لگے ہوئے کھڑا ہوں اور وہ میرے حال کو دیکھ رہا ہے اور میری آہ وزاری سن رہا ہے۔(۱)

☆......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ ''ملتزم'' ایسی جگہ ہے جہاں دعاء قبول ہوتی ہے، کسی بندہ نے وہاں ایسی دعاء نہیں کی جو قبول نہ ہوئی ہو۔(۲)

---

(۱) (ثم يأتي الملتزم) وهو ما بين الركن والباب (بعد أداء الركعتين أو قبلها ...... فيتشبث به بقرب الحجر ويضع صدره وبطنه وخده الأيمن عليه رافعًا يديه فوق رأسه داعيًا بالتضرع والابتهال مع الخضوع والانكسار مصليا على النبى المختار . (إرشاد السارى : (ص: ۱۹۵ ، ۱۹۶) باب دخول مكّة ، فصل : فى صفة الشروع فى الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۰۷) باب دخول مكّة وحرمها ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۲/۴۹۹) كتاب الحج ، مطلب : فى طواف القدوم ، ط: سعيد .

(۲) روينا عن ابن عباس أنّه كان يلتزم ما بين الركن والباب وكان يقول ما بين الركن والباب =

☆......احرام کی حالت میں ملتزم سے نہ لپٹے، کیونکہ موجودہ زمانے میں اس کو بھی خوشبو لگا دیتے ہیں۔(۱)

ملتزم میں دعاء قبول ہوتی ہے

حجرِ اسود والے کونے اور خانۂ کعبہ کے دروازے کی درمیانی جگہ کو "ملتزم" کہتے ہیں، یہ حصہ تقریباً دو میٹر ہے، اس جگہ پر دعاء قبول ہوتی ہے۔

اس مقام پر سنت یہ ہے کہ طواف سے فارغ ہونے کے بعد بیت اللہ کی دیوار سے اس طرح چمٹ کر دعاء کرے کہ رخسار، سینہ اور ہاتھ چمٹے ہوئے ہوں۔(۲)

= بدعاء الملتزم لایلزم ما بینهما أحد یسأل اللّٰه شیئًا الّا أعطاه إیّاه . (السنن الصغریٰ للبیهقی مع شرحه المنة الکبریٰ للأعظمی : (۳۶۳/۴) رقم الحدیث : ۱۷۳۹ ، کتاب المناسک ، باب طواف الوداع ، ط: مکتبة الرشد)

(۱) الطیب کل شيئ له رائحة مستلذة ، ویعده العقلاء طیبًا کذا فی السراج الوهاج . (الفتاویٰ الهندیة : (۲۴۰/۱) کتاب المناسک ، الباب الثانی : فی الجنایات ، الفصل الأوّل : فیما یجب بالتطیب والدهن ، ط: رشیدیه)

▭ حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۷۴۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: قدیمی .

▭ إرشاد الساری : (ص: ۴۴۰) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الثانی : فی الطیب ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

▭ درء المفاسد أولیٰ من جلب المنافع . (الاشباه والنظائر لابن نجیم : (ص: ۹۱) القاعدة الخامسة : الضرر یزال ، درء المفاسد أولیٰ من جلب المنافع ، ط: قدیمی)

ـــ حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۹) کتاب الطهارة ، فصل فیما یجوز به الاستنجاء ، ط: قدیمی .

(۲) (ثم یأتی الملتزم) وهو ما بین الرکن والباب (بعد أداء الرکعتین أو قبلها ...... فیتشبث به بقرب الحجر ویضع صدره وبطنه وخده الأیمن علیه رافعًا یدیه فوق رأسه داعیًا بالتضرع والابتهال مع الخضوع والانکسار مصلیا علی النّبی المختار . (إرشاد الساری : (ص: ۱۹۵ ، ۱۹۶) باب دخول مکّة ، فصل : فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۱۰۷) باب دخول مکّة وحرمها ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۴۹۹/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعید .

چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے طواف کیا، نماز پڑھی پھر حجرِ اسود کا بوسہ لینے کے بعد حجرِ اسود اور دروازے کے درمیان اس طرح کھڑے ہوئے کہ اپنا سینہ، ہاتھ اور رخسار بیت اللہ کی دیوار سے چمٹایا اور فرمایا "میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے"۔(۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حجرِ اسود اور دروازے کے درمیان جو بھی دعاء کرتا ہے قبول ہوتی ہے۔(۲)

مل والے حج پر بھیجتے ہیں

اگر مل والے ہر سال قرعہ اندازی کر کے ایک یا چند آدمیوں کو حج پر بھیجتے ہیں تو ان کے خرچ پر حج پر جانے کی گنجائش ہوگی، (۳)

---

(۱) عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه قال : طفت مع عبد الله بن عمرو فلما فرغنا من السبع ركعنا في دبر الكعبة ، فقلت : ألا نتعوذ بالله من النّار ؟ قال : أعوذ بالله من النّار ، ثم مضٰى فاستلم الركن ، ثم قام بين الحجر والباب ، فألصق صدره ويديه وخده إليه ثم قال : هٰكذا رأيت رسول الله يفعل ، رواه ابن ماجه . (إعلاء السنن : (۱۰/ ۲۱۶ ، ۲۱۷) كتاب الحج ، باب يستحب أن يشرب المودع من ماء زمزم ويلتزم الملتزم ، ط: إدارة القرآن)

سنن ابن ماجه : (ص: ۲۱۲) كتاب المناسك باب الملتزم ، ط: قديمي .

سنن أبي داود : (۱/ ۲۷۵) كتاب المناسك ، باب الملتزم ، ط: رحمانيه .

(۲) روينا عن ابن عباس أنّه كان يلتزم ما بين الركن والباب وكان يقول ما بين الركن والباب بدعاء الملتزم لايلزم ما بينهما أحد يسأل الله شيئًا الّا أعطاه إيّاه . (السنن الصغرٰى للبيهقي مع شرحه المنة الكبرٰى للأعظمي : (۴/ ۳۶۳) رقم الحديث : ۱۷۳۹ ، كتاب المناسك ، باب طواف الوداع ، ط: مكتبة الرشد)

(۳) كتاب الهبة ...... وشرائط صحتها في الواهب العقل والبلوغ والملك ...... وفي الموهوب له أن يكون مقبوضًا . (الدر المختار مع الرد : (۵/ ۶۸۸) كتاب الهبة ، ط: سعيد)

وتتم الهبة بالقبض الكامل . (الدر مع الرد : (۵/ ۶۹۰) كتاب الهبة ، ط: سعيد)

أن الفقير إذا وصل إلى المواقيت ، صار حكمه حكم أهل مكّة ، فيجب وإن لم يقدر على الراحلة . (منحة الخالق على البحر الرائق : (۲/ ۳۱۲) كتاب الحج ، ط: سعيد) =

اگرچہ ان کی اکثر آمدنی سودی قرضہ سے ہوتی ہے، اس بارے میں ملازم کا حکم الگ ہے اور مل والے کا حکم الگ ہے، دونوں کے حکم کو ایک سمجھنا درست نہیں ہے۔(۱)

ممانی

ممانی محرم نہیں ہے، اس لئے اس کو حج وغیرہ کے سفر میں ساتھ لے جانا جائز نہیں۔(۲)

ممنوعاتِ احرام کا ارتکاب

☆......اگر بلا عذر ممنوعاتِ احرام میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا جائے تو کہیں قربانی واجب ہوتی ہے، کہیں صدقہ واجب ہوتا ہے۔

= بدائع الصنائع : (۱۲۰/۲) کتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط فرضيته ، ط: سعيد .

فتح القدير : (۴۱۹/۲) كتاب الحج ، ط : رشيديه .

(۱) غلب على ظنه أنّ أكثر بيوعات أهل السوق لاتخلو عن الفساد ، فإن كان الغالب هو الحرام تنزه عن شرائه ، ولكن مع هٰذا لو اشتراه يطيب له . قال الحموى : قوله : ولكن مع هٰذا لو اشتراه يطيب له ، و وجهه أن كون الغالب فى السوق الحرام لايستلزم كون المشترى حرامًا لجواز كونه من الحلال المغلوب والأصل الحل . (الأشباه والنظائر : (۳۴۴/۱) النوع الثانى ، القاعدة الثانية : إذا اجتمع الحلال والحرام ...... ط: دارالكتب العلمية)

إمداد الأحكام : (۵۳۳/۳ ـ ۵۳۵) كتاب الإجارة ، ط: دار العلوم .

(۵) (الرابع) أى من شرائط الأداء فى خصوص حق النّساء (المحرم الأمين) وهو كل رجل مامون عاقل بالغ ، مناكحتها حرام عليه بالتابيد سواء كان بالقرابة أو الرضاعة أو الصهرية بنكاح أو سفاح فى الأصح ، كذا ذكر الكرخى وصاحب الهداية فى باب الكراهة . (إرشاد السارى : (ص: ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثانى : شرائط الأداء ، الشرط الرابع المحرم الأمين للمرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : (۴۶۴/۲) كتاب الحج ، مطلب فى قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۲۶، ۲۷) باب شرائط الحج ، الرابع : المحرم أو الزوج ، ط: إدارة القرآن.

☆......اگر عذر کی وجہ سے ممنوعاتِ احرام میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا جائے تو اس کو اگر بلا عذر کرنے سے قربانی واجب ہوتی ہے تو اب اس کو اختیار دیا جائے گا کہ چاہے وہ قربانی کرے، چاہے قربانی کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقۂ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت دیدے، چاہے تین روزے رکھ لے اور یہ روزے جہاں چاہے رکھے، اور جس وقت چاہے رکھے۔(۱)

اور اگر بلا عذر ان ممنوعات کے ارتکاب سے صدقہ واجب ہوتا ہے تو اب عذر کی وجہ سے ارتکاب کرنے کی صورت میں اختیار دیا جائے گا چاہے صدقہ دیدے اور اگر چاہے تو ہر صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔(۲)

---

(۱) (وما ذكرنا من لزوم الدم والصدقة عينًا) أى معينًا (فى الأنواع الثلاثة) أى المتقدمة من اللبس والطيب والحلق ، وكذا حكم القلم لعذر كما سيأتى (إنّما هو) أى باعتبار حكمه المطلق (فى حالة الاختيار بأن ارتكب المحظور بغير عذر ، أمّا فى حالة الاضطرار بأن ارتكبه بعذر كمرض أو علة) أى ضرورة (فهو) أى صاحبه (مخير بين الصيام) أى صيام ثلاثة أيّام (والصدقة) أى على ستّة مساكين لكل مسكين نصف صاع (والدم) . (إرشاد السارى : (ص: ۴۷۰) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثالث فى الحلق وإزالة الشعر وقلم الأظفار ، فصل : فى ارتكاب المحظورات الثلاث السابقة بعذر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۲۳۸ ، ۲۳۹) باب الجنايات ، مقدمه : فى ضوابط ينبغى حفظها لعموم نفعها فى الفصول الآتية ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۵۴۳/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) (وأمّا ما يجب فيه الصدقة) أى فيما فعله عن عذر بأن طيّب ربع عضو أو لبس أقلّ من يوم (ففيه يخير بين الصوم والصدقة) أى وجوب تخيير وإلّا فيجوز له اختيار الدم أيضًا (فإن شاء تصدق بنصف صاع) أى فيما أطلق عليه الصدقة (أو ما وجب عليه من الصدقة) أى مما أوجبوا عليه من أن يطعم شيئًا (ولو أقلّ من نصف صاع على مسكين) فأو هذه للتنويع وأمّا قوله : (أو صام عنه يومًا) أى عن نصف صاع فهى للتخيير . (إرشاد السارى : (ص: ۴۷۲) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثالث فى الحلق وإزالة الشعر و قلم الأظفار فصل : فى ارتكاب المحظورات الثلاث السابقة بعذر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۲۳۸ ، ۲۳۹) باب الجنايات ، مقدمه فى ضوابط ينبغى حفظها لعموم نفعها فى الفصول الآتية ، ط: إدارة القرآن . =

☆......بہتر یہ ہے کہ مسکینوں کو صدقہ کرنے کی صورت میں یہ مسکین مکہ مکرمہ کے رہنے والے ہوں، ان مسکینوں کی تعداد "چھ" ہونا ضروری ہے، اگر کوئی شخص چھ مسکینوں کی مقدار صدقۂ فطر تین یا چار مسکینوں کو دیدے تو کافی نہیں ہوگا۔(۱)

☆......عذر کی مثالیں یہ ہیں:

(۱) "بخار" مثلاً بخار کی وجہ سے سر ڈھانک لیا یا کوئی سلا ہوا کپڑا پہن لیا۔

(۲) "سردی" مثلاً سردی کے دوران بغیر سلا ہوا گرم کپڑا نہ ہونے کی وجہ سے سلا ہوا کپڑا پہن لیا۔

(۳) "زخم" پر پٹی لگانے کے لئے زخم کی جگہ سے بال صاف کردیئے یا خوشبودار مرہم لگادیا۔

(۴) "دردِ سر" مثلاً سر کا درد دور کرنے کے لئے کوئی خوشبودار مرہم یا لیپ لگالیا۔

(۵) "جوئیں" مثلاً جوؤں کی وجہ سے سر گنجا کرلیا۔

= وأيضًا فيه : (ص: ٢٦١) باب الجنايات ، فصل : فيما ارتكب المحظورات الأربعة بعذر ، ط: إدارة القرآن .

الشامية : (٥٥٨/٢) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(١) قوله (على ستة مساكين) كل واحد بنصف صاع ، حتى لو تصدق بها على ثلاثة أو سبعة فظاهر كلامهم أنّه لايجوز ؛ لأنّ العدد منصوص عليه وعلى قول من اكتفٰى بالإباحة ينبغي أنّه لو غدى مسكينًا واحدا وعشاه ستة أيّام ان يجوز أخذًا من مسئلة الكفارات . نهر تبعًا للبحر . قوله : (اين شاء) أى فى غير الحرم أو فيه ولو على غير أهله لإطلاق النص بخلاف الذبح والتصدق على فقراء مكّة أفضل . " بحر " وكذا الصوم لايتقيّد بالحرم فيصومه أين شاء كما أشار إليه فى البحر ، وصرح به فى الشرنبلالية عن الجوهرة وغيرها . (الشامية : ٥٥٨/٢) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: رشيديه)

الفتاوىٰ الهندية : (٢٤٤/١) كتاب المناسك ، الباب الثامن فى الجنايات ، الفصل الثالث فى حلق الشعر و قلم الأظفار ، مسائل تتعلق بالفصول السابقة ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ٢٦٤) باب الجنايات ، فصل : فى شرائط كفاراتها الثلاث ، مطلب : فى شرائط جواز الصدقة ، ط: إدارة القرآن .

☆ ......عذر کے لئے یہ ضروری نہیں کہ ہر وقت رہے، نہ یہ ضروری ہے کہ اس سے مرجانے کا خوف ہو، بلکہ صرف تکلیف اور مشقت کا ہونا کافی ہے۔

☆ ......خطا، نسیان، بیہوشی، مجبور ہونا، سونا اور مفلس ہونا عذر نہیں ہے بلکہ ان حالتوں میں جو جنایت صادر ہوگی اس کا کفارہ دینا لازم ہوگا، البتہ آخرت کا گناہ اس کے ذمہ نہ ہوگا۔

مجبور ہونے کی مثال یہ ہے کہ کسی نے کسی محرم سے کہا کہ اپنا سر گنجا کرلے یا خوشبودار لباس پہن لے ورنہ تجھے قتل کردوں گا۔

سونے کی مثال یہ ہے کہ کسی محرم نے سونے کی حالت میں اپنا سر چادر میں ڈھانک لیا یا اور کوئی فعل کیا۔

مفلسی سے مراد یہ ہے کہ کسی سے کوئی جنایت صادر ہوئی اور اس کی وجہ سے اس پر دَم یا صدقہ واجب ہوتا ہے اور اسکے پاس دَم دینے یا صدقہ کرنے کے لئے رقم نہیں ہے تو وہ شخص معذور نہیں اس پر جو دَم یا صدقہ واجب ہوا تھا وہ واجب رہے گا اور جب قدرت ہوگی تو دَم دینا اور صدقہ کرنا لازم ہوگا اور اگر مرتے دم تک قدرت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ سے معافی کی اُمید ہے۔(۱)

---

(۱) ومن الأعذار : الحمى و البرد والحر والجرح والقرح والصُّداع والشقيقة والقمل ، ولايشترط دوام العلة ولاأدائها إلى التلف ، بل وجودها مع تعب ومشقة يبيح ذٰلک ، وأمّا الخطأ والنسيان والإغماء والإكراه والنوم والرق وعدم القدرة على الكفارة فليست بأعذار فى حق التخيير ولو ورتكب المحظور بغير عذر فواجبه الدم عينًا أو الصدقة فلايجوز عن الدم طعام ولاصيام ولاعن الصدقة صيام فإن تعذر عليه ذٰلک بقى فى ذمّته . (إرشاد السارى : (ص: ۴۷۰ ـ ۴۷۳) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثالث : فى الحلق وإزالة الشعر وقلم الأظفار ، فصل : ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک : (ص: ۲۶۱) باب الجنايات ، فصل : فيما إذا ارتكب المحضورات الأربعة بعذر ، ط: إدارة القرآن .

🗁 الدر مع الرد : (۵۵۷/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

ممنوعاتِ احرام کب ختم ہوتے ہیں؟

حج میں بال کٹوانے کے بعد طوافِ زیارت سے پہلے احرام کے تمام ممنوعات جائز ہوجاتے ہیں، لیکن میاں بیوی کا تعلق (صحبت) جائز نہیں جب تک کہ طوافِ زیارت نہ کرلے۔(۱)

ممنوعِ احرام عذر سے کرلیا

اگر کوئی محرم، احرام کے ممنوعات میں سے کوئی کام عذر سے کرلے گا تو جزاء دینی واجب ہوگی، اور اگر کوئی واجب عذر کی وجہ سے ترک کردے گا تو جزاء دینی لازم نہیں ہوگی۔(۲)

ممنوع اوقات میں طواف کے نفل ادا کرنا

''طواف کے نفل ممنوع اوقات میں پڑھنا'' عنوان دیکھیں۔(۱۲۶/۳)

---

(۱) حکمه التحلل فيباح به جميع ما حظر بالإحرام من الطيب والصيد ولبس المخيط وغير ذٰلک الّا الجماع ودواعيه فإنّه وتوابعه يتوقّف حلّه على الطواف . (إرشاد السارى : (ص: ۳۲۶) باب مناسک منٰى ، فصل : فى حكم الحلق ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۷۶) باب طواف الزيارة ، مطلب فى حكم الحلق ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۵۱۷/۲) كتاب الحج ، مطلب : فى رمى جمرة العقبة ، ط: سعيد .

(۲) المحرم إذا جنٰى عمدًا بلاعذر يجب عليه الجزاء ...... والإثم ...... وإن جنٰى بغير عمد ...... أو بعذر فعليه الجزاء دون الإثم . ولا بد من التوبة على كل حال . (إرشاد السارى : (ص: ۴۲۲) باب الجنايات ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

ولو ترک شيئًا من الواجبات بعذر لاشيئ عليه على ما فى البدائع . (إرشاد السارى : (ص: ۵۰۸) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فى أفعال الحج ، فصل : فى ترک الواجبات بعذر ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۳۸ ، ۲۳۹) باب الجنايات ، مقدّمة : فى ضوابط ...... ، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد : (۵۴۳/۲ ، ۵۴۴) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

منجن

☆......اگر منجن یا ٹوتھ پیسٹ میں لونگ، کافور، الائچی یا کوئی اور خوشبودار چیزیں ڈالی گئی ہوں اور وہ پکی نہ ہوں اور خوشبودار چیز مقدار کے اعتبار سے کم ہو اور منجن کے پاؤڈر کی مقدار زیادہ ہو تو ایسا منجن احرام کی حالت میں استعمال کرنا مکروہ ہے، مگر دَم یا صدقہ واجب نہ ہوگا۔

☆......اگر منجن یا ٹوتھ پیسٹ میں خوشبودار چیزوں کی مقدار زیادہ ہے اور منجن کے پاؤڈر کی مقدار کم ہے تو اس صورت میں چونکہ منجن یا ٹوتھ پیسٹ پورے منہ یا اکثر حصہ میں لگ جائے گا لہٰذا دَم واجب ہوگا۔

☆......اگر منجن یا ٹوتھ پیسٹ سادہ ہے اور اس میں کسی قسم کی خوشبو یا خوشبودار چیز نہیں ملائی گئی تو وہ استعمال کرنا جائز ہے، اس سے دَم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔

☆......اور اگر شک ہے تو احتیاط کرنا بہتر ہے۔(۱)

(۱) فلو أكل طيبًا كثيرًا وهو أن يلتصق بأكثر فمه يجب الدم ، وإن كان قليلاً بأن لم يلتصق بأكثر فمه فعليه الصدقة ، هٰذا إذا أكله كما هو من غير خلط ، أو طبخ فلو جعله فى الطعام وطبخه فلابأس بأكله ؛ لأنّه خرج من حكم الطيب وصار طعامًا وكذٰلک كل ماغيرته النّار من الطيب فلا بأس بأكله ، ولو كان ريح الطيب يوجد منه وإن لم يتغيره النّار يكره أكله إذا كان يوجد منه رائحة الطيب ، وإن أكل فلاشيئ عليه كذا فى شرح الطحاوى . وفى الفتح: فإن جعله فى طعام قد طبخ كالزعفران والافاويه من الزنجبيل والدارصينى يجعل فى الطعام فلا شيئ عليه ، فعن ابن عمر أنّه كان يأكل السكباج الاصفر وهو محرم . وإن لم يطبخ بل خلطه بمايؤكل بلاطبخ كالملح وغيره ، فإن كانت رائحته موجودة كره ولاشيئ عليه إذا كان مغلوبًا ، فإنّه كالمستهلک ، أمّا إذا كان غالبًا فهو كالزعفران الخالص فيجب الجزاء ، وإن لم تظهر رائحته ، ولو خلطه بمشروب وهو غالب ففيه الدم وإن كان مغلوبًا فصدقة الاّ أن يشر به مرارًا فدم ، فإن كان للتداوى خيّر . انتهى . (غنية الناسک : (ص: ۲۴۶، ۲۴۷) باب الجنايات ، مطلب : فى أكل الطيب وشربه ، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد السارى : (ص: ۴۴۴، ۴۴۵) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى : فى الطيب ، فصل : فى أكل الطيب وشربه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة . =

☆ ......مسواک کرنا ہر حال میں جائز ہے، سنت ہونے کی وجہ سے اس پر کسی قسم کی پابندی نہیں ہے۔(۱)

منگنی کے بعد حج کے لئے جاسکتی ہے

اگرلڑکی کی منگنی ہوگئی تو لڑکی اپنے باپ، بھائی یا کسی بھی محرم کے ساتھ حج کے لئے جاسکتی ہے۔(۲)

جس کے ساتھ منگنی ہوئی ہے اس کے ساتھ حج کے لئے نہیں جاسکتی ، اور محرم کے ساتھ حج پر جانے کے لئے جس کے ساتھ منگنی ہوئی ہے اس سے اجازت لینا بھی ضروری نہیں ہے کیونکہ منگنی سے نکاح نہیں ہوتا بلکہ وعدہ ہوتا ہے، اور وعدہ کرنے سے دونوں میاں بیوی نہیں ہوتے۔(۳)

= الدر مع الرد : (۲/۵۴۴، ۵۴۵) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید

(۱) فصل فی مباحاته ...... (والسواک) أی استعمال المسواک . (إرشاد الساری : (ص: ۱۷۳) باب الإحرام ، فصل فی مباحاته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۹۲) باب الإحرام ، فصل فی مباحات الإحرام ،ط : إدارة القرآن .

وله أن یستاک ، وعن عمر بن عبد العزیز أنّه کان یستاک وهو محرم ، رواه سعید بن منصور . (البحر العمیق : (۲/۷۰۸) الباب السابع : فی الإحرام ، الفصل السابع : مایحرم علی المحرم ومایباح له ، ط: مؤسّسة الریان المکتبة المکّة)

(۲) قوله : (ومحرم أو زوج لامرة فی سفر) أی ویشترط محرم إلی آخره لما فی الصحیحین : لاتسافر المرأة إلّا ومعها محرم . (البحر الرائق : (۲/۵۵) کتاب الحج ، ط: رشیدیه)

الدر المختار مع رد المحتار : (۲/۴۶۴) کتاب الحج ، مطلب : فی قولهم : یقدم حق العبد علی حق الشرع ، ط: سعید .

التاتارخانیة : (۲/۴۳۴) کتاب المناسک ، شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

(۳) قال فی شرح الطحاوی : لو قال : أعطیتنیها ؟ فقال أعطیت ، إن کان المجلس للوعد فوعد ، وإن کان للعقد فنکاح . (الدر المختار مع رد الرد : (۳/۱۱ ، ۱۲) کتاب النکاح ، ط: سعید)

البحر الرائق : (۳/۱۴۷) کتاب النکاح ، ط: رشیدیه .

النهر الفائق : (۲/۱۷۸) کتاب النکاح ، ط: إمدادیة ملتان . =

منگیتر

منگنی نکاح نہیں، بلکہ نکاح کا وعدہ ہے اور نکاح کا وعدہ کرنے سے نکاح نہیں ہوتا، اور دونوں میاں بیوی نہیں ہوتے۔(۱)

اس لئے منگیتر کے ساتھ حج کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔(۲)

ہاں اگر منگنی کے بعد نکاح ہو جائے تو دونوں میاں بیوی ہیں، ایک دوسرے کے لئے حلال ہیں، اس وقت دونوں کا ایک ساتھ حج کے لئے جانا جائز ہوگا۔(۳)

= الفتاویٰ الهندية : (۲٦٧/١) كتاب النكاح ، الباب الأوّل فی تفسيره شرعا و صفته وركنه ...... الخ ، ط: رشيديه .

قوله : (ومحرم أو زوج لامرة فی سفر) أی ويشترط محرم إلی آخره لما فی الصحيحين : لاتسافر المرأة إلاَّ ومعها محرم . (البحر الرائق : (۲/۵۵) كتاب الحج ، ط: رشيديه)

الدر المختار مع رد المحتار : (۲/٤٦٤) كتاب الحج ، مطلب : فی قولهم : يقدم حق العبد علی حق الشرع ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۲/٤٣٤) كتاب المناسک ، شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

(۱) قال فی شرح الطحاوی : لو قال : أعطيتنيها ؟ فقال أعطيت ، إن كان المجلس للوعد فوعد ، وإن كان للعقد فنكاح . (الدر المختار مع رد الرد : (۳/۱۱ ، ۱۲) كتاب النكاح ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۳/۱٤٧) كتاب النكاح ، ط: رشيديه .

النهر الفائق : (۲/۱۷۸) كتاب النكاح ، ط: إمدادية ملتان .

الفتاویٰ الهندية : (۲٦٧/١) كتاب النكاح ، الباب الأوّل فی تفسيره شرعا و صفته وركنه ...... الخ ، ط: رشيديه .

(۲،۳) قوله : (ومحرم أو زوج لامرة فی سفر) أی ويشترط محرم إلی آخره لما فی الصحيحين : لاتسافر المرأة إلاَّ ومعها محرم . (البحر الرائق : (۲/۵۵) كتاب الحج ، ط: رشيديه)

الدر المختار مع رد المحتار : (۲/٤٦٤) كتاب الحج ، مطلب : فی قولهم : يقدم حق العبد علی حق الشرع ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۲/٤٣٤) كتاب المناسک ، شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

منہ بولا بھائی

منہ بولے بھائی کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ وہ محرم نہیں ہے۔(۱)

منہ بولا بیٹا

☆......وہ عورت جس نے بچپن سے کسی لڑکے کی پرورش کی اور اس کو متبنیٰ (منہ بولا) بیٹا بنایا ہے، جب کہ بچہ عورت کو ماں اور عورت لڑکے کو بیٹا کہہ کر پکارتی ہے، وہ لڑکا اس عورت کے حق میں محرم نہیں ہے، ایسے منہ بولے بیٹے کے ساتھ حج یا عمرہ کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔(۲)

(۱) والمحرم فی حق المرأة شرط ، شابة كانت أو عجوزًا ، إذا كانت بينها وبين مكّة مسيرة ثلاثة أيّام ...... والمحرم : الزوج ، ومن لايجوز مناكحتها على التابيد برضاع أو صهرية وفى الخانية : أو رحم .... (التاتارخانية : (۲/۴۳۴) كتاب المناسك ، الفصل الأوّل : فى بيان شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

🗁 الهندية : (۱/۲۱۸ ، ۲۱۹) كتاب المناسك ، الباب الأوّل : فى تفسير الحج ...... ، ط: رشيديه .

🗁 غنية الناسک : (ص: ۲۶ ، ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الأداء ، الرابع : المحرم أو الزوج لامرأة بالغة ، ط: إدارة القرآن .

(۲) (الرابع) أى من شرائط الأداء فى خصوص حق النّساء (المحرم الأمين) وهو كل رجل مأمون ، عاقل بالغ، مناكحتها حرام عليه بالتأبيد سواء كان بالقرابة أو الرضاعة أو الصهرية بنكاح أو سفاح فى الأصح ، وكذ اذكر الكرخى و صاحب الهداية فى باب الكراهة . (إرشاد السارى : (ص: ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثانى ، شرائط الأداء ، الشرط الرابع ، ط الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗁 الدر مع الرد : (۲/۴۶۴) كتاب الحج ، مطلب فى قولهم : يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد .

🗁 غنية الناسک : (ص: ۲۶ ، ۲۷) باب شرائط الحج ، الرابع : المحرم أو الزوج ، ط: إدارة القرآن .

🗁 قوله : (ومحرم أو زوج لامرأة فى سفر) أى ويشترط محرم إلى آخره لما فى الصحيحين : لاتسافر المرأة إلاَّ ومعها محرم . (البحر الرائق : (۲/۵۵) كتاب الحج ، ط: رشيديه)

کیونکہ منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹے کے حکم میں نہیں ہے، سورۃ الأحزاب میں اس کی تفصیل موجود ہے۔(۱)

☆......اگر ”منہ بولے بیٹے“ کو ڈھائی سال کی عمر کے اندر اندر دودھ پلایا ہے تو پھر وہ رضاعی بیٹا ہوگا، اس کے ساتھ حج یا عمرہ پر جانا جائز ہوگا۔(۲)

☆......اگر حج میں ساتھ جانے کے لئے منہ بولے بیٹے کے علاوہ اور کوئی محرم نہ ملے تو اس صورت میں حج کے لئے نہ جائے۔(۳)

---

(۱) ﴿ وما جعل أدعياء كم أبناء كم ذٰلكم قولكم بأفواهكم ، والله يقول الحق وهو يهدى السبيل﴾ . [الاحزاب : ۴]

(۳.۲) وشرعًا (مص من ثدى آدمية ...... فى وقت مخصوص) هو (حولان و نصف عنده ، وحولان) فقط (عندهما وهو الأصح) فتح وبه يفتى ...... لكن فى الجوهرة أنّه فى الحولين ونصف ولو بعد الفطام محرم ، وعليه الفتوىٰ واستدلوا لقول الإمام بقوله تعالىٰ : ﴿ وحمله وفصاله ثلاثون شهرًا ﴾ أى مدّة كل منها ثلاثون ...... (الدر مع الرد : (۳/۲۰۹ ، ۲۱۰) كتاب النكاح ، باب الرضاع ، ط: سعيد)

الجوهرة النيرة : (۲/۹۵) كتاب الرضاع ، ط: حقانيه ملتان .

الاختيار لتعليل المختار : (۳/۱۱۸) كتاب الرضاع ، ط: دار الفكر العربى .

(الرابع) أى من شرائط الأداء فى خصوص حق النّساء (المحرم الأمين) وهو كل رجل مأمون ، عاقل بالغ، مناكحتها حرام عليه بالتأبيد سواء كان بالقرابة أو الرضاعة أو الصهرية بنكاح أو سفاح فى الأصح ، وكذ اذكر الكرخى و صاحب الهداية فى باب الكراهة . (إرشاد السارى : (ص: ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثانى ، شرائط الأداء ، الشرط الرابع ، ط الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : (۲/۴۶۴) كتاب الحج ، مطلب فى قولهم : يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۲۶ ، ۲۷) باب شرائط الحج ، الرابع : المحرم أو الزوج ، ط: إدارة القرآن .

قوله : (ومحرم أو زوج لامرأة فى سفر) أى ويشترط محرم إلى آخره لما فى الصحيحين : لاتسافر المرأة إلاَّ ومعها محرم . (البحر الرائق : (۲/۵۵) كتاب الحج ، ط: رشيديه)

بلکہ حج کے لئے وصیت کردے۔(۱)

منہ بولے بھائی کے ساتھ حج کرنا

منہ بولا بھائی محرم نہیں ہے اس لئے اس کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے اور اس کو محرم ظاہر کرنا درست نہیں ہے اور منہ بولے بھائی کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

اگر کسی عورت نے منہ بولے بھائی کے ساتھ حج کرلیا تو ایسی عورت کا حج تو ہوجائے گا لیکن محرم کے بغیر سفر پر جانے کی وجہ سے گنہگار ہوگی۔(۳)

(تنبیہ) کسی اجنبی آدمی کو بھائی بنانے سے وہ حقیقی بھائی اور محرم نہیں بن جاتا اس لئے اس سے پردہ کرنا ضروری ہے، اور اس کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے۔

---

(۱) (اعلم ان کل من وجب علیه الحج) أی حجة الإسلام أو القضاء أو النذر ...... (وعجز عن الأداء بنفسه یجب علیه الاحجاج ...... ویتحقق العجز بالموت والحبس والمنع وذهاب البصر والعرج والهرم وعدم المحرم) أی بالنسبة إلی المرأة. (إرشاد الساری: (ص: ۶۱۱) باب الحج عن الغیر، ط: الإمدادة مکّة المکرّمة)

▭ البحر الرائق: (۳/۶۳) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ط: سعید.

▭ الشامیة: (۲/۵۹۹) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، مطلب فی الفرق بین العبادة والقربة والطاعة، ط: سعید.

(۲،۳) ولو حجت بغیر محرم جاز حجها بالاتفاق، کما لو تکلّف رجل مسألة النّاس وحج، ولکنها تکون عاصیة، ومعنٰی قولهم: لایجوز لها أن تحج بغیر محرم: لایجوز لها الخروج إلی الحج، وأمّا الحج فیجوز. (إرشاد الساری: (ص: ۶۷) باب شرائط الحج، النوع الثانی، شرائط الأداء، الشرط الرابع: المحرم الأمین للمرأة، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک: (ص: ۲۹) باب شرائط الحج، الرابع: المحرم أو الزوج، ط: إدارة القرآن.

▭ الدر مع الرد: (۲/۴۶۵) کتاب الحج، مطلب فی قولهم: یقدم حق العبد علی حق الشرع، ط: سعید.

▭ من غشنا فلیس منا، والمکر والخداع فی النّار. (کنز العمال: (۳/۵۴۵) رقم الحدیث: ۲۸۲۴، الکتاب الثانی: فی الأخلاق، الباب الثانی؛ حرف المیم، المکر والخدیعة، ط: مؤسّسة الریّان،)

منیٰ

☆......منیٰ حرم کی حدود میں داخل ہے۔(۱)

یہاں کی گھاس کاٹنا اور جانوروں کو شکار کرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

البتہ مرغی، بکری، گائے، اونٹ، بھینس اور گھریلو جانوروں کو ذبح کرنا، پکانا اور کھانا جائز ہے۔(۳)

---

(۱) فإذا صلى بمكّة يوم التروية (ثامن الشهر خرج إلى منٰى) قريبة من الحرم على فرسخ من مكّة. (الدر المختار مع رد المحتار: (٢/٥٠٣) كتاب الحج، مطلب: فى الرواح إلى عرفات، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق: (٢/٣٣٥) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

▭ الجوهرة النيرة: (١/١٩١) كتاب الحج، ط: حقانيه.

▭ اللباب فى شرح الكتاب: (١/١٧١) كتاب الحج، ط: قديمى.

(٢) الجناية فى الشرع اسم لفعل محرمًا شرعًا، والمراد هنا مايكون حرمته بسبب الإحرام أو الحرم. وحاصل الأوّل ثمانية: التطيب، واللبس، والتغطية، وإزالة الشعر، وقص الأظفار، والجماع صورة و معنى أو معنى فقط، وترك واجب من واجبات الحج، والتعرض لصيد البر. وحاصل الثانى: التعرض لصيد الحرم وشجره. (غنية الناسك: (ص: ٢٣٨) باب الجنايات، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد: (٢/٥٤٣) باب الجنايات، ط: سعيد.

▭ إرشاد السارى: (ص: ٥٢٨) باب الجنايات وأنواعها، النوع السادس فى الصيد، فصل: فى صيد الحرم، وأيضًا: (ص: ٥٤٢) باب الجنايات وأنواعها، النوع السابع فى أشجار الحرم ونباته، النوع الرابع، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(٣) (ويجوز له) أى للمحرم وكذا لمن هو فى الحرم (ذبح الإبل والبقر والغنم والدجاج والبط الأهلى الّذى لايطير) أى لاستئناسه بأهله. (إرشاد السارى: (ص: ٥٣٦) باب الجنايات وأنواعها، النوع السادس فى الصيد ومايتعلق به، فصل: فى مالايجب شيئ بقتله فى الإحرام والحرم، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسك: (ص: ٢٨٩، ٢٩٠) باب الجنايات، مطلب فيما لايجب الجزاء بقتله فى الإحرام والحرم، ط: إدارة القرآن.

▭ الدر مع الرد: (٢/٥٧١) كتاب الحج، باب الجنايات، مطلب: لايجب الضمان بكسر الآلات اللهو، ط: سعيد.

☆...... ''منٰی'' کے معنی خون گرانا ہے، چونکہ وہاں قربانیوں کے جانوروں کا خون گرایا جاتا ہےاس لئے اس وادی کو''منٰی'' کہا جاتا ہے۔(۱)

یا یہ لفظ''تمنا'' سے ہے یعنی دعاؤں کے ذریعے تمنا پوری ہونے کی جگہ ہے، شاعر کہتا ہے:

بِوَادِیْ مِنٰی نِلْنَا الْمُنٰی إِذْ تَبَسَّمَتْ لَیَالٍ وَأَیَّامٌ مِلاَحُ الْمَبَاسِمِ

ترجمہ: وادی منی میں ہم نے تمناؤں کو پالیا، جبکہ وہ دن رات مسکرائے جن کا محل تبسم ظاہر ہو کر چمکا۔

سُرُوْرٌ بِعِیْدٍ وَاجْتِمَاعُ أَحِبَّةٍ وَقُرْبٌ وَقِرْبَانٌ وَخَیْرُ مَوَاسِمِ

ترجمہ: عید کی خوشی ہے اور دوستوں کا اجتماع ہے، اللہ تعالی کا قرب و قربانی اور بہترین موسم ہے۔

منی اور مکہ دوالگ مقامات ہیں

''منٰی مکہ کا حصہ نہیں ہے''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۰۶/٤)

منٰی جانے کے لئے پاک ہونا شرط نہیں

عورت پر منٰی جانے کے لئے حیض ونفاس سے پاک ہونا شرط نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) وسمیت بذٰلک: لما فیها من الدماء أی: یراق ویصب من أمنٰی النطفة ومناها أرقاها، هٰذا هو المشهور الّذی قاله الجماهیر من أهل اللغة وغیرهم، ونقل الازرقی وغیره: إنّما سمی بذٰلک؛ لأنّ آدم علیه السلام لمّا أراد مفارقة جبرئیل علیه الصلاة والسلام قال له: تمنّ! قال: أتمنیٰ الجنّة، فسمیت منٰی لأمنیته علیه السلام. (البحر العمیق: (۱۴۱۸/۳) الباب الحادی عشر فی الخروج من مکّة إلی منٰی ثم عرفة یوم الترویة، ط: مؤسسة الریّان، المکتبة المکیّة)

(۲) عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت: خرجنا لانری الاّ الحج فلما کنا بسرف حضت فدخل رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وأنا أبکی فقال: '' مالک؟ انفست؟'' قلت: نعم! قال: إنّ هٰذا أمر کتبه اللّٰه علی بنات آدم فاقضی مایقضی الحاج غیر أن لاتطوفی بالبیت حتی تطهر. أخرجه الشیخان،.=

البتہ وہاں نماز نہیں پڑھے گی، کیونکہ حیض ونفاس کی حالت میں نماز پڑھنا منع ہے، دعاء، ذکر واذکار میں وقت گزارے گی۔(۱)

منیٰ چلا گیا

اگر حج کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل نہیں ہوا، سیدھا منی چلا گیا تو طواف قدوم ساقط ہو جائے گا اور دم لازم نہیں ہوگا۔(۲)

منیٰ روانہ ہونے سے پہلے طواف کرنا

''حج کا احرام باندھنے کے بعد طواف کرنا'' عنوان دیکھیں۔(۱۵۷/۲)

= زيلعي .(إعلاء السنن : (۳۱۶/۱۰) كتاب الحج ، باب إذا حاضت المرأة عند الإحرام اغتسلت و أحرمت وصنعت كما يصنعه الحاج غير أن لاتطوف بالبيت حتى تطهر ، ط: إدارة القرآن)

وفی الهندية : والأصل أن كل عبادة تودى لا فی المسجد من أحكام المناسک فالطهارة ليست من شرطها كالسعي والوقوف بعرفة والمزدلفة ورمی الجمار ونحوها ، وكل عبادة فی المسجد فالطهارة من شرطها والطواف يؤدى فی المسجد كذا فی شرح الطحاوی . (الفتاویٰ الهندية : (۲۲۷/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۵۲۸/۲) كتاب الحج ، قبيل باب القران ، ط: سعيد .

(۱) منها أن يسقط عن الحائض والنفساء الصلاة فلاتقضی ، هٰكذا فی الكفاية ...... ويستحب للحائض إذا دخل وقت الصلاة أن تتوضأ وتجلس عند مجلس بيتها تسبح وتهلل قدر مايمكنها أداء الصلاة لو كانت طاهرة ...... ويجوز للجنب والحائض الدعوات وجواب الأذان ونحو ذٰلک كذا فی السراجية . (الفتاویٰ الهندية : (۳۸/۱) كتاب الطهارة ، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنّساء ، الفصل الرابع : فی أحكام الحيض ، ...... الخ ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۱۹۱/۱) كتاب الطهارة ، مطلب : لو أفتیٰ مفت بشيئ من هٰذه الأقوال فی مواضع الصلاة ، ط: سعيد .

اللباب فی شرح الكتاب : (۶۱/۱) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: قديمی .

(۲) فإن لم يدخل المحرم مكة وتوجه إلى عرفات ووقف بها سقط عنه طواف القدوم . (الهندية : (۲۲۶/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس : فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

غنية الناسک : (ص: ۱۰۸) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فی أحكام طواف القدوم ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد الساری : (ص: ۱۹۹) باب أنواع الأطوفة ، الأوّل : طواف القدوم ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

منیٰ سے اُٹھا کر کنکریاں مارنا

اگر کنکریاں مزدلفہ سے نہیں لائے بلکہ منیٰ سے اُٹھا کر رمی کی تو اس سے دَم لازم نہیں آتا، لیکن شیطان کے پاس سے اُٹھانا مکروہِ تنزیہی ہے۔(۱)

منیٰ سے باہر رات گزارنا

''رات منیٰ سے باہر گزارنا'' عنوان دیکھیں۔(۲/ ۳۱۱)

منیٰ سے بارہویں کو سورج غروب ہونے کے بعد نکلنا

بارہویں تاریخ کا سورج غروب ہونے کے بعد منیٰ سے نکلنا مکروہ ہے مگر اس صورت میں تیرہویں تاریخ کی رمی لازم نہیں ہوگی، بشرطیکہ صبح صادق سے پہلے منیٰ سے نکل گیا ہو، اور اگر منیٰ میں تیرہویں تاریخ کی صبح صادق ہوگئی، تو اب تیرہویں تاریخ کی رمی بھی واجب ہوگئی، اب اگر رمی کرنے کے بعد منیٰ سے نکل جائے گا تو دَم دینا لازم ہوگا، البتہ تیرہویں تاریخ کی رمی میں یہ سہولت ہے کہ سورج کے زوال سے پہلے بھی کرنا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) ویجوز أخذها من کل موضع إلّا عند الجمرة والمسجد ومکان نجس فإن فعل جاز وکره، ویکره أن یأخذ حجرًا کبیرًا فیکسره صغارًا، ولو أخذها من غیر مزدلفة جا زبلاکراهة. (إرشاد الساری: (ص: ۳۱۴) باب أحکام المزدلفة، فصل فی رفع الحصی، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

🗀 غنیة الناسک: (ص: ۱۶۸) باب أحکام المزدلفة، فصل: فی إفاضة من المشعر الحرام و رفع الحصی من المزدلفة وقدر الحصی، ط: إدارة القرآن.

🗀 الدر مع الرد: (۲/ ۵۱۵) کتاب الحج، مطلب فی رمی جمرة العقبة، ط: سعید.

(۲) وإذا رمی وأراد أن ینفر فی هٰذا الیوم من منی إلی مکّة جاز بلاکراهة ویسقط عنه رمی یوم الرابع. والأفضل أن یقیم ویرمی فی الیوم الرابع، وإن لم یقم نفر قبیل غروب الشمس، فإن لم ینفر حتی غربت الشمس یکره له أن ینفر حتی یرمی فی الرابع، ولو نفر من اللیل قبل طلوع الفجر من الیوم الرابع لاشیئ علیه وقد أساء، وقیل: لیس له أن ینفر بعد الغروب، فإن نفر لزمه دم، ولو نفر بعد طلوع الفجر قبل الرمی یلزمه الدم اتفاقًا. (إرشاد الساری: (ص: ۳۴۳، ۳۴۴) باب رمی الجمار =

منیٰ سے مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہونا

☆......۱۲/ذی الحج کوسورج غروب ہونے سے پہلے مکہ معظّمہ کے لئے روانہ ہوجانا بہتر ہے،۱۲/ذی الحج کے سورج غروب ہونے کے بعد بھی مکہ کے لئے روانہ ہونا جائز ہے،اس سے دَم وغیرہ لازم نہیں ہوتا۔

☆......اگر۱۲/ذی الحج کے سورج غروب ہونے کے بعد صبح صادق تک رُک گئے تو ۱۳ ویں تاریخ کی رمی بھی واجب ہوجائے گی۔(۱)

= وأحكامه ، فصل : فی الرجوع إلی المنزل بعد الرمی وأحكام النفر الأوّل ، ط: المكرّمة)

الدر مع الرد : (۲/ ۵۲۱ ، ۵۲۲) كتاب الحج ، مطلب : فی رمی الجمرات الثلاث ، ط: سعيد.

والأفضل أن يقيم ويرمی فی اليوم الرابع ، وإن لم يقم نفر قبل غروب الشمس ، فإن لم ينفر حتی غربت الشمس يكره أن ينفر حتی يرمی فی الرابع ، ويسقط بنفره قبل طلوع الفجر الرابع ، ولو نفر من الليل قبيل طلوعهٖ لاشيئ عليه فی الظاهر عن الإمام ، وقد أساء ...... فإن لم ينفر حتی طلع الفجر من اليوم الرابع وجب عليه الرمی فی يومهٖ ذٰلک فيرمی الجمار الثلاث بعد الزوال كما مرّ ، فإن رمی قبل الزول فی هٰذا اليوم صح عند أبی حنيفة رحمه اللّٰه تعالیٰ مع الكراهة التنزيهية . (غنية الناسک : (ص: ۱۸۴) باب رمی الجمار ، فصل فی صفة رمی الجمار فی اليوم الثالث والرابع ، ط: إدارة القرآن)

(۱) وإذا رمی وأراد أن ينفر فی هٰذا اليوم من منی إلی مكّة جاز بلاكراهة ويسقط عنه رمی يوم الرابع . والأفضل أن يقيم ويرمی فی اليوم الرابع ، وإن لم يقم نفر قبيل غروب الشمس ، فإن لم ينفر حتی غربت الشمس يكره له أن ينفر حتی يرمی فی الرابع ، ولو نفر من الليل قبل طلوع الفجر من اليوم الرابع لاشيئ عليه وقد أساء ، وقيل : ليس له أن ينفر بعد الغروب ، فإن نفر لزمه دم ، ولو نفر بعد طلوع الفجر قبل الرمی يلزمه الدم اتفاقًا . (إرشاد الساری : (ص: ۳۴۳ ، ۳۴۴) باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل : فی الرجوع إلی المنزل بعد الرمی وأحكام النفر الأوّل ، ط: المكرّمة)

الدر مع الرد : (۲/ ۵۲۱ ، ۵۲۲) كتاب الحج ، مطلب : فی رمی الجمرات الثلاث ، ط: سعيد.

والأفضل أن يقيم ويرمی فی اليوم الرابع ، وإن لم يقم نفر قبل غروب الشمس ، فإن لم ينفر حتی غربت الشمس يكره أن ينفر حتی يرمی فی الرابع ، ويسقط بنفره قبل طلوع الفجر الرابع ، ولو نفر من الليل قبيل طلوعهٖ لاشيئ عليه فی الظاهر عن الإمام ، وقد أساء ...... فإن لم ينفر حتی طلع الفجر من اليوم الرابع وجب عليه الرمی فی يومهٖ ذٰلک فيرمی الجمار الثلاث بعد الزوال=

منیٰ سے مکہ مکرمہ واپس آنے کے بعد

میقات سے باہر رہنے والے آفاقی لوگوں پر منیٰ سے تینوں جمرات (شیطانوں) کی رمی سے فارغ ہوکر مکہ معظّمہ واپس آنے کے بعد حج کے کاموں میں سے صرف ایک کام یعنی طوافِ وداع باقی رہ جاتا ہے جو مکہ مکرمہ سے واپس ہوتے وقت کرنا واجب ہے، اور یہ رخصتی طواف ہے اور حج کا آخری واجب ہے، اور اس میں حج کی تینوں قسمیں برابر ہیں یعنی متمتع، قارن اور مفرد میں سے ہر ایک پر واجب ہے اور جب تک مکہ مکرمہ میں قیام رہے دوسرے نفلی طواف اپنی قدرت کے مطابق کثرت سے کرتا رہے اور دیگر عبادات بھی کرتا رہے اور سب سے آخری طواف ''طوافِ وداع'' کے قائم مقام ہوجائے گا۔(۱)

منیٰ کی حدود سے باہر قیام کیا

☆......منیٰ کی حدود شریعت کی جانب سے متعین ہیں جہاں سعودی حکومت نے بڑے بڑے نیلے بورڈ لگا رکھے ہیں، لیکن ۱۴۲۰ھ سے سعودی حکومت نے خیموں

= كمـا مـرّ ، فـإن رمـى قبل الزول في هٰذا اليوم صح عند أبي حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ مع الكراهة التـنـزيهية . (غـنـية الـنـاسک : (ص: ۱۸۴) بـاب رمي الجمار ، فصل في صفة رمي الجمار في اليوم الثالث والرابع ، ط: إدارة القرآن)

(۱) هو واجب على الحاج الآفاقي المفرد والمتمتّع والقارن ولايجب على المعتمر ولا على أهل مكّة والحرم والحل والمواقيت و فائت الحج والمحصر والمجنون والصبي والحائض والنفساء ومـن نـوى الإقـامة الأبـدية بمكّة قبل حل النفر الأوّل من أهل الآفاق. وشرائط صحته : أصل نية الـطواف لالتعيين وأن يكون بعد طواف الزيارة وإتيان أكثره وكونه بالبيت ، وأمّا وقته : فأوّله بعد طـواف الـزيـارة فـلـو طـاف بعد الزيارة طوافًا يكون عن الصدر ولو في يوم النحر ولا آخر له . (إرشاد الساري : (ص: ۳۵۵) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک : (ص: ۱۹۰) باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن .

🗁 الدر مع الرد : (۲/۵۲۳) كتاب الحج ، مطلب في طواف الصدر ، ط: سعيد .

کی پلاننگ زیادہ محفوظ طریقہ پر کرنے کے لئے خیموں کا سلسلہ منیٰ کے اندر تک محدود نہ رکھ کر مزدلفہ کے کافی حصہ تک وسیع کر دیا ہے، مزدلفہ میں بنے ہوئے ان خیموں میں ہزارہا حاجیوں کے ٹھہرنے کا انتظام ہے اس صورتِ حال میں منیٰ میں رات گزارنے کی جو خاص سنت ہے اس پر عمل نہیں ہوتا ہے، اس لئے مکتب کی جانب سے جن حجاج کرام کو مزدلفہ میں ٹھہرایا گیا ہو، اگر وہ سہولت کے ساتھ منیٰ کی حدود میں رات گزار سکتے ہیں تو منیٰ میں رات گزاریں، ورنہ مجبوراً مزدلفہ ہی میں رہیں، اس کی وجہ سے ان پر کوئی دَم وغیرہ لازم نہیں ہوگا، اور مکتب اور حکومتی نظام کی وجہ سے ان شاء اللہ وہ لوگ ترکِ سنت کے گنہگار بھی نہ ہوں گے۔(۱)

اور یہاں ٹھہرنے والے حضرات اگر عرفات سے لوٹ کر مزدلفہ کی حدود میں اپنے بنے ہوئے خیموں میں آ کر رات گزاریں گے تو ان کے مزدلفہ کا وقوف صحیح ہو جائے گا، واللہ اعلم۔

☆...... بلا عذر منیٰ کی حدود سے باہر رات گزارنے کی صورت میں میں سنت ادا نہیں ہوگی، البتہ حج ادا ہو جائے گا۔(۲)

---

(۱) فإذا كان يوم التروية وهو الثامن من ذى الحجة راح الإمام مع النّاس بعد طلوع الشمس من مكّة إلى منٰى فيقيم بها ويصلى بها الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر ، ولو خرج من مكّة بعد الزوال فلا بأس به ، وإن بات بمكّة تلك الليلة جاز وأساء لترك السنة على القول بها . (إرشاد السارى : (ص: ۲۶۶ ، ۲۶۷) باب الخطبة ، فصل : فى الرواح من مكّة إلى منٰى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسك : (ص: ۱۴۶) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى الرواح من مكة إلى منٰى وأداء الصلاة الخمس والمبيت بها ، ط: إدارة القرآن .

🗀 الدر مع الرد : (۲/۵۰۳ ، ۵۰۴) كتاب الحج ، مطلب : فى الرواح إلى عرفات ، ط: سعيد .

(۲) ويّسنُّ أن يبيت بمنٰى ليالى أيّام الرمى ، فلو بات بغيرها متعمّدًا كره و لاشيئ عليه عندناوقال مالك والشافعى رحمهما اللّٰه تعالىٰ : هو واجب ينجبربالدم ، والمعتبر فيه معظم الليل اتّفاقًا . (غنية الناسك : (ص: ۱۷۹) باب طواف الزيارة ، فصل : فى العود إلى منٰى وما ينبغى له الاعتناء به أيّام قيامه بها ، ط: إدارة القرآن) =

منیٰ کی رات

۱۰...۱۱...۱۲...ذی الحجہ میں رات کا اکثر حصہ منیٰ میں گزارنا مسنون ہے۔(۱)

منی کی روانگی جمعہ کے دن ہو

"آٹھویں ذی الحجہ کو جمعہ کا دن ہو" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۷٤)

منیٰ کے امام

"عرفات کے امام" عنوان دیکھیں۔(۳/ ١٦٤)

منیٰ کے ایام

منیٰ کے ایام خاص طور پر اللہ کے ذکر کے دن ہیں، اس لئے ان ایام میں عبادات کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے، اور دین کی اشاعت کی بھی فکر کرے۔(۲)

= إرشاد الساری : (ص: ۳۳۲) باب طواف الزيارة ، فصل : فی الرجوع إلی منٰی بعد طواف الزيارة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۲/ ۵۲۰) كتاب الحج ، مطلب : فی حكم صلاة العيد والجمعة فی منیٰ ، ط: سعيد.

(۱) ويّسنُّ أن يبيت بمنٰی ليالی أيّام الرمی ، فلو بات بغيرها متعمّدًا كره و لاشيئ عليه عندناوقال مالک والشافعی رحمهما اللّٰه تعالیٰ : هو واجب ينجبربالدم ، والمعتبر فيه معظم الليل اتّفاقًا . (غنية الناسک : (ص: ۱۷۹) باب طواف الزيارة ، فصل : فی العود إلی منٰی وما ينبغی له الاعتناء به أيّام قيامه بها ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۳۳۲) باب طواف الزيارة ، فصل : فی الرجوع إلی منٰی بعد طواف الزيارة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۲/ ۵۲۰) كتاب الحج ، مطلب : فی حكم صلاة العيد والجمعة فی منیٰ ، ط: سعيد.

(۲) فإذا دخل منٰی قال : اللّٰهم هٰذا منی ، وهذا مما دلّتنا عليه من المناسک فمُنَّ علينا بجوامع الخيرات وبما مننت علی إبراهيم خليلک و محمد حبيبک وبما مننت علی أوليائک وأهل طاعتک و ناصيتی بيدک جئت طالبًا مرضاک . (تبيين الحقائق : (۲/ ۲۳) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة) =

منی کے بارے میں دارالعلوم دیوبند کا فتوی

حضرات مفتیان کرام، دارالعلوم دیوبند.............. دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمة اللّٰه وبركاته

سر دست ایک حساس مسئلہ سے متعلق دار الافتاء دارالعلوم دیوبند کی رائے معلوم کرنا چاہتا ہوں، مسئلہ یہ ہے کہ جو حجاج مکہ مکرمہ ایسے وقت میں پہنچتے ہیں کہ حج سے پہلے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن قیام نہیں ہو پاتا، بلکہ منی کا قیام شامل کر کے پندرہ دن ہوتے ہیں، تو ایسے لوگوں کے لئے کیا حکم ہے؟ کیا وہ چار رکعت والی نمازوں میں قصر کریں گے یا ان پر اتمام ضروری ہوگا؟ نیز ان پر ایام اضحیہ میں مالی قربانی لازم ہوگی یا نہیں؟

علماء کرام کی آراء اس سلسلہ میں مختلف ہے، اس لئے ام المدارس دارالعلوم دیوبند کا قصد کیا، حضرات مفتیان کرام سے گزارش ہے کہ ادلۂ شرعیہ اور نصوص فقہیہ کی روشنی میں مدلل جواب دے کر ممنون فرمائیں۔ اس سے ان شاء اللہ اطمینان حاصل ہوگا۔

المستفتی:
(مفتی) سعید الرحمٰن فاروقی
دارالعلوم امدادیہ ممبئی

= فتح القدير : (۲/۴۶۷) كتاب الحج، باب الإحرام، فصل : في المواقيت، ط: رشيديه.
مجمع الانهر : (۱/۴۰۶) كتاب الحج، باب الإحرام، فصل : دخل المحرم مكّة ليلاً أو نهاراً، ط: دار الكتب العلمية.
وفي الحجر وفي منٰى في نصف ليلة البدر (قوله : ليلة البدر) وهي ليلة الرابع عشر من ذي الحجة الّتي ينزلون فيها الآن. (الدر مع الرد : (۲/۵۰۸) كتاب الحج، مطلب في إجابة الدعاء، ط: سعيد)

بسم الله الرحمن الرحیم

الجواب وباللہ التوفیق: خیر القرون کے زمانے سے لے کر آج سے کچھ سال پہلے تک تمام امتِ مسلمہ اس بات پر متفق تھی کہ ''منیٰ'' اور ''مکہ مکرمہ'' دونوں دو مستقل مقامات ہیں، کوئی کسی کے تابع نہیں ہے، اس لئے تقریباً فقہ کی ہر کتاب میں یہ مسئلہ ملتا ہے کہ جس شخص نے پندرہ روز مکہ مکرمہ میں قیام کا ارادہ کیا، لیکن درمیان میں منی، مزدلفہ اور عرفات جانے کا ارادہ ہے، تو وہ شخص مسافر ہی رہے گا، مقیم نہ بنے گا، اس لئے کہ خروج اِلی منی وعرفات کا ارادہ، نیتِ اقامت کے لئے مبطل ہے، چنانچہ درمختار میں ہے:

فلو دخل الحاج مكة أيّام العشر لم تصحّ نيته؛ لأنّه يخرج إلى منى و عرفة. (۱۲۶/۲، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

اسی طرح البحر الرائق میں ہے:

ذكر في كتاب المناسك أنّ الحاج إذا دخل مكّة في أيّام العشر ونوى الإقامة نصف شهر لايصحّ؛ لأنّه لابدّ له من الخروج إلى عرفات فلايتحقق الشرط. (البحر الرائق: ۱۳۲/۳، باب المسافر، ط: سعید)

نیز مبسوط سرخسی میں بھی یہ تصریح ہے کہ اگر (مثلاً) کوفہ کا رہنے والا کوئی شخص اس نیت سے مکہ مکرمہ آئے کہ وہاں اور منی دونوں جگہ ملا کر پندرہ دن قیام کرے گا تو وہ مسافر ہی رہے گا، اس لئے کہ اقامت کی نیت وہ معتبر ہوتی ہے جو ایک مقام پر ہو۔

إذا قدم الكوفي في مكّة وهو ينوي أن يقيم فيها وبمنى خمسة عشر يومًا فهو مسافر؛ لأنّ نية الإقامة مايكون في موضع واحد الخ. (المبسوط للسرخسی: (۴۰۴/۱) باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الغفارية كوئٹه)

لیکن منی کی طرف مکہ مکرمہ کی آبادی کے پھیلاؤ کی وجہ سے چند سالوں سے

اہل علم کے درمیان یہ بحث چھڑی ہوئی ہے کہ منی کا سابقہ حکم اب بھی باقی ہے؟ یا بدل گیا؟ علماء کا ایک بڑا طبقہ اس بات پر ہے کہ منی کا سابقہ حکم اب بھی باقی ہے، مکہ کی آبادی کے پھیلاؤ کی وجہ سے ''منی'' کو جزء مکہ نہیں قرار دیا جاسکتا، جب کہ علماء کی ایک دوسری جماعت کا کہنا ہے کہ اب ''منی'' مکے کا ایک محلّہ کی حیثیت اختیار کر گیا ہے، اور دونوں مقامات **موضعِ واحد** کے حکم میں ہو گئے، لہٰذا جو حجاج کرام مکہ مکرمہ اور منی دونوں جگہ ملا کر پندرہ دن قیام کا ارادہ رکھیں گے، ان پر چار رکعت والی نمازوں میں اتمام اور ایام اضحیہ میں مالی قربانی لازم ہوگی۔

لیکن نصوص اور دلائل کی روشنی میں پہلی رائے زیادہ قوی معلوم ہوتی ہے کہ منی اور مکہ دونوں اب بھی دو مستقل مقامات کی حیثیت سے باقی ہیں، منی کو مکہ مکرمہ کا محلّہ قرار دینا صحیح نہیں اور جو حجاج کرام منی اور مکہ دونوں جگہ ملا کر پندرہ دن قیام کی نیت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے وہ بدستور مسافر رہیں گے، مقیم کے حکم میں نہ ہوں گے، یہی رائے **دارالافتاء دارالعلوم دیوبند** کی بھی ہے، اس رائے کے وجوہ ترجیح میں سے یہ ہے کہ ''منی'' کو جزء مکہ قرار دینے کے لئے جو دلیلیں پیش کی جاتی ہیں، ان میں سے سب سے مضبوط دلیل یہ ہے کہ مکہ کی آبادی بڑھتے بڑھتے ''منی'' تک پہنچ چکی ہے، لہٰذا دونوں مقامات **موضع واحد** کے حکم میں ہوں گے۔

لیکن نصوص پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اگر اتصال (جس کے تحقق کے سلسلے میں مشاہدین کی رپورٹوں کے درمیان کافی اختلافِ رائے موجود ہے) تسلیم بھی کر لیا جائے، پھر بھی ''منی'' کو جزء مکہ قرار نہیں دیا جاسکتا، اس لئے کہ فقہاء نے جہاں بھی اتصال کی بحث کی ہے وہاں دو آبادیوں کے درمیان اتصال مراد ہے، نہ کہ غیر آباد مقام کا آباد کے ساتھ اتصال، کبیری کی درج ذیل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

من فارق بيوت موضع هو فيه من مصر أو قرية ناويًا الذهاب إلى موضع بينه و بين ذالك الموضع المسافة المذكورة صار مسافرًا، فلا يصير مسافرًا قبل أن يفارق عمران ما خرج منه من الجانب الّذى خرج منه حتى لو كان ثمة محلة منفصلة عن المصر وقد كانت متصلة به لايصير مسافرًا مالم يجاوزها ولو جاوز العمران من جهة خروجه وكان بحذائه محلةً من الجانب الآخر يصير مسافرًا إذ المعتبر جانب خروجه.

(كبيرى: ص: ٥٣٦، ط: اشرفى و سهيل اكيڈمى لاهور)

کبیری کی مندرجہ بالا عبارت کو علامی شامی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ردالمحتار میں نقل کرنے کے بعد اس کی مراد واضح کرتے ہوئے لکھا ہے:

وأراد بالمحلة فى المسئلتين ماكان عامرًا، أمّا لو كانت المحلّة خرابًا ليس فيها عمارة فلايشترط مجاوزتها فى المسئلة الأولىٰ ولو متصلة بالمصر كمالايخفى. (رد المحتار: ٢/ ١٢١، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

علامہ شامی کی وضاحت کی روشنی میں کبیری کی عبارت کا خلاصہ یہ ہوا کہ اگر کسی شہر کی آبادی دوسرے محلّہ وغیرہ کے ساتھ متصل ہو جائے تو اگر وہ محلّہ بھی آباد ہو تو مسافر اپنی موضع اقامت سے متجاوز ہو کر جب تک اس محلّہ سے نکل نہ جائے اس وقت تک مسافر شمار نہ ہوگا، اور اگر وہاں آبادی نہیں ہے، تو پھر اس محلّہ سے نکلنا بحکمِ مسافر ہونے کے لئے شرط نہیں، بلکہ اپنی موضع اقامت سے نکلتے ہی مسافر شمار ہوگا۔

الغرض معلوم ہوا کہ اس اتصال کا اعتبار ہے جو دو آبادیوں کے درمیان ہو نہ یہ کہ آبادی اور میدان و ویرانے کے درمیان، نیز فقہاء کے کلام سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آبادی سے مراد ایسی جگہ ہے جہاں لوگ مستقل رہائش کے ارادے سے رہتے

ہوں، وہاں ضروریاتِ زندگی دستیاب ہوں، صرف وقتی استعمال کی عمارت یا لوگوں کے عارضی قیام کی وجہ سے کسی جگہ کو ''آبادی'' نہ کہا جائے گا، چنانچہ فقہاء نے شہر سے متصل باغات کو باوجودیکہ شہر سے متصل بھی ہوں، ان میں کام کرنے والوں کے مکانات وجھونپڑیاں وغیرہ بھی ہوں، نیز پہرے دار اور کاشت کار سال کا کچھ حصہ یا پورا سال رہتے بھی ہوں، پھر بھی شہری آبادی کا جزء قرار نہیں دیا، ردالمحتار میں ہے:

بخلاف البساتين ولو متصلة بالبناء؛ لأنّها ليست من البلدة ولو سكنها أهل البلدة في جميع السنة أو بعضها ولا يعتبر سكنى الحفظة والأكرة اتفاقًا. (۲/۵۹۹، ط: زكريا، و: (۲/ ۱۲۱) باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

مذکورہ بالا تفصیل کی روشنی میں اگر مکہ مکرمہ اور منیٰ کی صورتِ حال کو دیکھیں تو اس میں کوئی خفا نہیں رہ جاتا کہ یہاں دونوں مقامات میں سے ایک (مکہ مکرمہ) تو آباد ہے، دوسرا آبادی سے خالی، اس لئے کہ معائنہ کرنے والوں اور مشاہداتی کمیٹی کی رپورٹوں کے مطابق ''منیٰ'' میں جو عمارتیں ہیں مثلاً شاہی محلات، **رابطۂ عالم اسلامی** کا دفتر اور ہسپتال وغیرہ، اس میں سے کوئی بھی عمارت بہ طور مستقل رہائش گاہ استعمال نہیں ہوتی، اکثر، بلکہ سب صرف ایام حج میں حجاج اور مہمانوں کے قیام کے لئے استعمال ہوتی ہے، ایام حج کے بعد پورا علاقہ بالکل ویران، سنسان معلوم ہوتا ہے، سوائے پہرہ داروں اور مزدوروں وغیرہ کے وہاں کوئی نہیں ملتا اور نہ ہی ضروریاتِ زندگی میں سے کوئی چیز وہاں دستیاب ہوتی ہے اور ظاہر سی بات ہے کہ ایسی صورت میں منیٰ کو آباد علاقہ شمار نہیں کیا جاسکتا، اور جب غیر آباد ثابت ہوگیا تو مکہ مکرمہ کی آبادی کے منی تک پہنچ جانے کی صورت میں بھی دونوں کو موضع واحد کے حکم میں نہیں قرار دیا جاسکتا۔

مزید یہ کہ ترمذی اور ابوداود وغیرہ کی ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ شریعت

کا مقصد اور منشأ بھی ''منیٰ'' کو قیامت تک بحیثیت ''میدان'' باقی رکھنا ہے، تاکہ حجاج ٹھہر سکیں، نیز مناسک حج ادا کر سکیں۔

عن عائشة ـ رضی اللّٰہ عنها ـ قلنا: یا رسول اللّٰه! ألا نبنی لک بیتًا بمنی یظلک؟، قال: لا، منی مناخ من سبق. (۱/ ۱۷۷، باب ماجاء أنّ منٰی مناخ من سبق، ط: قدیمی)

یعنی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کے لئے ''منیٰ'' میں کوئی گھر نہ بنوائیں، جس کے سایہ میں آپ رہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، منی ان لوگوں کا پڑاؤ ہے جو یہاں پہلے آیا۔ (ترمذی: (۱/۱۷۷) باب ماجاء أنّ منٰی مناخ من سبق، ط: قدیمی)

اور ملا علی قاری رحمہ اللہ نے علامہ طیبی رحمہ اللہ سے ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کی تشریح نقل کی:

قال الطیبی ـ رحمه اللّٰه ـ أي أتأذن أن نبنی لک بیتًا لتسکن فیه، فمنع وعلّل بأنّ ''منی'' موضع لأداء النسک من النحر و رمی الجمار و الحلق یشرک فیه النّاس، فلو بنی فیها لأدّی إلی کثرة الأبنیة تأسیًّا به، فتضیق علی النّاس. (مرقاة: (۵/۱۸۱۸)، و: (۵/۳۴۸) باب رمی الجماع، الفصل الثانی، ط: امدادیه ملتان)

الغرض حدیث اور اس کی تشریح سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ''منیٰ'' ہمیشہ میدان اور پڑاؤ کی جگہ کی حیثیت سے باقی رہے گا، اس کا آباد ہونا منشأ نبوی کے خلاف ہے، لہٰذا یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اگر ''منیٰ'' میں کبھی آبادی ہو بھی جائے پھر بھی وہ شرعًا غیر معتبر ہوگی اور شرعی اعتبار سے اسے میدان ہی تصوّر کیا جائے گا۔

منی اور مکہ کو موضع واحد قرار دینے والے ایک دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ

''منیٰ'' مکہ مکرمہ کا ''فنا'' ہے، اور شرعاً فناءِ شہر کو شہر کا حکم دیا جاتا ہے، لیکن اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ ''فناء'' کی جو تعریف فقہاء نے کی ہے وہ یہاں پر منطبق نہیں ہوتی، فناء کی تعریف درج ذیل ہے:

وفناؤه ما اتّصل به معدا لمصالحه (ملتقى الابحر: ١/ ١٤٣) صلاة الجمعة، ط: مؤسّسة الرسالة، بيروت)

یعنی فناء کسی آبادی کا وہ قریبی متصل حصہ ہے جسے شہری مصلحتوں کے لئے تیار کیا گیا ہو۔

علامہ شامی نے اس کو مزید وضاحت کے ساتھ نقل کیا:

فقد نصّ الأئمة على أنّ الفناء ما أعدّ لدفن الموتىٰ وحوائج المصر كركض الخيل والدوابّ وجمع العساكر والخروج للرمي الخ. (٣/ ٨، ط: زكريا، و: (٢/ ١٣٩) باب الجمعة، ط: سعيد)

مذکورہ بالا تعریف اور سابق میں ذکر کردہ ''منیٰ'' کی صورت حال پر غور کرنے سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ ''فناء'' کی تعریف ''منیٰ'' پر قطعاً صادق نہیں آتی، اس لئے کہ منی کے ساتھ، اہل مکہ کی کوئی مصلحت (اہل مکہ ہونے کی حیثیت سے) وابستہ نہیں ہے اور نہ ہی مصالح اہل مکہ کے لئے ''منیٰ'' کو بنایا گیا ہے، بلکہ ''منیٰ'' تو ایک مشعر ہے، حجاج کرام وہاں مناسک حج ادا کرتے ہیں، قیام کرتے ہیں قربانی کرتے ہیں وغیرہ، اس لئے منی کو ''فناء آفاق'' تو کہا جاسکتا ہے ''فناء مکہ'' بہر حال نہیں کہا جاسکتا اور جب ''منیٰ'' فنائے مکہ ہے ہی نہیں تو دونوں مقامات کو موضع واحد کے حکم میں قرار دینا کیسے درست ہوسکتا ہے!

دوسری بات یہ ہے کہ قصر اور سفر کے اعتبار سے فناء مصر منفصلہ کا حکم جدا ہے، اور انعقادِ جمعہ کے اعتبار سے جدا، چنانچہ محیطِ برہانی اور طحطاوی وغیرہ میں اس کی تصریح

کی گئی ہے کہ فناءِ مصر میں جمعہ تو جائز ہے، لیکن شرعاً مسافر ہونے کے لئے فناءِ مصر سے تجاوز ضروری نہیں ہے، بلکہ اصل آبادی سے نکلتے ہی وہ شخص مسافر شمار ہوگا اور قصر کرے گا، محیط برہانی میں ہے:

وھٰذا بخلاف ما لو خرج المسافر عن عمران المصر حيث يقصر الصلاة؛ لأنّ فناء المصر انّما يلحق بالمصر فيما كان من حوائج أهل المصر، وقصر الصلاة ليس من حوائج أهل المصر، فلايلحق الفناء بالمصر فى هٰذا الحكم.

(المحيط البرهاني: ٦٦/٢، الفصل الخامس والعشرون، و: (١٧٦/٢) النوع الثانى فى بيان شرائط الجمعة، الفصل الخامس والعشرون، ط: غفارية كوئٹه)

یعنی اگر مسافر شہر کی آبادی سے نکل جائے تو وہ قصر شروع کردے گا، اس لئے کہ فنائے مصر کو مصر کے ساتھ ان امور میں لاحق کیا جاتا ہے جو اہل مصر کے حوائج میں سے ہوں، اور نماز میں قصر کرنا اہل شہر کی ضروریات میں سے نہیں ہے، لہٰذا اس حکم (قصر و اتمام) میں فنائے شہر کو شہر کے ساتھ لاحق نہیں کیا جائے گا۔

مذکورہ بالا فرق کو علامہ طحطاوی رحمہ اللہ نے بھی مراقی الفلاح کے حاشیے میں بیان کیا (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۴۲۳............)

مذکورہ بالا فرق کا تقاضا یہ ہے کہ اگر ''منیٰ'' کو فنائے منفصلہ تسلیم بھی کرلیا جائے پھر بھی قصر و اتمام کے حکم میں کوئی اثر نہ پڑے گا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ جو حجاج کرام منیٰ اور مکہ مکرمہ دونوں جگہ ملا کر پندرہ دن قیام کی نیت سے مکہ آئیں گے، وہ شرعاً مسافر شمار ہوں گے، چار رکعت والی نمازوں میں قصر کریں گے، اور ان پر ایسی صورت میں مالی قربانی لازم نہ ہوگی۔

یہی موقف نصوص سے زیادہ مؤید ہے، اور حاجیوں کے لئے سہولت بھی اسی میں ہے۔

فقط واللہ اعلم

کتبہ الاحقر

زین الاسلام قاسمی

مفتی دار العلوم دیو بند

۲۱/۱۱/۳۴ھ

الجواب صحیح والمجیب مصیب

سعید احمد پالن پوری

صدر المدرسین دار العلوم دیو بند

(۲۲/۱۱/۳۴ھ)

الجواب صحیح

حبیب الرحمٰن عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح

ابو القاسم نعمانی غفرلہ

مہتمم دار العلوم دیو بند

(۲۲/۱۱/۱۴۳۴ھ)

الجواب صحیح

محمد نعمان سیتا پوری
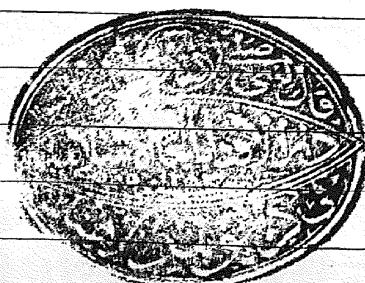
منی کے بارے میں علمائے کرام کا متفقہ رپورٹ

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم ، أما بعد !

یکم اور دو مئی ۲۰۰۷ء کو جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں منعقدہ ستاون (۵۷) مفتیان عظام و علمائے کرام کے دو روزہ نمائندہ اجتماع کے فیصلہ کے مطابق کہ:

"یہ بھی تحقیق کی جائے منی اب بحالت موجودہ بستی کے حکم میں ہے یا ویرانے کے"۔

اس سلسلہ میں یہ بھی طے ہوا کہ ایک وفد مکہ مکرمہ [زادھا اللہ عزا وشرفا] جائے اور منی کا مشاہدہ کر کے بتلائے کہ منی کو مکہ مکرمہ کا حصہ قرار دیا جاسکتا ہے یا نہیں۔

میزبان ادارہ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی مفوضہ ذمہ داری نبھاتے ہوئے چھ جید مفتیان کرام پر مشتمل ایک نمائندہ وفد تشکیل دیا، اس وفد میں دو حضرات کا اضافہ ذاتی اخراجات پر منظور کیا گیا، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱......حضرت مولانا امداد اللہ صاحب زید مجدہم

جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

۲......حضرت اقدس مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب زید مجدہم

جامعہ عثمانیہ پشاور صوبہ سرحد

۳......حضرت مولانا مفتی عبد المجید صاحب دین پوری زید مجدہم

جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

۴......حضرت مولانا مفتی محمد عبد اللہ صاحب زید مجدہم

جامعہ خیر المدارس ملتان، پنجاب

۵......حضرت مولانا مفتی حامد حسن صاحب زید مجدہم

جامعہ دارالعلوم کبیر والا، پنجاب

۶......حضرت مولانا مفتی حسین احمد صاحب زید مجدہم

جامعہ دارالعلوم کراچی

۷......حضرت مولانا مفتی گل حسن صاحب زید مجدہم

دارالعلوم رحیمیہ کوئٹہ، بلوچستان

۸......حضرت مولانا مفتی محمد روزی خان صاحب زید مجدہم

دارالافتاء ربانیہ کوئٹہ، بلوچستان

حضرت مولانا امداد اللہ صاحب زید مجدہم کی امارت میں آٹھ رکنی وفد عشرہ کے لگ بھگ مدت لیکر عمرہ کی ادائیگی کے بعد حرم مکہ کے جوار میں مدرسہ صولتیہ میں قیام پذیر رہا، حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب دام مجدہم کے سفر ساؤتھ افریقہ اور حضرت مولانا سیف الرحمٰن دام مجدہم سفر پاکستان کی وجہ سے اگر چہ یہ دونوں اکابرین حضرات موقعہ پر موجود نہ تھے لیکن بحمد اللہ دونوں حضرات کے برخورداران اور برادران نے وفد کو سہولت اور آسانی کی فراہمی میں کوئی کسر نہ چھوڑی، دل و جان سے خوب خدمت کی۔

وفد نے حضرت مولانا عبد الرؤف صاحب، حضرت مولانا عبد الوحید صاحب، حضرت مولانا عبد المالک صاحب، جناب بھائی عرفان صاحب، جناب بھائی عامر صاحب، جناب قاری عبد الکریم صاحب اور جناب انجینیئر عبد المنان صاحب کی رہبری اور رہنمائی میں ایک آدھ بار نہیں بلکہ چار دفعہ مختلف اوقات میں مشاعر مقدسہ منیٰ، مزدلفہ، عرفات کا معائنہ کیا، جبل نور اور عدل کی طرف سے شارع حج حرم سے سرنگ کے ذریعہ نکل کر پیدل راستہ سے شیشہ عزیزیہ شمالیہ سے شارع

ستین نفق ملک خالد اور شارع ملک عبداللہ سے منی میں کئی بار داخل ہوئے۔ شرائع کی طرف المعیصم سے ہوتے ہوئے منی میں آنا جانا ہوا، ایسا ہی عزیزیہ شمالیہ کی جانب سے مزدلفہ اور عوالی کی جانب سے عرفات کے میدان کا جائزہ لیا گیا۔

ماہرین فن کی طرف مراجعت کرنے کے علاوہ حضرت مولانا ہشیم صاحب مدیر مدرسہ صولتیہ کی قیادت میں ایک ذیلی کمیٹی نے وزارت شئون البلدیہ والقرویہ کے الامانۃ العاصمہ المقدسہ کے مرکزی دفتر جا کر سرکاری کارندوں اور قسم المعلومات کے انجینیئر حضرات سے تفصیلی میٹنگ کی جنہوں نے کمال شفقت کا مظاہرہ کرکے اہم نقشے مکہ مکرمہ، منی، مزدلفہ، عرفات وغیرہ، ہمارے حوالہ کیے، جن سے منی کی سرکاری حیثیت متعین کرنے میں کافی مدد ملی۔

جن راستوں سے منی میں داخلہ ہوا، وہاں کمیٹی اور وفد نے اپنی استطاعت کے مطابق مسافت معلوم کرنے کی پوری کوشش کی، گاڑی کی میٹر کے ذریعہ باقاعدہ مسافت کی پیمائش کی، اور کہیں ماہرین کی رائے پر اعتماد کیا۔

وفد کے بعض اراکین کا ارادہ ہر ہر جگہ کی ویڈیو بنانے کا تھا، تاکہ رپورٹ کے ساتھ اسے بھی مجلس میں پیش کردیا جائے، لیکن عالمی حالات کے پیش نظر سعودیہ حکومت کی باضابطہ اجازت کے بغیر ویڈیو بنانا ممکن نہ تھا۔ اس لئے ویڈیو پیش کرنے میں کامیابی نہ ہوئی۔ بعض میزبان حضرات نے بعض اراکین کے اصرار پر ویڈیو بنانا شروع بھی کی لیکن شاہی محل کی سیکورٹی نے نصب کردہ کیمروں کے ذریعہ دیکھ کر سختی سے منع فرمادیا۔

وفد نے مشاعر مقدسہ کا معائنہ ایسے وقت میں کیا جہاں ایام حج کی بجائے دوسرے مہینوں میں مشاعر مقدسہ میں خاموشی اور سناٹے کی فضا چھائی ہوئی تھی، جس سے منی کی اصلی حالت معلوم کرنے میں الحمدللہ کافی مدد ملی۔

وفد نے معلومات اکٹھا کرنے کے دوران اور بعد میں جملہ معلومات کو پرکھنے کیلئے باہمی طور پر یکسوئی میں بیٹھ کر کئی اجلاس کیے، جہاں کہیں ادنی تأمل ہوتا اس سے اجتناب کر کے متفقہ طور پر چند ایسے امور علمائے کرام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں تاکہ مفتیان کرام ان نکات کی روشنی میں منی بستی کے حکم میں ہونے یا ویرانے یا مکہ مکرمہ کا محلّہ، کالونی قرار دینے یا نہ دینے کے بارے میں بہتر فیصلہ کر کے متنازعہ مسئلہ میں قصر یا اتمام کا حکم دے سکیں۔

وفد نے دائرہ کار کے تعین کے بعد طریق کار یہ طے کیا کہ اہم نکات پر معلومات اکٹھی کرنے کے لئے دو، دو ارکان کی ذیلی چند کمیٹیاں تشکیل دی گئیں، جنہوں نے مفوضہ کام کو نمٹا کر جو امور متفقہ طور پر طے کیے وہ درج ذیل ہیں:

ا......مکہ مکرمہ سے منی میں داخل ہونے کے مختلف راستے ہیں:

الف: شارع عدل اور شیشہ کی طرف سے منی کی حدود شروع ہونے تک ایک وسیع وعریض میدان ہے، جس کی مسافت تقریباً ڈیڑھ دو کلومیٹر ہوگی، جس میں تعمیر ممنوع ہے، تاکہ یہ کھلا میدان حجاج کرام کی آمد و رفت کیلئے استعمال ہو سکے۔

ب: عزیزیہ سے منی میں آنے والے تین راستوں کا معائنہ کیا گیا:

راستہ نمبر ا......شارع صدقی، وہاں عزیزیہ کی آبادی (مقفل) مطعم زمزم پر ختم ہوتی ہے، یہاں سے پل پر چڑھ کر شارع عبدالعزیز سے چلتے ہوئے منی کی حد تک تقریباً ٦٦٠ میٹر کا فاصلہ ہے۔

۲......عزیزیہ سے جبل مرسلات میں واقع نفق ملک خالد سے گزرتے ہوئے نفق کی لمبائی تقریباً ۷۰۰ میٹر ہے۔ واضح ہو کہ نفق کی ایک جانب عزیزیہ میں اور دوسری جانب منی میں نکلتی ہے۔

۳......عزیزیہ سے طریق امیر ملک عبداللہ سے منی میں داخل ہوتے وقت

دائیں جانب ولی عہد کے محل کا گیٹ اور بائیں جانب بادشاہ کے محل کا گیٹ واقع ہے، جہاں عزیزیہ کی آبادی ختم ہوتے ہی ''بدایہ منیٰ'' کے بورڈ تک ۴۵۰ میٹر کا فاصلہ ہے۔

شاہی محلات کی وجہ سے عزیزیہ اور منیٰ کو ملانے کیلئے یہاں پر نفق کی بجائے پہاڑ کاٹ کر راستہ بنایا گیا ہے، جس کی وجہ سے منیٰ کی حدود میں کھڑے ہوکر عزیزیہ کی آبادی سامنے نظر آتی ہے۔

ج: ''شرائع'' سے منیٰ میں داخل ہونے کیلئے معیصم کا کئی میلوں کا میدان طے کر کے آنا پڑتا ہے۔ واضح ہو کہ اس میدان میں تعمیر و آبادی قانوناً ممنوع ہے اور یہ ممنوع علاقہ منیٰ کے پانی کا خزان اور آنے والے حجاج کرام کی گاڑیوں کی پارکنگ ہے۔

اور اس کے بعد منیٰ کی حدود میں داخل ہونے کے لئے مزید ۵۰۰ میٹر نفق کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔

۲...... منیٰ مشاعر حج کا وہ مقام ہے، جہاں مستقل رہائش کیلئے تعمیر کرنے کی کسی کو بھی قانوناً اجازت نہیں۔ اور نہ ہی کوئی عمارت مستقل رہائش کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔

۳...... اس میں کوئی شک نہیں کہ ''منیٰ'' میں کئی پختہ عمارتیں موجود ہیں، جن میں سے بادشاہ اور ولی عہد کے محلات جو پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہیں جن کی حفاظتی دیواریں پہاڑ کے دامن میں دونوں جانب واقع ہیں۔

بادشاہ کا قدیمی محل جدید محل کے متصل پہاڑ کے دامن میں ''منیٰ'' کی طرف واقع ہے، اس کے بالمقابل پہاڑ کو تراش کر خیمہ کے متبادل فلیٹ نما تین مکمل اور دو زیر تعمیر عمارتیں بھی ہیں، (۲) دو بڑے ہسپتال جن میں ایک مسجد خیف کے قریب اور

دوسرا قصر شاہی کی طرف مستشفی جسرِ منیٰ کے نام سے موسوم ہے اور کچھ ڈسپنسریاں ہیں، (۳) رابطہ عالم اسلامی کا دار الضیوف ، (۴) سرکاری دفاتر جن کا استعمال صرف ایام حج میں ہوتا ہے۔

۴...... مذکورہ بالا تمام پختہ عمارات سال بھی کسی بھی محکمہ کے استعمال میں نہیں رہتیں، صرف ایام حج میں استعمال ہوتی ہیں۔

۵...... ''عمدہ'' جو حکومت کا نمائندہ ہوتا ہے، جب منیٰ میں رہائشی آبادی تھی ''منیٰ'' میں ''عمدہ'' کا باقاعدہ دفتر ہوتا تھا، جب سے منیٰ کی آبادی ختم کردی گئی، عمدہ کا دفتر بھی ختم کردیا گیا۔

۶...... عدل، شیشہ اور عزیزیہ کی فلک بوس عمارتوں سے گزر کر ''منیٰ'' میں داخل ہوتے ہی خیموں پر جب نظر پڑتی ہے، تو ایک خاموشی اور اداسی چھائی ہوتی محسوس ہوتی ہے۔

۷...... ''منیٰ'' میں موجود سرکاری عمارتوں کی حفاظت اور دیکھ بھال کیلئے چوکیدار مرحلہ وار ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔ مقام ''منیٰ'' عارضی طور پر بلدیہ عزیزیہ کی نگرانی میں ہے، ورنہ اسکا مستقل نگران الامانۃ المشاعر المقدسہ کا محکمہ ہے، جو مرکز کے کنٹرول میں ہے۔

۸...... منیٰ کے اندر جہاں جہاں وفد کا آنا جانا ہوا کسی مقام پر کوئی خرید و فروخت کی دوکان کیفے ٹیریا کھانے پینے کی اشیاء کی کوئی دوکان دکھائی نہیں دی، سوائے ایک کیفے ٹیریا موبائلی گاڑی کے جو غالبًا وہاں پر موجود عمال یا زائرین کیلئے کھڑی تھی۔

۹...... ''منیٰ'' میں جاری تعمیرات پر بڑی تعداد میں غیر سرکاری کمپنی کے عمال (مزدور) مصروف عمل پائے گئے، البتہ ان مقامات پر حفاظتی نقطہ نظر سے عام لوگوں کو

جانے کی اجازت نہیں تھی۔

۱۰......عزیز یہ کی آبادی دوحصوں پر مشتمل ہے،عزیز یہ شمالیہ جبل مرسلات کے دامن میں چلتے ہوئے مزدلفہ سے تقریباً ۱۵۰ میٹر پر ختم ہوتی ہے، اس کے آگے مزدلفہ کا طویل وعریض میدان ہے، جبکہ عزیز یہ جنوبیہ کی آبادی عوالی تک پہنچ جاتی ہے۔

۱۱......شاہی محلات جو درحقیقت ایام حج کے مہمان خانے ہیں، جو جبل مرسلات پر واقع ہیں، ان کی حفاظتی فصیل ایک طرف عزیز یہ میں اور دوسری طرف منی کی حدود سے گزرتے ہوئے کچھ حصہ حدود مزدلفہ میں ہے۔

۱۲......عزیز یہ کی آبادی ختم ہوتے ہی جبل مرسلات کی انتہاء پر مزدلفہ میں داخل ہوتے وقت کہیں سے ڈیڑھ سو کہیں سے تین سو میٹر فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے، منی سے وادی محسر طے کر کے مزدلفہ کے میدان میں موسم حج کیلئے سرکاری عمارتیں اور مساجد کی پختہ عمارتیں دیکھی گئیں، جو محض ایام حج میں زیر استعمال رہتی ہیں اور ایام حج میں حجاج کرام کیلئے کچھ خیمے منی کی بجائے مزدلفہ میں نصب ہیں۔

مذکورہ بالا رپورٹ کا خلاصہ درج ذیل ہے:

الف: حکومت وقت کی طرف سے ''منی'' میں مستقل رہائش کی ممانعت ہے،

ب: موقعہ پر پورے ''منی'' میں کہیں بھی کسی بہتر سے بہتر عمارت رہائش کیلئے استعمال نہ ہونا، انتظامی دفاتر اور ہسپتالوں کا سال بھر معطل رہتے ہوئے صرف ایام حج میں فعال ہونا۔

ج: حکومت کے نقشوں میں عام آباد علاقوں کی طرح ''منی'' کو ظاہر کرنے کے بجائے غیر آباد علاقہ فرض کر کے مشاعر مقدسہ کی حیثیت سے نمایاں رکھنا۔

د: انتظامی اداروں میں ''عمدۃ'' کے نام سے علاقائی نمائندہ کا نہ ہونا۔

ہ: شیشہ وعدل یا شرائع کی طرف سے داخل ہوتے وقت بفرزون کی وسیع و عریض علاقہ یا میدان ہے، ان وجوہ کی بناء پر ''منی'' اور مکہ مکرمہ الگ الگ سمجھا جائے۔

یا

الف......جبل مرسلات پر شاہی محلات کا ہونا جو''منی'' اور''عزیزیہ'' دونوں طرف سے نظر آسکیں۔

ب......شاہی محلات کا جبل مرسلات کی دونوں جانب فصیل کا ہونا۔

ج......''شارع صدقی'' کے راستہ سے آبادی کا ''منی'' سے قریب پہنچنا، بدایہ منی اور مطعم زمزم متقفل کے درمیان صرف ٦٦٠ میٹر فاصلہ کا ہونا۔

د......نفق خالد بن عبدالعزیز کے ذریعہ ملنا جبکہ نفق کی لمبائی ۷۰۰ میٹر ہے،

ر......شارع ملک عبداللہ پر پہاڑ کاٹ کر محل وغیرہ کیلئے جو راستہ بنایا گیا ہے، اس کی وجہ سے بدایہ ''منی'' اور عزیزیہ کی آبادی میں صرف ۴۵۰ میٹر فاصلہ رہ گیا ہے، جبکہ سڑک کی دونوں طرف محل کا فصیل موجود ہے۔

الحاصل دونوں قسم کے نکات مجلس کی خدمت میں پیش ہیں، لہٰذا ان نکات کو سامنے رکھ کر قصر یا اتمام کا حکم صادر فرمائیں تاکہ امت مسلمہ اطمینان کا سانس لے سکے۔

قدیم فقہی ذخیرہ میں مکہ مکرمہ اور منی کو موضعین قرار دیا گیا ہے، اس لئے ان کو موضع واحد قرار دینا بڑی جرأت کے مترادف اور احتیاط کے متقاضی تھا، اس لئے شرکاء نے نہایت احتیاط سے رپورٹ تیار کر کے معاملہ اہل علم حضرات کی صوابدید پر چھوڑ دیا۔ واللہ الموفق وھو یھدی السبیل۔

شرکائے وفد

مدرسہ صولتیہ بجوار حرم المکّۃ المکرّمۃ زادھا اللّٰہ عزا و شرفًا

۱۔ مفتی غلام الرحمٰن صاحب	جامعہ عثمانیہ پشاور
۲۔ مفتی عبدالمجید صاحب	جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی
۳۔ مفتی محمد عبداللہ صاحب	جامعہ خیر المدارس ملتان
۴۔ مفتی حامد حسن صاحب	جامعہ دار العلوم کبیر والا
۵۔ مفتی حسین احمد صاحب	جامعہ دار العلوم کراچی
۶۔ مفتی گل حسن صاحب	جامعہ اسلامیہ دار العلوم رحیمیہ کوئٹہ
۷۔ مفتی محمد روزی خان صاحب	دار الافتاء ربانیہ کوئٹہ
۸۔ مفتی امداد اللہ صاحب	جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱۴۲۸/۶/۱۲ھ
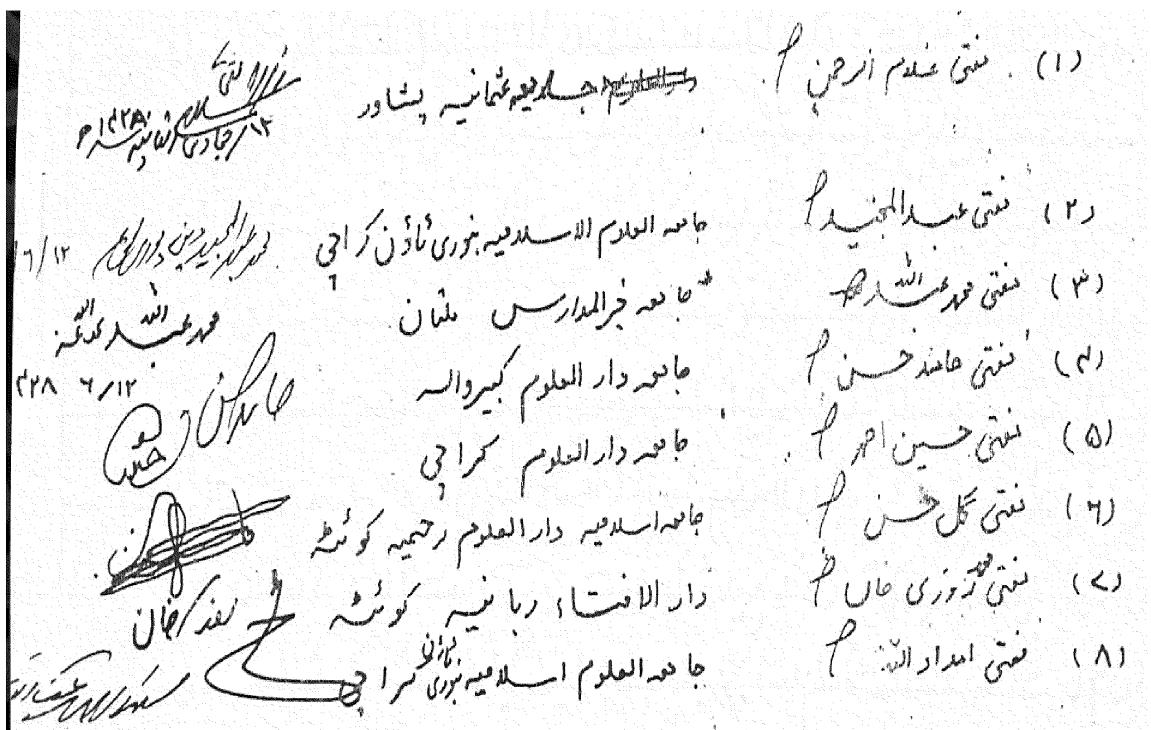
منی کے بارے میں مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کا اردو فتوی

الجواب و باللّٰہ التوفیق (۲۱۷)

منی مستقل مقام ہے، سفر و اقامت میں وہ مکہ مکرمہ کے تابع نہیں ہے، اس کی صراحت سب ہی فقہاء و محدثین فرماتے آئے ہیں:

ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوما فى موضعين فإن كان كل منهما أصلاً بنفسه نحو مكّة و منى والكوفة والحيرة لايصير مقيما وان كان احداهما تبعا للآخر حتى تجب الجمعة على سكانه يصير مقيما. اهـ (الهندية: ۱/۱۴۰، ط: رشيديه، و: بدائع: (۱/۹۸) فصل فى بيان ما يصير المسافر به مقيما، ط: ايچ ايم سعيد، و: البحر: ۲/۱۴۳)

خارج مصر کسی مستقل مقام کو مصر کے ساتھ لاحق کرنے کے لئے اور سفر و اقامت میں اس کے تابع مصر ہونے کے لئے چند بنیادی شرطیں ہیں۔ پہلی شرط یہ ہے کہ شہر کی آبادی اس مقام سے مل جائے، دوسری شرط یہ ہے کہ خود اس مقام میں بھی آبادی ہو، فتاویٰ ہندیہ: ۲/۲۵۱ میں ہے:

فإن كان بقرب ذلك قرى لأهل الذمة فعظم المصر حتى بلغ تلك القرى وجاوزها صارت من جملة المصر لاحاطة المصر بجوانبها. اهـ (فتاویٰ هندية: (۲/۲۵۱) الباب الثامن فى الجزية، ط: رشيديه)

اس عبارت میں اہل ذمہ کی بستیوں کے شہر کے ساتھ لاحق ہونے کے لئے شہر کی آبادی وہاں تک پہنچنے کی قید لگائی گئی ہے، دوسرے بستی کے لاحق ہونے کی بات ہے، اور بستی میں آبادی ہوتی ہے، شامی میں ہے کہ جو شخص شہر سے اپنا سفر شروع کر رہا ہے، اس پر مسافر کے احکام اس وقت جاری ہوں گے جب وہ ان مقامات سے بھی

نکل جائے جو مصر کے تابع ہوتے ہیں، مثلاً ربض مصر، یعنی شہر سے متصل گھر اور مکانات جو پھیلتی ہوئی آبادی کی صورت میں ہوتے ہیں، اسی طرح جو بستیاں ربض مصر سے متصل ہوں، وہ بھی تابع مصر ہیں:

وأشار إلى أنّه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الإقامة كربض المصر وهو ما حول المدينة من بيوت ومساكن فإنّه في حكم المصر وكذا القرى المتصلة بالربض في الصحيح. (شامی: ۱/۵۲۵)، و: (۲/۱۲۱) باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

ربض مصر اور قری متصلہ سب میں آبادی ہوتی ہے، معلوم ہوا کہ تبعیت کے حکم کے لئے خود اس جگہ میں آبادی ضروری ہے۔

اگر خود وہ مقام آبادی سے خالی ہے، تو پھر اس کی حیثیت فناء مصر کی ہو، فناء مصر وہ جگہ ہے جو مصالح بلد کے لئے ہو، یعنی شہر سے باہر وہ جگہ جو اہل شہر کی عمومی ضروریات کے لئے استعمال ہوتی ہو، مثلاً مردوں کی تدفین، صلوٰۃ عید کی ادائیگی، گھوڑ دوڑ کا میدان وغیرہ۔ اگر وہ شہر سے متصل ہو یا اس کا فاصلہ قدر غلوہ (۱۳۷/ میٹر) سے کم ہو تو وہ بھی شہر کے تابع شمار ہوگا۔

وأمّا الفناء وهو المكان المعد لمصالح البلد كربض الدواب ودفن الموتىٰ وإلقاء التراب فإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا، كما يأتي بخلاف الجمعة فتصح إقامتها في الفناء ولو منفصلاً بمزارع. (رد المحتار: (۱/۵۲۵)، و: (۲/۱۲۱) باب صلاة المسافر، ط: ایچ ایم سعید)

آبادی کا اتصال اگر ایسی جگہ سے ہوا ہے جس میں نہ خود آبادی ہے، نہ وہ فناء مصر ہے، تو وہ اتصال معتبر نہیں، اور اس مقام کو تابع مصر شمار نہیں کیا جائے گا، حضرات

فقہاء نے صراحت فرمائی ہے کہ باغات اگر چہ شہر سے متصل ہوں پھر بھی وہ بحکم مصر نہیں ہوں گے، کیونکہ نہ ان میں آبادی ہوتی ہے، نہ ان پر فناء مصر کی تعریف صادق آتی ہے۔اُن باغات میں اگر محافظین اور کام کاج کرنے والے لوگ سال بھر بھی مقیم رہتے ہوں، پھر بھی ان باغات کو داخل مصر شمار نہیں کیا جائے گا، کیونکہ باغات آبادی کی جگہ نہیں ہیں:

بخلاف البساتين ولو متصله بالبناء لأنها ليست من البلدة ولو سكنها أهل البلدة فى جميع السنة أو بعضها. (رد المحتار:

(۱/ ۵۲۵)، و: (۲/ ۱۲۱) باب صلاة المسافر، ط: ایچ ایم سعید)

زیر بحث مسئلہ میں تبعیت کی شرائط موجود نہیں ہیں، بعض جانب سے منی کے ساتھ آبادی کا اتصال تسلیم بھی کیا جائے تو خود منی میں آبادی نہیں ہے، آگے مزدلفہ، عرفات میں بھی آبادی نہیں ہے، درحقیقت منی، مزدلفہ، عرفات پہاڑوں کے درمیان صحرائی علاقے ہیں، جو آبادی اور رہائش کی جگہیں نہیں ہیں، بلکہ مناسک کی جگہیں ہیں۔حکومت کی طرف سے قانونًا وہاں آبادی ممنوع ہے، حکومت کے علاقائی نقشہ میں منی کو غیر آباد ظاہر کر کے اس کو مشاعر مقدسہ کی حیثیت سے دکھایا گیا ہے، اس میں جو شاہی محلات، ہسپتال، دفاتر اور دیگر سرکاری عمارات ہیں، وہ اصالۃً موسم حج کے لئے ہیں، موسم حج کے علاوہ دوسرے مواقع پر ان سے استفاد کی اجازت نہیں ہے، چنانچہ وہ حجاج کے خیموں کی طرح سال بھر خالی پڑے رہتی ہیں۔

جو جدید تعمیرات کی جارہی ہیں وہ حجاج کی سہولت یا انتظامیہ کے عارضی قیام کی غرض سے کی جارہی ہیں، آبادی ورہائش کی غرض سے نہیں، سال بھر حکومتی عملہ کی وہاں آمدورفت یا قیام رہتا ہے، وہ محض ان خیموں اور جدید تعمیرات کی نگرانی کے لئے ہوتا ہے نہ کہ رہائش کی غرض سے اور خدام ومحافظین کی رہائش کا اعتبار نہیں ہے۔

شرعی طور پر بھی منی میں آبادی ممنوع اور ناپسند ہے، امام دارمی رحمہ اللہ نے سنن دارمی (٦٨١/٦) میں باب باندھا ہے، ''باب کراھیۃ البنیان بمنی'' اس کے تحت حضرت عائشہ کی یہ روایت بیان فرمائی ہے:

قالت قلت یا رسول اللّٰه! الا نبنی لک بناء بمنی یظلک، فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: لا، منی مناخ من سبق اھـ. (٧٣/٢، باب کراهية البنيان بمنیٰ، ط: دار إحياء السنة النبوية)

امام دارمی کے علاوہ امام ترمذی نے یہ روایت اپنی جامع میں، ابن ماجہ نے سنن ابن ماجہ میں اور امام ابو داود نے سنن ابو داود میں روایت کی ہے، اسی لئے حضرات محدثین اور فقہاء محققین اس بات پر متفق ہیں کہ منی مزدلفہ اور عرفات میں تعمیرات پسندیدہ نہیں ہیں، ان مقامات کی حیثیت مستقل شعائر کی ہے، یہ جائے رہائش نہیں ہیں۔

ملا علی القاری الحنفی اور علامہ طیبی شافعی اس حدیث کی شرح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

فمنع وعلل بأن منی موضع لأداء النسک من النحر و رمی الجمار والحلق یشرک فیه الناس فلو بنی فیها لادی إلی کثرة الابنیة تاسیا به فتضیق علی الناس و کذلک حکم الشوارع ومقاعد الاسواق. (مرقاة: ٥/٥١٧، طيبی: ٥/٢٩٧، و: مرقاة المفاتيح: (٣٤٨/٥) الفصل الثانی، باب رمی الجمار، ط: امداديه ملتان)

ابن رشد نے امام مالک سے نقل کیا ہے کہ امام مالک منی میں تعمیرات کو ناپسند فرماتے تھے۔ (البیان والتحصیل: ۲۵۳/۱)

علامہ ابن تیمیہ نے مشاعر میں تعمیرات کو بدعت کہا ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ: ۱۱۹/۲۶)

شہر رہائش کے لئے ہوتا ہے، فناء شہر، شہر کی مصالح کے لئے ہے، منی، مزدلفہ، عرفات، نہ رہائش کے لئے ہیں نہ مصالح بلد کے لئے ہیں، شہر و فناء شہر کا مقصد جدا ہے اور مشاعر مقدسہ کا مقصد جدا ہے، اس لئے یہ مشاعر، شہر کے تابع نہیں ہوں گے، ان کی اپنی مستقل حیثیت ہے، اور وہ استقلالی حیثیت نصوص سے اور محدثین اور فقہاء کے اجماعی کلام سے ثابت ہے، پس بالفرض والتقدیر اگر کئی جوانب سے بھی ان مقامات سے آبادی کا اتصال ہو جائے پھر بھی شعار نسک ہونے کی وجہ سے ان کی استقلالی حیثیت ختم نہیں ہوگی، اور ان کو شہر کے تابع نہیں کہا جائے گا، کیونکہ دو مقام اگر مستقل ہوں تو اگر چہ ان میں اتصال ہو پھر بھی ایک دوسرے کے تابع نہیں ہوتے۔

امام حرم شیخ محمد بن عبداللہ السبیل سے مسعی کے متعلق سوال کیا گیا تھا کہ مسعی پہلے مسجد حرام سے خارج تھا لیکن اب مسجد کے احاطہ اور عمارت میں آ گیا ہے تو کیا اب وہ جگہ مسجد کے حکم میں ہوگی؟ اس کا جواب نفی میں دیتے ہوئے وجہ یہ بیان یہ فرمائی کہ: مسعی مشاعر میں سے ایک مشعر ہے، جس میں تغیر وتبدل نہیں ہوسکتا، نہ اس کی ذات میں تبدل ہوسکتا ہے اور نہ ان احکام میں تبدل ہوسکتا ہے جو تبعاً اس سے متعلق ہیں، الفاظ یہ ہیں:

الّذی یظهر لنا واللّٰہ أعلم ان المسعی لایعد الیوم من المسجد الحرام وان کا متصلا بالمسجد وذلک؛ لأنّ موضع المسعی مشعر من المشاعر الّتی لاتتغیر ولا تتبدل لا بذواتها ولا بالاحکام المتعلقة بها تبعا لذالک، وبناء علی هٰذا فإنّه لا بأس من بقاء الجنب والحائض والنفساء فیه. الخ.

اس جواب کی تائید میں ''مجلس المجمع الفقہی الاسلامی لرابطۃ العالم الإسلامی'' کا

جو فیصلہ نقل فرمایا ہے اس میں بھی مسعی کے مسجد کی عمارت میں داخل ہونے کے باوجود اس کی حیثیت کے عدم تبدل کی وجہ اس کے مستقل شعار ہونے کو بتایا گیا ہے:

فقرر بالاغلبية ان المسعي بعد دخوله ضمن مبنى المسجد الحرام لايأخذ حكم المسجد لانه مشعر مستقل، يقول الله عز وجلّ ان الصفا والمروة من شعائر الله. الخ

یہ فتویٰ و فیصلہ سب ہی موجودہ اہل علم میں اتفاقی ہے......اس سے معلوم ہوا کہ جو مقام شعار ہو اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی، جو اس کی استقلالی حیثیت کے منافی ہو، نہ اس کی ذات میں نہ اس سے متعلقہ کسی حکم میں، وہ حکم خواہ مناسک حج میں سے ہو یا مناسک حج کے علاوہ ہو۔

چنانچہ مسعی کی عمارت مسجد کے ضمن میں آنے کے باوجود اس میں سعی کا حکم بھی برقرار ہے جو مناسک حج میں سے ہے، اسی طرح حائضہ ونفساء کے دخول کے جواز کا حکم بھی برقرار ہے، جس کا تعلق مناسک حج سے نہیں، دونوں طرح کے احکام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

ہماری ناقص فہم کے مطابق بعینہ یہ بات زیر بحث مسئلہ میں بھی موجود ہے، ''منیٰ'' بھی مشاعر مقدسہ میں سے ایک مشعر ہے، اور شرعی نصوص سے ثابت مستقل حیثیت کا حامل مقام ہے، رمی جمار کا اہم نسک یہاں ادا کیا جاتا ہے، اور مبیت منیٰ کا نسک بھی اس سے متعلق ہے، لہٰذا اس حیثیت سے نہ اس کی ذات میں کوئی تبدیلی کی جاسکتی ہے، اور نہ اس سے متعلقہ احکام میں خواہ مناسک حج میں کا کوئی حکم ہو یا حج کے علاوہ کوئی اور حکم۔

اگر آبادی کے اتصال کی وجہ سے ''منیٰ'' کو مکہ کے تابع کہہ دیا جائے تو اگرچہ مناسک حج کا کوئی حکم نہیں بدلے گا مستقل مقام ہونے کی حیثیت سے سفرو

اقامت کے جو احکام اس کے ہیں وہ سب یکسر بدل جائیں گے کیونکہ سفر و اقامت کے باب میں مستقل مقام کا حکم الگ ہے، اور تابع و ملحق مقام کا حکم جدا ہے، کما لایخفی علی ذوی العلم.

تین دہائیاں قبل تک منی میں کئی عمارتیں اور بلڈنگیں تھیں، اکابر کی بعض تحریروں سے پتہ چلتا ہے کہ ایک وقت میں مکہ مکرمہ کی آبادی بڑھتے بڑھتے منی کی آبادی سے متصل ہوگی، علامہ یوسف بنوری رحمہ اللہ معارف السنن میں تحرتر فرماتے ہیں:

غیر ان الآن قد اتصلت ابنیة مکّة بها وبُنیت فیها بیوت للسکنی والحجاج فی الموسم. (معارف السنن: (۶/ ۱۹۴) باب ما جاء فی الخروج إلی منٰی والمقام بها، ط: مجلس الدعوة والتحقیق الإسلامی، بنوری تاؤن)

اس وصل باوجود منی کو تابع کہہ کر اقامت کا حکم نہیں دیا گیا، کیونکہ مستقل مقام اتصال کے باوجود دوسرے مقام کے تابع نہیں ہوتا ہے۔ فقط۔

حررہ العبد
محمد طاہر عفی اللہ عنہ
مفتی مظاہر علوم سہارنپور
۱۴۳۰/۲/۲۶ھ

الجواب صحیح
مقصود احمد (مفتی مظاہر علوم)
۳۰/۲/۳ھ

الجواب صحیح
محمد عاقل (صدر مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور)
۳۰/۳/۴ھ

الجواب صحیح والمجیب مصیب
سعید احمد عفا اللہ عنہ پالن پوری
خادم دار العلوم دیوبند (۳۰/۳/۳ھ)

جواب صحیح ہے اور مسئلہ کے تمام گوشوں کو حاوی ہے

(......) ہے اللہ مجیب کو جزائے خیر دے

زین العابدین الاعظمی
رئیس قسم التخصص

الجواب صحیح

محمد......(ناظم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور)

حرره العبد محمد طاهر عفا الله عنه

الجواب صحیح

جواب صحیح ہے اور مسئلہ کے تمام گوشوں کو حاوی ہے اللہ مجیب کو جزائے خیر دے

الجواب صحیح والمجیب مصیب

مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

عربی عبارت کے دستخط کا عکس:

رغم هذا الاتصال لم يحكم لـ"منى" بالتبعية في الإقامة، لأن المكان المستقل لايتبع مكاناً آخر؛ وإن اتصل به.

الجواب صحيح

حرره العبد

محمد طاهر عفا الله عنه سهارنفور يوفى ٢٤٧٠٠١، الهند

١٤٣٠/٢/٢٦ھ

الجواب صحيح

الجواب صواب والمجيب مصيب

مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

منی کے بارے میں مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کا عربی فتوی

الجواب وباللّٰہ التوفیق:

"منی" موضع مستقل لا یکون تابعًا لمکّة المکرّمة فی أحکام الظعن والإقامة ، کما نصّ به الفقهاء والمحدثون ـ کما فی "الهندیة" ۱/ ۱۴۰، و "البدائع" ۱/ ۲۷۰، و"البحر الرائق" ۲/ ۱۴۳ ــ:

ولو نوی الإقامة خمسة عشر یومًا فی موضعین، فإن کان کل منهما أصلاً بنفسه، نحو مکّة و منی، والکوفة والحیرة، لایصیر مقیمًا، وإن کان إحداهما تبعًا للآخر حتی تجب الجمعة علی سکانه یصیر مقیمًا. اهـ

وإلحاق مکان مستقل خارج مصر بمصر وعدُّه منه فی أحکام السفر والإقامة یتوقف علی شروطٍ أساسیة : الأوّل أن یتّصل عُمران مصر بذلک المکان، والثانی أن یکون ذلک المکان مسکونًا ، ففی "الهندیة" (۲/ ۲۵۱):

فإن کان بقرب ذلک قری لأهل الذمة فعظم المصر حتی بلغ تلک القری وجاوزها صارت من جملة المصر ؛ لإحاطة المصر بجوانبها .اهـ

ففی هٰذه العبارة قُیِّد إلحاق قری لأهل الذمة بمصر بأن یتّصل عُمرانه بتلک القری ، والقری ذات سکن .

وتشیر عبارة الشامی أن من بدأ رحلته من المدینة لاتجری علیه أحکام السفر إلَّا إذا خرج عن الأمکنة التابعة للمصر ، کربض المصر ، أي المنازل والبیوت الّتی تکون حول المدینة ، وکذا القری المتصلة بربض المصر تابعة للمصر ، والنص کما یلی :

وأشار إلی أنّه یشترط مفارقة ما کان من توابع موضع الإقامة، کربض

المصر، وهو ما حول المدينة من بيوت ومساكن، فإنّه فى حكم المصر وكذا القرى المتصلة بالربض فى الصحيح. (۱/۵۲۵)

ومعلوم أن ربض مصر والقرى المجاورة تكون عامرةً ، فهٰذا يدل على أن إلحاق مكان بمصر لابد له من العمران فى ذلك المكان.

وإن كان ذلك المكان نفسه خاليًا من البنيان فمن شأنه أن يكون اعتباره من فناء المصر ، و " الفناء " هو المكان المعد لمصالح البلد المذكورة فى القطعة الآتية من نص الشامى ، فهو إن كان متصلًا بالمدينة أو منفصلاً بأقل من قدر غلوة (۱۳۷ متر) يكون تابعًا للمدينة ، قال العلامة الشامى (رد المحتار : ۱/۵۲۵) :

وأمّا الفناء وهو المكان المعدّ لمصالح البلد، كربض الدواب، ودفن الموتى، وإلقاء التراب، فإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته، وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا، كما يأتى، بخلاف الجمعة، فتصح إقامتها فى الفناء، ولو منفصلاً بمزارع. اهـ

وإن كان اتّصال العُمران بمكان ليس فيه بُنيان ولا هو من فناء المصر فذلك الاتّصال لايعتبر ، ولا يُعدّ ذلك المكان من توابع المصر ؛ لأنّ الفقهاء صرحوا بأنّ البساتين ولو كانت متّصلةً بالبنيان لاتكون فى حكم المصر ؛ لأنّها لاتكون عامرةً ، ولايصدق عليه تعريف فناء المصر ، فلهٰذا لايعد تلك البساتين من المصر ؛ سواء أقام فيها حراسها والعاملون فيها طوال السنة ؛ لأنّها ليست من مواضع العمران ، كما فى رد المحتار : (۱/۵۲۵) :

بخلاف البساتين، ولو متّصلة بالبناء؛ لأنّها ليست من البلدة، ولو سكنها أهل البلدة فى جميع السنة أو بعضها. اهـ

أمّا هٰذه المسئلة الجارى البحث فيها فلايوجد فيها شروط التبعية ، لو سُلِّم اتصال العمران بـ " مِنٰ " من ناحية ؛ فـ " منى " نفسها غير عامرة ، حتى العرفات والمزدلفة ليس فيهما عمران .

الحقيقة أن منى والمزدلفة والعرفات مناطق صحرائية مُحاطة بالجبال، ومحظورة السكن والعمران فى كل منها من قِبَل الحكومة ؛ لأنّها أمكنة المناسک ، كما عُرضت " منى " فى خريطة محلية للحكومة غيرَ مسكونة ، وعُدَّ من المشاعر المقدّسة ، وأمّا القصور الملكية والمستشفيات والمكاتب والمبانى الحكومية فلا تُستخدم إلا فى موسم الحج ، لذٰلک لاتزال خاليةً سوى الموسم ، مثل مخيمات الحجيج ، والمبانى الجارى بناؤها هى لتوفير التسهيلات للحجاج ، وإقامة غيرِ مستقلة للإدارة لا للسكن والإقامة .

أمّا اختلاف رجال الحكومة إليها والإقامة فيها طوال السنة فهو للإشراف على البناء الجديد ، وصيانة المخيمات ، لا لغرض السكن والإقامة، أمّا إقامة العُمال والحُرّاس فهى غير معتبرة.

ومن ناحية الشريعة الإقامةُ بـ " منى " مستقلاً مكروهة فقد ترجَم الإمام الدارمى فى سننه بابًا بعنوان " باب كراهية البنيان بمنى " ثم ذكر حديث عائشة رضى اللّٰه عنها :

قالت: قلت يا رسول اللّٰه! ألا نبنى لک بناءً بمنى يُظلّک، فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: لا، منى مناخ من سبق اهـ.

ورواه سوى الدارمى الإمام الترمذى فى " جامعه " وابن ماجه فى "سننه" وأبو داود فى "سننه" ، نظراً إلى ذٰلک اتفق المحدّثون والفقهاء المحققون على كراهية البنيان بمنى والمزدلفة والعرفات ، وهٰذه المواضع

تعتبر شعائر مستقلة ، ليست هى للسكن والإقامة ، قال الملا على القارى الحنفى والعلامة الطيبى الشافعى فى شرح هٰذا الحديث:

فمُنع وعُلّل بأن ''منى'' موضع لأداء النسک: من النحر، ورمى الجمار، والحلق ، يشرک فيه النّاس، فلو بُنِى فيها لأدّى إلى كثرة الأبنية تأسّيا به، فتضيّق على النّاس، وكذلک حكم الشوارع ومقاعد الأسواق. (مرقاة: ۵/ ۵۱۷، طيبى: ۵/ ۲۹۷)

نقل ابن رشد عن الإمام مالک ـ كما فى '' البيان والتحصيل '' ۱/ ۲۵۳ ـ أنّه قيل له :

ما اتخذ النّاس من البنيان بمنى ؟ فكره ذلک ، وقال : ذلک مما يضيق على النّاس ، ولم يعجبه البنيان بها .

وقال ابن تيمية : كل هٰذه ـ أى العمارات فى المشاعر ـ محدثة بعد الخلفاء الراشدين . (مجموع فتاوىٰ ابن تيمية: ۲۶/ ۱۱۹)

المصر يكون للإقامة ، وفِناء المصر لمصالح البلد ، ومنى والمزدلفة والعرفات ليست للإقامة ولا لمصالح البلد ، هدفُ المصر وفنائه يغاير هدف المشاعر المقدسة ، نظرًا إلى ذٰلک لاتكون هٰذه المشاعر تابعةً للمصر ، وتحتلّ مكانةً مستقلّةً ، وهٰذه المكانة تثبت من النصوص وكلام الفقهاء والمحدثين جميعًا ، فلو فرضنا اتصال العمران بهٰذه الأمكنة من شتى الجوانب لاتزال تعتبر مستقلةً من حيث كونها شعائر النسک ، ولاتُعد من توابع المصر ؛ لأنّ المكانين المستقلين ـ ولو تحقق الاتّصال بينهما ـ لايتبع أحدهما الآخر .

عندما سئل إمام الحرم الشيخ محمد بن عبد اللّٰه السُبيّل عن المَسعَى أنّه كان خارجًا من المسجد الحرام سَبقًا، لكن الآن يضمُّه بناء المسجد، فهل

يُعَد من حكم المسجد؟ فأجاب حفظه اللّٰه بعدم دخوله فى المسجد، وقال:

الّذى يظهر لنا ـ واللّٰه أعلم ـ أن المَسعى لايعد اليومَ من المسجد الحرام، وإن كان متّصلاً بالمسجد، وذلک لأنّ موضع المسعى مَشعر من المشاعر الّتى لاتتغير ولاتتبدل، لا بذواتها، ولا بالأحكام المتعلقة بها تبعًا لذٰلک، وبناءً على هٰذا فإنّه لابأس من بقاء الجُنب والحائض والنفساء فيه...... الخ.

تأييدًا لجوابه نقل الشيخ قرارَ '' مجلس المجمع الفقهى الإسلامى لرابطة العالم الإسلامى '' مايدل على سبب عدم تبدّل اعتباره لكونها شعارًا مستقلًا ؛ رغم دخوله فى بناء المسجد ، فقال :

فقرر بالأغلبية أن المسعى بعد دخوله ضمن مبنى المسجد الحرام لا يأخذ حكم المسجد ؛ لأنّه مشعر مستقل ، يقول اللّٰه عزّ وجلّ : ﴿ إنّ الصّفا والمروة من شعائر اللّٰه ﴾ الخ .

هٰذا الفتوىٰ متفق عليه لدى جميع علماء عصرنا .

من هٰذه التفاصيل علمنا أن ما كان من الشعائر فلايجوز فيه أي تغير و تبدل ينافى مكانتها المستقلة ، لا بذواتها ، ولا بالأحكام المتعلقة لها ، سواء كان ذلک الحكم من مناسک الحج أو غيرها ، فبقى حكم السعى ـ وهو من مناسک الحج ـ فى المسعى ، رغم دخوله ضمن مبنى المسجد الحرام ، كما بقى حكم جواز دخول الحائضة والنفساء ، وهو ليس من مناسک الحج، فبقى هٰذان الحكمان على حالهما لم يعتبر عليهما أي تغير بعد دخوله فى بناء المسجد.

وهٰذا الأمر بنفسه موجود فى المسألة المطروحة للنقاش حسب رأينا المتواضع ، و '' منى '' مشعر من المشاعر المقدسة ، ويحتل مكانةً مستقلةً وفقَ ما

ثبت من النصوص الشرعية ، ويتم فيه أداء رمى الجمار الّذى هو من أهم مناسک الحج ، كما يتعلق به نسک المبيت ، فلايمكن التغير والتبدل لا بذاته، ولا بالأحكام المتعلقة به ، سواء كان ذٰلک الحكم متعلقًا بمناسک الحج أو غيرها.

ورغم أن اعتبار " منى " من مدينة مكّة بسبب اتصال العُمران لايؤثر فى حكم من مناسک الحج ، إلَّا أنّه يغير أحكام السفر والإقامة الّتى تتعلق بمنى من حيث كونها مكانًا مستقلاً ، فإنّه لايخفى على أهل العلم أن حكم مكان مستقل فى السفر والإقامة يغاير حكم المكان التابع والملحق .

قبل ثلاثة عقود كانت فى " منى " عدة مبانٍ ، ويظهر من كلام بعض الأكابر أن عُمران مكّة المكرّمة كان امتد إلى " منى " فى وقت ، والعلامة يوسف البنوري يقول في " معارف السنن (۲/ ۱۹۳) " :

غير أنّ الآن قد اتّصلت أبنية مكّة بها وبُنيت فيها بيوت للسّكنٰى والحجاج فى الموسم اهـ .

رغم هٰذا الاتصال لم يحكم لـ " منى " بالتبعية في الإقامة ؛ لأنّ المكان المستقل لايتبع مكانًا آخر وإن اتّصل به .

حرره
محمد طاهر عفا الله عنه
مفتى مظاهر علوم سهارنفور
۱۴۳۰/۲/۲۶ھ

الجواب صحيح
مقصود احمد (مفتی مظاہر علوم)
۳۰/۲/۳ھ

الجواب صحيح
محمد عاقل (صدر مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور)
۳۰/۳/۴ھ

الجواب صواب والمجیب مصیب
کتبه العبد سعید احمد عفا الله عنه البالنبوری
رئیس هیئة التدریس و شیخ الحدیث بدار العلوم دیوبند

الجواب صحیح محیط بجوانب الأسئلة کلها
زین العابدین الاعظمی
رئیس قسم التخصص فی الحدیث

الجواب صحیح
محمد...... (ناظم مدرسه مظاهر العلوم سهارنفور)

منیٰ کے لئے روانگی

☆......یوم الترویہ یعنی آٹھویں ذی الحجہ کی رات ہی سے منیٰ کی روانگی شروع ہوجاتی ہے۔(۱)

اس لئے ہر حاجی ۷...ذی الحجہ کی شام ہی سے منیٰ کے لئے روانگی کی تیاریاں مکمل کرلے تاکہ ''مکتب'' کی بسوں کے نظام کے مطابق منیٰ جانا آسان ہو، کیونکہ ناواقف اور ناتجربہ کار لوگوں کے لئے ''مکتب'' کی بسوں کے بغیر منیٰ کی قیام گاہ تک پہنچنا بہت ہی دشوار ہوتا ہے، البتہ جو حضرات واقف کار ہیں وہ اطمینان سے آٹھویں

---

(۴) فإذا كان يوم التروية وهو الثامن من ذى الحجة راح الإمام والنّاس معه من مكّة إلى منٰى ، والسنة خروجه بعد طلوع الشمس وهو الصحيح . (غنية الناسک : (ص: ۱۴۶) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى الرواح من مكّة إلى منٰى وأداء الصلوات الخمس والمبيت بها ، ط:إدارة القرآن)

🗀 الدر مع الرد : (۵۰۳/۲) كتاب الحج ، مطلب : فى الرواح إلى عرفات ، ط: سعيد .

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۲۶۶) باب الخطبة ، فصل : فى الرواح من مكّة إلى منٰى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

تاریخ کی صبح کو فجر کی نماز کے بعد منیٰ روانہ ہوں، لیکن موجودہ دور میں ''مکتب'' کی بسوں سے جانے میں ہی عافیت ہے اور خود جانا بہت ہی مشکل ہوتا ہے، کیونکہ سارے خیموں کی شکل ایک جیسی ہوتی ہے۔

☆......آٹھ ذی الحجہ کو سورج نکلنے کے بعد منیٰ روانہ ہونا سنت ہے لیکن آج کل حجاج کرام کی تعداد بہت ہی زیادہ ہونے کی وجہ سے ''مکتب'' والے لوگوں کو رات ہی سے منیٰ بھیجنا شروع کر دیتے ہیں، اس لئے اگر رات کو منیٰ جانا پڑے تو چلے جائیں، اعتراض نہ کریں۔

☆......منیٰ جاتے وقت ایک جوڑا کپڑا، احرام کی ایک زائد چادر، مسواک یا ٹوتھ برش اور اگر سردی ہے تو اس سے حفاظت کے لئے بغیر سلی ہوئی کوئی چادر بھی ساتھ لے لیں، کھانے پینے کی تمام اشیاء وہاں دکانوں میں ملتی ہیں اس لئے کھانے پینے کی کوئی چیز ساتھ لے جانے کی ضرورت نہیں۔

☆......منیٰ میں آٹھویں تاریخ سے نویں تاریخ کی صبح تک مقیم رہ کر ظہر، عصر، مغرب عشاء اور فجر پانچ نمازیں ادا کرنا مسنون ہے۔(۱)

---

(۱) ویصلی بھا الظھر والعصر والمغرب والعشاء والفجر . (إرشاد الساری : (ص: ۲۶۶) باب الخطبة ، فصل : فی الرواح من مکّة إلی منٰی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

🗁 غنیة الناسک : (ص: ۱۴۶) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی الرواح من مکّة إلی منٰی ...... الخ ، ط: إدارة القرآن .

🗁 الدر مع الرد : (۵۰۳/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی الرواح إلی عرفات ، ط: سعید .

🗁 فإذا کان یوم الترویة وھو الثامن من ذی الحجة راح الإمام والنّاس معه من مکّة إلی منٰی ، والسنة خروجه بعد طلوع الشمس وھو الصحیح . (غنیة الناسک : (ص: ۱۴۶) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی الرواح من مکّة إلی منٰی وأداء الصلوات الخمس والمبیت بھا ، ط:إدارة القرآن)

🗁 الدر مع الرد : (۵۰۳/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی الرواح إلی عرفات ، ط: سعید .

🗁 إرشاد الساری : (ص: ۲۶۶) باب الخطبة ، فصل : فی الرواح من مکّة إلی منٰی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☆...... ''منیٰ'' میں اب خیمے آگ پروف، عمدہ اور شاندار بن گئے ہیں، اے،سی لگے ہوئے ہیں، اندر خوشنما قالین بچھے ہوئے ہیں، اور باہر پانی کے کولر کا بھی انتظام ہے، مگر دیکھنے میں یہ سب یکساں معلوم ہوتے ہیں، اس لئے حجاج کرام منیٰ جانے کے بعد اپنے خیمے کی پہچان اچھی طرح کرلیں اور اپنے خیمے سے زیادہ دور نہ جائیں ورنہ گم ہوجانے کا قوی اندیشہ ہے، اور اپنا تعارفی کارڈ اور منیٰ روانگی سے پہلے مکتب کی طرف سے ملے ہوئے خیمہ نمبر کا کارڈ ہر وقت ساتھ رکھنا ضروری ہے۔

☆......خیموں میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط نہ ہونے دیں بلکہ خیمے کے لوگ اپنے کپڑے وغیرہ درمیان میں ڈال کر دونوں حصہ الگ الگ کردیں، یہ بہت ضروری ہے تاکہ نظروں کی حفاظت ہوجائے، (۱)

اور مقدس مقامات میں مقدس فریضہ ادا کرتے ہوئے گناہوں سے محفوظ ہو جائیں، حکومت اور مکتب کی جانب سے درمیان میں پردہ ڈالنے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

☆......ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی فجر کی نماز سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد مَردوں کے لئے بلند آواز سے اور عورتوں کے لئے آہستہ آواز سے ایک مرتبہ تکبیرِ تشریق پڑھنا واجب ہے۔

---

(۱) ومن المنكر الفاحش : مايفعله الآن نسوان بمكّة فى تلك البقعة من الاختلاط بالرجال، ومزاحمتهن لهم فى تلك الحالة ...... (إرشاد السارى : (ص: ۲۴۰) باب أنواع الأطوفة، ...... فصل : فى مسائل شتى، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

🗁 البحر العميق : (۳/ ۱۳۱۱) الباب العاشر : فى دخول مكّة، وفى الطواف والسعى، فصل : مايستحب للحاج فى مدة مقامه بمكّة، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة .

🗁 نظر الرجل إلى المرأة الأجنبية حرام من كل شيئ من بدنها، وكذلك نظر المرأة إلى الرجل سواء كان بشهوة أو بغيرها ...... ومذهبنا و مذهب الجمهور أنّه إنّما يحرم النظر إذا كان على وجه الشهوة والّذى ذكره إنّما هو من باب الاحتياط فى الدين فإنّه من رعى حول الحمى يوشك أن يقع فيه . (مرقاة المفاتيح : (۶/ ۲۵۲) رقم الحديث : ۳۱۰۰، كتاب النكاح، باب النظر، الفصل الأوّل، ط: رشيديه)

تکبیرِ تشریق یہ ہے:

أَللّٰــهُ أَكْبَــرُ، أَللّٰــهُ أَكْبَــرُ، لَاإِلٰــهَ إِلَّااللّٰــهُ،

وَاللّٰــهُ أَكْبَــرُ، أَللّٰــهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰــهِ الْحَمْــدُ.

☆......اور منیٰ میں ۹ ذی الحجہ سے دسویں تاریخ کی رمی تک ہر فرض نماز کے بعد پہلے تکبیرِ تشریق کہے پھر اس کے بعد تلبیہ پڑھے۔(۱)

☆......رات کو منیٰ میں قیام کرنا سنت ہے۔(۲)

☆......منیٰ روانہ ہوتے وقت یہ خیال کریں کہ ''میرا مولیٰ اب مجھے منیٰ بلا رہا ہے''۔

---

(۱) ويجب تكبير التشريق مرة صفته " ، الله اكبر الله اكبر لاإله إلّا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد " عقيب كل فرض أدى بجماعة مستحبة من فجر عرفة إلى عصر العيد على إمام مقيم و مسافر أو قروى أو امرأة) بالتبعية لكن المرأة تخافت ...... وقالا : بوجوبه فور كل فرض مطلقاً إلى آخر أيّام التشريق وعليه الاعتماد ، ويأتى المؤتم به وإن تركه إمامه ، والمسبوق يكبر عقيب القضاء ويبدأ الإمام بسجود السهو ثم بالتكبير ثم بالتلبية لو محرمًا . (الدر المختار مع رد المحتار : (۳/۱۷۷ ـ ۱۸۱) كتاب الصلاة ، مطلب : فى تكبير التشريق، ط: سعيد)

الفتاوىٰ الهندية : (۱/۱۵۲) كتاب الصلاة ، الباب السابع عشر فى صلاة العيدين ، ومما يتصل بذلک ، تكبيرات أيام التشريق ، ط: رشيديه .

غنية الناسک : (ص: ۷۵) باب الإحرام ا، التلبية ، ط: إدارة القرآن .

البحر الرائق : (۲/۱٦٦) كتاب الصلاة ، باب صلاة العيدين ، ط: سعيد .

(۲) فإذا كان يوم التروية وهو الثامن من ذى الحجة راح الإمام والنّاس معه من مكّة إلى منٰى...... وأداء الصلاة الخمس بها ، والمبيت بها أكثر الليلة سنة . (غنية الناسک : (ص: ۱۴٦) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل فى الرواح من مكّة إلى منٰى ، وأداء الصلاة الخمس و المبيت بها ، ط: إدارة القرآن)

الشامية : (۲/۵۰۳) كتاب الحج ، مطلب : فى الرواح إلى العرفات ، ط: سعيد .

يسن الاتجاه أو الرواح إلى منٰى فى يوم التروية ــ الثامن من ذى الحجة ــ والمكث أو المبيت بها إلى فجر عرفة . (الفقه الإسلامى وأدلّته : (۲/۱۷۹) الباب الخامس : الحج والعمرة ، المبحث الخامس ، المطلب الرابع : الوقوف بعرفة ، ط: دار الفكر)

☆......ایام حج ۹ ذی الحجہ سے بارہ ذی الحجہ میں بعد والی رات پہلے دن کی شمار کی جاتی ہے، تیرہویں ذی الحجہ کے بعد والی رات تیرہویں کے تابع شمار نہیں کی جاتی۔(۱)

منیٰ کے لئے روانگی اور قارن

☆......آٹھ ذی الحجہ کو قارن جو پہلے ہی سے احرام کی حالت میں ہے، اگر اس نے طواف اور سعی کے بعد اب تک طوافِ قدوم نہیں کیا ہے تو اس کے لئے آٹھ ذی الحجہ کو منیٰ جانے سے پہلے طوافِ قدوم کرنا سنت ہے، اور اس کے بعد سعی کرنا افضل ہے ،اگر طوافِ قدوم کے بعد سعی کرنے کا ارادہ ہے تو طواف کے تمام چکروں میں اضطباع

---

(۳) قلت : وفی حج الولوالجية أيضًا : الليل فی باب المناسک تبع للنّهار الّذی تقدم ، ولهٰذا لو وقف بعرفة ليلة الفجر قبل الطلوع أجزأه اهـ . والحاصل أن ليلة عرفة تابعة لما قبلها فی الحكم حتی صح الوقوف فيها . وكذا ليلة النحر والّتی تليه والّتی بعدها حتی صح النحر فی الليالی وجاز الرمی فيها ، والمراد أن الأفعال الّتی تفعل فی النّهار من نحر أو وقوف أ ونحو ذٰلک من أفعال المناسک ، يصح فعلها فی الليلة الّتی تلی ذٰلک النّهار رفقًا بالنّاس ، وبسبب ذٰلک أطلق علی تلک الليلة أنّها تبع لليوم الّذی قبلها أی : تبع له فی الحكم لا حقيقة ، وإلاّ فكل ليلة تبع لليوم الّذی بعدها ، ولذا يقال : ليلة النحر لليلة الّتی يليها يوم النحر ، ولو كانت لليوم الّذی قبلها لصارت أسما لليلة عرفة ، ولايسوغ ذٰلک لالغة و لا شرعاً ، وحينئذٍ فلايصحّ ماقيل ان اليوم الثالث من أيّام النحر لا ليلة له وليوم التروية ليلتان ، الا أنّ يريد من حيث الحكم ، وإلاّ لزم أنّه لو نذر اعتكاف يوم التروية ويوم عرفة يجب عليه اعتكاف اليومين وثلاث ليال ، والظاهر انّه لايقول له احد ، فافهم .

قال الرافعی : قوله : (أن ليلة عرفة تابعة لما قبلها فی الحكم حتی صحّ الوقوف فيها وكذا ليلة النحر الخ) تبعية الليالی للأيّام الماضية إنّما هو بالنسبة للرمی لالتضحية كما لايخفی حتی لو أخر رمی يوم النحر إلی ليلة الحادی عشر جاز ؛ لأنّه لايخرج رمی كل يوم الاّ بطلوع فجر اليوم الّذی يليه وهٰذا بخلاف اليوم الثالث ، فإنّ رميه ينتهی بالغروب . (رد المحتار علی الدر المختار : (۲/ ۵۲ ۴) كتاب الصوم ، باب الاعتكاف ، وتقريرات الرافع علی حاشيته : (۲/ ۱۵۵) ط: سعيد)

🗀 وفيه أيضًا : (۲/ ۵۱۸ ، ۵۱۹) كتاب الحج ، مطلب فی طواف الزيارة ، ط: سعيد .

🗀 حاشية الشلبی علی التبيين : (۲/ ۳۱۴) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: اشرفيه كوئٹه .

🗀 غنية الناسک : (ص: ۱۸۲) باب رمی الجمار ، فصل فی أوقات الرمی فی الأيّام الأربعة ، ط: إدارة القرآن .

کریں اور پہلے تین چکروں میں رَمل کریں، پھر اگر ممکن ہو تو ملتزم میں دعاء کرے اور طواف کی دو رکعت نماز پڑھ کر آبِ زم زم پی کر دعاء کر کے دوبارہ حجرِ اسود کا استلام کریں اور اس کے بعد صفا اور مروہ کی سعی کریں اور اس سعی میں تلبیہ پڑھے، اس کے بعد آٹھ ذی الحجہ کو منیٰ چلا جائے لیکن اگر کسی وجہ سے حج کی سعی طوافِ زیارت کے بعد کرنا چاہے تو طوافِ قدوم میں اضطباع اور رَمل نہ کرے، اس صورت میں اس کو طوافِ زیارت میں رَمل کرنا ہوگا اور اضطباع اس سے ساقط ہو جائے گا کیونکہ اس وقت وہ احرام کے کپڑے اتار کر سلے ہوئے کپڑے پہن چکا ہوگا۔(۱)

منیٰ کے لئے روانگی اور متمتع

☆ ......تمتع کرنے والے ۸ ذی الحجہ کو غسل وغیرہ کر کے احرام کے کپڑے پہن کر مسجد حرام میں آئیں، اگر سہولت ہے تو پہلے ''طوافِ تحیہ'' کریں، لیکن یہ فرض یا واجب نہیں ہے، نہ کرنے کی صورت میں دَم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہوگا، اس طواف میں رَمل اور اضطباع نہ کریں اور سر ڈھکے ہوئے دو رکعت واجب الطّواف پڑھیں، اگر ہجوم یا کسی بھی وجہ سے طواف نہ کرنا ہو اور مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد کی نماز پڑھیں، اس کے بعد دو رکعت نماز سنتِ احرام پڑھیں پھر سر کھول دیں یا ٹوپی

---

(۱) فإذا دخل مكّة بدأ بأفعال العمرة وجوبًا ...... ويضطبع فى جميع طوافها ويرمل فى ثلاثة أشواطه الأول، ثم يصلي ركعتيه ويسعى بين الصفا والمروة بلاحلق ...... ثم يطوف للقدوم ويضطبع فيه أيضًا ويرمل كالأوّل لأنّ كل طواف بعده سعى فالرمل فيه سنة ثم يصلى ركعتين ثم يسعى ان أراد بعد طواف القدوم كما هو الأفضل للقارن أو يسن وإن أخره إلى ما بعد طواف الزيارة يؤخر الرمل إليه أيضًا، و سقط الاضطباع كما مر ثم يقيم حرامًا وحج كالمفرد . (غنية الناسك : (ص: ۲۰۴، ۲۰۵) باب القران، فصل : فى صفة القران المسنون، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۳٦۷، ۳٦۸) باب القران، فصل : فى بيان أداء القران، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة .

🗀 الدر مع الرد : (۲/ ۵۳۱، ۵۳۲) كتاب الحج، باب القران، ط: سعيد .

اُتارلیں، پھر اس کے بعد حج کے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھیں۔

☆......حج کا احرام حرم کی حدود میں کسی بھی جگہ سے باندھا جا سکتا ہے، اپنی قیام گاہ پر بھی باندھ سکتے ہیں، لیکن مسجد حرام میں جا کر احرام باندھنا یعنی نیت کر کے تلبیہ پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

☆......تمتع والوں کے لئے طواف قدوم نہیں ہے، یہ طوافِ زیارت میں رَمل کریں اور اس کے بعد سعی کریں لیکن اگر حج کی سعی کو منیٰ جانے سے پہلے کرنا چاہیں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ حج کا احرام باندھ کر ایک نفلی طواف کریں (یہ طواف اس کے علاوہ ہوگا جو حج کی نیت سے پہلے طواف کیا تھا) اور اس کے تمام چکروں میں اضطباع اور پہلے تین چکروں میں رَمل کریں، پھر ملتزم کی دعاء، اور واجب الطّواف کی دو رکعت نماز پڑھ کر، زم زم کا پانی پی کر نویں دفعہ حجرِ اسود کا استلام کریں، پھر اس کے بعد صفا اور مروہ کی سعی کریں، لیکن افضل یہ ہے کہ تمتع والے طوافِ زیارت کے بعد سعی کریں۔(۱)

---

(۱) هو أن يحرم الآفاقي بعمرة من الميقات أو قبله فإذا دخل مكّة طاف لعمرته فى أشهر الحج ويقطع التلبية إذا ابتدأ بالطواف وسعى بين الصفا والمروة ، ثم حلق أو قصر وأقام بمكّة حلالاً يطوف بالبيت ما بداله ...... وإن لم يتحلل من عمرته وبقى محرمًا جاز ، فأقام بمكّة محرمًا أو بأى موضع شاء فإذا جاء الحج أحرم به كأهل ذٰلك الموضع ، فلو أقام بمكّة ، فإذا كان يوم التروية أحرم به ، وقبله أفضل ، وأفضل أماكنه الحطيم ثم المسجد ، ثم مكّة ، ثم الحرم ويصح من خارج الحرم ...... فإذا أراد المتمتع ، وكذا المكى أن يحرم بالحج يأتى بما سبق له فى الإحرام من إزالة التفث والاغتسال والتطيب وغير ذٰلك أو يكتفى بالاغتسال إن لم يحل من عرفة ، ثم يدخل المسجد ويطوف سبعًا ثم يصلى ركعتى الطواف ثم يصلى ركعتين سنة الإحرام ويحرم عقيبهما وحج كالمفر إلّا أنّه لايطوف للقدوم ويرمل فى طواف الزيارة ويسعى بعده ، وإن أراد تقديم السعى لزمه أن يتنفل بطواف بعد إحرامه للحج يضطبع فيه ويرمل ثم يسعى بعده ...... والأفضل له تاخير السعى فى وقته الأصلى وهو بعد طواف الزيارة . (غنية الناسک : (ص: ۲۱۵ ، ۲۱۶) باب التمتّع ، فصل : فى كيفية التمتّع المسنون ، ط: إدارة القرآن) =

منیٰ کے لئے روانگی اور مفرد

''مفرد'' جو پہلے سے احرام کی حالت میں ہے، اس نے طوافِ قدوم مکہ پہنچنے کے ساتھ ہی کرلیا ہوگا، اور اگر اب تک نہیں کیا تو روانگی سے پہلے کرلے تاکہ سنت کے خلاف نہ ہو، اگر ''مفرد'' طوافِ قدوم کے بغیر ہی منیٰ چلا گیا تو سنت کے خلاف ہوگا لیکن دَم لازم نہیں ہوگا۔(۱)

مفرد کے لئے حج کی سعی طوافِ زیارت کے بعد کرنا افضل ہے۔(۲)

اور آٹھ ذی الحجہ کو کوئی اور رکن ادا کئے بغیر منیٰ روانہ ہو جائے، لیکن اگر وہ حج کی سعی منیٰ جانے سے پہلے کرنا چاہتا ہے تو ایک نفلی طواف کرے اور اس کے تمام

= ☞ إرشاد الساری : (ص: ۴۰۶ ، ۴۰۷ ، ۴۰۸) باب التمتّع ، فصل : المتمتّع على نوعين ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☞ الدر مع الرد : (۲/ ۵۳۶ ، ۵۳۷ ، ۵۳۸) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

(۱) (أمّا أنواعها فسبعة : الأوّل : طواف القدوم للآفاقی المفرد ...... وأوّل وقته حين دخوله مكّة وآخره وقوفه بعرفة ...... ولو تركه فذهب إلى عرفة ثم بدا له فرجع) إلى مكّة (وطاف له) أی للقدوم (إن رجع قبل الوقوف فی وقته) وهو من زوال عرفة إلى فجر يوم النحر (أجزأه) أی طوافه عن سنة القدوم لوقوعه قبل الوقوف (وإلّا لم يجزئه) أی طوافه عن سنة القدوم . (إرشاد الساری : (ص: ۱۹۸ ــ ۲۰۰) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☞ غنية الناسک : (ص: ۱۰۸) باب دخول مكّة وحرمها زادها اللّٰه تشريفًا و تعظيمًا ، فصل : فی أحكام طواف القدوم ، ط: إدارة القرآن .

☞ فتح القدير : (۳/ ۵۱) كتاب الحج ، باب الجنايات ، فصل : ومن طاف طواف القدوم محدثًا فعليه صدقة ، ط: رشيديه .

(۲) والأفضل للمفرد تأخير السعی إلى ما بعد طواف الزيارة ؛ لأنّ السعی واجب فجعله تبعًا للفرض أولىٰ من جعله للسنة كذا فی الفتح والمحيط والتحفة . (غنية الناسک : (ص: ۱۰۷ ، ۱۰۸) باب دخول مكّة ، فصل : فی الأخذ فی الطواف وكيفية أدائه ......الخ ، تنبيه، ط: إدارة القرآن)

☞ إرشاد الساری : (ص: ۲۲۶) باب الخطبة ، فصل : فی إحرام الحاج من مكّة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☞ الدر مع الرد : (۲/ ۵۰۰) كتاب الحج ، مطلب : فی السعی بين الصفا والمروة ، ط: سعيد.

چکروں میں اضطباع اور پہلے تین چکروں میں رَمل کرے، پھر ملتزم کی دعاء، (اگر ممکن ہو) اور طواف کی دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد زم زم پی کر حجر اسود کا نواں استلام کرنے کے بعد صفا اور مروہ کی سعی کرے، پھر منیٰ روانہ ہو جائے، اس صورت میں طوافِ زیارت کے بعد سعی کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

منی مکہ کا حصہ نہیں ہے

قدیم زمانے سے منیٰ اور مزدلفہ دونوں مکہ مکرمہ سے علیحدہ ہیں، اور دونوں جگہوں کو مکہ مکرمہ سے الگ شمار کرنا ضروری ہے، آج کل مکہ مکرمہ کی آبادی بڑھنے کی وجہ سے منی اور مزدلفہ کو مکہ مکرمہ کی حدود میں شامل کرنا درست نہیں ہے، اس کی وجوہات یہ ہیں:

۱۔ سعودی عرب کے ائمہ کرام منیٰ کی جامع مسجد میں جمعہ کی نماز نہیں پڑھتے، حج کے ایام میں منی اور مزدلفہ کی مسجد (مسجد خیف اور مسجد مشعر الحرام) میں جمعہ کی نماز نہیں پڑھتے، اور حج کے ایام سے پہلے اور بعد میں ان مساجد میں جمعہ کی نماز نہیں پڑھتے، حالانکہ حج کے ایام سے پہلے اور اس کے بعد بہت سارے لوگ منیٰ کے

---

(۱) (ثم إن أراد) أی المکی ومن بمعناه (تقديم السعی علی طواف الزيارة، يتنفل بطواف بعد الإحرام بالحج، فيضطبع فيه) أی فی جميع أشواط طوافه قدومًا أو نفلاً (ويرمل) أی فی الثلاثة الأول (ثم يسعى بعده) وهل الأفضل تقديم السعی أو تأخيره إلی وقته الأصلی) وهو بعد أداء ركنه...... (قيل: الأوّل وقيل: الثانی) وصححه ابن الهمام وهو الظاهر، خصوصًا للمکی، فإنّ فيه خلافًا للشافعی، والخروج من الخلاف لكونهٖ أحوط مستحب بالإجماع، فينبغی أن يكون هو الأفضل بلاخلاف و نزاع (والخلاف) أی المذكور سابقًا (فی غير القارن) وهو المفرد مطلقًا، والمتمتّع آفاقياً بلاشبهةٍ...... (أمّا القارن فالأفضل له تقديم السعی). (إرشاد الساری: (ص: ۲۶۵، ۲۶۶) باب الخطبة، فصل فی إحرام الحاج من مكّة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۷۷) باب طواف الزيارة، تنبيه، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/۵۱۸) كتاب الحج، مطلب: فی طواف الزيارة، ط: سعيد.

خیموں کی صفائی اور سامان کی دیکھ بھال میں مشغول رہتے ہیں، لیکن جمعہ کی نماز نہیں پڑھتے، اگر یہ مکہ مکرمہ کا حصہ ہوتا تو وہاں جمعہ کی نماز کا اہتمام ہوتا، عزیزیہ کو مکہ مکرمہ کا حصہ سمجھتے ہیں، اس لئے وہاں کی مساجد میں ہمیشہ پابندی کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کی جاتی ہے، اس سے واضح ہوا کہ منی مکہ مکرمہ میں داخل وشامل نہیں ہے۔

۲۔ منی مکہ مکرمہ کے تابع نہیں ہے، کیونکہ منی میں آبادیاں نہیں ہیں، اگر اس میں آبادیاں ہوتیں تو ان کو چھوٹی بستی قرار دے کر مکہ مکرمہ کا تابع قرار دینے کی گنجائش ہوتی، بلکہ وہ خالی میدان ہے اور مستقل الگ جگہ ہے۔

۳۔ منی کو مکہ مکرمہ سے مستقل طور پر الگ شمار کرنے میں تیرہ سو سال تک جتنے علماء اور فقہاء گزرے ہیں سب کی موافقت ہے، اور منی کو مکہ مکرمہ کے تابع قرار دینے میں سب کی مخالفت ہے، اور یہ واقعۃً بہت خطرناک بات ہے۔

۴۔ منی کو مکہ مکرمہ سے الگ شمار کرنے میں حاجیوں کے لئے سہولت اور آسانی بھی ہے، کیونکہ منٰی کے لئے روانہ ہونے سے پہلے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن سے کم ہونے کی صورت میں مسافر ہوں گے، تو منٰی میں نماز کے قصر کی سہولت، اور مسافر ہونے کی وجہ سے دم شکر کے علاوہ مزید قربانی واجب نہیں ہوگی، ورنہ مقیم ہونے کی وجہ سے صاحب نصاب حاجیوں پر دم شکر کے علاوہ ایک قربانی بھی واجب ہوگی۔(۱)

---

(۱) ان النبیّ ﷺ قال لمعاذ بن جبل وأبی موسٰی الاشعری عندما أرسلها إلی الیمن، فقال لهما: یسرا ولا تعسرا، وبشرا ولا تنفرا، وکذٰلک قال علیه الصلاة والسلام: یسروا ولا تعسروا، وبشروا ولا تنفروا، واعلموا أن أحدًا منکم لن یدخل الجنة بعلمه. (صحیح البخاری: (۲/۶۲۲) کتاب المغازی، باب بعث أبی موسٰی ومعاذ إلی الیمن قبل حجة الوداع، ط: قدیمی)

☜ وقال علیه الصلاة والسلام: لا تشدوا فیشد الله علیکم، فإن قوما شددوا علی أنفسهم فتلک بقایاهم فی الصوامع. (سنن أبی داود: (۲/۳۲۹)، رقم: [۴۹۰۴] کتاب الأدب، باب فی الحسد، ط: رحمانیه)

☜ وقال الله تعالیٰ فی رخصة افطار المریض والمسافر ﴿یرید الله بکم الیسر ولا یرید بکم =

منیٰ مکہ میں شامل ہے یا نہیں؟

''اقامت کی نیت'' عنوان دیکھیں۔(۱۴۹/۱)

منیٰ میں تلبیہ پڑھنا

منیٰ میں آٹھ ذی الحجہ سے دس ذی الحجہ کی رمی تک تلبیہ پڑھیں، لیکن زیادہ بلند آواز سے نہیں تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔(۱)

منیٰ میں جمعہ قائم کرنا

حج کے ایام میں خلیفۃ المسلمین یا امیر حجاز کے لئے منیٰ میں جمعہ پڑھنا جائز ہے، خلیفۃ المسلمین اور امیر حجاز کے علاوہ کسی اور آدمی کے لئے منیٰ میں جمعہ پڑھانے

= العسر ﴾ ویدل علی اعتبار الیسر واقعة تمرة خیبر فی الحدیث المشهور وفی آخره : لاتفعل بع الجمع بالدراهم ثم ابتع بالدراهم جنیبا . (بخاری : (۲۹۳/۱) باب إذا أراد بیع تمر بتمر)

☜ بموضعین مستقلین کمکّة و منٰی فلو دخل الحاج مکّة أیّام العشر لم تصح نیته لأنّه یخرج إلی منٰی و عرفة ، فصار کنیة الإقامة فی غیر موضعها و بعد عوده من منٰی تصح کما لو نوٰی مبیته بأحدهما أو کان أحدهما تبعًا للآخر بحیث تجب الجمعة علی ساکنه للاتحاد حکما . (الدر مع الرد : (۱۲۶/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید)

☜ البحر الرائق : (۱۳۲/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

☜ بدائع الصنائع : (۹۸/۱) کتاب الصلاة ، فصل : وأمّا بیان ما یصیر المسافر به مقیمًا ، ط: سعید .

(۱) ویلبی فی مسجد مکّة و منٰی وعرفات وبعده فی مسجد مزدلفة ولکن لایرفع صوته بها بحیث یشوش علی مصل أو طائف أو نائم أو ذاکر أو نحو ذٰلک . (غنیة الناسک : (ص: ۷۵) باب الإحرام والتلبیة مرة شرط ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل : شرط التلبیة أن تکون باللسان ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☜ الدر مع الرد : (۴۹۱/۲) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب : فی حدیث أفضل الحج العج والثج ، ط: سعید .

کی اجازت نہیں، منیٰ آج کل حج کے موسم میں مصر نہیں بنتا، کیونکہ مصر بننے کے لئے مستقل قریہ ہونا ضروری ہے، اور منیٰ آج کل مستقل قریہ نہیں اس لئے مصر نہیں بنتا، اور حج کے علاوہ باقی زمانے میں ملازمین اور حکومتی کارندوں کے رہنے کا اعتبار نہیں کیونکہ یہ لوگ مستقل رہنے والے لوگ نہیں ہیں۔(۱)

منیٰ میں حج کا احرام باندھنا

اگر کوئی شخص آٹھویں تاریخ سے پہلے سے منیٰ میں رہے یا مکہ سے احرام باندھے بغیر منیٰ آ گیا ہے تو وہ منیٰ میں حج کے احرام کی نیت کر لے، اور تلبیہ کہنا شروع کردے واپس مکہ مکرمہ آنے کی ضرورت نہیں ہے، حج ہو جائے گا کیونکہ منیٰ بھی حدود حرم میں ہے۔(۲)

---

(۱) ویجوز بمنٰی إن کان أمیر الحاج أو کان الخلیفة مسافرًا عند أبی حنیفة وأبی یوسف رحمهما اللّٰه، وقال محمدؒ: لاجمعة بمنٰی؛ لأنّها من القرٰی حتٰی لایعیّد بها، ولهما أنّها تتمصر فی أیّام الموسم وعدم التعیید للتخفیف ولاجمعة بعرفات فی قولهم جمیعًا؛ لأنّها فضاء وبمنٰی أبنیة، والتقیید بالخلیفة وأمیر الحجاز؛ لأنّ الولایة لهما، وأمّا أمیر الموسم فیلی أمور الحج لاغیر. (الهدایة: (۱/۱۷۴) کتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: مکتبة البشرٰی)

▭ إذا سافر الخلیفة فلیس له أن یجمع فی القرٰی کالبراری. (هدایة مع الفتح: (۲/۲۶) کتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: رشیدیه)

▭ عن عبد الملک عن عطاء قال: سمعته، وسئل: ولی أهل منٰی جمعة؟ قال: إنّما هم سفر ...... وعن خالد بن أبی عثمان قال: شهدت عمر بن عبد العزیز لایجمع بمنٰی. (مصنف لابن أبی شیبة: (۸/۳۳۲) کتاب المناسک، ماقالوا بمنٰی جمعة أم لا؟ رقم: ۱۴۱۳۵، ۱۴۱۳۶، ط: المجلس العلمی)

▭ قال مالک فی إمام الحاج: إذا وافق یوم الجمعة یوم عرفة أو یوم النحر أو بعض أیّام التشریق أنّه لا یجمع فی شیئ من تلک الأیّام. (موطا امام مالک: (ص: ۴۲۶) کتاب الحج، باب الصلاة بمنی یوم الترویة والجمعة بمنٰی و عرفة، ط: قدیمی)

(۲) فإذا صلی بمکّة الفجر یوم الترویة (ثامن الشهر خرج إلیٰ منٰی) قریة من الحرم علی فرسخ من مکّة. (الدر المختار مع الرد: (۲/۵۰۳) کتاب الحج، مطلب: فی الرواح إلی عرفات، ط: سعید) =

اور حدودِ حرم میں احرام باندھنا کافی ہوتا ہے۔(۱)

منٰی میں قتل عام

''امام مہدی کے ظہور کی آخری علامت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۵۳)

منٰی میں قیام

ایام نحر کی راتوں کو منٰی میں رہنا اور قربانی کی رات عرفات سے نکلنے کے بعد رات کو مزدلفہ میں رہنا اور مزدلفہ سے سورج نکلنے سے پہلے منٰی کو روانہ ہوجانا سنت ہے۔(۲)

منٰی میں مزدلفہ سے واپس آکر کیا کرے؟

''مزدلفہ سے واپسی'' عنوان دیکھیں۔(٤/٦٥)

= البحر الرائق : (۲/۳۳۵) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

اللباب فی شرح الكتاب : (۱/۱۷۱) كتاب الحج ، ط: قديمی .

الجوهرة النيرة : (۱/۱۹۱) كتاب الحج ، ط: حقانيه .

(۱) قال فی اللباب : والأفضل أن يحرم من المسجد ، ويجوز من جميع الحرم ومن مكّة أفضل من خارجها ، ويصحّ ولو خارج الحرم ، ولكن يجب كونه فيه إلَّا إذا خرج إلى الحل لحاجة فأحرم منه لاشيئ عليه بخلاف ما لو خرج لقصد الإحرام . (الشامية : (۲/۵۳۷ ، ۵۳۸) كتاب الحج ، باب التمتع ، ط: سعيد)

غنية الناسک : (ص: ۲۱٦) باب التمتع ، فصل : فی كيفية أداء التمتع المسنون ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد السارى : (ص: ۴۰۸) باب التمتّع ، فصل : التمتّع على نوعين ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) والخروج من مكّة إلى منٰى يوم التروية والبيتوتة ، بمنٰى ليلة عرفة والدفع منه إلى عرفة بعد طلوع الشمس والغسل بعرفة والبيتوتة بمزدلفة والدفع منهاإلى منٰى قبل طلوع الشمس والبيتوتة بمنٰى ليالى أيّامه . (إرشاد السارى : (ص: ۱۰۴) باب فرائض الحج ، فصل : فی سننه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۴۷) باب فرائض الحج و واجباته وسننه ومستحباته ومكروهاته، فصل : وأمّا سننه ، ط: إدارة القرآن .

الهندية : (۱/۲۱۹) كتاب المناسک ، الباب الأوّل فی تفسير الحج و فرضيته ...... الخ ، ط: رشيديه .

مواد نکلنے کی حالت میں طوافِ زیارت کرنا

''طواف کے دوران مواد نکلے'' عنوان دیکھیں۔(۳/ ۱۲۴)

موت تک طواف زیارت نہ کرسکا

''طواف زیارت موت تک نہ کرسکا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ۷۴)

موذی جانور

احرام کی حالت میں موذی جانور مثلاً سانپ، بچھو، پسو، چھپکلی، گرگٹ، بھڑ، مکھی، چیچڑی، کوّا، چیل، کاٹنے والا کتا اور چوہے وغیرہ کو حرم میں اور احرام کی حالت میں مارنا جائز ہے، چاہے یہ جانور محرم پر حملہ کریں یا نہ کریں، دونوں حالتوں میں مارنا جائز ہے، ان کو مارنے سے کوئی دَم یا صدقہ لازم نہیں ہوتا۔(۱)

موزہ

☆ ......عورتوں کے لئے احرام کی حالت میں پردہ کے لئے ''موزہ'' پہننا جائز ہے، البتہ نہ پہننا بہتر ہے۔(۲)

---

(۱) ولا شيئ بقتل هوامّ الأرض) أى حشراتها فى الحل والحرم والإحرام ولا جزاء بقتلها ولا إثم على فعلها (كالحية والعقرب والفأرة والخَنافِس والجعلان وأم جُبين وصياح الليل والنمل والسلحفات والقراد والقنفذ والسنور وابن عرس الاهلى والبعوض والبراغيث والذباب والحَلَم والزُنبور والوزغ والسرطان والبق والصرصر . (إرشاد السارى : (ص: ۵۳۶) باب الجنايات وأنواعها ، النوع السادس فى الصيد ومايتعلق به ، فصل : فى مالايجب شيئ بقتله فى الإحرام والحرم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۲۸۹) باب الجنايات ، الفصل الثامن فى صيد البر ومايتعلق به ، مطلب فيما لايجب الجزاء بقتله فى الإحرام والحرم ، ط: إدارة القرآن .

🗀 الدر مع الرد : (۲/ ۵۷۰ ، ۵۷۱) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) وتلبس من المخيط مابدالها كالدروع والقميص والسراويل والخفين والقفازين وقوله عليه =

☆......مردوں کے لئے احرام کی حالت میں موزہ پہننا جائز نہیں ہے۔(۱)
اگر آدھے دن سے زیادہ موزہ پہنے رہے گا تو دَم دینا لازم ہوگا، اگر اس سے کم ہوگا تو صدقہ دینا لازم ہوگا۔(۲)

☆......نابالغ بچوں پر احرام کی حالت میں موزہ پہنانے سے دَم واجب نہیں ہوگا۔(۳)

= الصلاة والسلام : " ولا تلبس القفازين " نهى ندب ، حملناه عليه جمعًا بين الدلائل بقدر الإمكان . (غنية الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد : (۲/۵۲۸) كتاب الحج ، مطلب فی مضاعفة الصلاة بمكّة ، ط: سعيد .

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۱) فصل : فی محرمات الإحرام ...... (ولبس الخفين) أی إلَّا أن لايجد نعلين وإنّه يقطعهما أسفل من الكعبين والجوربين) أی ولبسهما سواء كانا منعلين أو غير منعلين . (إرشاد الساری : (ص: ۱۶۶) باب الإحرم ، فصل : فی محرمات الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۸۶) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ومحظوراته الّتی فی غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۲/۴۹۰) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد .

(۲) إذا لبسهما قبل القطع فدام يومًا فعليه دم وفی أقلّ من يوم صدقة . (إرشاد الساری : (ص: ۴۳۸) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الأوّل : فی حكم اللبس ، فصل : فی لبس الخفين ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۲۵۴) باب الجنايات ، الفصل الثانی : فی لبس المخيط ، مطلب : فی لبس الخفين ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۲/۵۴۷) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۳) وينبغی لوليه أن يجنبه من محظورات الإحرام ، وإن ارتكبها لاشیئ عليه ولا علی وليه . (إرشاد الساری : (ص: ۱۵۹) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام الصبی ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام الصبی والمجنون والعبد والأمة ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر المختار مع الرد : (۲/۵۴۳) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

☆......عورت نے احرام کے وقت موزے پہنے تھے اور بعد میں اُتار دیئے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے اور دَم بھی نہیں ہے، جیسے کوئی شخص احرام کے وقت جوتے پہنتا ہے اور بعد میں اُتار دیتا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔(۱)

☆......مَردوں کے لئے احرام کی حالت میں سردی کی وجہ سے بھی موزہ پہننا جائز نہیں ہے۔(۲)

☆عورت کے لئے احرام کی حالت میں موزہ پہننا جائز ہے۔

☆مردوں کے لئے احرام کی حالت میں موزہ پہننا منع ہے۔(۳)

---

(۱) وتلبس من المخيط مابدالها كالدروع والقميص والسراويل والخفين والقفازين وقوله عليه الصلاة والسلام: "ولا تلبس القفازين" نهى ندب، حملناه عليه جمعًا بين الدلائل بقدر الإمكان. (غنية الناسک: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

☐ الدر مع الرد: (۵۲۸/۲) كتاب الحج، مطلب فی مضاعفة الصلاة بمكّة، ط: سعيد.

☐ إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(۲) ولايلبس الخفين ...... ولا يلبس الجوربين؛لأنّهما فی معنى الخفين. (بدائع الصنائع: (۱۸۳/۲، ۱۸۴) كتاب الحج، فصل: وأمّا بيان مايحظره الإحرام ومالايحظره، ط: سعيد)

☐ الجوهرة النيرة: (۱۸۶/۱) كتاب الحج، ط: حقانيه.

☐ تبيين الحقائق: (۱۲/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: إمداديه ملتان

(۳) وتلبس المخيط والخفين والحلی...... قوله: والخفين: زاد فی البحر وغيره والقفازين. قال فی البدائع: لأنّ لبس القفازين ليس إلاَّ تغطية يديها وأنّها غير ممنوعة عن ذٰلک. (الدر مع الرد: (۵۲۸/۲) كتاب الحج، قبيل: باب القران، ط: سعيد)

☐ بدائع الصنائع: (۱۶۸/۲) كتاب الحج، فصل: وأمّا يحظره الإحرام ومالايحظره، ط: سعيد.

☐ التاتارخانية: (۴۷۱/۲) كتاب المناسک، الفصل الثالث: فی تعليم أعمال الحج، قبيل: زيارة مدينة المصطفٰى ﷺ، ط: إدارة القرآن.

☐ ولايلبس الخفين إلاّ أن لايجد نعلين فلا بأس أن يقطعها أسفل الكعبين فيلبسهما. (التاتارخاية: (۱۸۳/۲) كتاب الحج، فصل: وأمّا مايحظره الإحرام ومالايحظره، ط: سعيد)

☐ غنية الناسک: (ص: ۸۶) باب الإحرام، فصل: فی محرمات الإحرام و محظوراته الّتی فی غالبها الجزاء، ط: إدارة القرآن. =

موقف

''ٹھہرنے کی جگہ''، حج کے افعال میں اس سے مراد میدانِ عرفات یا مزدلفہ میں ٹھہرنے کی جگہ ہوتی ہے۔(۱)

مونچھ

اگر محرم نے احرام کی حالت میں اپنی یا کسی محرم یا حلال آدمی کی مونچھ مونڈی یا کتری تو صدقہ ادا کرنا لازم ہوگا، اور صدقہ سے مراد صدقۂ فطر کے برابر صدقہ کرنا ہے۔(۲)

= الدر مع الرد : (۴۹۰/۲) كتاب الحج ، فصل : في الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد .

(۱) قوله : (كلها موقف) بكسر القاف أى موضع وقوف، نهر . (الشامية : (۵۰۳/۲) كتاب الحج ، مطلب : في الرواح إلى عرفات ،ط : سعيد)

قوله : (والموقفين) أى : عرفة والمشعر الحرام في المزدلفة . (الشامية : (۵۰۷/۲) كتاب الحج ، مطلب : في إجابة الدعاء ، ط: سعيد)

المجموع شرح المهذب : (۹۴/۸) كتاب الحج ، باب صفة الحج والعمرة ، فصل : ثم يروح إلى عرفة ويقف ، ط: دار الفكر ، بيروت .

(۲) وما في اللباب : وإن أخذ المحرم من شارب محرم أو حلال فعليه صدقة ، فلايصح ؛ لأنّ المحرم إذا حلق شاربه وجبت عليه الصدقة ، فإنّه حلق شارب غيره ، أطعم ماشاء كسرة خبزا وكفا من طعام لقصور الجناية ، وتمامه في البحر . (غنية الناسک : (ص: ۲۵۹) الفصل الرابع في الحلق وإزالة الشعر ، ط: إدارة القرآن)

وإن أخذ المحرم من شارب محرم أو حلال أو قص أظفاره فعليه صدقة . (إرشاد الساري : (ص: ۳۶۶) فصل في حلق المحرم ، ط: إدارة القرآن)

ولو حلق شاربه كله أو بعضه ، أو قصه ، فعليه صدقة وهو المذهب الصحيح ؛ لأنّه بعض اللحية ولايبلغ ربع المجموع . (غنية الناسک : (ص: ۲۵۷) الفصل الرابع في الحلق وإزالة الشعر، ط: إدارة القرآن)

وما في اللباب : وإن أخذ المحرم من شارب محرم أو حلال فعليه صدقة ، فلا يصح ؛ لأنّ =

مویشی

☆......اگر کاشتکار یا زمیندار کے پاس بہت سارے مویشی ہیں اور سب کے سب کھیتی کے کام میں مشغول ہیں، یا یہ جانور سواری کے لئے ہیں اور کبھی کبھی سواری کے کام آتے ہیں تو اس حالت میں ان جانوروں کی وجہ سے حج فرض نہیں ہوگا، اور ان مویشیوں کو فروخت کر کے حج کے لئے جانا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اور اگر یہ جانور دودھ پینے کے لئے ہیں اور اس کے اہل وعیال کا گزر بسر ان کے دودھ ہی پر ہے، اس کے علاوہ کمائی کا اور کوئی ذریعہ بھی نہیں ہے، زمین کا غلہ اور اناج وغیرہ کا انتظام بھی نہیں ہے تو اس صورت میں بھی ان جانوروں کو فروخت کر کے حج کے لئے جانا لازم نہیں ہوگا، ہاں اگر حج کے اخراجات کے لئے کچھ جانور فروخت کر دیئے جائیں اور باقی جانوروں سے گزارہ ہو سکے تو حج کرنا فرض ہوگا۔

اور اگر اس آدمی کا گزر بسر ان جانوروں کے دودھ پر موقوف نہیں ہے یا موقوف ہے لیکن ان میں سے حج کے مصارف کی مقدار رقم حاصل کرنے کے لئے ایک دو یا زیادہ جانور فروخت کرنے کے بعد باقی ماندہ جانور گزارہ کے لئے کافی ہیں

= المحرم إذا حلق شاربه وجبت عليه الصدقة ، فإذا حلق شارب غيره أطعم ماشاء كسرة خبز أو كفا من طعام لقصور الجناية ، وتمامه فى البحر . (غنية الناسک : (ص: ۲۵۹) قبل الفصل الخامس فى قص الأظفار ، ط: إدارة القرآن)

(۱) فاضلاً عن حوائجه الأصلية المذكورة فى الزكاة كمسكنه وعبيد خدمته و فرسه المحتاج إلى ركوبه ولو أحيانًا وسلاحه إن كان من أهله وآلات حرفته إن كان محترفًا وكتب الفقه إن كان فقيهًا محتاجًا إلى استعمالها وثياب لبسه وأثاث بيته ومرمّة مسكنه ورأس مال حرفته إن احتاجت لذٰلک وآلات حرثه من البقر ونحو ذٰلک ان كان حراثًا اكّارًا الخ . (غنية الناسک : (ص: ۱۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۵۸ ، ۵۹) باب شرائط الحج ، النوع الأول : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۲/ ۴۶۱ ، ۴۶۲) كتاب الحج ، مطلب فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد .

توحج کے مصارف کے بقدرخرچہ نکالنے کے لئے ایک دو یا زیادہ جانوروں کوفروخت کرکے حج کے لئے جانا فرض ہوگا۔(۱)

مہر

☆......اگر مہر معجّل یعنی فوری ادائیگی والامہر ہے، تووہ مہر ادا کرکے جانا ضروری ہے، ہاں اگر بیوی، ادائیگی کے بغیرحج کے لئے جانے کی اجازت دیدے پھرمہر معجّل ادا کئے بغیر بھی حج کے لئے جانا درست ہے۔(۲)

---

(۱) (وإن كان له) أى لشخص (مسكن فاضل) أى عن سكناه وعمن يجب عليه مسكنه وإنّما يؤجره أو يعيره (أو عبد) أى لايستخدمه (أو متاع) أى لايمتهنه (أو كتب) أى لايحتاج إليها أو إلى بعضها، وهى من العلوم الشرعية ومايتبعها من الآلات العربية وأما كتب الطب والنجوم والهيئة وأمثالها من الكتب الرياضية أو الادبية فيثبت بها الاستطاعة سواء يحتاج إلى استعمالها أم لا، كما فى التاتارخانية (أو ثياب) أى لايحتاج إلى لبسها (أو أرض) أى لايزرعها أو زيادة على قدر حاجته من غلتها (أو كرم) أى بستان عنب ونحوه من أشجار ثمار زائدة على مقدار التفكه بها (أو حوانيت) أى من دكاكين و حمامات و سائر مستغلات فاضلات عن مقدار الحاجات (أو نحو ذٰلك) أى من إبل و بقر و غنم ترعى (مما لايحتاج إليها) أى إلى لبنها و شعرها ولحمها (يجب بيعها ان كان به) أى بثمنها (وفاء بالحج). (إرشاد السارى: (ص: ٦٠، ٦١) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسك: (ص: ٢١) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: إدارة القرآن.

🗀 الدر مع الرد: (٢/ ٤٥٩، ٤٦١) كتاب الحج، مطلب: فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد.

(٢) وكذا مديون لامال له يقضى فإنّه يكره له الخروج إلى الحج والغزو إلّا بإذن الغريم، فإن كان بالدين كفيل لايخرج إلّا بإذنهما، وإن بغير إذنه فبإذن الطالب وحده ...... ولو كان له مال فيه وفاء بالدين يقضى الدين أوّلاً وجوباً إذا كان معجلاً، وإن كان مؤجلاً فالأفضل أن يقضى الدين. (غنية الناسك: (ص: ٣٥) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب السفر، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى: (ص: ٩١، ٩٢) باب شرائط الحج، النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض، فصل: وجوب الحج على الفور، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

🗀 الدر مع الرد: (٢/ ٤٥٦) كتاب الحج، مطلب: فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد.

☆ ......اگر مہر مؤجل ہے یعنی فوری ادائیگی والا مہر نہیں ہے، تو نکاح باقی رہنے کی صورت میں مہر مؤجل فوری طور پر ادا کر کے جانا ضروری نہیں ہے۔(۱)

البتہ بیوی کو واپسی تک کا نان نفقہ اور ضروری خرچہ دے کر جانا واجب ہے۔(۲)

ہاں اگر طلاق وغیرہ سے نکاح ختم ہو چکا ہے اور بیوی مہر کا مطالبہ کر رہی ہے تو اس صورت میں حج پر جانے سے پہلے بیوی کا مہر ادا کرنا ضروری ہوگا۔(۳)

☆ ......اگر کوئی شخص مہر کے قرض کو بھی لوگوں کے قرض کی طرح سمجھتا ہے اور اس کو ادا کرنے کی فکر میں رہتا ہے اور حسبِ توفیق کم یا زیادہ ادا کرتا رہتا ہے تو ایسے آدمی پر حج اس وقت فرض ہوگا جب کہ مہر کا قرض ادا ہو جائے یا اس کے پاس اتنی رقم جمع ہو جائے جو مہر کا قرض ادا کرنے کے بعد حج کے مصارف اور اہل وعیال کو واپسی تک کا خرچہ دینے کے لئے کافی ہو تو پھر حج پر جانا فرض ہوگا۔(۴)

(۱، ۲) وكذا مديون لامال له يقضى فإنّه يكره له الخروج إلى الحج والغزو إلّا بإذن الغريم ، فإن كان بالدين كفيل لايخرج إلّا بإذنهما، وإن بغير إذنه فبإذن الطالب وحده ...... ولو كان له مال فيه وفاء بالدين يقضى الدين أوّلاً وجوباً إذا كان معجلاً ، وإن كان مؤجلاً فالأفضل أن يقضى الدين .

(غنية الناسک : (ص: ۳۵) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب السفر ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۹۱ ، ۹۲) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، فصل : وجوب الحج على الفور ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ الدر مع الرد : (۲/۴۵۶) كتاب الحج ، مطلب : فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد .

(۳) وكذا إن كرهت خروجه زوجته وأولاده ومن سواهم ممن تلزمه نفقته ، فيكره له الخروج إذا لم يكن له مايدفعهم للنفقة . (غنية الناسک : (ص: ۳۵) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره ، ط : إدارة القرآن)

☐ الدر مع الرد : (۲/۴۵۶) كتاب الحج ، مطلب : فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد .

☐ البحر الرائق ، (۲/۳۰۸) كتاب الحج ، ط: سعيد .

☐ وفضلاً (عن نفقة عياله) ممن تلزمه نفقته لتقدم حق العبد (إلى) حين (عوده) .... (الدر مع الرد : (۲/۴۶۲ ، ۴۶۳) كتاب الحج ، مطلب فى قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد)

(۴) فاضلاً عن حوائجه الأصلية المذكورة فى الزكاة كمسكنه ...... وأصدقة نسائه ولو مؤجلة هٰذا هو حد الغنى للحج فى ظاهر الرواية . (غنية الناسک : (ص: ۱۹ ، ۲۰) باب شرائط الحج ، فصل : شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن) =

مہندی

☆......احرام کی حالت میں مہندی لگانا جائز نہیں ہے، احرام کی حالت میں مہندی لگانے سے دَم دینالازم ہوگا، خواہ مرد ہو یا عورت ہو، خواہ مہندی ہاتھوں پر لگائی جائے یا سر پر یا بدن کے کسی بھی حصہ پر، سب کا حکم ایک ہے کیونکہ مہندی بھی ایک قسم کی خوشبو ہے اور احرام کی حالت میں خوشبو کا استعمال کرنا منع ہے۔

☆......ساری داڑھی یا پوری ہتھیلی پر مہندی لگانے سے دَم واجب ہوتا ہے۔

☆......اگر سارے سر یا چوتھائی سر کا مہندی سے خضاب کیا اور مہندی پتلی پتلی لگائی، خوب گاڑھی نہیں لگائی تو دَم واجب ہے اور اگر گاڑھی لگائی اور ایک دن یا ایک رات لگائے رکھا تو دو دَم واجب ہوں گے، ایک دَم خوشبو کی وجہ سے اور دوسرا دَم مہندی کو خوب گاڑھا لگا کر سر ڈھانکنے کی وجہ سے لازم ہوگا، یہ حکم مرد کے لئے ہے جبکہ عورت پر صرف ایک ہی دَم واجب ہوگا کیونکہ عورت کے لئے سر ڈھانکنا منع نہیں ہے البتہ خوشبو کی وجہ سے ایک دَم لازم ہوگا۔

اور اگر ایک دن یا رات سے کم وقت کے لئے لگائی تو ایک دَم اور ایک صدقہ واجب ہوگا، (صدقہ سے مراد ایک صدقۂ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا ہے)، ایک دَم تو خوشبو کی وجہ سے لازم ہوگا اور ایک صدقہ ایک دن یا ایک رات سے کم وقت کے لئے سر ڈھانکنے کی وجہ سے لازم ہوگا، اور عورت پر صرف دَم لازم ہوگا صدقہ لازم نہیں ہوگا، کیونکہ اس کے لئے سر ڈھانکنا منع نہیں ہے۔(۱)

= 🗁 إرشاد الساری : (ص: ۵۹) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗁 الدر مع الرد : (۲/ ۴۶۱ ، ۴۶۲) كتاب الحج ، مطلب : فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد.

(۱) ولو خضب رأسه أو لحيته أو كفه بحناء فعليه دم إن كان مائعاً ، وإن كان ثخيناً فلبّد رأسه ، فعليه دمان على الرجل دم للتطيب ودم للتغطية ، وعلى المرأة دم واحد للتطيب فقط ، هذا إن =

☆ ......عورت احرام کی حالت میں اگر ہتھیلی پر مہندی لگائے گی تو دَم واجب ہوگا، باقی پہلے سے لگی ہوئی ہوتو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(۱)

میت کی طرف سے حج بدل کروانا

☆ ......اگر کسی آدمی پر حج فرض تھا، لیکن وہ حج کئے بغیر فوت ہو گیا اور اس نے موت سے پہلے حج بدل کرانے کی وصیت کی اور اس نے ترکہ میں اتنی جائیداد یا اتنا مال چھوڑا کہ اس کے تہائی حصہ سے حج کرایا جا سکتا ہے تو وارثوں کے لئے میت کی طرف سے حج بدل کرانا فرض ہوگا، اور اگر ورثاء حج بدل نہیں کرائیں گے تو گنہگار ہوں گے اور آخرت میں پکڑ ہوگی۔(۲)

= دام یوماً أو لیلةً علی جمیع رأسه ، أو ربعه وإلّا فصدقة للتغطیة ودم للتطیب . (غنیة الناسک : (ص: ۲۵۰) باب الجنایات ، الفصل الأوّل : فی الطیب ، مطلب : فی الخضاب وتلبید الرأس بالطیب ، إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۴۵۶) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الثانی : فی الطیب ، فصل : فی الحناء ، ط: الإمدادیه ، مکّة المکرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۲/۵۴۶) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

(۱) وفی الخجندی : إذا خضبت المرأة کفها بالحناء وهی محرمة وجب علیها دم . وهذا یدلّ علی أن الکف عضو کامل ؛ لأنّه أوجب فی تطییبه الدم ، کذا فی شرح القدوری . (إرشاد الساری : (ص: ۴۵۷) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الثانی : فی الطیب ، فصل : فی الحناء ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ الجوهرة النیرة : (۱/۲۰۷) کتاب الحج ، باب الجنایات فی الحج ، ط: حقانیه ملتان.

▭ بدائع الصنائع : (۲/۱۹۲) کتاب الحج ، وأمّا الّذی یرجع إلی الطیب ...... الخ ، قبیل : فصل : وأمّا مایجری مجری الطیب من إزالة الشعث وقضاء التفث ، ط: سعید .

(۲) وحکم فوات الحج عن العمر) أی بعد انقضائه قبل تحقق أدائه ؛ لأنّه إذا مات من علیه الحج) أی فلا یخلو عن أحد الوجوه الثلاثة (إن أوصی بالإحجاج عنه أی علی الوجه الّذی یأتی تفصیله (یُحجُّ عنه) أی بشروطه (ویسقط به عنه الفرض) ای إجماعاً . (إرشاد الساری : (ص: ۶۰۸) باب الفوات ، فصل : الأسباب الموجبة لقضاء الحج أربعة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة) =

☆......اگر کسی آدمی پر حج فرض تھا اور وہ حج کئے بغیر فوت ہوگیا اور اس نے حج بدل کرانے کے لئے وصیت بھی نہیں کی تو اس کی طرف سے حج بدل کرانا ورثاء پر لازم نہیں ہے، لیکن اگر وارث اس کی طرف سے خود حج بدل کردیں یا کسی دوسرے کو حج بدل کے لئے بھیج دیں تو اللہ کی رحمت سے اُمید کی جاتی ہے کہ مرحوم کا فرض حج ادا ہوجائے گا، اور وارث کی طرف سے مرحوم پر بہت بڑا احسان ہوگا۔(۱)

☆......اور اگر میت نے حج بدل کرانے کی وصیت کی، لیکن ترکہ کے ایک تہائی سے کسی بھی جگہ سے حج نہیں کرایا جاسکتا تو اس صورت میں میت کی طرف سے حج بدل کروانا وارثوں پر لازم نہیں ہوگا، لیکن اگر وارث اس کی طرف سے حج کرے

= ▭ الهندية : (۲۵۸/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس عشر فی الوصية بالحج ، ط: رشيدية .

▭ غنية الناسک : (ص: ۳۲۲) باب الحج عن الغير ، ط: إدارة القرآن .

▭ (ولو أوصى أن يحج عنه) أى من ماله (يحج عنه من ثلث ماله) أى سواء قيّد الوصية بالثلث بأن قال : بثلث ماله ، أو أطلق بأن أوصى أن يحج عنه) . (إرشاد السارى : (ص: ۶۴۱) باب الحج عن الغير ، فصل : لو أوصى بالحج يُحج عنه من ثلث المال ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ الهندية : (۲۵۸/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس عشر فی الوصية بالحج ، ط: رشيديه.

▭ غنية الناسک : (ص: ۳۲۹) باب الحج عن الغير ، فصل : فی شرائط النيابة ، الحادى عشر أن يحج من بلده من ثلث ماله إن أوصىٰ بالحج عنه ، ط: إدارة القرآن .

(۱) (وإن لم يوص به) أى مطلقاً أو إيصاء غير صحيح (أثم) أى تحقق إثم ترک حجه وبقى فى ذمته ، فهو تحت حكم اللّٰه ومشيئته باعتبار مغفرته و عقوبته وهٰذا إذا لم يحج عنه أحد من غير وصيته (وإن تبرّع عنه الورثة) أى من ماله أو من عندهم فالأجنبىُّ فى حكمهم (تجزئه) أى هٰذه الحجة عما فى ذمته (إن شاء اللّٰه تعالىٰ) . (إرشاد السارى : (ص: ۶۰۸) باب الفوات ، فصل : الأسباب الموجبة لقضاء الحج أربعة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۳۲۹) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط النيابة ، الرابع : الأمر بالحج صريحًا ، تنبيه : ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ الهندية : (۲۵۸/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس عشر فی الوصية بالحج ، ط: رشيديه .

یا کسی دوسرے کو حج کے لئے بھیج دے تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا۔(۱)

☆......اگر کسی آدمی پر مالدار نہ ہونے کی وجہ سے حج فرض نہیں تھا اور وہ فوت ہوگیا تو اگر اس کے وارث اس کی طرف سے حج بدل کریں یا کسی دوسرے سے حج بدل کرائیں تو یہ نفلی حج ہوگا اور میت کو اس کا ثواب ضرور پہنچے گا۔(۲)

☆......اگر والدین پر حج فرض نہیں تھا لیکن بیٹا مالدار ہے تو والدین کی طرف سے حج اور عمرہ کر بھی سکتا ہے اور کرا بھی سکتا ہے، والدین کو اس کا ثواب ملے گا اور یہ نفلی حج اور عمرہ ہوگا۔(۳)

میت نے حج بدل کرانے کی وصیت کی لیکن ایک تہائی ترکہ اس کے لئے کافی نہیں

اگر میت پر حج فرض تھا اور وہ کسی وجہ سے حج نہ کر سکا اور فوت ہوگیا لیکن اس

---

(۱) فإن ضاق الثلث أو المال الّذی عینه المیت من أن یحج من بلده أو من مکان عینه فمن حیث یبلغ وإن لم یکن من مکان ، بطلت الوصیة . (غنیة الناسک : (ص ۳۳۰) باب الحج عن الغیر ، فصل : فی شرائط النیابة فی الحج الفرض ، الحادی عشر : أن یحج من بلده من ثلث ماله إن أوصٰی بالحج عنه ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۶۴۲) باب الحج عن الغیر ، فصل : لو أوصٰی بالحج یحج عنه من ثلث المال ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☜ الدر المختار مع الرد : (۲/۶۰۵) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، مطلب : العمل علی القیاس دون الاستحسان هنا ، ط: سعید .

(۲) والأصل أنّ کل من أتی بعبادة ما له جعل ثوابها لغیره وإن نواها عند الفعل لنفسه (قوله : بعبادة ما) أی سواء کانت صلاة أو صوماً أو صدقةً أو قراء ة أو ذکرا أو طوفاً ، أو حجاً ، أو عمرة...... (قوله : لغیره) أی من الأحیاء والأموات .... (الدر مع الرد : (۲/۵۹۵، ۵۹۶) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، مطلب فی إهداء ثواب الأعمال للغیر ، ط: سعید)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۶۰۹) باب الحج عن الغیر ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☜ غنیة الناسک : (ص: ۳۲۰) باب الحج عن الغیر ، ط: إدارة القرآن .

نے حج بدل کرانے کی وصیت کی تو اس صورت میں ترکہ کے ایک تہائی حصہ سے وطن سے یا مکہ مکرمہ سے جہاں سے بھی حج بدل کرانا ممکن ہو وہاں سے حج بدل کرانا لازم ہوگا، اور اگر ترکہ کے ایک تہائی حصہ سے کہیں سے بھی حج بدل کرانا ممکن نہ ہو تو پھر اگر سب وارث بالغ اور حاضر ہوں اور کل مال سے حج بدل کی اجازت دے دیں تو کل مال سے بھی حج بدل کرایا جاسکتا ہے۔(۱)

میت نے حج بدل کرانے کی وصیت نہیں کی

''میت کی طرف سے حج بدل کروانا'' عنوان دیکھیں۔(۲۱۹/٤)

میت نے حج بدل کے لئے وصیت کی

''میت کی طرف سے حج بدل کروانا'' عنوان دیکھیں۔(۲۱۹/٤)

میقات

☆......''میقات'' وہ مقامات ہیں جہاں سے مکہ مکرمہ جانے کے لئے احرام کے ساتھ گزرنا واجب ہے۔(۲)

---

(۱) (خرج) المكلف (إلى الحج ومات فى الطريق وأوصٰى بالحج عنه) إنّما تجب الوصية به إذا أخّره بعد وجوبه ...... (فإن فسر المال) أو المكان (فالأمر عليه) أى على ما فسّره (وإلاّ: فيحج) عنه (من بلده ...... إن وفى به) أى بالحج من بلده (ثلثه) وإن لم يف فمن حيث يبلغ استحساناً .... (الدر مع الرد: (۲/٦۰۵) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب العمل على القياس دون الاستحسان هنا، ط: سعيد)

🗀 غنية الناسک: (ص: ۳٦۹) باب الحج عن الغير، فصل: فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، الحادى عشر، ط: إدارة القرآن.

🗀 إرشاد السارى: (ص: ۲۲۰) باب الحج عن الغير، فصل: فى شرائط جواز الإحجاج ...... الثامن، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(۲) (والمواقيت) أى: المواضع الّتى لايجاوزها مريد مكّة إلاّ محرماً خمسة. (الدر المختار =

☆...... مکہ مکرمہ جانے والے آفاقی لوگوں پر احرام کے بغیر جس جگہ سے آگے بڑھنا منع ہے، اس کو ''میقات'' کہتے ہیں، پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے حجاج کرام اگر پانی کے جہاز سے حج کا سفر کریں گے تو ''یلملم'' کی سیدھ میں سمندر میں احرام باندھنا لازم ہوگا اور اگر ہوائی جہاز سے سفر کریں گے تو ''قرن المنازل'' سے پہلے پہلے احرام باندھنا لازم ہوگا، واضح رہے کہ ہوائی سفر میں قرن المنازل پہلے آتا ہے پھر اس کے بعد جدہ آتا ہے۔(۱)

میقات پانچ ہیں

(۱)ذوالحلیفہ (بیر علی) (۲)جحفہ (۳)قرن المنازل (۴)یلملم (۵)ذاتِ عرق...... تفصیل ہر نام کے تحت دیکھ لیں۔(۲)

= مع رد المحتار : (۲/۴۷۴) کتاب الحج ، مطلب فی المواقیت ، ط: سعید)

البحر الرائق : (۲/۳۱۷) کتاب الحج ، ط: سعید .

الهندية : (۱/۲۲۱) کتاب المناسک ، الباب الثانی فی المواقیت ، ط: رشیدیه .

(۱) ولأهل نجد اليمن ، ونجد الحجاز ونجد تهامة قرن ...... ولباقی أهل اليمن وتهامة يلملم ...... وهن لهن ولمن أتى عليهن من غير أهلهن لمن أراد دخول مكّة أو الحرم ولو بغير حج و عمرة وفائدة التأقيت بها حرمة تأخير الإحرام عنها كلها لا التقديم . (غنية الناسک : (ص:۵۳) باب المواقيت ، فصل : وأمّا مواقيت أهل الآفاق ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۱۱۱ ، ۱۱۲ ، ۱۱۳) باب المواقيت ، فصل : فی مواقيت الصنف الأول ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

بدائع الصنائع : (۲/۱۶۳ ، ۱۶۴) کتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان مكان الإحرام ، ط: سعيد.

(۲) المواقيت الّتی لايجوز أن يجاوزها الإنسان إلّا محرماً خمسة لأهل المدينة ذو الحليفة ، ولأهل العراق ذات عرق ، ولأهل الشام جحفة ، ولأهل نجد قرن ، ولأهل اليمن يلملم . (الهندية : (۱/۲۲۱) کتاب المناسک ، الباب الثانی فی المواقیت ، ط: رشیدیه)

إرشاد الساری : (ص: ۱۱۰ ــ ۱۱۲) باب المواقيت ، النوع الثانی : الميقات المكانی ، فصل فی مواقيت أهل الأفاق ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۲/۴۷۴ ، ۴۷۵) کتاب الحج ، مطلب : فی المواقيت ، ط: سعيد .

میقات پر راستہ نہیں

جن لوگوں کا راستہ خاص میقات پر نہ ہو تو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے جس جگہ پر بھی خاص میقات میں سے کسی میقات کی محاذات آئے گی، اس محاذات کے اندر داخل ہونے سے پہلے احرام باندھنا واجب ہے۔(۱)

میقات دو ہیں

اگر کسی کے راستہ میں دو میقات پڑتی ہیں تو اس کے لیے پہلی میقات سے احرام باندھنا افضل ہے اور اگر دوسری میقات تک مؤخر کر دیا تو بھی جائز ہے، مؤخر کرنے کی وجہ سے دَم واجب نہ ہوگا، اسی طرح اگر دو میقاتوں کی محاذات پڑتی ہیں تو پہلی میقات کی محاذات سے احرام باندھنا افضل ہے۔(۲)

اگر میقات کے باہر سے مکہ مکرمہ گزرتے ہوئے دو میقات ہیں تو اگر اپنے نفس کی طرف سے احرام کے منافی کوئی حرکت سرزد نہ ہونے پر اطمینان ہے تو پہلی

---

(۱) وكل من قصد مكّة من طريق غير مسلوك أحرم إذا حاذى ميقاتا من هٰذه المواقيت كذا فى محيط السرخسى . (الهندية : (۱/۲۲۱) كتاب المناسك ، الباب الثانى فى المواقيت ،ط : رشيديه)

الدر مع الرد : (۲/۴۷۵) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، ط: سعيد .

إرشاد السارى : (ص: ۱۱۳) باب المواقيت ، النوع الثانى : الميقات المكانى : أحكام مواقيت أهل الآفاق ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) ومن جاوز ميقاته غير محرم ثم أتىٰ ميقاتا اٰخر فأحرم منه أجزأه إلّا أن إحرامه من ميقاته أفضل كذا فى الجوهرة النيرة ...... وإن سلک بين الميقاتين فى البحر أو البر اجتهد وأحرم إذا حاذى ميقاتا منها وأبعدهما أولىٰ بالإحرام منه كذا فى التبيين . (الهندية : (۱/۲۲۱) كتاب المناسک ، الباب الثانى : فى المواقيت ، ط: رشيديه)

إرشاد السارى : (ص: ۱۱۳ ، ۱۱۴) باب المواقت ، النوع الثانى : الميقات المكانى: أحكام مواقيت أهل الآفاق ، ط: الإمداديه ، مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۲/۴۷۴) كتاب الحج ، مطلب : فى المواقيت ، ط: سعيد .

میقات سے ہی احرام باندھنا افضل ہے اور اگر یہ اطمینان نہیں ہے تو آخری میقات سے احرام باندھنا افضل ہے۔(۱)

میقات سے احرام کے بغیر گزر گیا

☆......اگر کوئی عاقل و بالغ مرد یا عورت جو میقات سے باہر رہنے والا ہے اور مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہے، خواہ حج یا عمرہ کی نیت سے ہو یا کسی اور غرض سے، میقات پر سے احرام باندھے بغیر گزرے گا تو گنہ گار ہوگا اور میقات کی طرف لوٹنا واجب ہوگا اور اگر لوٹ کر میقات پر نہیں آیا اور میقات کے آگے سے ہی احرام باندھ لیا تو ایک دَم دینا واجب ہوگا، اور اگر میقات پر واپس آکر احرام باندھ لیا تو دَم ساقط ہو جائے گا۔

☆......اگر کوئی شخص میقات پر سے احرام کے بغیر گزر گیا اور آگے جا کر احرام باندھ لیا اور مکہ مکرمہ پہنچنے سے پہلے میقات پر واپس آ گیا اور میقات پر آ کر تلبیہ پڑھ لیا تو دَم ساقط ہو جائے گا، اور اگر احرام باندھ کر واپس آیا اور میقات پر آ کر تلبیہ نہیں پڑھا تو دَم ساقط نہ ہوگا۔

☆......اگر میقات سے احرام کے بغیر گزر گیا اور آگے جا کر احرام باندھ لیا اور مکہ مکرمہ میں بھی داخل ہو گیا مگر حج کے افعال شروع نہیں کئے مثلاً طواف کا ایک

---

(۱) قولـه : (ولو مر بميقاتين) كالمدني يمرّ بذى الحليفة ثم بالجحفة فإحرامه من الأبعد أفضل أى : الأبعد عن مكة ، وهو ذو الحليفة لكن ذكر في شرح اللباب عن ابن أمير حاج : أن الأفضل تأخير الإحرام ، ثم وفق بينهما بأن أفضلية الأوّل لما فيه من الخروج عن الخلاف وسرعة المسارعة إلى الطاعة ، والثانى لما فيه من الأمن من قلّة الوقوع في المحظورات لفساد الزمان بكثرة العصيان . (الشامية : (۲/۴۷۶) كتاب الحج ، مطلب في المواقيت ، ط: سعيد)

🗁 إرشاد السارى : (ص: ۱۱۴ ، ۱۱۵) باب المواقيت ، ط: الإمدادية مكة المكرّمة .

🗁 منحة الخالق على البحر الرائق : (۲/۳۱۷) كتاب الحج ، ط: سعيد .

چکر بھی مکمل نہیں کیا اور میقات پر واپس آکر تلبیہ پڑھا تو دَم ساقط ہو جائے گا۔(۱)

☆......اگر میقات سے احرام کے بغیر گزر گیا اور پھر آگے احرام باندھ لیا، اگر میقات میں واپسی کا وقت ہے اور حج فوت ہونے کا اندیشہ بھی نہیں ہے تو میقات

---

(۱) (آفاقی) مسلم بالغ (یرید الحج) ولو نفلا (أو العمرة) فلو لم یرد واحداً منهما لایجب علیه دم لمجاوزة المیقات ، وإن وجب حج أو عمرة إن أرادد دخول مکّة أو الحرم علی ماسیأتی فی المتن قریباً (و جاوز وقته) ظاهر ما فی النهر عن البدائع : إعتبار الإرادة عند المجاوزة ، (ثم أحرم لزمه دم ، کما إذا لم یحرم) (فإن عاد) إلی میقات ما (ثم أحرم أو) عاد إلیه حال کونه (محرماً لم یشرع فی نسک) صفة " محرماً " کطواف ولو شوطاً وإنّما قال (ولبّی) لأنّ الشرط عند الإمام تجدید التلبیة عند المیقات بعد العود إلیه خلافاً لهما (سقط دمه) والأفضل عوده ، إلّا إذا خاف فوت الحج (و إلّا) أی وإن لم یعد أو عاد بعد شروعه (لا) یسقط الدم (کمکی یرید الحج ومتمتع فرغ من عمرته) وصار مکیا (وخرجا من الحرم وأحرما بالحج) من الحل ، فإن علیهما دما لمجاوزة میقات المکی بلا إحرام ، وکذا لو أحرما بعمرة من الحرم وبالعود کما مرّ یسقط الدم .

وقال العلامة ابن عابدین تحت قوله (یرید الحج أو العمرة) کذا قاله صدر الشریعة ، وتبعه صاحب الدرر وابن کمال باشا ، ولیس بصحیح لما نذکر ، ومنشأ ذلک قول الهدایة : وهذا الّذی ذکرنا أی من لزوم الدم بالمجاوزة ان کان یرید الحج أو العمرة فإن کان دخل البستان لحاجة فله أن یدخل مکّة بغیر إحرام اهـ . قال فی الفتح : یوهم ظاهره أن ماذکرنا من أنّه إذا جاوز غیر محرم وجب الدم إلّا أن یتلافاه ، محله ما إذا قصد النسک ، فإن قصد التجارة أو السیاحة لا شیئ علیه بعد الإحرام ولیس کذلک ؛ لأنّ جمیع الکتب ناطقة للزوم الإحرام علی من قصد مکّة سواء قصد النسک أو لا وقد صرّح به المصنف أی: صاحب الهدایة فی فصل المواقیت ، فیجب أن یحمل علی أنّ الغالب فیمن قصد مکّة من الافاقیین قصد النسک ، فالمرادبقوله : " إذا أراد الحج أو العمرة " إذا أراد مکّة اهـ ملخصًا من ح عن الشرنبلالیة ولیس المراد بمکّة خصوصها بل قصد الحرم مطلقاً موجب للإحرام کما مر قبیل فصل الإحرام وصرّح به فی الفتح وغیره . (الدر مع الرد: (۲/ ۵۷۹ ، ۵۸۰ ، ۵۸۱ ، ۵۸۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، مطلب : لایجب الضمان بکسر آلات اللهو ، ط: سعید)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۱۱۸ ، ۱۱۹ ، ۱۲۰ ، ۱۲۱) باب المواقیت ، النوع الثانی : المیقات المکانی ، فصل فی مجاوزة المیقات بغیر إحرام ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

🗀 غنیة الناسک : (ص: ۶۰) باب مجاوزة المیقات بغیر إحرام ، فصل فی مجاوزة الأفاقی فی وقته ، ط: إدارة القرآن .

پر واپس آکر تلبیہ پڑھنا واجب ہے، ورنہ گنہگار بھی ہوگا اور دَم بھی واجب ہوگا اور اگر میقات میں واپس آنے کی صورت میں حج کے فوت ہونے کا اندیشہ ہے تو واپس نہ آئے، حج کرلے اور بعد میں دَم دیدے اور توبہ واستغفار کرے۔

☆ ......میقات پر لوٹنا اس وقت واجب ہے جب واپسی میں جان و مال کا خوف نہ ہو اور کوئی بیماری وغیرہ بھی نہ ہو، ورنہ واجب نہیں، لیکن میقات سے احرام نہ باندھنے کی وجہ سے جو گناہ ہوا ہے اس پر توبہ واستغفار کرنا اور دَم دینا لازم ہوگا۔

☆ ......اگر میقات سے احرام کے بغیر گزر جانے کے بعد آگے کسی جگہ پر احرام باندھ لیا، پھر میقات پر واپس نہیں آیا، یا کچھ افعال شروع کرنے کے بعد میقات پر واپس آیا تو دَم ساقط نہ ہوگا۔(۱)

☆ ......جو شخص کسی میقات سے احرام کے بغیر گزر گیا ہے اس پر اسی میقات پر آنا واجب نہیں ہے بلکہ پانچ میقات (ذوالحلیفہ (بیر علی) ......جحفہ (رابغ) ...... قرن المنازل ......یلملم ......ذاتِ عرق) میں سے کسی بھی میقات پر آنا کافی ہے

---

(۱) آفاقی مسلم مکلف أراد دخول مکّة أو الحرم ، ولو لتجارة أو سیاحة ، وجاوز آخر مواقیته غیر محرم ، ثم أحرم أو لم یحرم ، أثم و لزمه دم ، وعلیه العود إلی میقاته الّذی جاوزه ، أو إلی غیره أقرب أو أبعد وإلی میقاته الّذی جاوزه أفضل ...... فإن لم یعد ولاعذر له أثم أخریٰ لترکه العود الواجب ، فإن کان له عذر ، کخوف الطریق ، أو الانقطاع عن الرفقة ، أو ضیق الوقت ، أو مرض شاق ، ونحو ذلک ، فأحرم من موضعه ، ولم یعد إلیه ، لم یأثم بترک العود ، وعلیه الإثم والدم بالاتفاق ...... ولو عاد بعد ماابتدأ الطواف ، واستلم الحجر ، لایسقط الدم بالاتفاق ...... وإن خاف فوت الحج إذا عاد محرماً مایجب عدم العود ، ویمضی فی إحرامه . (غنیة الناسک : (ص: ۶۰ ، ۶۱) باب مجاوزة المیقات بغیر إحرام ، فصل : فی مجاوزة الآفاقی فی وقته ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۱۱۸ ، ۱۲۱) باب المواقیت ، النوع الثانی : المیقات المکانی، فصل : فی مجاوزة المیقات بغیر إحرام ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

الدر مع الرد : (۲/۵۷۹ ، ۵۸۰) کتاب الحج ، باب الجنایات ، مطلب : لایجب الضمان بکسر آلات اللهو ، ط: سعید .

البتہ جس میقات سے گزر کر آیا ہے اس میقات پر واپس آ کر احرام باندھنا اور اگر احرام باندھ لیا تھا تو تلبیہ پڑھنا افضل ہے۔(۱)

☆......اگر کوئی شخص میقات سے احرام کے بغیر گزر گیا تو اس پر لازم ہے کہ مکہ شریف میں داخل ہونے سے پہلے پہلے میقات پر واپس لوٹے اور وہاں سے احرام باندھ کر جائے اس صورت میں اس پر دَم لازم نہیں ہوگا۔

☆......اگر وہ میقات پر لوٹ کر احرام نہیں باندھتا تو دَم واجب ہوگا۔(۲)

☆......جو شخص احرام کے بغیر مکہ مکرمہ چلا جائے اس پر حج یا عمرہ لازم ہے، اگر کئی بار احرام کے بغیر میقات سے گزر گیا تو ہر بار ایک حج یا عمرہ واجب ہوگا اور ایک ایک دَم بھی واجب ہوگا۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ میقات سے باہر رہتے ہیں وہ صرف طواف، صرف جمعہ، صرف نماز یا کسی اور کام کے لئے احرام کے بغیر مکہ مکرمہ نہیں جا سکتے، ان کے لئے میقات سے حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر جانا ضروری ہے اور یہ بھی معلوم ہوا

---

(۱) وعليه العود إلى ميقاته الّذى جاوزه ، أو إلى غيره أقرب أو أبعدوإلى ميقاته الّذى جاوزه أفضل . (غنية الناسک : (ص: ٦٠) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، فصل : فى مجاوزة الآفاقى فى وقته ، ط: إدارة القرآن)

▭ أنظر أيضًا الحاشية السابقة .

(۲) ولو جاز الميقات قاصداً مكّة بغير إحرام مراراً فإنّه يجب عليه لكل مرة إما حجة أو عمرة . (الفتاوىٰ الهندية : (۲۵۳/۱) كتاب المناسک ، الباب العاشر فى مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: رشيديه)

▭ ومن دخل مكّة أو الحرم بلا إحرام ، فعليه أحد النسكين ...... وعليه دم المجاوزة ، فإن عاد إلى الميقات ، ولبّٰى عنده ، سقط عنه دم المجاوزة أيضًا . (غنية الناسک : (ص: ٦٢) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، فصل : فى مجاوزة الآفاقى وقته ، مطلب : فى دخول آفاقى مكّة بغير إحرام ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ١١٨ ، ١١٩) باب المواقيت ، النوع الثانى : الميقات المكانى ، فصل : فى مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

کہ وہ جتنی بار احرام کے بغیر مکہ مکرمہ جائیں گے ان پر اتنے دَم اور اتنے ہی عمرے واجب ہوں گے۔(۱)

میقات سے احرام کے ساتھ باہر چلا گیا

احرام کی حالت میں میقات سے باہر جانا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ یا کفارہ کوئی بھی چیز لازم نہیں ہوتی، البتہ احرام کے دوران احرام کے ممنوعات سے بچنا لازم ہے، اور جس چیز کا احرام باندھا ہے اس کو مکمل کر کے احرام سے نکلے، اور یہ احرام کا احترام ہے، لہٰذا اگر عمرہ کا احرام باندھا ہے تو عمرہ کر کے حلال ہو، اور اگر حج کا احرام باندھا ہے تو وہ پورا کر کے حلال ہو۔(۲)

میقات سے احرام نہیں باندھ سکا

اگر بحری یا ہوائی جہاز کے ملازمین نے حج کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے، یا

---

(۲) ولو جاوز الميقات قاصداً إلى مكّة بغير إحرام مراراً فإنّه يجب عليه لكل مرّة إما حجة أو عمرة . (التاتارخانية : (۳۵۸/۲) كتاب الحج ، الفصل الرابع : فى بيان مواقيت الإحرام ومايلزمه لمجاوزتها بغير إحرام ، ط: قديمى)

الفتاوىٰ الهندية : (۲۵۳/۱) كتاب المناسک ، الباب العاشر فى مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: رشيديه .

ولو دخلها مراراً بلا إحرام فعليه لكلّ دخول حج أو عمرة . (غنية الناسک : (ص : ۶۲) باب مجاوزة الميقات بغير احرام ، فصل : فى مجاوزة الآفاقى وقته ، مطلب : فى دخول الآفاقى مكّة بغير إحرام ، ط: إدارة القرآن)

(۲) والثانى : أنّه إذا أتم الإحرام بحج أو عمرة لايخرج عنه الا بعمل ما أحرم به ، وإن أفسده ...... والأصل لايخرج عنه فى حالة من الأحوال بعمل من الأعمال الا بعمل الخ .(الدر مع الرد : (۴۸۰/۲) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد)

الأول أنّه إذا تم الإحرام للحج أو للعمرة لايخرج عنه الا بعمل النسک الّذى أحرم به وإن أفسده الخ . (البحر الرائق : (۵۶۰/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: رشيديه)

إرشاد السارى : (ص: ۱۳۰) باب الإحرام ، فصل : وحكم الإحرام ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

حج کی اجازت ملے گی یا نہیں معلوم نہ ہونے کی وجہ سے میقات سے احرام نہیں باندھا، بعد میں اجازت ملنے کی صورت میں جدہ سے احرام باندھا تو دم لازم نہیں ہوگا۔(جواہر الفقہ :۱/۴۷۶)(۱)

میقات سے باہر چلا گیا

اگر کوئی شخص عمرہ یا حج کر کے میقات سے باہر چلا گیا اور دوبارہ مکہ مکرمہ آنا چاہتا ہے تو واپسی کے وقت احرام ضروری ہے، ورنہ دَم دینا لازم ہوگا اور اگر میقات کی حد سے باہر نہیں گیا تو واپسی کے وقت احرام باندھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

میقات سے باہر رہنے والوں کے لئے مسجد عائشہ سے احرام باندھنا

☆......جو لوگ میقات سے باہر رہتے ہیں اگر وہ لوگ حرم کی حدود میں آئیں تو ان کے لئے مسجد عائشہ سے احرام باندھنا کافی نہیں ہے، بلکہ ان کو دوبارہ

---

(۱) واعیان هٰذه أی المواقیت فقط لیست بشرط...... بل الواجب عینها أو حذوها...... وإن لم یعلم المحاذاة، فإنّه لایتصوّر عدم المحاذاة فعلى مرحلتین من مکّة کجدّة المحروسة من طرف البحر. (إرشاد الساری: (ص: ۱۱۳، ۱۱۴) باب المواقیت، فصل فی مواقیت أهل الآفاق، الإمدادیة مکّة المکرّمة)

🗁 غنیة الناسک: (ص: ۵۴) باب المواقیت، فصل: وأمّا میقات أهل الآفاق، ط: إدارة القرآن.

🗁 الدر مع الرد : (۲/۴۷۶) کتاب الحج ، ط: سعید .

(۲) فإن جاوزه فلیس له أن یدخل مکّة من غیر إحرام ؛ لأنّه صار آفاقیا . (البحر الرائق : (۲/۳۱۹) کتاب الحج ، ط: سعید)

🗁 والمکی إذا خرج من مکّة لحاجة له، فلم یجاوز الوقت ، فله أن یدخل مکّة بغیر إحرام، وإن جاوز لم یکن له أن یدخل مکّة إلاَّ بإحرام، لما بینا أن من قصد إلى موضع فحاله فی حکم الإحرام کحال أهل ذلک الموضع. (المبسوط للسرخسی: (۲/۱۱۵) کتاب الحج، باب المواقیت، ط: حبیبیه کوئٹه)

🗁 الشامیة: (۲/۴۷۸) کتاب الحج، مطلب: فی المواقیت، ط: سعید.

کسی میقات پر جا کر احرام باندھ کر آنا ضروری ہے، اگر میقات پر واپس جا کر احرام باندھ کر نہیں آیا اور مسجد عائشہ ہی سے احرام باندھ لیا تو دَم دینا لازم ہوگا۔(۱)

اور یہ دَم حرم کی حدود میں دینا لازم ہے۔(۲)

☆......میقات سے باہر رہنے والے لوگ حرم کی حدود میں آتے ہوئے میقات سے احرام باندھ کر آئے پھر مکہ مکرمہ میں کچھ دن ٹھہرے، تو یہ لوگ اس دوران اگر مزید عمرہ کرنا چاہیں تو مسجد عائشہ سے احرام باندھ کر مزید عمرے کر سکتے ہیں، مزید عمرہ کے احرام کے لئے دوبارہ میقات جانا لازم نہیں ہوگا، ہاں اگر عمرہ وغیرہ کر کے میقات سے باہر چلے جائیں پھر دوبارہ عمرہ کرنا چاہیں تو میقات سے احرام باندھ کر آنا ضروری ہوگا۔(۳)

---

(۱) وفی شرح الطحاوی : وسقط ما وجب علیه لأجل المجاوزة عندنا ، غیر أنّه ینظر إن کان أحرم من المیقات لایجب علیه الدم ، وإن کان لم یخرج إلی المیقات للإحرام وأحرم من میقات أهل مکّة وهو بمکّة أو أحرم من میقات أهل البستان وهو به یجب علیه الدم لترک التلبیة علی المیقات . (التاتارخانیة : (۲/۳۵۷ ، ۳۵۸)کتاب الحج ، الفصل الرابع : فی بیان مواقیت الإحرام وما یلزم لمجاوزتها بغیر إحرام ، ط: قدیمی)

تحفة الفقهاء : (۱/۳۹۷) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : دار الکتب العلمیة .

إرشاد الساری : (ص: ۱۱۳ ، ۱۱۴) باب المواقیت ، فصل : فی مواقیت ، الصنف الأوّل ، ط: الإمدایة مکّة المکرّمة .

(۲) ولایجوز ذبح الهدایا إلاّ فی الحرم . (الفتاویٰ الهندیة : (۱/۲۶۱) کتاب المناسک ، الباب السادس عشر فی الهدی ، ط: رشیدیه)

ولایجوز ذبح الهدایا إلاّ فی الحرم سواء کان تطوّعاً أو غیره ، قال تعالیٰ فی جزاء الصید: ﴿ هدیاً بالغ الکعبة ﴾ فکان أصلاً فی کل دم وجب کفارة . (فتح القدیر : (۳/۱۶۳) کتاب الحج ، باب الهدی ، ط: رشیدیه)

العنایة : (۳/۱۶۳) کتاب الحج ، باب الهدی ، ط: رشیدیه .

(۳) وأمّا میقات أهل الحرم والمراد به کل من کان داخل الحرم ، سواء کان أهله أو لا ، مقیماً به أو مسافراً . فالحرم للحج والحل للعمرة ، والأفضل إحرامها من التنعیم من معتمر عائشة رضی اللّٰه عنها . (غنیة الناسک : (ص: ۵۷ ، ۵۸) باب المواقیت ، فصل : وأمّا میقات أهل الحل ، ط: إدارة القرآن) =

میقات سے جھوٹ بول کر احرام کے بغیر گزرنا

میقات سے گزرنا

میقات سے باہر رہنے والا جب مکہ مکرمہ کے ارادہ سے میقات سے احرام کے بغیر گزر جاتا ہے تو اس پر حج یا عمرہ واجب ہوجاتا ہے، اگر ایسا شخص حج کرے گا تو یہ حج واجب ہوگا۔(۱)

= ☜ إرشاد الساری : (ص: ١١٧) باب المواقيت ، فصل : فی الصنف الثالث ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ الفتاویٰ الهندية : (١/ ٢٢١) كتاب المناسک ، الباب الثانی فی المواقيت ، ط: رشيديه .

☜ وقد يتغير الميقات بتغير الحال ...... البستانی أو المكی إذا خرج إلى الآفاقی ، صار حكمه حكم أهل الآفاق ، لاتجوز له مجاوزة ميقات أهل الآفاق ، وهو يريد مكّة أو الحرم إلاَّ محرماً . (غنية الناسک : (ص: ٥٨) باب المواقيت ، فصل : ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ١١٨) باب المواقيت ، فصل : قد يتغير الميقات بتغير الحال ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ من وصل إلى مكان على وجه مشروع صار حكمه حكم أهله ، وهنا لما وصل إلى مكّة محرماً بالعمرة وفرغ منها صار فی حكم المكی سواء ساق الهدی أم لا ، فإذا أراد الإحرام بالحج فميقاته الحرم ، أو العمرة فالحل ، ومثل ذلک يقال فی الحلی ، وهو من كان داخل الميقات فإن ميقاته للحج أو العمرة الحل ، فإذا أحرم من الحرم فعليه دم إلاَّ أن يعود كما مر . (الشامية : (٢/ ٥٨١) كتاب الحج ، باب الجنايات ، مطلب : لايجب الضمان بكسر آلات اللهو ، ط: سعيد)

(١) (و) يجب (على كل من دخل مكّة بلا إحرام) بكل مرّة (حجة أو عمرة) . (الدر المختار مع رد المحتار : (٢/ ٥٨٣) كتاب الحج ، باب الجنايات ، مطلب : لايجب الضمان بكسر آلات اللهو ، ط: سعيد)

☜ غنية الناسک : (ص: ٦٢) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، فصل : فی مجاوزة الآفاقی وقته ، مطلب : فی دخول الآفاقی مكّة بغير إحرام ، ط: إدارة القرآن .

☜ إرشاد الساری : (ص: ١١٣) باب الواقيت ، النوع الثانی ، الميقات المكانی ، فصل : فی مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

میقات کن لوگوں کے لئے ہے

میقات ان لوگوں کے لئے ہے جو میقات سے باہر ساری دنیا میں کہیں بھی رہتے ہوں۔(۱)

میقات کیا ہے؟

نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی نشاندہی پر مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ مقامات متعین فرمائے ہیں، جہاں پہنچ کر مکہ مکرمہ جانے والوں پر حج یا عمرہ کا احرام باندھنا واجب ہے، ان مقامات کو ''میقات'' کہتے ہیں اور اس کی جمع ''مواقیت'' آتی ہے، مواقیت کا تعین صحیح احادیث میں منقول ہے اور یہ پابندی میقات سے باہر رہنے والوں پر عام ہے، جب بھی وہ لوگ مکہ مکرمہ کے قصد سے میقات کی حدود میں داخل ہوں، خواہ کسی تجارتی غرض سے جا رہے ہوں یا دوست احباب اور رشتہ داروں سے ملنے کے لئے جا رہے ہوں بہرحال بیت اللہ کا یہ حق ان کے ذمہ ہے کہ میقات سے احرام باندھ کر مکہ مکرمہ میں داخل ہوں، اگر حج کا وقت ہے تو حج کا احرام ورنہ عمرہ کا احرام باندھیں، اور پہلے بیت اللہ کا یہ حق ادا کریں پھر اپنے کام میں مشغول ہوں۔(۲)

(۱) والمواقيت جمع الميقات وهو مشترک بين الوقت المعين والمكان المعين ، والمراد هنا هو الثانی ؛ لأنّ المراد مواقيت الإحرام أی المواضع الّتی لايجاوزها إلّا محرماً . (مجمع الأنهر : (۱/ ۳۹۱) كتاب الحج ، مواقيت الحج ، ط: دار الكتب العلمية)

🗀 مواقيت الإحرام) الموضع الّتی لايتجاوزها الإنسان إلّا محرماً . (درر الحكان شرح غرر الأحكام : (۱/ ۲۱۸) كتاب الحج ، تقديم الإحرام على المواقيت ، ط: دار إحياء الكتب العربی)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۵۰) باب المواقيت ، ط: إدارة القرآن .

(۲) وأمّا بيان مكان الإحرام ، مكان الإحرام هو المسمى بالميقات فنحتاج إلى بيان المواقيت وما يتعلق بها من الأحكام فنقول : وبالله التوفيق المواقيت تختلف باختلاف النّاس . والنّاس فی=

ہاں اگر صرف جدہ یا مدینہ منورہ جانے کی نیت ہے، مکہ مکرمہ جانے کی نیت نہیں ہے تو میقات سے احرام باندھنا ضروری نہیں ہے۔(۱)

= حق المواقيت أصناف ثلاثة ، صنف منهم يسمون أهل الآفاق ، وهم الّذين منازلهم خارج المواقيت الّتي وقت لهم رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وهى خمسة ، كذا روى فى الحديث : " أنّ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم : وقت لأهل المدينة : ذا الحليفة ، ولأهل الشام : الجحفة ، ولأهل نجد : قرن ، ولأهل اليمن : اليلملم ، ولأهل العراق : ذات عرق ، وقال صلى اللّٰه عليه وسلم هن لأهلهنّ ولمن مرّ بهنّ من غير أهلهنّ ممن أراد الحج أو العمرة " . وصنف منهم يسمون أهل الحل وهم الّذين منازلهم داخل المواقيت الخمسة خارج الحرم كأهل بستان بنى عامر وغيرهم ، وصنف منهم يسمون أهل الحرم ، وهم أهل مكّة ، أما الصنف الأوّل فميقاتهم ما وقت لهم رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لايجوز لأحد منهم أن يجاوز ميقاته إذا أراد الحج أو العمرة إلّا محرماً ...... وروى عن ابن عباس رضى اللّٰه عنهما أنّ رجلاً سأله ، وقال : إنّى أحرمت بعد الميقات فقال له : إرجع إلى الميقات فلبّ ، وإلّا فلا حج لک ، فإنّى سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقول : " لايجاوز أحد الميقات إلّا محرماً " ، سواء أراد بدخول مكّة النسک من الحج أو العمرة أو التجارة أو حاجة أخرىٰ عندنا . (بدائع الصنائع : (۲/۱٦۳ ، ۱٦۴) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بنيان مكان الإحرام ، ط: سعيد)

▭ تبيين الحقائق : (۲/۷) كتاب الحج ، ط: الإمدادية ملتان .

▭ فتح القدير : (۲/۴۲۴) كتاب الحج ، فصل : فى المواقيت ، ط: رشيديه .

▭ (قوله : ونظم حدود الحرم ابن الملقن) هو من علماء الشافعية ، ونقل عن شرح المهذب للنووى أن ناظم الأبيات المذكورة القاضى أو الفضل النويرى ، أن على الحرم علامات منصوبة فى جميع جوانبه نصبها إبراهيم الخليل عليه الصلاة والسلام ، وكان جبرائيل يريه مواضعها ثم أمر النّبى صلى اللّٰه عليه وسلم بتجديدها ، ثم عمر ثم عثمان ثم معاوية ، وهى إلى الآن ثابتة فى جميع جوانبه إلّا من جهة جدة وجهة الجعرانة فإنّها ليس فيها أنصاب . (الشامية :على الدر : (۲/۴۷۹) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، قبيل : فصل فى الإحرا، ط: سعيد)

(۱) أمّا إذا قصد موضعًا من الحل كخليص وجدة حل له مجاوزته بلا إحرام . (الدر المختار مع رد المحتار : (۲/۴۷۷) كتاب الحج ، مطلب : فى المواقيت ، ط: سعيد)

▭ رجل دخل بستان بنى عامر ــ وفى التجريد : أو غيره ــ لحاجة ، فله أن يدخل مكّة بغير إحرام . (التاتارخانية : (۲/۳۵۹) كتاب الحج ، الفصل الرابع : فى بيان مواقيت الإحرام وما يلزم لمجاوزتها بغير إحرام ، ط: قديمى)

1 هذا إذا جاوز هذه المواقيت الخمسة يريد الحج أو العمرة أو دخول مكّة أو الحرم بغير =

میقات کی حکمت

پہلے زمانے میں لوگ حج کے لئے دنیا کے مختلف اطراف وجوانب سے پیدل اور سمندری سفر کر کے لمبی لمبی مسافت طے کر کے آتے تھے، اگر گھر سے ہی احرام باندھ کر آنا واجب ہوتا تو بڑی مشکل اور دقت ہوتی، اس لئے نبی کریم ﷺ نے ہماری مصلحت، آسانی اور فائدے کے لئے مکہ مکرمہ کے چاروں طرف خاص خاص مشہور مقامات مقرر کردیئے کہ اس جگہ سے اللہ تعالیٰ کے دربار کی تعظیم اور احترام کے لئے خاص احرام باندھنے کی صورت بنا کر داخل ہونا ضروری ہے اور مدینہ طیبہ کی میقات سب میقاتوں سے زیادہ فاصلہ پر مقرر کی، کیونکہ مدینہ طیبہ کو وحی نازل ہونے کی جگہ، ایمان کا مرکز اور دارالہجرت ہونے کا شرف حاصل ہے، اسلئے اس کے باشندوں کو سب سے زیادہ احترام اور تعظیم کرنا چاہیئے، دین میں جس کا مرتبہ جتنا بڑا ہوتا ہے اس کو مشقت بھی اتنی ہی زیادہ اُٹھانی پڑتی ہے۔(۱)

= إحرام فأمّا إذا لم يرد ذلک وإنّما أراد أن يأتی بستان بنی عامر أو غيره لحاجة فلا شيئ عليه ؛ لأنّ لزوم الحج أو العمرة بالمجاوزة من غير إحرام لحرمة الميقات تعظيما للبقعة وتمييزاً لها من بين سائر البقاع فی الشرف والفضيلة فيصير ملتزماً للإحرام منه فإذا لم يرد البيت لم يصر ملتزماً للإحرام فلايلزمه شيئ . (بدائع الصنائع : (۲/۱۶۶) كتاب الحج ، فصل: وأمّا بيان مكان الإحرام ، ط: سعيد)

تحفة الفقهاء : (۱/۳۹۴) كتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : دار الكتب العلمية .

(۱) أقول : الأصل فی المواقيت أنّه لما كان الإتيان إلى مكّة شعثًا تاركاً لغلواء نفسه مطلوباً ، وكان فی تكليف الإنسان أن يحرم من بلده حرج ظاهر ، فإنّ منهم من يكون قطره على مسيرة شهر و شهرين وأكثر . وجب أن يخص أمكنة معلومة حول مكّة يحرمون منها ، ولايؤخرون الإحرام بعدها ، ولا بدّ أن تكون تلک المواضع ظاهرة مشهورة ، ولا تخفى على أحد وعليها مرور أهل الآفاق ، فاستقرأ ذلک ، وحكم بهذه المواضع .

واختار لأهل المدينة أبعد المواقيت ؛ لأنّها مهبط الوحی ومأرز الإيمان ودار الهجرة وأوّل قرية آمنت بالله ورسوله ، فأهلها أحق بأن يبالغوا فی إعلاء كلمة الله ، وأن يخصوا بزيادة =

میقات کے اندر رہنے والے

میقات کے اندر رہنے والے جب بھی چاہیں مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر جاسکتے ہیں ان پر احرام باندھ کر آنا لازم نہیں ہے۔(۱)

میقات کے باہر سے آنے والے

☆......جو بھی شخص میقات کے باہر سے مکہ مکرمہ آئے گا،اس کے لئے میقات پر یا میقات سے پہلے حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آنا لازم ہے، گویا ایسے شخص پر حج یا عمرہ لازم ہو جاتا ہے،خواہ اس شخص کا مکہ مکرمہ آنا حج یا عمرہ کی نیت سے ہو یا کسی اور ضروری کام سے مکہ مکرمہ آنا چاہتا ہو، یا صرف حرم شریف میں جمعہ کی نماز کے لئے یا طواف کے لئے آنا چاہتا ہو ہر صورت میں حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آنا ضروری ہے۔

= طاعة اللّـه ، وأيضًا فهى أقرب الأقطار الّتى آمنت فى زمان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ، وأخلصت إيمانها بخلاف جؤاثى والطائف ، ويمامة ، وغيرها فلاحرج عليها . (حجة اللّٰه البالغة : (۱۰۶/۲) من أبواب الحج ، صفة المناسک ، المواقيت فى الحج ، ط: دار الكتب العلمية)

▭ مراعاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح : (۳۴۸/۸) تحت رقم الحديث : ۲۵۴۰ ، كتاب المناسک ، الفصل الأوّل ، ط: إدارة البحوث العلمية)

▭ شرح صحيح البخارى لابن بطال : (۳۷۳/۱۰) كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة ، باب ماذكر النبى (صلى اللّٰه عليه وسلم) وحض على اتفاق أهل العلم وما أجمع عليه الحرمان مكّة والمدينة ...... الخ ، ط: مكتبة الرشد)

(۱) وأمّا ميقات أهل الحرم ، وهم أهل داخل المواقيت إلى الحرم ...... فالحل للحج والعمرة ، وإحرامهم من دويرة أهلهم أفضل ، وحل لهم دخول مكّة بلا إحرام مالم يريدوا نسكاً . (غنية الناسک : (ص: ۵۵) باب المواقيت ، فصل ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۱۱۶) باب المواقيت ، فصل : فى الصنف الثانى ، ط: الإمداية مكّة المكرّمة .

▭ الشامية : (۵۸۲/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، مطلب : لايجب الضمان بكسر آلات اللهو ، ط: سعيد .

خلاصہ یہ کہ میقات کے باہر والے کسی بھی مقصد سے مکہ مکرمہ آئیں گے تو ان پر میقات سے احرام باندھ کر آنا ضروری ہوگا۔

☆ ......اگر کوئی شخص میقات سے احرام کے بغیر گزر گیا تو اس پر لازم ہے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے پہلے میقات پر واپس لوٹے اور وہاں سے احرام باندھ کر جائے۔

☆ ......اگر وہ میقات پر واپس نہیں لوٹا تو اس کے ذمہ دَم واجب ہوگا۔

☆ ......جو شخص میقات سے احرام کے بغیر مکہ مکرمہ چلا جائے اس پر حج یا عمرہ لازم ہے، اگر ایک سے زائد مرتبہ احرام کے بغیر میقات سے گزر گیا تو ہر بار ایک حج یا عمرہ اور ایک ایک دَم بھی واجب ہوگا۔(۱)

---

(۱) آفاقی مسلم مكلف أراد دخول مكّة أو الحرم، ولو لتجارة أو سياحة وجاوز آخر وقته غير محرم ثم أحرم أو لم يحرم، أثم ولزمه دم، وعليه العود إلى ميقاته الّذى جاوزه أو إلى غيره ...... فإن لم يعد ولا عذر له ...... عليه الإثم والدم بالاتفاق. (غنية الناسک: (ص: ٦٠) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام، فصل: فى مجاوزة الآفاقى وقته، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى: (ص: ۱۱۳، ۱۱۴) باب المواقيت، فصل: فى مواقيت أهل الآفاق، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

☐ الدر مع الرد: (۵۷۹/۲، ۵۸۰) كتاب الحج، باب الجنايات، مطلب: لايجب الضمان بكسر آلات اللهو، ط: سعيد.

☐ (ومن دخل) أى من أهل الآفاق (مكّة) أو الحرم (بغير إحرام فعليه أحد النسكين) أى من الحج أو العمرة، وكذا عليه دم المجاوزة أو العود (فإن عاد إلى ميقات) ...... (سقط به) ...... (وإن لم يعد إلى وقت) أى بل أحرم بعد المجاوزة (لم يسقط الدم ...... ولو دخلها مراراً) أى بغير إحرام (فعليه لكل دخول نسک: حج أو عمرة) بيان لنسک، وكذا لكل دخول دم مجاوزة. (إرشاد السارى: (ص: ۱۲۳، ۱۲۴) باب المواقيت، فصل: فى مجاوزة الميقات بغير إحرام، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک: (ص: ٦٢) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام، فصل: فى مجاوزة الآفاقى وقته، مطلب: فى دخول الآفاقى مكّة بغير إحرام، ط: إدارة القرآن.

☐ الدر مع الرد: (۵۸۳/۲) كتاب الحج، باب الجنايات، مطلب: لايجب الضمان بكسر آلات اللهو، ط: سعيد.

میقات کے رہنے والے

جولوگ عین میقات پر رہنے والے ہیں، (یعنی میقات سے باہر نہیں ہیں) یا میقات اور حرم شریف کے درمیان رہتے ہیں اگر وہ حج یا عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ جائیں گے تو ان پر احرام باندھنا واجب ہوگا، اور اگر حج یا عمرہ کے ارادے سے نہ جائیں تو ان کے لئے احرام باندھ کر جانا ضروری نہیں ہے، احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔

ایسے ہی وہ آفاقی جو وہاں حج یا عمرہ کے بعد مقیم ہوگیا وہ بھی ان کے حکم میں ہے، یا کوئی آفاقی شخص کسی ضرورت سے کسی جگہ حل میں اپنے وطن سے گیا اور وہاں سے مکہ مکرمہ کا ارادہ ہوگیا تو وہ مکہ مکرمہ بغیر احرام کے آ سکتا ہے، وہ حل والوں کے حکم میں ہے، اور حل والوں کے لئے احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہونا جائز ہے۔(۱)

میقاتِ مدینہ سب سے زیادہ فاصلہ پر کیوں؟

''مدینہ منورہ کی میقات سب سے دور کیوں؟'' عنوان دیکھیں۔

---

(۱) هم الّذين منازلهم فی نفس الميقات أو داخل الميقات إلى الحرم فوقتهم الحل أی ميقاتهم ...... للحج والعمرة ، وهم فی سعة أی جواز و رخصة و عدم لزوم كفارة مالم يدخلوا أرض الحرم أی بلا إحرام ، ومن دويرة أهلهم أفضل أی لهما ، ولهم دخول مكّة بغير إحرام إذا لم يريدوا نسكاً وإلّا ...... فيجب ...... وكذلک أی مثل حكم أهل الحرم كل من دخل الحرم من غير أهله وإن لم ينو الإقامة .... (إرشاد الساری : (ص: ۱۱۶ ، ۱۱۷) باب المواقيت ، فصل فی الصنف الثانی والثالث ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ وحل لأهل داخلها) يعنی لكل من وجد فی داخل المواقيت دخول مكّة غير محرم) مالم يرد نسكاً للحرج . (الدر مع الرد : (۴۷۸/۲) كتاب الحج ، مطلب : فی المواقيت ، ط: سعيد)

☐ غنية الناسک : (ص: ۵۵) باب المواقيت ، فصل : وأمّا ميقات أهل الحل ، ط: إدارة القرآن .

میقات واپس آنا کب واجب ہوتا ہے؟

اگر میقات سے باہر رہنے والا عاقل بالغ مرد یا عورت احرام کے بغیر میقات سے گزر گیا اور اس کا مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا ارادہ ہے تو اگر میقات واپس آنے کا وقت ہے اور حج فوت ہونے کا اندیشہ نہیں ہے یا جان و مال کی ہلاکت کا ڈر بھی نہیں ہے یا بیمار نہیں تو میقات واپس آنا واجب ہے، اگر اب تک احرام نہیں باندھا تو میقات میں آکر احرام باندھنا ضروری ہے اور اگر میقات کے بعد احرام باندھ لیا تھا تو میقات میں واپس آکر تلبیہ پڑھنا لازم ہے ورنہ دَم لازم ہوگا اور توبہ واستغفار کرنا بھی لازم ہوگا۔(۱)

میقات واپس آنے سے دَم ساقط ہوتا ہے یا نہیں؟

☆......اگر میقات سے باہر رہنے والا عاقل و بالغ مرد یا عورت مکہ مکرمہ میں

---

(۱) آفاقی مسلم مکلف أراد دخول مكّة أو الحرم ...... ، وجاوز آخر مواقيته غير محرم ، ثم أحرم أو لم يحرم ، أثم ولزمه دم ، وعليه العود إلى ميقاته الّذى جاوزه أو إلى غيره ...... فإن لم يعد ولا عذر له أثم أخرىٰ لتركه العود الواجب ، فإن كان له عذر ، كخوف الطريق أو الانقطاع عن الرفقة أو ضيق الوقت أو مرض شاق ، ونحو ذلک فأحرم من موضعه ، ولم يعد إليه لم يأثم بترک العود ، وعليه الإثم والدم بالاتفاق ...... فإن عاد قبل أن يشرع فى نسک ، ولبى عند الميقات ...... سقط الإثم والدم عندنا إلَّا أن تجديد التلبية عند الميقات شرط عند الإمام ...... وإن خاف فوت الحج إذا عاد محرماً مايجب عدم العود ، ويمضى فى إحرامه . (غنية الناسک : (ص: ۶۰ ، ۶۱) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، فصل : فى مجاوزة الآفاقى وقته ، ط: إدارة القرآن)

▭ (من جاوز وقته ، غير محرم ، فعليه العود إلى وقت وإن لم يعد فعليه دم ...... فإن عاد قبل شروعه فى طواف أو وقوف سقط إن لبّى منه) أى من الميقات ، على فرض أنّه أحرم بعده ، وإلَّا فلا بدّ أن ينوى ويلبّى ليصير محرما حينئذٍ . (إرشاد السارى : (ص: ۱۱۸ ــ ۱۲۰) باب المواقيت ، فصل : فى مجاوزة الميقات بغير إحرام ،ط : الإمداديه ، مكّة المكرّمة)

▭ الدر مع الرد : (۲/ ۵۷۹ ، ۵۸۰) كتاب الحج ، باب الجنايات ، مطلب : لايجب الضمان بكسر آلات اللهو ، ط: سعيد .

داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہے، خواہ حج وعمرہ کی نیت سے ہو یا کسی اور غرض سے تو میقات سے یا اس سے پہلے احرام باندھ کر جانا ضروری ہے، اگر احرام کے بغیر میقات سے گزر گیا تو واپس میقات آ کر احرام باندھ کر جانا ضروری ہے ورنہ دَم لازم ہوگا، اور اگر میقات سے احرام کے بغیر گزرنے کے بعد آگے کسی جگہ پر احرام باندھ لیا ہے تو مکہ مکرمہ پہنچنے سے پہلے یا مکہ مکرمہ میں پہنچنے کے بعد حج کا کوئی فعل مثلاً طواف شروع کرنے سے پہلے واپس میقات پر آ کر تلبیہ پڑھ لیا تو دَم ساقط ہو جائے گا۔

اگر حج کے کچھ افعال مثلاً طواف کا ایک چکر لگانے کے بعد میقات واپس آیا تو دَم ساقط نہیں ہوگا (دَم بھی دینا ہوگا اور توبہ واستغفار بھی کرنا ہوگا)(۱)

---

(۱) آفاقی مسلم مكلف أراد دخول مكّة أو الحرم ، ولو لتجارة أو سياحة وجاوز آخر وقته غير محرم ، ثم أحرم أو لم يحرم ، أثم ولزمه دم ، وعليه العود إلى ميقاته الّذى جاوزه أو إلى غيره أقرب أو أبعد وإلى ميقاته الّذى جاوزه أفضل . ... فإن عاد قبل أن يشرع فى نسك ولبّى عند الميقات سقط الإثم والدم ...... وإن عاد بعد ماطاف شوطاً أو وقف بعرفة ، أو استلم الحجر ، وقطع التلبية ، وكان محرماً بالعمرة ، لايسقط بالإتفاق . (غنية الناسک: (ص: ٦٠) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، فصل : فى مجاوزة الآفاقى وقته ، ط: إدارة القرآن)

▭ (من جاوز وقته ، غير محرم ، ثم أحرم أ ولا ، فعليه العود) أى يجب عليه الرجوع (إلى وقت) أى إلى ميقات من المواقيت ، وكان أقربها إلى مكّة ، ولم يتعين عليه العود إلى خصوص ميقاته الّذى تجاوز عنه بلا إحرام ...... (وإن لم يعد) مطلقاً (فعليه دم) لمجاوزة الوقت ...... (فإن عاد قبل شروعه فى طواف أو وقوف سقط إن لبّى منه) أى من الميقات ، على فرض أنّه أحرم بعده ، وإلّا فلا بدّ أن ينوى ويلبّى ليصير محرما حينئذٍ ...... (وإن عاد بعد شروعه كأن استلم الحجر أو وقف بعرفة لا يسقط) أى الدم . (والعود إلى ميقاته) أى الّذى تجاوزه (أفضل ، وليس بشرط) أى فى سقوط الدم ...... (بل إليه وغيره سواء فى سقوط الدم) . (إرشاد السارى : (ص: ١١٨ — ١٢١) باب المواقيت ، فصل : فى مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط : الإمداديه ، مكّة المكرّمة)

▭ الدر مع الرد : (٢/٥٧٩ ، ٥٨٠) كتاب الحج ، باب الجنايات ، مطلب : لايجب الضمان بكسر آلات اللهو ، ط: سعيد .

میقات سے واپس آنے کے لئے کسی بھی میقات میں آسکتا ہے

اگر میقات سے باہر رہنے والا آدمی میقات سے احرام باندھے بغیر مکہ مکرمہ آگیا تو واپس میقات آکر احرام باندھنا ضروری ہے، اگر میقات سے احرام کے بغیر گزرنے کے بعد حل یا حرم میں احرام باندھ لیا ہے تو میقات واپس آکر تلبیہ پڑھ کر جانا ضروری ہے ورنہ دَم لازم ہوتا ہے اور توبہ واستغفار کرنا بھی ضروری ہوتا ہے تاکہ میقات سے احرام کے بغیر آنے کی وجہ سے جو گناہ ہوا ہے وہ معاف ہو جائے، اور میقات واپس آنے کے لئے پانچ میقاتوں میں سے کسی بھی میقات میں واپس آنا کافی ہے، جس میقات سے احرام کے بغیر گزر کر آیا ہے اسی میقات پر واپس جانا واجب نہیں، البتہ افضل ہے۔(۱)

---

(۱) آفاقی مسلم مكلف أراد دخول مكّة أو الحرم ، ولو لتجارة أو سياحة وجاوز آخر وقته غير محرم ، ثم أحرم أو لم يحرم ، أثم ولزمه دم ، وعليه العود إلى ميقاته الّذى جاوزه أو إلى غيره أقرب أو أبعد وإلى ميقاته الّذى جاوزه أفضل . ... فإن عاد قبل أن يشرع فى نسک ولبّى عند الميقات سقط الإثم والدم ...... وإن عاد بعد ماطاف شوطاً أو وقف بعرفة ، أو استلم الحجر ، وقطع التلبية ، وكان محرماً بالعمرة ، لايسقط بالإتفاق . (غنية الناسک: (ص: ٦٠) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، فصل : فى مجاوزة الآفاقى وقته ، ط: إدارة القرآن)

(من جاوز وقته ، غير محرم ، ثم أحرم أ ولا ، فعليه العود) أى يجب عليه الرجوع (إلى وقت) أى إلى ميقات من المواقيت ، وكان أقربها إلى مكّة ، ولم يتعين عليه العود إلى خصوص ميقاته الّذى تجاوز عنه بلا إحرام ...... (وإن لم يعد) مطلقاً (فعليه دم) لمجاوزة الوقت ...... (فإن عاد قبل شروعه فى طواف أو وقوف سقط إن لبّى منه) أى من الميقات ، على فرض أنّه أحرم بعده ، وإلاّ فلا بدّ أن ينوى ويلبّى ليصير محرما حينئذٍ ...... (وإن عاد بعد شروعه كأن استلم الحجر أو وقف بعرفة لا يسقط) أى الدم . (والعود إلى ميقاته) أى الّذى تجاوزه (أفضل ، وليس بشرط) أى فى سقوط الدم ...... (بل إليه وغيره سواء فى سقوط الدم) . (إرشاد السارى : (ص: ١١٨ ـ ١٢١) باب المواقيت ، فصل : فى مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط : الإمداديه ، مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : (٢/٥٧٩ ، ٥٨٠) كتاب الحج ، باب الجنايات ، مطلب : لايجب الضمان بكسر آلات اللهو ، ط: سعيد .

اور وہ پانچ میقات یہ ہیں: ذوالحلیفہ (بیرعلی)، جحفہ (رابغ)، قرن المنازل، یلملم، ذاتِ عرق۔(۱)

میقات والوں کے لئے اشہر حج میں عمرہ کرنا

☆......میقات کے اندر رہنے والا یا عین میقات پر رہنے والا اگر اس سال حج کا ارادہ رکھتا ہے تو اس شخص کے لئے اشہر حج میں عمرہ کرنا مکروہ ہے، اور اگر اس سال حج کا ارادہ نہیں ہے تو اشہر حج میں عمرہ کرنا مکروہ نہیں ہے۔(۲)

باقی اشہر حج کے علاوہ باقی دنوں میں جب بھی چاہے عمرہ کرسکتا ہے، شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) (قوله : مواقيت الإحرام ذو الحليفة و ذات عرق والجحفة و قرن و يلملم لأهلها ولمن مربها) أى الأمكنة الّتى لايتجاوزها الآفاقى إلّا محرماً خمسة . (البحر الرائق : (۲/۳۱۷) كتاب الحج ، ط: سعيد)

▭ تبيين الحقائق : (۲/٦) كتاب الحج ، ط: امداديه ملتان .

▭ غنية الناسک : (ص: ۵۰) باب المواقيت ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ويكره فعلها فى أشهر الحج لأهل مكّة ومن بمعناهم) أى من المقيمين ومن فى داخل الميقات ؛ لأنّ الغالب عليهم أن يحجوا فى سنتهم فيكونوا متمتعين . وهم عن التمتع ممنوعون وإلّا فلا منع للمكى عن العمرة فى أشهر الحج إذا لم يحج فى تلک السنة ، ومن خالف فعليه البيان وإتيان البرهان . (إرشاد السارى : (ص: ٦۵٦) باب العمرة م، فصل : فى وقتها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۹۹) باب العمرة وتسمّٰى الحج الأصغر ، تنبيه ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۲/۴۷۳) كتاب الحج ، مطلب : أحكام العمرة ، ط: سعيد .

(۳) (السنة) أى أيّامها (كلها وقت لها) أى لجوازها . (إرشاد السارى : (ص: ٦۵۵) باب العمرة ، فصل : فى وقتها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ وتصح فى كل السنة ولكن يكره تحريماً إنشاء ها بالإحرام فى خمسة أيّام . (غنية الناسک : (ص: ۱۹۷) باب العمرة و تسمى الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد : (۲/۴۷۳) كتاب الحج ، مطلب : أحكام العمرة ، ط: سعيد .

☆......اسی سال حج کاارادہ ہوتے ہوئے عمرہ کیا پھر حج کیا تو حدودِ حرم میں دَمِ جبر دینالازم ہوگا۔(۱)

میقاتی

''میقاتی'' کا مطلب ہے: میقات کا رہنے والا۔

مَیل

احرام کی حالت میں ضرورت کے لئے غسل کرنا جائز ہے البتہ مَیل دور کرنا مکروہ ہے۔(۲)

میلین اخضرین

☆......''میلین اخضرین'' سبز ستونوں کو کہتے ہیں، صفا اور مروہ کے درمیان مسجد حرام کی دیوار میں ایک مخصوص جگہ کے دونوں جانب سبز رنگ کے ستون لگے ہوئے ہیں اور آج کل سبز ٹیوب لائٹ بھی لگی ہوئی ہے، ان دونوں سبز ستونوں کی درمیانی جگہ کو''میلین اخضرین'' کہتے ہیں، اس ستون سے چھ ہاتھ پہلے سے اور

---

(۱) لیس لأهل مکّة وأهل المواقیت ومن بینهما وبین مکة تمتّع فمن تمتّع منهم کان عاصیًا ومسیئًا وعلیه لإسائته دم . (إرشاد الساری : (ص: ۳۸۵ ، ۳۸۶) باب التمتّع ، فصل : فی تمتّع المکیّ ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۲۲۰) باب التمتّع ، فصل : ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۵۳۹) کتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعید .

(۲) (الغسل) أی الاغتسال بالماء القراح وماء الصابون والأشنان ویکره بالسدر کما سبق لکن یستحب أن لایزول الوسخ بأی ماء کان بل یقصد الطهارة أو دفع الغبار والحرارة . (إرشاد الساری : (ص: ۱۷۲) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۹۱) باب الإحرام ، فصل : فی مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

مجمع الأنهر : (۱/۳۹۸) کتاب الحج ، فصل : فی بیان الإحرام ، ط: دار الکتب العلمیة.

بعد والے سبز ستون کے چھ ہاتھ بعد تک سعی کرنے والے دوڑ کر چلتے ہیں۔(۱)

☆......خیال رہے کہ تیز دوڑنا مسنون نہیں ہے بلکہ متوسط طریقہ سے اتنا دوڑنا چاہیئے کہ رمل سے زیادہ اور بہت تیز دوڑنے سے کم رفتار ہو، بہت تیز دوڑنا صحیح نہیں ہے، اگر چہ اس کی وجہ سے دَم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔(۲)

☆......سبز ستونوں کے درمیان، درمیانی چال سے دوڑنا صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں کے لئے نہیں ہے، عورتیں اپنے معمول کی رفتار پر چلیں گی، بعض

---

(۱) ثم يتوجه إلى الصفاء ويصعد عليه حتى يرى البيت من الباب لا من فوق الجدار إن أمكنه وإلاّ فقدر مايمكنه ويستقبل البيت ويرفع يديه حذو منكبيه جاعلاً بطنها نحو السماء كما للدعاء فيحمد الله تبارک و تعالیٰ ويثنى عليه ويكبّر ثلاثًا ويهلل ويصلى على النّبى صلى الله عليه وسلم ثم يدعو للمسلمين ولنفسه بما شاء ويكرر الذكر مع التكبير ثلاثًا ويطيل القيام عليه ولايعجل ثم يهبط نحو المروة داعيًا ذاكراً ماشياً على هينته حتى إذا كان دون الميل المعلق فى ركن المسجد ، قيل : بنحو ستة أذرع سعى سعيًا شديداً فى بطن الوادى حتى يجاوز الميلين بفناء المسجد و فناء دار العباس . (إرشاد السارى : (ص: ۲۴۲ ، ۲۴۳) باب السعى بين الصفاء والمروة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۱۲۹ ، ۱۳۰) باب السعى بين الصفاء والمروة ، فصل : فى كيفية أداء السعى ، ط: إدارة القرآن .

🗀 الدر مع الرد : (۲/ ۵۰۰ ، ۵۰۱) كتاب الحج ، مطلب : فى السعى بين الصفاء والمروة ، ط: سعيد .

(۲) ويستحب أن يكون السعى بين الميلين فوق الرمل دون العدو . وهو سنة فى كل شوط فلو تركه أو هرول فى جميع السعى فقد أساء ولا شيئ عليه (أى من الدم والصدقة) . (مناسک الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ۲۴۵ ، ۲۴۶) باب السعى بين الصفاء والمروة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۱۳۰) باب السعى بين الصفاء والمروة ، فصل : فى كيفية أداء السعى ، ط: إدارة القرآن .

🗀 الهندية : (۱/ ۲۲۶) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

🗀 الدر مع الرد : (۲/ ۵۰۱) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب فى السعى بين الصفاء والمروة ، ط: سعيد .

خواتین بھی مردوں کی طرح دوڑنے لگتی ہیں، یہ صحیح نہیں ہے اگر چہ اس کی وجہ سے دَم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔(۱)

میلین اخضرین کے درمیان

''سعی میں دوڑنا'' عنوان دیکھیں۔(۲/ ۴۵۹)

---

(۱) ۷. الإسراع (أو العدو) للذكور في وسط المسعى بين الميلين الأخضرين الملاصقين لجدار المسجد، فوق الرمل، دون الجرى في ذهابه إلى الصفاء وعودته من المروة، اتباعاً للسنة كما رواه مسلم. وأمّا الأنثٰى والخنثٰى فتمشى فى الكل. (الفقه الإسلامى وأدلّته: (۳/ ۱۷۳) الباب الخامس، الحج والعمرة، الفصل الأوّل: أحكام الحج والعمرة، المبحث الخامس: أركان الحج والعمرة، المطلب الثالث: السعى، ثانياً: سنن السعى، ط: دار الفكر بيروت)

البحر العميق: (۳/ ۱۲۷۳) الباب العاشر فى دخول مكّة وفى الطواف والسعى، فصل فى ركعتى الطواف، ط: مؤسّسة الريان المكتبة المكيّة،

إرشاد السارى: (ص: ۲۴۳) باب السعى بين الصفاء والمروة، ط: إمدادية مكّة المكرّمة.

نابالغ

نابالغ پر حج فرض نہیں ہے، البتہ بالغ ہونے کے بعد اگر مالدار صاحب استطاعت ہوگا تو حج کرنا فرض ہوگا۔(۱)

نابالغ بچوں کا احرام

☆......اگر نابالغ بچہ ہوشیار اور سمجھدار ہے تو وہ خود احرام باندھے اور حج کے تمام افعال بالغ کی طرح خود ادا کرے، اور اگر چھوٹا ہے سمجھدار نہیں ہے تو اس کا ولی اس کی طرف سے اس کا احرام باندھے۔(۲)

☆......اگر ناسمجھ چھوٹا بچہ خود احرام باندھے یا خود حج کے افعال ادا کرے تو یہ احرام اور حج کے افعال صحیح نہیں ہونگے، البتہ سمجھدار بچہ اگر خود احرام باندھے اور حج

---

(۱) الثالث : البلوغ وهو شرط الوجوب والوقوع عن الفرض ، لا عن الجواز والصحة فلايجب على صبى أى مميّز أو غير مميّز فلو حج أى مميّز بنفسه أو غير مميّز بإحرام وليّه فهو نفل أى فحجّه نفل لا فرض ، لكونه غير مكلّف فلو أحرم ثم بلغ فلو جدّد إحرامه يقع عن فرضه وإلّا لا .
(إرشاد السارى : (ص: ۵۰) باب شرائط الحج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)
غنية الناسک : (ص: ۱۳) باب شرائط الحج ، فصل ، ط: إدارة القرآن .
الدر مع الرد : (۴۵۸/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(۲) فصل : فى إحرام الصّبى : ينعقد إحرام المميّز للنفل لا للفرض ويصح أداؤه بنفسه ولايصح من غيره أى غير الصبى المميز الاداء ولا الإحرام بل يصحّان من وليه له فيحرم عنه من كان أقرب . (مناسک الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ۱۵۷ ، ۱۵۸) باب الإحرام ، فصل فى إحرام الصّبى ، ط: مكتبه إمدادية مكّة المكرّمة)
غنية الناسک : (ص: ۸۳) باب الإحرام ، فصل فى إحرام الصّبى والمجنون والعبد والأمة ، ط: إدارة القرآن .
الدر مع الرد: (۴۶۶/۲) كتاب الحج، ط: سعيد۔

کے افعال خود ادا کرے تو صحیح ہو جائیں گے۔(۱)

☆......سمجھدار بچہ کی طرف سے ولی احرام نہیں باندھ سکتا۔(۲)

☆......سمجھدار بچہ جو افعال خود کر سکتا ہے خود کرے اور اگر خود نہیں کر سکتا ہے تو اس کا ولی کرے، البتہ طواف کے بعد دو رکعت نماز بچہ خود پڑھے ولی نہ پڑھے کیونکہ نماز میں نیابت جائز نہیں ہے۔(۳)

☆......سمجھدار بچہ خود طواف کرے، اور ناسمجھ کو گود میں لے کر طواف کرائے۔(۴)

(۱، ۲) أنّه لايجوز أداء الحج من مجنون وصبی لايعقل كما لايجب عليها ، ونقل غيره صحة حجهما ...... بل التوفيق بحمل الأوّل على أدائهما بأنفسهما والثانی على فعل الولی . (رد المحتار على الدر المختار : (۴۵۹/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد)

قال محمد فی الأصل والصبی الّذی يحج له أبوه يقضی المناسک ويرمی الجمار وأنّه على وجهين الأوّل إذا كان صبياً لايعقل الأداء بنفسه وفی هذا الوجه إذا أحرم عنه أبوه جاز وإن كان يعقل الأداء بنفسه يقضی المناسک كلها يفعل مثل مايفعله البالغ ، فهو كالصريح فی أنّ إحرامه عنه إنّما يصحّ إذ اكان لايعقل . (رد المحتار على الدر المختار : (۴۶۶/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد)

إرشاد الساری : (ص: ۱۵۷ ، ۱۵۸) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام الصبی ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

غنية الناسک : (ص: ۸۳) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی والمجنون والعبد والأمة ، ط: إدارة القرآن .

(۳، ۴) فالمميز لايصلح النيابة عنه فی الإحرام ولا فی أداء الأفعال إلاَّ فيما لايقدر عليه فيحرم بنفسه ويقضی المناسک كلها بنفسه ويفعل كما يفعل البالغ ، أمّا غير المميز فلايصح أن يحرم بنفسه ؛ لأنّه لايعقل النية ولايقدر التلفظ بالتلبية وهما شرطا فی الإحرام ، ......ويقضی به المناسک كلها وينوی عنه حين يحمله فی الطواف و جاز النيابة عنه فی كل شيئ إلاَّ فی ركعتی الطواف فتسقط .... (غنية الناسک : (ص: ۸۳ ، ۸۴) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی والمجنون والعبد والأمة ، ط: إدارة القرآن)

رد المحتار على الدر المختار : (۴۶۶/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

إرشاد الساری : (ص: ۱۵۸ ، ۱۵۹) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☆ ......ولی کو چاہیئے کہ بچہ کو احرام کے ممنوعات سے بچائے ، اگر کوئی ممنوع فعل بچہ کرلے گا تو اس کی جزاء بچہ یا ولی پر واجب نہیں ہوگی ۔(۱)

☆ ......بچہ کا احرام لازم نہیں ہوتا ، بچہ اگر تمام افعال چھوڑ دے یا بعض چھوڑ دے تو اس پر یا اس کے ولی پر کوئی جزاء اور قضاء واجب نہیں ہوگی ۔(۲)

☆ ......بچہ کا سب سے قریب ولی جو بچہ کے ساتھ ہو وہ بچہ کے احرام کی نیت کرے مثلاً باپ ، بھائی ، اگر دونوں ساتھ ہوں تو باپ کو بچہ کی طرف سے احرام کی نیت کرنی چاہیئے ، اگر بھائی وغیرہ بھی احرام کی نیت کرے گا تو بھی جائز ہے ۔(۳)

---

(۱) وینبغی لولیّه أن یجنّبه من محظورات الإحرام ، وإن ارتکبها لاشيئ علیه ولا علی ولیه . (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری : (ص: ۱۵۹) المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ، ط: إدارة القرآن .

☜ البحر العمیق : (۲/۶۸۴ ، ۶۸۵) الباب السابع : فی الإحرام ، الفصل الخامس : إحرام الصبی والمجنون والسفیه ، ظ: مؤسّسة الریان المکتبة المکیّة .

(۲) وإحرام الصبی ینعقد غیر لازم فلایلزمه المضی فیه ، فلو فسخه أو ترک أرکان الحج کلها أو بعضها أو ترک واجباته کذلک لا جزاء علیه ولاقضاء . (غنیة الناسک : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل فی إحرام السبی ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۱۵۹) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☜ البحر العمیق : (۲/۶۸۶ ، ۶۸۷) الباب السابع : فی الإحرام ، الفصل الخامس : إحرام الصبی والمجنون والسفیه ، ظ: مؤسّسة الریان المکتبة المکیّة .

(۳) بل یصحان من ولیه فیحرم عنه من کان أقرب إلیه فلو اجتمع والد وأخ یحرم له الوالد . (مناسک الملا علی قاری مع إرشاد الساری : (ص: ۱۵۸) باب الإحرام ،فصل فی إحرام الصبی ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی والمجنون والعبد والأمة ، ط: إدارة القرآن .

☜ البحر العمیق : (۲/۶۸۸) الباب السابع فی الإحرام ، الفصل الخامس : إحرام الصبی والمجنون والسفیه ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة .

نابالغ بچوں کے حج کا طریقہ

☆......نابالغ لڑکے یا لڑکیاں دو طرح کی ہیں: ایک سمجھدار لڑکے اور لڑکیاں ہیں جو حج کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ سکتے ہیں، اور حج کے افعال ادا کرنے کی سمجھ رکھتے ہیں۔

دوسرے بہت ہی چھوٹے اور ناسمجھ لڑکے اور لڑکیاں ہیں جو نیت اور حج کے افعال کی سمجھ نہیں رکھتے، دونوں کے حج کے طریقے مختلف ہیں:

☆......سمجھدار بچوں کے حج کا طریقہ یہ ہے کہ وہ بڑوں کی طرح خود نیت کر کے تلبیہ پڑھ کر احرام باندھیں گے، اور حج کے وہ تمام افعال جو خود کرنے پر قادر ہیں وہ خود کریں گے، ان میں ولی کی نیابت درست نہیں ہے، ایسے لڑکے اور لڑکیاں تمام ارکان وواجبات خود ادا کریں۔(۱)

☆......ناسمجھ بچوں کا والد اور اگر والد نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ اس کا سب سے قریب ترین ولی، بچہ کو غسل کرا کے احرام کی دو چادریں لپیٹ دے اور بچہ کی طرف سے حج کی نیت کر کے تلبیہ پڑھے، اس طرح بچہ محرم ہو جائے گا، اب ولی بچہ کو احرام کے ممنوعات سے بچاتا رہے اور بچہ کو ساتھ لے کر حج کے تمام افعال ادا کرائے، جن افعال میں نیت کی ضرورت ہو جیسے طواف، ان میں بچہ کی طرف سے خود نیت کرے، اس کو اُٹھا کر طواف اور سعی کرائے، یا اپنے طواف اور سعی کے بعد اس کے لئے طواف

---

(۱) فالمميّز لايصلح النيابة عنه في الإحرام ولا في أداء الأفعال إلّا فيما لايقدر عليه فيحرم بنفسه و يقضي المناسك كلها بنفسه ويفعل كما يفعل البالغ . (غنية الناسک : (ص: ۸۳ ، ۸۴) باب الإحرام ، فصل في إحرام الصبي ، ط: إدارة القرآن)

شامي : (۴٦٦/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

إرشاد الساري : (ص: ۱۵۸ ، ۱۵۹) باب الإحرام ، فصل في إحرام الصبي ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

اور سعی خود کرے یا اپنی مدد سے کرائے۔(۱)

☆......ایسے ناسمجھ بچوں سے طواف کے بعد دو رکعت واجب الطّواف ساقط ہو جائیں گے، اس لئے ولی ان کی طرف سے دو رکعت واجب الطّواف نہ پڑھے۔(۲)

☆......اس کو ساتھ لئے بغیر اپنی رمی کے بعد اس کے لئے رمی کرے یا بچہ کو ساتھ لے کر اس کے ہاتھ پر کنکریاں یکے بعد دیگرے رکھ کر بچے سے کرائے۔(۳)

(۱،۲) أمّا غير المميز فلا يصح أن يحرم بنفسه ؛ لأنّه لايعقل النية ولا يقدر التلفظ بالتلبية ، وهما شرطان في الإحرام ، كما مرّ ، وكذا لايصح طوافه لاشتراط النية له أيضًا بل يحرم له وليّه ، والأقرب أولىٰ فالوالد أولىٰ من الأخ والظاهر أنّه شرط الأولوية (شرح) وينبغي للولي أن يجرّده قبل الإحرام ويلبسه إزاراً و رداءً ، وإذا أحرم له ينبغي أن يجنبه من محظورات الإحرام ، ولو ارتكب محظوراً لاشيئ عليهما ، ويقضى به المناسك كلها وينوى عنه حين يحمله في الطواف ، وجاز النيابة عنه في كل شيئ إلاَّ في ركعتي الطواف فتسقط . (غنية الناسک : (ص: ۸۳ ، ۸۴) باب الإحرام ، فصل في إحرام الصبي ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساري : (ص: ۱۵۸ ، ۱۵۹) باب الإحرام ، فصل في إحرام الصبي ، ط: إمدادية مكّة المكرّمة .

☜ الدر مع الرد : (۴۶۶/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(۳) وعن جابر رضي اللّٰه عنه قال : حججنا مع رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم معنا النساء والصبيان فلبّينا عن الصبيان ورمينا عنهم ، رواه أحمد ، ...... وأمّا الرمي عن الصبيان فمحمولٌ على غير المميِّز ، وأمّا من يميّز ويعلم ماهية الرمي و كيفيته ولو بالتعلّم فيرمي عن نفسه . (البحر العميق : (۶۸۵/۲) الباب السابع : في الإحرام ، الفصل الخامس : إحرام الصبي والمجنون والسفيه ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة)

☜ إرشاد الساري : (ص: ۱۵۹) باب الإحرام ، فصل في إحرام الصبيّ ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ غنية الناسک : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل في إحرام الصبي والمجنون والعبد والأمة ، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية .

☜ فإن قدر الصغير ونحوه على الرمي وجوباً وإن عجز عن تناول الأحجار ، ناولها له وليّه . وإن عجز عن الرمي استحب للولي أن يضع الحجر في يده ، ثم يرمي به بعد رميه عن نفسه . (الفقه الإسلامي وأدلّته : (۲۲/۳) الباب الخامس : الحج و العمرة ، الفصل الأوّل : أحكام الحج والعمرة ، المبحث الثاني ، المطلب الأوّل : شروط الحج والعمرة ، ط: دار الفكر)

☆ ......دونوں قسم کے بچوں کا حج بالاجماع فرض نہیں ہوگا بلکہ نفلی حج ہوگا اور ولی کو اس کا ثواب ملے گا۔(۱)

☆ ......اور اگر ناسمجھ بچہ نے لوگوں کو دیکھ کر یا کسی کے کہنے پر خود احرام باندھ کر حج کیا تو اس حج کا اعتبار نہ ہوگا اور یہ حج نہ فرض ہوگا اور نہ نفل۔(۲)

☆ ......دونوں قسم کے بچوں کا احرام لازم نہیں ہے یعنی اگر بچہ نے احرام باندھنے کے بعد احرام کو فسخ کر دیا، یا حج کے تمام یا بعض ارکان وواجبات کو ترک کر دیا تو اس پر نہ تو کچھ جزاء واجب ہوگی اور نہ ہی قضاء واجب ہوگی، ایسی حالت میں اس کا نفلی حج بھی مکمل نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) الثالث والرابع : البلوغ والعقل ، فلایجب علی صبیّ ومجنون ، ولو حجا ففی البدائع ، لایجوز أداء الحج من مجنون وصبیّ لایعقل ، کما لایجب علیهما ، ونقل ابن أمیر حاج وغیره عن مشایخنا صحة حجهما والتوفیق بحمل الأوّل علی أدائهما بأنفسهما والثانی علی فعل الولی ، ویقع نفلاً لهما (غنیة الناسک: (ص:۱۳) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

☜ الدر مع الرد : (۴۶۶/۲) کتاب الحج ، ط: سعید .

☜ إرشاد الساری : (ص: ۵۰) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط الثالث : البلوغ ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .و (ص: ۸۶) النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، الشرط الخامس : البلوغ ، أیضًا .

(۲) أمّا غیر الممیّز فلا یصح أن یحرم بنفسه ؛ لأنّه لایعقل النیة ولایقدر التلفظ بالتلبیة وهما شرطان فی الإحرام . (غنیة الناسک : (ص: ۸۳) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۱۵۸) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة.

☜ البحر العمیق : (۶۸۶/۲) الباب السابع فی الإحرام ، الفصل الخامس : إحرام الصبی والمجنون والسفیه ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة .

(۳) وإحرام الصبی ینعقد غیر لازم فلایلزمه المضی فیه ، فلو فسخه أو ترک أرکان الحج کلها أو بعضها أو ترک واجباته کذلک لاجزاء علیه ولاقضاء . (غنیة الناسک : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ، ط: إدارة القرآن)

☜ البحر العمیق : (۶۸۶/۲ ، ۶۸۷) الباب السابع فی الإحرام ، الفصل الخامس : إحرام الصبی والمجنون والسفیه ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة . =

نابالغ کا حج

☆......نابالغ کا حج نفلی ہوتا ہے، بالغ ہونے کے بعد اگر وہ مالدار ہو، حج کرنے کی استطاعت ہوتو اس پر حج فرض ہوگا، اور زندگی میں دوبارہ ایک مرتبہ حج کرنا لازم ہوگا۔(۱)

☆......اگر کسی نابالغ لڑکے نے حج کیا اور وہ صاحب شعور بھی ہے یعنی عقلمند اور ہوشیار ہے، حج کے اعمال کے مقاصد کو جانتا ہے، تو اس کا حج ہو جائے گا تاہم بالغ نہ ہونے کی وجہ سے فریضۂ حج اس سے ساقط نہ ہوگا، بالغ ہونے کے بعد اگر مالدار ہونے کی وجہ سے حج کرنے کی استطاعت ہوگی تو دوبارہ حج کرنا فرض ہوگا۔(۲)

نابینا

☆......اگر نابینا پر حج فرض ہے، اور وہ اپنے ساتھ کسی کو اپنی خدمت کے لئے لے جانے کی استطاعت رکھتا ہے تو وہ ایسی حالت میں خود بھی جا کر حج کرسکتا ہے اور

= إرشاد الساری : (ص: ۱۵۹) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

(۱) الثالث : البلوغ ، وهو شرط الوجوب والوقوع عن الفرض لا عن الجواز والصحة ، فلا یجب علی صبی أی ممیّز أو غیر ممیّز ، فلو حج أی ممیّز بنفسه أو غیر ممیّز بإحرام ولیّه فهو نفل أی فحجّه نفل لا فرض ؛ لکونه غیر مکلف . (إرشاد الساری : (ص: ۵۰) باب شرائط الحج ، و: (ص: ۱۵۷) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۳) باب شرائط الحج ، فصل ، و: (ص: ۸۳) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی والمجنون والعبد و الأمة ، ط: إدارة القرآن .

وفی الخانیة : ومن شرائط وجوب الحج اعتدال الحال بالعقل والبلوغ فلایجب علی الصبی ، فلو حج الصبیّ کان علیه حجة الإسلام إذا بلغ . (الفتاویٰ التاتارخانیة : (۲/۳۳۰) کتاب الحج ، الفصل الأوّل فی بیان شرائط الوجوب ، ط: قدیمی)

الفتاویٰ العالمگیریة : (۱/۲۱۷) کتاب المناسک ، الباب الأوّل ، وأمّا شرائط وجوبه ، ط: رشیدیه .

اگر چاہے تو حج بدل بھی کرا سکتا ہے، البتہ حج بدل کرانے کی صورت میں اگر زندگی میں اس کا عذر ختم ہو گیا اور بینائی دوبارہ بحال ہو گئی تو اس آدمی کے لئے دوبارہ خود جا کر حج کرنا لازم ہوگا، اور اگر موت تک نابینا رہا تو پہلے کا حج بدل کافی ہو جائے گا۔(۱)

☆......اگر نابینا پر حج فرض تھا اور اس نے زندگی میں نہ خود حج کیا اور نہ ہی کسی سے حج بدل کرایا تو اس صورت میں حج بدل کرانے کے لئے وصیت کرنا واجب ہوگا۔(۲)

☆......اگر نابینا پر بینائی کمزور ہونے سے پہلے حج فرض ہوا ہے تو بینائی کمزور ہونے کے بعد بھی اس پر حج واجب اور لازم ہے، اس صورت میں کسی دوسرے آدمی کو حج بدل کے لئے بھیجنا لازم ہے ورنہ حج بدل کے لئے وصیت کرنا لازم ہے۔(۳)

☆......اور اگر بینائی کمزور ہونے کے بعد اس کے پاس مال آیا ہے تو اس پر حج فرض نہیں ہوگا اور کسی کو حج بدل کے لئے بھیجنا یا وصیت کرنا بھی لازم نہیں ہوگا۔(۴)

(۱،۲،۳) فإن ملكه وهو صحيح فلم يحج من عامه حتى زالت الصحة، فإنّه يتقرر دينا فى ذمته بالاتفاق فيجب عليه الإحجاج أو الإيصاء به عند الموت ...... ولو تكلّف هؤلاء الحج بأنفسهم سقط عنهم بالاتفاق، حتى لو صحوا بعد ذلك لايجب عليهم الأداء ...... بخلاف ما لو أحجوا، وهو آئسون عن الأداء بالبدن ثم صحوا وجب الأداء عليهم بأنفسهم وظهر نفلية الأوّل. (غنية الناسک: (ص: ۲۴) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط وجوب الأداء، ط: إدارة القرآن)

الفتاوىٰ التاتارخانية: (۲/۳۲۵، ۳۲۶) كتاب الحج، الفصل الأوّل فى بيان شرائط الوجوب، ط: قديمى.

الفتاوىٰ العالمگيرية: (۱/۲۱۸) كتاب المناسک، الباب الأوّل، أمّا شرائط وجوبه، ط: رشيديه.

(۴) أمّا ظاهر المذهب عن أبى حنيفة رضى اللّٰه عنه فهو شرط الوجوب، فلايجب الحج على المقعد الزمن والمفلوج، ومقطوع الرجلين أو اليدين، أو الرجل الواحدة، والأعمى والمريض، والمعضوب وهو الشيخ الكبير الّذى لايثبت على الراحلة بنفسه وإن ملكوا ما به الاستطاعة، فليس عليهم الإحجاج أو الإيصاء وعندهما يجب الحج عليهم إذا ملكوا الزاد والراحلة ومؤنة من يرفعهم ويضعهم، ويقودهم إلى المناسک ...... وأمّا ظاهر المذهب فصحّحه فى النهاية وقال فى البحر العميق وهو المذهب الصحيح، ...... (غنية الناسک: (ص: ۲۳، ۲۴) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط وجوب الأداء، ط: إدارة القرآن) =

ناپاک ہوگیا

اگر مرد یا عورت احرام کی حالت میں صحبت کے بغیر احتلام یا کسی اور عذر کی بناء پر ناپاک ہو جائیں تو ان پر دَم نہیں ہے، نیز ناپاکی کی وجہ سے احرام کی چادر کو بدلنا جائز ہے۔(۱)

ناپاکی کی حالت میں طواف کیا

☆......اگر جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں طواف کیا ہے تو طواف کی ساتوں قسموں کا حکم یہ ہے:

(۱)......''طوافِ زیارت''......اگر جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں پورا طوافِ زیارت کیا ہے تو ایک بدنہ یعنی بڑا جانور اونٹ یا گائے حدودِ حرم میں ذبح کرنا لازم ہوگا اور اگر ایسی حالت میں تین یا اس سے زیادہ طواف کے چکر لگائے تو دَم دینا لازم ہوگا (دَم ایک بکرا یا گائے یا اونٹ کے ساتویں حصہ کو کہتے ہیں اور دَم کا جانور

= البحر العمیق : (۱/۳۷۴) الباب الثالث : فی مناسک الحج ، شرائط الحج ، أمّا الشرط الثانی : وھو شرط وجوب الأداء ، النوع الأوّل : سلامة البدن عن الأمراض ، والعلل ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة)

إرشاد الساری : (ص: ۷۰ ، ۷۱ ، ۷۲) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الشرط الأوّل ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

(۱) أمّا الدواعی : فإن نظر إلی فرج امرأته بشھوة فأمنٰی ، وإن تکرر ذلک أو تفکر فأنزل أو احتلم فلا شیئ علیه سوی الغسل . (غنیة الناسک : (ص: ۲٦۷ ، ۲٦۸) باب الجنایات ، الفصل السادس فی الجماع و دواعیه ، ط: إدارة القرآن)

الفتاویٰ العالمگیریة : (۱/۲۴۴) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الرابع فی الجماع ، ط: رشیدیه .

الفقه الإسلامی وأدلّته : (۳/۲۴۴ ، ۲۴۵) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل ، المبحث العاشر : محظورت الإحرام أو ممنوعاته ، ومباحاته ، الأصل الثالث : النساء ، ط: دار الفکر .

بدائع الصنائع : (۲/۱۹۵) کتاب الحج ، فصل : وأمّا مایرجع إلی توابع الجماع ، ط: سعید.

حدودِ حرم میں ذبح کرنا ضروری ہے۔)اور اگر پاکی کے بعد طواف کا اعادہ کرلیا جائے تو بدنہ اور دَم ساقط ہو جائے گا۔(۱)

(۲)......''طوافِ عمرہ''......اگر جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں عمرہ کا طواف کیا تو جرمانہ میں ایک دَم یعنی بکری کی قربانی لازم ہوگی، اور اگر پاک ہونے کے بعد دوبارہ طواف کرلیا تو دَم ساقط ہو جائے گا۔(۲)

(۳)......''طوافِ وداع''......حیض ونفاس والی عورت پرطوافِ وداع معاف ہے، ان پر یہ طواف واجب نہیں ہے اور اگر جنابت کی حالت میں طوافِ وداع کرلیا تو جرمانہ میں ایک دَم دینا لازم ہوگا اور اگر پاک ہونے کے بعد طواف

---

(۱) ولو طاف للزيارة جنباً أو حائضًا أو نفساء كله أو أكثره وهو أربعة أشواط فعليه بدنة، ويقع معتدا به فى حق التحلل ، ويصير عاصيًا ويعيده طاهراً حتماً فإن أعاده سقطت عنه البدنة ...... ولو لم يعد وبعث بدنة أجزأه ، ثم إن أعاده فى أيّام النحر فلا شيئ عليه ، وإن أعاده بعدها سقطت عنه البدنة ولزمه الشاة للتأخير ، ولو طاف أقله جنبًا فعليه شاة ، فإن أعاده وجبت عليه صدقة لكل شوط نصف صاع لتأخير الأقل من طواف الزيارة . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۲) باب الجنايات ، فصل فى ترک الواجب فى أفعال الحج ، المطلب الأوّل : فى ترک الواجب فى طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۴۸۸، ۴۸۹) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فى أفعال الحج ، فصل فى حكم الجنايات فى طواف الزيارة ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ الفتاوىٰ الهندية : (۱/۲۴۵ ، ۲۴۶) كتاب المناسک ، الباب الثامن فى الجنايارت ، الفصل الخامس فى الطواف والسعى والرمل ورمى الجمار ، ط: رشيديه .

(۲) ولو طاف للعمرة كله أو أكثره أو أقلّه ولو شوطاً جنباً أو حائضًا أو نفساء أو محدثًا فعليه شاة ، لا فرق فيه بين الكثير والقليل والجنب والمحدث ...... ولو أعاده سقط عنه الدم. (غنية الناسک : (ص: ۲۷۶) باب الجنايات ، فصل فى ترک الواجب فى أفعال الحج ، المطلب الرابع : فى ترک الواجب فى طواف العمرة ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۴۹۹ ، ۵۰۰) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فى أفعال الحج ، فصل : فى الجناية فى طواف العمرة ،ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ الفتاوىٰ التاتارخانية : (۲/۳۹۰) كتاب الحج ، الفصل السابع : فى الطواف و السعى ، م: جئنا إلى طواف العمرة ، ط: قديمى .

دوبارہ کرلے گا تو دَم ساقط ہوجائے گا۔(۱)

(۴)......''نذر کا طواف''......اگر کسی نے طواف کرنے کی نذر مانی تو وہ طواف واجب ہوجاتا ہے، اگر جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں نذر کا طواف کیا جائے گا تو جرمانہ میں ایک دَم دینا لازم ہوگا، اور پاکی کی حالت میں طواف دوبارہ کرنے سے دَم معاف ہوجائے گا۔(۲)

(۵)......''طوافِ قدوم''......جنابت، حیض ونفاس کی حالت میں طوافِ

---

(۱) وكذلک ليس على الحائض والنفساء طواف الصدر وفى التجريد : ولا شيئ عليهما بتركه . (الفتاوىٰ التاتارخانية : (۲/ ۳۹۱) كتاب الحج ، الفصل السابع فى الطواف والسعى ، م: جئنا إلى طواف الصدر ، ط: قديمى)

ولو طاف للصد رجنباً فعليه شاة وإن طافه محدثاً فعليه لكل شوط صدقة ؛ لأنّه واجب ...... وبعده يخير بين إراقة الدم والرجوع بإحرام جديد بعمرة ولا شئ عليه لتأخيره . (غنية الناسك : (ص: ۲۷۵) باب الجنايات ، فصل : فى ترک الواجب فى أفعال الحج ، المطلب الثانى فى ترک الواجب فى طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۴۹۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فى أفعال الحج ، فصل فى الجناية فى طواف الصدر ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الهندية : (۱/ ۲۴۶) كتاب المناسک ، الباب الثامن فى الجنايات ، الفصل الخامس فى الطواف والسعى والرمل ورمى الجمار ،ط : رشيديه .

(۲) الواجب دم على محرم بالغ ...... ولو ناسياً ...... (أو طاف للقدوم) لوجوبه بالشروع أو للصدر جنبًا) أو حائضًا أو للفرض محدثًا ...... إن لم يعده . (قوله : لوجوبه بالشروع) أشار إلى أن الحكم كذٰلک فى كل طواف هو تطوع فيجب الدم لو طافه جنبًا والصدقة لو محدثًا ...... أفاد أن الكفارة تجب بترک الواجب الإصطلاحى بلا فرق بين الأقوىٰ والأضعف ...... (قوله : إن لم يعده) أى الطواف الشامل للقدوم والصدر والفرض ، فإن أعاده فلاشيئ عليه ، فإنّه متى طاف أى طواف مع أىّ حدث ثم أعاده سقط موجبه .... (الدر مع الرد : (۲/ ۵۵۰ ، ۵۵۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/ ۲۴۶ ، ۲۴۷) كتاب المناسک ، الباب الثامن : فى الجنايات ، الفصل الخامس فى الطواف والسعى والرمل ورمى الجمار ، ط: رشيديه .

غنية الناسک : (ص: ۲۷۵ ، ۲۷۶) باب الجنايات ، الفصل السابع فى ترک الواجب فى أفعال الحج ، المطلب الثانى : فى ترک الواجب فى طواف القدوم ، ط: إدارة القرآن .

قدوم کرنے سے جرمانہ میں ایک دَم دینا لازم ہوگا اور پاک ہونے کے بعد طواف دوبارہ کرنے سے دَم ساقط ہو جائے گا۔(۱)

(۶)......''طوافِ نفل''...... یہ طوافِ قدوم کی طرح ہے۔(۲)

(۷)......''طوافِ تحیہ''......اگر طواف نفل اور طواف تحیہ کو بھی جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں کیا گیا تو دَم دینا واجب ہوگا، اور پاک ہونے کے بعد طواف دوبارہ کرنے سے دَم ساقط ہو جائیگا۔(۳)

ناپاکی میں عمرہ کا طواف کیا

''عمرہ کا طواف ناپاکی میں کیا'' عنوان دیکھیں۔(۱۹۸/۳)

(۱، ۲) ولو طاف للقدوم أی کله أو أکثره علی ما هو الظاهر جنبًا فعلیه دم علی ما قاله بعض مشائخ العراق واختاره صدر الشریعة وقیل صدقة ...... ولو أعاده أی طواف القدوم طاهراً من الحدثین فی الجنابة أو الحدث أی فی طوافه الّذی طاف جنبًا أو محدثًا سقط عنه الجزاء من الدم والصدقة ...... وحکم کل طواف تطوع کحکم طواف القدوم . (إرشاد الساری : (ص: ۴۹۷ ، ۴۹۸) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی الجنایة فی طواف القدوم ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۲۷۵ ، ۲۷۶) باب الجنایات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الثالث فی ترک الواجب فی طواف القدوم ، ط: إدارة القرآن .

الهندیة : (۱/ ۲۴۶ ، ۲۴۷) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الخامس فی الطواف والسعی والرمل ورمی الجمار ، ط: رشیدیه .

الدر مع الرد : (۲/ ۵۵۰) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

(۳) السادس : طواف تحیة المسجد وهو مستحب لکل من دخل المسجد أی المسجد الحرام . (إرشاد الساری : (ص: ۲۰۲) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، السادس : طواف تحیة المسجد ، ...... وحکم کل طواف تطوع کحکم طواف القدوم ، (ص: ۴۹۸) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل فی جنایة فی طواف القدوم ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۲۷۶) باب الجنایات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الثالث فی ترک الواجب فی طواف القدوم ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ۵۵۰) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

ناجائز آمدنی سے حج کرنا

ناجائز آمدنی سے حج نہیں کرنا چاہیئے، تاہم اگر کسی نے حرام آمدنی سے حج کر لیا تو حج کا فرض ادا ہو جائے گا لیکن مقبول حج کا ثواب نہیں ملے گا، اور ناجائز آمدنی کی رقم حج کے لئے خرچ کرنے کی وجہ سے گناہ بھی ہوگا۔(۱)

ناجائز طور پر قبضہ کی گئی رقم سے حج کرنا

☆......دوسرے کی چیز پر ناجائز طور پر قبضہ کرنا کبیرہ گناہ اور سنگین جرم ہے، قیامت کے دن ایک دانق کے بدلے میں سات سو مقبول نمازوں کا ثواب دینا پڑے گا، ایسا شخص جب حج پر جائے گا تو اس کو حج کا فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) فإن الحج عبادة مركبة عن البدن والمال كما قدمنا ، ولذا قال في البحر : ويجتهد في تحصيل نفقة حلالٍ ، فإنّه لايقبل بالنفقة الحرام كما ورد في الحديث ، مع أنّه يسقط الفرض عنه معها ولا تنافي بين سقوطه وعدم قبوله فلايثاب لعدم القبول ولايعاقب عقاب تارك الحج اهـ ؛ لأنّ عدم الترك يبتنى على الصحة وهي الاتيان بالشرائط ، والأركان ، والقبول المرتب عليه الثواب يبتنى على أشياء كحل المال والإخلاص ، كما لو صلى مرائيا أو صام واغتاب فإنّ الفعل صحيح لكنه بلاثواب ، والله تعالىٰ أعلم . (رد المحتار على الدر المختار : (۴۵۶/۲) كتاب الحج ، مطلب فيمن حج بمالٍ حرامٍ ، ط: سعيد)

▭ من حج بمال حرام سقط عنه الفرض ولايقبل حجّه ويكون عاصياً . (مناسك الملا على القاري مع إرشاد الساري : (ص: ۶۹۰) باب المتفرقات ، مسئلة : من حج بمال حرام ، ط: المكتبة المكيّة مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسك : (ص: ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن.

(۲) وذكر الإمام القشيري رحمه الله في شرحه للاسم المقسط الجامع : أنّه لو كان على العبد دانق وله عمل سبعين نبيًا ما دخل الجنة حتى يودي ذلك الدانق ، وذكر أنّه يعطى لصاحب الدانق في دانقه يوم القيامة سبعمائة صلاة مقبولة ، فلايرضيه . (مختصر تذكرة القرطبي للشعراني : (ص: ۱۱۳ ، ۱۱۴) باب ماجاء في القصاص يوم القيامة لمن استطال في حقوق الناس وفي حبسه لهم حتى ينتصفوا منه ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

▭ التذكرة في أحوال الموتىٰ وأمور الآخرة للقرطبي : (ص: ۲۹۲) باب القصاص يوم القيامة الخ ، فصل : وإذا تقرر هٰذا ، ط: المكتبة التجارية ، مكّة المكرّمة .

حج پر جانے سے پہلے آدمی کو اس بات کا اہتمام کرنا چاہیئے کہ اس کے ذمہ اگر کسی کا حق واجب ہے تو اُسے ادا کر دے، کسی کی امانت اس کے پاس ہے تو اُسے واپس کر دے، کسی کی چیز ناجائز طور پر قبضہ کر رکھی ہے تو اس کو واپس کر دے، کسی کا حق دبا رکھا ہے تو ادا کر دے، اس کے بغیر حج پر جائے گا تو صرف نام کا حج ہوگا۔(۱)

حدیث شریف میں ہے کہ ''ایک شخص دور دراز علاقہ سے بیت اللہ شریف کے سفر پر جاتا ہے، اس کے سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں، سفر کی وجہ سے بدن میل کچیل سے بھرا ہوا ہے، وہ رو رو کر اللہ تعالیٰ کو ''یارب، یارب'' کہہ کر پکارتا ہے حالانکہ اس کا کھانا حرام، لباس حرام، اس کی غذا حرام، تو اس کی دعاء کیسے قبول ہو؟ (۲)

---

(۱) ومن أهم مايهتم به المرء أن يجعل زاده في الحج من أطيب مكاسبه وأحلها، فإن ذلك من أكبر الوسائل إلى أن يكون حجه مبروراً، والحذر كل الحذر أن يحج بمال حرام، فقد روى عن سيدنا رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم أنّه قال: إذا حج بالمال الحرام، فقال: لبيك اللّٰهم لبيك، ناداه مناد من السماء قال اللّٰه: لالبيك ولا سعديك حتى ترد ما في يديك...... وعن النّبي صلى اللّٰه عليه وسلم أنّه قال: "ردّ دانق من حرام يعدل عند اللّٰه سبعين حجّة". (البحر العميق: (۱/۲۹۶، ۲۹۷) الباب الثاني: في الرقائق المتعلقة بالحج وأسراره، الفصل الأوّل في العزم على الحج ومايتعلق بالسفر، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة)

▭ إرشاد الساري: (ص: ۷) مقدمة في آداب مريد الحج، ط: المكتبة الإمدادية، مكّة المكرّمة.

▭ غنية الناسک: (ص: ۳۴) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن.

(۲) عن أبي هريرة قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: إنّ اللّٰه طيب لايقبل إلّا طيبًا، وإن اللّٰه أمر المؤمنين بما أمر به المرسلين، فقال: ﴿يأيّها الرّسل كلوا من الطّيّبات واعملوا صالحًا﴾، وقال تعالىٰ: ﴿يأيّها الّذين آمنوا كلوا من طيّبات ما رزقنكم﴾، ثم ذكر الرجل يطيل السفر أشعث أغبر يمدّ يديه إلى السماء يارب يارب، ومطعمه حرام، ومشربه حرام، وملبسه حرام، وغذى بالحرام فأنّى يستجاب لذلک. رواه مسلم (مشكوٰة المصابيح: (ص: ۲۴۱) كتاب البيوع، باب الكسب و طلب الحلال، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

▭ صحيح المسلم: (۱/۳۲۶) كتاب الزكاة، باب بيان أنّ اسم صدقة يقع على كل نوع من المعروف، ط: قديمى.

▭ جامع الترمذى: (۲/۱۲۸) أبواب التفسير، سورة البقرة، ط: قديمى.

بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ ایک بالشت زمین ناجائز طور پر قبضہ کرنے سے سات طبقے زمین اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دی جائیں گی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ایسے آدمی کو سات طبقے زمین کے نیچے دھنسا دیا جائے گا۔(۱)

ناخن

عمرہ یا حج کرنے والا تمام ارکان ادا کرنے کے بعد حلق یا قصر کرنے سے پہلے اگر ناخن وغیرہ کاٹے گا تو دَم دینا لازم ہوگا، اس لئے کہ حلق یا قصر کے بعد ہی ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹنے چاہئیں اس سے پہلے نہیں۔

چاروں ہاتھ پاؤں کے ناخنوں کو ایک ہی مجلس میں کاٹے یا صرف ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کے ناخن کاٹے تو دَم دینا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) أن سعيد بن زيد قال : سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقول : من ظلم من الأرض شيئًا طوّقه من سبع أرضين ...... عن سالم عن أبيه قال : قال النّبى صلى اللّٰه عليه وسلم : من أخذ من الأرض شيئًا بغير حقه خسف به يوم القيامة إلى سبع أرضين .... (صحيح البخارى : (۱/۳۵۳) رقم الحديث : ۲۴۵۲ ، ۲۴۵۴ ، أبواب المظالم والقصاص ، باب إثم من ظلم شيئًا من الأرض ، ط: الطاف اینڈ سنز)

صحيح المسلم : (۲/۳۲) كتاب المساقاة والمزارعة ، باب تحريم الظلم وغصب الأرض وغيرها ، ط: قديمى .

مشكوٰة المصابيح : (۲۵۴ ، ۲۵۶) كتاب البيوع ، باب الغصب والعارية ، الفصل الأوّل ، والثالث ، ط: قديمى

(۲) إذا قصّ أظافير يديه و رجليه أو يدٍ وإن قلّم أقل من يد أو رجل فعليه صدقة لكل ظفر نصف صاع إلى أن يبلغ ذلك دماً فينقص منه ماشاء .... (مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ۴۲۸ ، ۴۲۹) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثالث فى الحلق وإزالة الشعر وقلم الأظفار ، فصل فى قلم الأظفار ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : (۲/۵۴۹) باب الجنايات ، ط: سعيد .

الفتاوىٰ العالمگيرية : (۱/۲۴۴) كتاب المناسك ، الباب الثامن فى الجنايات ، الفصل الثالث فى حلق الشعر و قلم الأظفار ، ط: رشيديه .

ناریل(Coconut) کا تیل

احرام کی حالت میں ناریل سرسوں اور زیتون کا تیل استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے، اگر محرم نے ناریل، سرسوں اور زیتون کا تیل ایک کامل عضو پر استعمال کیا تو دم لازم ہوگا، اور اگر ایک عضو سے کم پر لگایا تو صدقہ واجب ہوگا۔(۱)

---

(۱) ولو ادهن أی بدهن مطیب وهو ما القی فیه الأنوار ، كدهن البنفسج والورد والیاسمین والبان والخیری ، والظاهر أن هٰذه الأشیاء لها دهن مأخوذ منها فیكون غیر ما القی فیه الأنوار فإنّه نوع آخر من الدهن المطیب والمقصود أنّها و سائر الأدهان الّتی فیها طیب إذا استعمل به عضوًا كاملاً علی ما فی البدائع فعلیه دم أی اتفاقًا ، وفی الأقل من عضو صدقة . (لباب المناسک مع شرحه (إرشاد الساری) : (ص: ۳۵۹) باب الجنایات ، النوع الثانی : فی الطیب ، فصل فی الدهن ، ط: بیروت ، و: (ص: ۴۵۸ ، ۴۵۹) ط: الإمدادیة مكّة المكرّمة)

☜ ونوع لیس بطیب بنفسه ولكنه أصل للطّیب یستعمل علی وجه التطیب ویستعمل علی وجه الدواء كالزیت والشیرج ویعتبر فیه الاستعمال ، فإن استعمل استعمال الادهان فی البدن ، یعطی له حكم الطیب ، وإن استعمل فی ماكول أو شقاق رجل لایعطی له حكم الطیب كذا فی البدائع ، فإذا استعمل الطیب فإن كان كثیرًا فاحشًا ففیه الدم ، وإن كان قلیلًا ففیه الصدقة ، كذا فی المحیط ...... حتی لو طیب به عضوا كاملا یكون كثیرا یلزمه دم ، وفیما دونه صدقة . (الهندیة : (۱/۲۴۰) كتاب المناسک ، الباب الثامن : فی الجنایات ، الفصل الأوّل : فیما یجب بالتطیب والتدهن ، ط: رشیدیه)

☜ بدائع الصنائع : (۲/۱۹۰) كتاب الحج ، فصل : وأما الّذی یرجع إلی الطیب ومایجری مجراه ، ط: سعید .

☜ سمت الزیت طیبا (فی حدیث أم سلمة رضی اللّٰه تعالی عنها) ولأنّه أصل الطیب بدلیل أنّه یطیب بالقاء الطیب فیه ، وإذ استعمله علی وجه الطیب كان كسائر الادهان المطیبة ، ولأنّه یزیل الشعث الّذی هو علم الإحرام وشعاره ، وعلی ما نطق به الحدیث ، فصار جارحا إحرامه بإزالة علمه فتكاملت جنایته فیجب الدم ...... ولو داوی بالزیت جرحه أو شقوق رجلیه فلا كفارة علیه ؛ لأنّه لیس بطیب بنفسه ، وإن كان أصل الطیب لكنه ما استعمله علی وجه الطیب فلاتجب به الكفارة . (بدائع الصنائع : (۲/۱۹۰) كتاب الحج ، فصل : وأمّا الّذی یرجع إلی الطیب ومایجری مجراه ، ط: سعید)

☜ الهندیة : (۱/۲۴۰) كتاب المناسک ، الباب الثامن : فی الجنایات ، الفصل : فیما یجب بالتطیب والتدهن ، ط: رشیدیه .

البتہ علاج کے طور پر استعمال کرنے سے دم لازم نہیں ہوگا۔(۱)

ناسمجھ بچہ

☆......ناسمجھ چھوٹا بچہ اگر خود احرام باندھے گا یا خود حج کے افعال ادا کرے گا تو وہ صحیح نہیں ہوں گے۔(۲)

☆......ناسمجھ بچہ کو والدین یا ولی گود میں لے کر طواف کرائیں، وقوفِ عرفہ اور سعی کا بھی یہی حکم ہے البتہ رمی اس کی طرف سے دوسرا کوئی کرے۔(۳)

نافرمان بیٹے کا حج کو جانا

اگر بیٹا ماں، باپ کا نافرمان ہے، لیکن اس پر حج فرض ہے تو اس کو حج پر

---

(۱) أما إذا استعملهما على وجه التداوى أو الأكل فلاشيئ عليه بالاجماع . (غنية الناسک: (ص: ۲۴۸) باب الجنايات ، مطلب فى الادهان ، ط: إدارة القرآن)

🗀 وأمّا إذا استعمله على وجه التداوى أو الأكل فلا شيئ عليه ، أى اتفاقًا ، انتهى . (لباب المناسک مع شرحه (إرشاد السارى) : (ص: ۳۵۹) باب الجنايات ، النوع الثانى : فى الطيب، فصل : فى الدهن ، ط: بيروت ، و: (ص: ۴۵۹) ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

(۲) أمّا غير المميّز فلا يصح أن يحرم بنفسه ؛ لأنّه لايعقل النية ولايقدر على التلفظ بالتلبية وهما شرطان فى الإحرام . (غنية الناسک : (ص: ۸۳) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام الصّبى ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۱۵۸) باب الإحرام ، فصل فى إحرام الصبى ، ط: المكتبة الإمدادية، مكّة المكرّمة .

🗀 البحر العميق : (۶۸۶/۲) الباب السابع فى الإحرام ، الفصل الخامس : إحرام الصبىّ والمجنون والسفيه ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۱) أمّا غير المميّز فلا يصح أن يحرم بنفسه ؛ لأنّه لايعقل النية ولايقدر على التلفظ بالتلبية وهما شرطان فى الإحرام ...... بل يحرم له وليه ...... ويقضى به المناسک كلها وينوى عنه حين يحمله فى الطواف ، وجاز النيابة عنه فى كل شيئ إلاَّ فى ركعتى الطواف فتسقط .... (غنية الناسک : (ص: ۸۳ ، ۸۴) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام الصّبى ، ط: إدارة القرآن)

🗀 رد المحتار على الدر المختار : (۴۶۶/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۱۵۸ ، ۱۵۹) باب الإحرام ، فصل فى إحرام الصبى ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

جانا لازم ہے اور حج کرنے سے حج کا فرض ادا ہو جائے گا، البتہ حج پر جانے والے کے لئے ضروری ہے کہ حج پر جانے سے پہلے تمام اہلِ حقوق کے حق ادا کردے اور سب سے حقوق معاف کرادے۔

نافرمان بیٹے کو چاہیئے کہ حج پر جانے سے پہلے والدین کو راضی کرلے اور معافی بھی مانگ لے، اور والدین کو بھی چاہیئے کہ بیٹے کو معاف کردیں ورنہ بیٹے کا نقصان ہوگا، اور والدین کو بھی معاف نہ کرنے کی صورت میں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

اگر والدین معاف کردیں گے تو ہوسکتا ہے کہ اس کی حالت سدھر جائے اور وہ فرمانبردار، نیک اور صالح بن جائے، اس سے دونوں کو فائدہ ہوگا۔(۱)

ناک

احرام کی حالت میں ناک کو رومال یا کپڑے سے چھپانا مکروہ ہے، ہاتھ سے چھپانا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) وإذا عزم على الحج ينبغى له البداية بالتوبة بشروطها من رد المظالم إلى أهلها عند الإمكان وقضاء ماقصر فى فعله من العبادات والندم على تفريطه فى ذلک والعزم على عدم العود إلى مثل ذلک، والإستحلال عن ذوى الخصومات والمعاملات فإن ماتوا فالاستغفار لهم ...... وينبغى له تحصيل رضامن يكره له السفر بغير رضاه فإنّه إذا أراد أن يخرج إلى الحج وأحد أبويه كاره لذلک فإن كان محتاجاً إلى خدمته يكره وإن كان مستغنيًا، فلابأس به إذا كان الغالب على الطريق السلامة .... (غنية الناسک : (ص: ۳۴) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن)

▭ الفتاوىٰ التاتارخانية : (۴۲۹/۲) كتاب الحج، الفصل العشرون فى المتفرقات، ط: قديمى.

▭ إرشاد السارى : (ص: ۹) مقدمة فى آداب مريد الحج، فصل، ط: المكتبة الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(۲) وتعصيب شيئ من جسده، والدخول تحت استار الكعبة إن أصاب رأسه أو وجهه وتغطية أنفه أو ذقنه أو عارضه بثوب. (مناسک الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ۱۷۱) باب الإحرام، فصل فى مكروهات الإحرام، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ ولايمسک على أنفه ثوبا، ولا بأس بأن يضع يده على أنفه، ولايغطى فاه ولا ذقنه ولا =

نبی کریم ﷺ کی طرف سے حج کرنا

☆......نفل حج کا ثواب جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت عالیہ میں پیش کرنا نہ صرف جائز بلکہ انتہائی خوش قسمتی اور سعادت کی بات ہے، اس میں نبی کریم ﷺ کے عظیم احسانات کی شکر گزاری اور عقیدت کا اظہار ہے۔

علامہ شامی رحمہ اللہ نے ردالمحتار میں علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد آپ کی طرف سے عمرہ فرمایا کرتے تھے، اور علامہ ابن الموفق نے نبی کریم ﷺ کی طرف سے ستر حج ادا فرمائے۔(۱)

☆......نفل حج کے علاوہ فرض حج کا ثواب کسی کو پہنچانا صحیح نہیں ہے۔(۲)

= عارضه . (الفتاویٰ التاتارخانية : (۳۷۲/۲) کتاب الحج ، الفصل الخامس : فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه ومالايحرم ، نوع منه فی لبس المخيط ، ط: قديمی)

▭ الفتاویٰ الهندية : (۲۲۴/۱) کتاب المناسک ، الباب الرابع فيما يفعله المحرم بعد الإحرام ،ط : رشيديه .

(۱) ألا ترى أن ابن عمر كان يعتمر عنه صلى الله عليه وسلم عمراً بعد موته من غير وصية ، وحج ابن الموفق وهو فی طبقة الجنيد عنه سبعين حجة .... (الشامية مع الدر : (۲۴۴/۲) کتاب الجنائز ، مطلب فی إهداء ثواب القراء ة للنّبی صلى الله عليه وسلم ، ط: سعيد)

▭ الأصل أن كل من أتى بعبادة ماله جعل ثوابها لغيره ...... (قوله : لغيرة) ...... قلت : وشمل إطلاق الغير النّبی صلى الله عليه وسلم ، ولم أر من صرّح بذلک من أئمتنا ، وفيه نزاع طويل لغيرهم ، والّذی رجحه الإمام السبكی و عامة المتأخرين منهم الجواز .... (الدر مع الرد : (۵۹۶/۲) کتاب الحج ، باب الحج عن الغير ،ط : سعيد)

(۲) وفی البحر بحثًا أن إطلاقهم شامل للفريضة لكن لايعود الفرض فی ذمته ؛ لأنّ عدم الثواب لايستلزم عدم السقوط عن ذمته على أنّ الثواب لاينعدم كما علمت ...... وقيل لايجوز فی الفرائض .... (الشامية : (۵۹۵/۲) کتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب : فی إهداء ثواب الأعمال للغير ، ط: سعيد)

▭ وظاهر إطلاقهم يقتضی أنّه لافرق بين الفرائض والنفل فإذا صلى فريضة وجعل ثوابها لغيره =

☆ ...... بار بار نفل حج کرنے والوں کو چاہیئے کہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے بھی نفل حج کیا کریں۔

نجاست لگی تھی

اگر فرض، واجب یا نفل طواف کرتے وقت بدن یا کپڑے پر نجاست لگی ہوئی تھی تو کچھ واجب نہ ہوگا لیکن مکروہ ہے۔(۱)

نجاست لگی ہو طواف کے دوران بدن یا کپڑے پر

''طواف کے دوران بدن یا کپڑے پر نجاست لگی ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

نذر

☆ ...... حج یا عمرہ کی نذر کرنے سے بھی حج یا عمرہ واجب ہو جاتا ہے، مثلاً کسی نے کہا کہ ''اللہ تعالیٰ کے واسطہ مجھ پر حج ہے'' یا صرف یہ کہا ''مجھ پر حج ہے'' تو ان الفاظ سے نذر ہو جائے گی، پورا کرنا واجب ہوگا۔

اگر کسی نے کہا ''اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس مرض سے شفاء دی یا میرے فلاں مریض کو شفاء دی تو مجھ پر حج یا عمرہ ہے'' تو شفاء ہونے پر حج یا عمرہ جس کی بھی نذر مانی

= فإنّه يصح لكن لايعود الفرض في ذمته ؛ لأنّ عدم الثواب لايستلزم عدم السقوط عن ذمته ولم أره منقولاً . (البحر الرائق : (۳/۶۰) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد)

▭ منحة الخالق على البحر : (۳/۶۰) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد)

(۳) الثاني قيل الطهارة عن النجاسة الحقيقية (أي سواء في الثياب الملبوسة أو الأعضاء البدنية وفي معناهما الأجزاء الأرضية عند بعضهم) والأكثر على أنّه سنة ...... فلو طاف وعليه قدر مايواري العورة طاهر والباقي نجس جاز (أي ولايلزمه شيئ إلاّ أنّه يكره له ذلك وقيل عليه دم). (مناسك الملا على القاري مع إرشاد الساري : (ص: ۲۱۴) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل في واجبات الطواف ، الثاني الطهارة عن النجاسة الحقيقية ، ط: مكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسك: (ص: ۱۱۲) باب في ماهية الطواف وأنواعه فصل في واجبات الطواف، ط: إدارة القرآن.

▭ البحر العميق : (۲/۱۱۳۵) الباب العاشر في دخول مكّة وفي الطواف والسعي ، فصل في بيان أنواع الأطوفة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

ہوا سے پورا کرنا واجب ہوگا۔(۱)

جس طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے استطاعت ہونے کی صورت میں حج کرنا فرض ہوجاتا ہے اسی طرح اگر کوئی شخص حج کی نذر مانے تو وہ بھی واجب ہوجاتا ہے اور اس شخص پر حج کرنا ضروری ہوجاتا ہے، یہی حال تمام عبادات کا ہے، وہ اگرچہ خود واجب نہ ہوں مگر نذر ماننے سے واجب ہوجاتی ہیں۔(۲)

☆ حج فرض اور حج نذر دونوں ایک ہی طرح ادا کئے جاتے ہیں۔

نذر کا طواف ناپاکی کی حالت میں کیا

اگر کسی نے طواف کرنے کی نذر مانی تو طواف کرنا واجب ہوگا، اگر جنابت،

---

(۱) إذا قال للّٰه علی حجّة أو قال : علی حجّة یلزمه الوفاء سواء کان النذر مطلقًا أو معلقًا بشرطٍ بأن قال : إن قدم غائبی أو ان شفی اللّٰه مریضی فعلی حجّة مثلاً أو عمرة لزمه ما عیّن لکن لزومه عند وجود الشرط (أی إذا کان معلقًا) . (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری : (ص: ۶۵۷) باب النذر بالحج والعمرة ، ط: مکتبة إمدادیة مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۳۴۷) باب النذر بالحج والعمرة ، فصل : فی النذر الصریح ، ط: إدارة القرآن .

☜ الفتاویٰ التاتارخانیة : (۴۲۴/۲) کتاب الحج ، الفصل الثامن عشر فی التزام الحج ، ط: قدیمی .

(۲) ومن نذر نذراً مطلقاً أو معلقًا بشرطٍ وکان من جنسه واجب أی فرض ...... وهو عبادة مقصودة ...... و وجد الشرط المعلق به لزم الناذر لحدیث " من نذر وسمّی فعلیه الوفاء بما سمّی " کصوم و صدقة و وقف واعتکاف واعتاق رقبة وحج ولو ماشیاً فإنّها عبادات مقصودة ، ومن جنسها واجب . (الدر مع الرد : (۷۳۵/۳) کتاب الایمان ، مطلب : فی أحکام النذر ، ط: سعید)

☜ ثم الحج کما هو واجب بإیجاب اللّٰه تعالیٰ ابتداء علی من استجمع شرائط الوجوب وهو حجة الإسلام فقد یجب بإیجاب اللّٰه تعالیٰ لکن بناء ہ علی وجود سبب الوجوب من العبد وهو النذر بأن یقول للّٰه علی حجة ؛ لأنّ النذر من اسباب الوجوب فی العبادات والقُرب المقصودة ، قال النّبی صلی اللّٰه علیه وسلم : " من نذر أن یطیع اللّٰه فلیطعه " ، وکذا لو قال علی حجة فهذا . ... وسواء کان النذر مطلقًا أو معلقًا بشرط بأن یقول فللّٰه علی أن أحج حتی یلزمه الوفاء به إذا وجد الشرط ولایخرج عنه بالکفارة فی ظاهر الروایة عن أبی حنیفة . (بدائع الصنائع : (۲۲۳/۲) کتاب الحج ، فصل : ثم الحج کما هو واجب بإیجاب اللّٰه تعالیٰ ، ط: سعید)

☜ الهندیة : (۲۶۲/۱) کتاب المناسک ، الباب السابع عشر : فی النذر بالحج ، ط: رشیدیه.

حیض یا نفاس کی حالت میں نذر کا طواف کیا جائے گا تو جرمانہ میں ایک دَم دینا حدودِ حرم میں لازم ہوگا، اور پاکی کی حالت میں طواف دوبارہ کرنے سے دَم معاف ہوجائے گا۔(۱)

نظر

طواف کے دوران مسجد کی جگہ پرنظر رکھنا مستحب ہے، بیت اللہ کی طرف یا کسی دوسری طرف نظر کرنا مستحب کے خلاف ہے۔(۲)

نعرہ لگانا

حج جیسے عظیم اور مقدس فریضہ کوادا کرنے کے لئے جانے والوں کونعروں کے

---

(۱) الواجب دم على محرم بالغ ...... ولو ناسياً ...... (أو طاف للقدوم) لوجوبه بالشروع أو للصدر جنبًا) أو حائضًا أو للفرض محدثًا ...... إن لم يعده . (قوله : لوجوبه بالشروع) أشار إلى أن الحكم كذٰلک فی کل طواف هو تطوع فيجب الدم لو طافه جنبًا والصدقة لو محدثًا ...... أفاد أن الكفارة تجب بترک الواجب الإصطلاحی بلا فرق بين الأقوىٰ والأضعف ...... (قوله : إن لم يعده) أى الطواف الشامل للقدوم والصدر والفرض ، فإن أعاده فلاشيئ عليه ، فإنّه متى طاف أى طواف مع أىّ حدث ثم أعاده سقط موجبه .... (الدر مع الرد : (۲/۵۵۰ ، ۵۵۲) کتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

▭ الهندية : (۱/۲۴۶ ، ۲۴۷) کتاب المناسک ، الباب الثامن : فی الجنايات ، الفصل الخامس فی الطواف والسعی والرمل ورمی الجمار ، ط: رشيديه .

▭ غنية الناسک : (ص: ۲۷۵ ، ۲۷۶) باب الجنايات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الثانی : فی ترک الواجب فی طواف القدوم ، ط: إدارة القرآن .

(۲) وليس شيئ من الطواف يصح مع استقبال البيت إلاّ هذا فی ابتداء الطواف فقط ، فيقع استقباله قبالة الحجر لاغير ، وهو غير الاستقبال عبد لقاء الحجر قبل ابتداء الطواف فإنّه مستحب بلاخلاف . (غنية الناسک : (ص: ۱۰۰ ، ۱۰۱) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فی صفة الابتداء بالحجر الأسود ، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد : (۲/۴۹۴) کتاب الحج ، مطلب فی دخول مكّة ، ط: سعيد .

▭ إرشاد السارى : (ص: ۲۱۶) باب أنواع الأطوفة ، فصل : فی واجبات الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

ساتھ رخصت کرنا ایک نمائش ہے، قرآن وسنت سے ثابت نہ ہونے کی وجہ سے اس کو ترک کرنا ضروری ہے۔(۱)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم حاجی سے ملو تو اُسے سلام کرو اور اس سے مصافحہ کرو اور اس کے گھر پہنچنے سے پہلے پہلے اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعاء کراؤ، کیونکہ وہ بخشا بخشایا آیا ہے۔(۲)

اس سے معلوم ہوا کہ حج کر کے واپس آنے والے کے ساتھ وطن کے لوگوں کو تین کام کرنے چاہئیں:

(۱)......اس کا استقبال کرنا یعنی کچھ فاصلہ سے لینے کے لئے جانا۔

(۲)......سلام اور مصافحہ کے بعد اس کو دعاء دینا کہ اللہ تعالیٰ تمھارا حج قبول فرمائے۔

(۳)......اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعاء کرانا۔

---

(۱) (البدعة) ماأحدث على خلاف الحق الملتقى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من علم أو عمل أو حال بنوع شبهة واستحسان، وجعل دينا قويماً وصراطاً مستقيماً. (شامى: (۱/ ۵٦۰) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد)

البدعة: هى الأمر المحدث الّذى لم يكن عليه الصحابة والتابعون، ولم يكن مما اقتضاه الدليل الشرعى. (قواعد الفقه: (ص: ۲۰۴) الرسالة الرابعة، التعريفات الفقهية، ط: الصدف پبلشرز)

عن عائشة رضى اللّٰه عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من أحدث فى أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد". (مشكوٰة المصابيح: (ص: ۲۷) باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

(۲) عن ابن عمر قال: قال رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم: إذا لقيت الحاج فسلم عليه وصافحه ومره أن يستغفرلک قبل أن يدخل بيته فإنّه مغفور له. رواه أحمد (مشكوٰة المصابيح: (۲۲۳) كتاب المناسک، الفصل الثالث، ط: قديمى)

غنية الناسک: (ص: ۳۸) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن.

مسند أحمد بن حنبل: (۲/ ٦۹) رقم الحديث: ۵۳۷۱، مسند المكثرين من الصحابة، مسند عبد الله بن عمر رضى الله عنهما، ط: مؤسّسة قرطبة قاهره.

اس کی ایک بہتر صورت یہ ہے کہ اسٹیشن پر یا بستی میں آکر مسجد میں سب دعاء کریں، حاجی دعاء کرائے اور باقی سب آہستہ سے آمین کہیں، اور یہ بھی مناسب ہے کہ ہر شخص کے لئے ملاقات کے وقت علیحدہ علیحدہ مختصر اور جامع الفاظ میں دعاء کرے۔

اپنے اَعِزّہ واقرباء کو اور دوست واحباب کو خوشی کے موقع پر مبارک باد دینے کی عام ہدایت تو ہے ہی، خاص طور سے حضور ﷺ نے حج کی مبارک باد بھی دی ہے، آنحضرت ﷺ نے حضرت عروہ بن مضرس طائی کو حج کی مبارک باد دی تھی۔(۱)

نفاس

☆......عورت نفاس کی حالت میں بھی احرام باندھ سکتی ہے، مگر اس حالت میں نماز نہ پڑھے۔(۲)

---

(۱) عن عروة بن مضرس الطائی أنّه أتیٰ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بجمع قبل أن یفیض فلما نظر إلی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال : یا رسول اللّٰه طویت الجبلین ولقیت شدة : فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم : من أدرک إفاضتنا أدرک الحج ، وزاد عبد اللّٰه بن أحمد فی حدیثه عن زحمویه فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم : أفرح روعک " من أدرک إفاضتنا هٰذه أدرک الحج " . (المعجم الکبیر للطبرانی : (۱۵۰/۱۷، ۱۵۱) رقم الحدیث : ۳۸۱ ، عروة بن مضرس بن الحارثة بن لام الطائی ، ط: مکتبه ابن تیمیه .

(۲) من شاء الإحرام ...... توضأ وغسله أحبّ وهو للنظافة لا للطهارة فیحب بحاء مهملة فی حق حائض و نفساء أی قبل انقطاع دمهما بقرینة التفریع إذ بعد الانقطاع یکون طهارة ونظافة . (الدر مع الرد : (۴۸۰/۲) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام .

▭ فعن هذا قال القهستانی : فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت وشهدت جمیع المناسک إلاّ الطواف والسعی . (رد المحتار علی الدر المختار : (۵۲۸/۲) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، ط: سعید)

▭ بدائع الصنائع : (۱۴۳/۲ ، ۱۴۴) کتاب الحج ، فصل فی بیان سنن الحج وبیان الترتیب فی أفعاله من الفرائض ، ط: سعید .

▭ تنقیح الحامدیة : (۱۴/۱) کتاب الحج ، ط: حقانیه .

▭ ثم ذکر أحکامه بقوله : (یمنع لصلاة) مطلقًا ولو سجدة شکر . (الدر مع الرد : (۲۹۰/۱ ، ۲۹۱) کتاب الطهارة ، باب الحیض ، ط: سعید .

☆......نفاس کی حالت میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے، اس لئے عورت وضو یا غسل کر کے قبلہ رو بیٹھ کر حج یا عمرہ کے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھے، نماز نہ پڑھے، احرام میں داخل ہو جائے گی اور مکہ مکرمہ میں جا کر اپنی رہائش گاہ یا ہوٹل میں رہے، حرم میں نہ جائے، جب پاک ہو جائے غسل کر کے پھر حرم میں جائے اور طواف وغیرہ جو بھی کرنا ہے کرے۔(۱)

نفاس کی حالت میں سعی کی

''حیض کی حالت میں سعی کی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۴۶/۲)

نفاس کی حالت میں طوافِ زیارت کیا

''جنابت کی حالت میں طوافِ زیارت کیا'' (۳۱۵/۱) اور'' جنابت کی حالت میں طواف زیارت کیا'' عنوانات کے تحت دیکھیں۔(۲۴۶/۲)

نفاس کی حالت میں طواف کیا

''طواف، جنابت کی حالت میں کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۵۵/۳)

---

(۱) مـن شـاء الإحرام ...... توضأ وغسله أحبّ وهو للنظافة لا للطهارة فيجب بحاء مهملة فی حق حائض و نفساء أی قبل انقطاع دمهما بقرينة التفريع إذ بعد الانقطاع يكون طهارة ونظافة . (الدر مع الرد : (۴۸۰/۲) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام .

🗁 فعن هذا قال القهستانی : فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت وشهدت جميع المناسک إلاَّ الطواف والسعی . (رد المحتار علی الدر المختار : (۵۲۸/۲) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، ط: سعيد)

🗁 بدائع الصنائع : (۱۴۳/۲ ، ۱۴۴) كتاب الحج ، فصل فی بيان سنن الحج وبيان الترتيب فی أفعاله من الفرائض ، ط: سعيد .

🗁 تنقيح الحامدية : (۱۴/۱) كتاب الحج ، ط: حقانيه .

🗁 ثم ذكر أحكامه بقوله : (يمنع لصلاة) مطلقًا ولو سجدة شكر . (الدر مع الرد : (۲۹۰/۱ ، ۲۹۱) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد .

نفاس کی حالت میں عمرہ کیا

''حیض کی حالت میں عمرہ کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲٤۷)

نفل بھول کر دوسرا طواف شروع کردیا

''واجب الطّواف نماز بھول کر دوسرا طواف شروع کردیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

نفل حج کی نیت سے حج کرنا

اگر کسی پر حج فرض نہیں تھا (مثلاً کوئی شخص ملازمت کی غرض سے سعودی عرب گیا ہوا ہے یا کسی غریب کو کوئی مالدار اپنے ساتھ اپنے خرچہ سے حج کے لئے لے گیا) اس لئے اس نے نفل حج کی نیت سے حج کیا تو اس سے فرض حج ادا نہیں ہوگا اگر بعد میں استطاعت ہونے کی وجہ سے حج فرض ہوگا تو دوبارہ حج کرنا لازم ہوگا، ہاں اگر مطلق حج کی نیت سے حج کیا ہے، فرض یا نفل کی خاص نیت نہیں کی، اس صورت میں فرض حج ادا ہوجائے گا، بعد میں استطاعت ہونے کی صورت میں دوبارہ حج کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

نفل طواف کا چکر چھوڑ دیا

اگر نفل طواف یا طواف صدر اور طواف قدوم میں چار چکر یا اس سے

---

(۱) ولو أحرم بالحج أى مطلقاً ولم ينو فرضًا ولا تطوعًا فهو فرض ؛ لأنّ المطلق ينصرف إلى الكامل، فإن كان عليه حجة الإسلام يقع عنها استحسانًا بالاتفاق فى ظاهر المذهب ...... ولو نوى أى الحج عن الغير أو النذر أو النفل أو التطوع كان أى حجّه عما ينوى أى ممّا عين له وإن لم يحجّ للفرض أى لحجة الإسلام بعدُ كذا ذكره غير واحد ، وهو الصحيح المعتمد المنقول الصريح عن أبى حنيفة وأبى يوسف من أنّه لايتأدى الفرض بنية النفل فى هذا الباب .... (إرشاد السارى : (ص: ١٥١، ١٥٢) باب الإحرام، فصل فى النية المطلقة والمقيّدة، ط: المكتبة الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ٨٠) باب الإحرام ، فصل فى نية الإحرام ، مطلب فى ابهام النية وإطلاقها ، ط: إدارة القرآن .

البحر العميق : (٢/٦٩٣) الباب السابع فى الإحرام ، الفصل السادس فى إطلاق الإحرام ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

زیادہ چھوڑ دیئے تو اس پر دم لازم ہوگا، اور اگر چار چکر سے کم مثلاً ایک یا دو یا تین چکّر چھوڑ دیئے تو ہر چکر کے بدلے میں ایک صدقۂ فطر کے برابر رقم وغیرہ صدقہ کرنا لازم ہوگا، اور یہ صدقہ حدودِ حرم اور غیر حدودِ حرم کے فقراء میں سے کسی کو بھی دے سکتا ہے۔(۱)

نفلی حج افضل ہے یا صدقہ؟

فرض حج ادا کرنے کے بعد فقراء ومساکین پر مال کو خرچ کرنا نفلی حج سے افضل اور بہتر ہے، خاص کر جہاں فقراء کو ضرورت زیادہ ہو۔(۲)

---

(۱) لو ترک أکثر أشواط الصدر لزمه دم ، وفی الأقل لکل شوط صدقة . (شامی : (۴۹۶/۲) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، قبیل : مطلب فی الطواف القدوم ، ط: سعید)

▭ وإن ترک من طواف الصدر أربعة أشواط کان علیه الدم ؛ لأنّ ترک الأکثر کترک الکل ، وإن ترک الأقل کان علیه صدقة . (قاضی خان علی هامش الهندیة : (۳۰۰/۱) کتاب الحج ، فصل فی کیفیة أداء الحج ، الواجبات الّتی یجب بها الدم علی الحاج خمسة ، ط: رشیدیه)

▭ ولو ترکه کله أو أکثره ...... فعلیه شاة إن لم یرجع ...... وإن ترک أقله فعلیه لکل شوط صدقة. (غنیة الناسک : (ص: ۲۷۵) باب الجنایات ، الفصل السابع فی ترک الواجب ...... المطلب الثانی : فی ترک الواجب فی طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن)

▭ لباب المناسک مع شرحه (إرشاد الساری) : (ص: ۴۴۰) باب : فی جزاء الجنایات و کفارتها ، فصل : کل صدقة تجب فی الطواف ، ط: بیروت ، و: (ص: ۵۲۵ ، ۵۲۶) ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

(۲) مسئلة : إذا حجّ عن فرضه فالصدقة أفضل من الحج ، أی علی ما هو المختار کما فی التجنیس و المزید ومنیة المفتی وغیرهما ، ولعل تلک الصدقة محمولة علی إعطاء الفقیر الموصوف بغایة الفاقة أو فی حالة المجاعة .... (إرشاد الساری : (ص: ۶۷۴) باب المتفرقات ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ الفتاویٰ التاتارخانیة : (۴۲۸/۲ ، ۴۲۹) کتاب الحج ، الفصل العشرون فی المتفرقات ، ط: قدیمی .

▭ رد المحتار علی الدر المختار : (۶۲۱/۲) کتاب الحج ، فروع ، ط: سعید .

نفلی حج اور لوگوں کے حقوق

اگر کسی آدمی کے ذمہ میں دوسروں کے حقوق باقی ہیں تو نفلی حج سے پہلے دوسروں کے حقوق ادا کرنا کہیں زیادہ بہتر ہے۔(۱)

نفلی حج کرانے سے رقم مدرسہ میں دینا بہتر ہے

اگر میت پر حج فرض نہیں تھا اور اس کو ثواب پہنچانے کے لئے حج بدل کرانا چاہتے ہیں تو اس صورت میں حج بدل کرانے سے وہ رقم دینی مدرسہ اور مکتب میں دینا زیادہ ثواب کا باعث ہے۔(۲)

نفلی حج کرانے کی شرائط

کسی کی طرف سے نفلی حج ادا کرانے کے لئے شرط یہ ہے کہ حج بدل کرنے

---

(۱) یکره الخروج إلى العدو والحج لمن عليه الدين ، وإن لم يكن عنده مال لم يخرج مالم يقض دينه إلَّا بإذن الغرماء ...... حج الفرض أولىٰ من طاعة الوالدين و طاعتهما أولىٰ من الحج النفل ....
(الفتاوىٰ التاتارخانية : (۴۲۹/۲) كتاب الحج ، الفصل العشرون : في المتفرقات ، ط: قديمى)

إرشاد الساري : (ص: ۹) مقدمة في آداب مريد الحج ، فصل ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

غنية الناسک : (ص: ۳۴ ، ۳۵) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن .

(۲) مسئلة : إذا حجّ عن فرضه فالصدقة أفضل من الحج ، أي على ما هو المختار كما في التجنيس و المزيد ومنية المفتي وغيرهما ، ولعل تلك الصدقة محمولة على إعطاء الفقير الموصوف بغاية الفاقة أو في حالة المجاعة ...... (إرشاد الساري : (ص: ۶۷۴) باب المتفرقات ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

الفتاوىٰ التاتارخانية : (۴۲۸/۲ ، ۴۲۹) كتاب الحج ، الفصل العشرون في المتفرقات ، ط: قديمي.

رد المحتار على الدر المختار : (۶۲۱/۲) كتاب الحج ، فروع ، ط: سعيد .

اور کرانے والے دونوں مسلمان ہوں، اور حج بدل کرنے والا عاقل اور صاحب شعور ہو اور حج کی اجرت نہ لی گئی ہو۔(۱)

نفلی سعی

نفلی طواف تو ہوتا ہے لیکن نفلی سعی نہیں ہوتی۔(۲)

نفلی طواف

نفلی طواف زندہ اور مردہ دونوں کے لئے کرنا جائز ہے۔(۳)

---

(۱) وهٰذه الشرائط كلها في الحج الفرض وأمّا في الحج النفل فلايشترط فيه شيئ من هٰذه الشرائط غالبًا أى في أكثر المسائل إلّا الإسلام والعقل و التمييز ...... والنية ...... وينبغي أن يكون منها أى من الشرائط عدم الاستئجار أى لما سبق من أنّه لايجوز الإجارة في العبادة .... (إرشاد الساري : (ص: ٦٣٧) باب الإحجاج عن الغير ، فصل في شرائط جواب الإحجاج ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسك : (ص: ٣٣٦) باب الحج عن الغير ، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض ، تتمه ، ط: إدارة القرآن .

☜ رد المحتار على الدر المختار : (٢/ ٦٠١) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب : شروط الحج عن الغير عشرون ، ط: سعيد .

(٢) ويطوف بالبيت كلما بدا له أى ظهر له قصد وإرادة ؛ لأنّه عبادة مستقلّة وإكثاره بالإجماع مستحب ...... بلا رمل ولا إضطباع لإختصاصهما بطواف بعده سعي ...... ولا سعي بعده أى بعد طواف النفل ؛ لأنّ السعي إنّما هو من واجبات الحج والعمرة ولا تعلق له بالطواف إلّا أنّه لايصح إلّا بعد الطواف .... (إرشاد الساري : (ص: ٢٥٧) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : إذا فرغ من السعي ...... ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ ويطوف بالبيت ما بدا له بلارمل ، ولا اضطباع ، ولا سعي بعده ؛ لأنّ التنفّل بالسعي غير مشروع . (غنية الناسك : (ص: ١٣٧) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : فيما ينبغي الاعتناء به بعد الفراغ من السعي أيّام مقامه بمكّة ، ط: إدارة القرآن)

☜ البحر العميق : (٣/ ١٣٠٢) الباب العاشر في دخول مكّة و في الطواف والسعي ، فصل : بعد الفراغ من السعي ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(٣) الأصل أن كل من أتٰى بعبادة ما له جعل ثوابها لغيره ...... (قوله : بعبادة ما) أى سواء كانت =

نکاح

احرام کی حالت میں گواہوں کی موجودگی میں ایجاب وقبول کر کے عقد نکاح کرنا جائز ہے کیونکہ احرام باندھنا عورت کو عقد نکاح کی صلاحیت سے مانع نہیں ہے، البتہ احرام کی حالت میں اور حج میں طواف زیارت سے پہلے ہمبستری کرنا منع ہے۔(۱)

نمازِ طواف

''طواف کے بعد دو رکعت'' عنوان دیکھیں۔(۳/۱۱۷)

نماز کے بعد بھی تلبیہ پڑھنا چاہیئے

''تلبیہ نماز کے بعد بھی پڑھنا چاہیئے'' عنوان دیکھیں۔(۱/۱۷۹)

نماز کے دوران اضطباع کرنا

''اضطباع نماز میں کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۴۷)

= صلاة أو صوماً أو صدقة أو قراء ة أو ذكراً أو طوافاً أو حجًا أو عمرة ...... (قوله : لغيره) أى من الأحياء والأموات بحر عن البدائع . (الدر مع الرد : (۲/۵۹۵، ۵۹۶) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد)

إرشاد السارى : (ص: ۶۰۹) باب الحج عن الغير ، ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

غنية الناسک : (ص: ۳۲۰) باب الحج عن الغير ، ط: إدارة القرآن .

(۱) وللمحرم أن يتزوّج وأن يزوج ولكن لايطأ حتى يخرج من الإحرام . (البحر العميق : (۲/۱۰۷) الباب السابع فى الإحرام ، الفصل السابع : مايحرم على المحرم و مايباح له ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة)

الفتاوىٰ التاتارخانية : (۲/۴۲۹) كتاب الحج ، الفصل العشرون فى المتفرقات ، ط: قديمى .

مرقاة المفاتيح : (۵/۳۸۰، ۳۸۱) باب مايجتنبه ، الفصل الأوّل : مسئلة نكاح المحرم ، ط: المكتبة الإمدادية ملتان .

نماز واجب الطّواف

’’طواف کے بعد دو رکعت‘‘ عنوان دیکھیں۔(۱۱۷/۳)

نمازی کے آگے سے گزرنا

☆......نمازی کے سترہ کے سامنے سے گزرنا جائز ہے، سترہ سے مراد وہ لکڑی، دیوار، ستون یا رکاوٹ ہے جو اس کے سجدہ کرنے کی جگہ سے آگے ہو۔(۱)

☆......جماعت ہو رہی ہو اور امام کے آگے سترہ ہو، تو مقتدیوں کے سامنے سے گزرنا جائز ہے۔(۲)

☆......’’مطاف‘‘ یعنی طواف کرنے کی جگہ میں نمازیوں کے آگے سے طواف کرتے ہوئے گزرنا جائز ہے، اگرچہ ان کے آگے سترہ نہ ہو۔(۳)

---

(۱) ویکره المرور بين يدى المصلى إذا لم يكن عنده أى عند المصلى حائل يحول بينه و بين المار نحو السترة أى العصا المركوزة امامه أو الاسطوانة ...... أو نحوهما من شجرة أو آدمى أو دابة أو غير ذلک فإنّه لايكره المرور بين يدى المصلى إذا كان من وراء الحائل. (الحلبى كبير : (ص: ۳٦٦ ، ۳٦۷) كراهية الصلوٰة ، فروع فى الخلاصة ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور)

☐ السترة : هى مايغرز وينصب أمام المصلى من سوط أو عكازة أو غير ذلک بقدر ذراع و غلظ اصبع . (مجموعة قواعد الفقه : (ص: ۳۱۹) ط: مير محمد كتب خانه)

☐ شامى : (۱/۶۳۶ ، ۶۳۷) كتاب الصلاة ، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها ، ط: سعيد .

(۲) وكفت سترة الإمام للكل أى للمقتدين به كلهم وعليه فلو مر مار فى قبلة الصف فى المسجد الصغير لم يكره إذا كان للإمام سترة . (الدر مع الرد : (۱/۶۳۸) كتاب الصلاة ، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها ، ط: سعيد)

☐ الفقه الإسلامى وأدلّته : (۱/۷۵۳) الباب الثانى : الصلاة ، الفصل السادس من سنن الصلاة و صفتها ومكروهاتها وأذكارها ، المبحث الثانى ، سنن الصلاة الخارجة عنها ، آراء الفقهاء فى السترة ، ط: دار الفكر.

☐ البحر الرائق : (۲/۱۸) باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها ، ط: سعيد .

(۳) الحنفية قالوا : يجوز لمن يطوف بالبيت أن يمر بين يدى المصلى ، وكذ ايجوز المرور بين=

☆......نمازی کے سجدہ کی جگہ سے تقریباً دوصف کی مقدار جگہ چھوڑ کر گزرنا درست ہے، صرف مسجد الحرام میں ایسے نمازی کے آگے سے گزرنے کی گنجائش ہے جب مسجد الحرام کے راستوں اور گزرگاہوں میں نماز پڑھی جارہی ہو، اور لوگ مسجد میں داخل ہورہے ہوں یا نکل رہے ہوں۔(۱)

= يدى المصلى داخل الكعبة وخلف مقام ابراهيم عليه السلام وإن لم يكن بين المصلى والمار سترة . (الفقه على المذاهب الأربعة : (۱/۲۷۳) كتاب الصلاة ، حكم المرور بين يدى المصلى ، قبيل : مكروهات الصلاة ، ط: دار الفكر بيروت)

▭ الفقه الإسلامى وأدلّته : (۱/ ۷۶۱) الباب الثانى : الصلاة ، الفصل السادس : سنن الصلاة وصفتها و مكروهاتها ، وأذكارها ، المبحث الثانى : سنن الصلاة الخارجة عنها ، ط: المرور أمام المصلى فى أثناء الطواف ، ط: دار الفكر .

▭ الدر مع الرد : (۱/۶۳۵ ، ۶۳۶) كتاب الصلاة ، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها ، ط: سعيد.

(۱) (ومرور مار فى الصحراء أو فى مسجد كبير بموضع سجوده) فى الأصح (أو) مروره (بين يديه) إلى حائط القبلة (فى) بيت و (مسجد) صغير فإنّه كبقعة واحدة (مطلقًا) ولو امرأة أو كلبا ...... وإن أثم المار لحديث البزار " لو يعلم المار ماذا عليه من الوزر لوقف أربعين خريفًا " (فى ذلک) المرور لو بلاحائل ولا ستارة ترفع إذا سجد وتعود إذا قام ، ولو كان فرجة فللداخل أن يمر على رقبة من لم يسدها ؛ لأنّه أسقط حرمة نفسه فتنبه . (الدر المختار مع الرد : (۱/۶۳۴، ۶۳۵ ، ۶۳۶) كتاب الصلاة ، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها ، ط: سعيد)

▭ وتكلموا فى الموضع الّذى يكره المرور فيه ، والأصح أنّه موضع صلاته من قدمه إلى موضع سجوده ...... قال مشايخنا إذا صلى راميا بصره إلى موضع سجوده فلم يقع بصره عليه لم يكره هو الصحيح ...... هذا حكم الصحراء ، فإن كان فى المسجد إن كان بينهما حائل كإنسان أو أسطوانة لايكره وإن لم يكن بينهما حائل والمسجد صغير كره فى أى مكان كان، والمسجد الكبير كالصحراء . (الفتاوىٰ الهندية : (۱/۱۰۴) كتاب الصلاة ، الباب السابع فيما يفسد الصلاة ومايكره فيها ، الفصل الأوّل فيما يفسدها ، ط: رشيديه)

▭ كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : (۱/۲۷۲) كتاب الصلاة ، حكم المرور بين يدى المصلى ، قبيل مكروهات الصلاة ، ط: دار الفكر ، بيروت .

▭ قال فخر الإسلام إذا صلى رامياً بصره إلى موضع سجوده ولايقع عليه بصره لا يكره . ومنهم من قال مقدار صفين أو ثلاثة ، ومنهم من قدره بثلاث أذرع ، ومنهم من قدره بخمسة أذرع ...... وقال التمرتاشى : الأصح إن كان بحال لو صلى صلاة خاشع بصره ولا يقع على المار فلايكره .... (البناية شرح الهداية : (۲/۱۰۵) كتاب الصلاة ، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها ، ط: رشيديه)

☆......امام اور اکیلے نماز پڑھنے والے آدمی کے سجدہ کرنے کی جگہ کے اندر سے گزرنا جائز نہیں، ہاں اگر کوئی شدید ترین مجبوری ہے مثلاً پیشاب یا پاخانہ کی شدید حاجت ہے یا کوئی شدید بیماری ہے تو اس صورت میں گنجائش ہوگی۔(۱)

واضح رہے کہ حدیث شریف میں نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت آئی ہے اور اس میں مسجد حرام اور مسجد نبوی کو مستثنیٰ نہیں کیا گیا، بلکہ اس میں عام طور پر نمازی کے آگے سے گزرنے پر وعید ہے، حدیث شریف میں ہے کہ ''اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان کے گزرنے کا کیا وبال ہے تو ان کے لئے چالیس تک کھڑا رہنا گزرنے کی بنسبت آسان ہو''۔

---

(۱) (ومرور مار فی الصحراء أو فی مسجد کبیر بموضع سجوده) فی الأصح (أو) مروره (بین یدیه) إلی حائط القبلة (فی) بیت و (مسجد) صغیر فإنّه کبقعة واحدة (مطلقًا) ولو امرأة أو کلبا ...... وإن أثم المار لحدیث البزار " لو یعلم المار ماذا علیه من الوزر لوقف أربعین خریفًا " (فی ذلک) المرور لو بلاحائل ولا ستارة ترفع إذا سجد وتعود إذا قام ، ولو کان فرجة فللداخل أن یمر علی رقبة من لم یسدها ؛ لأنّه أسقط حرمة نفسه فتنبه . (الدر المختار مع الرد : (۱/ ۶۳۴، ۶۳۵ ، ۶۳۶) کتاب الصلاة ، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها ، ط: سعید)

▭ وتکلموا فی الموضع الّذی یکره المرور فیه ، والأصح أنّه موضع صلاته من قدمه إلی موضع سجوده ...... قال مشایخنا إذا صلی رامیا بصره إلی موضع سجوده فلم یقع بصره علیه لم یکره هو الصحیح ...... هٰذا حکم الصحراء ، فإن کان فی المسجد إن کان بینهما حائل کإنسان أو أسطوانة لایکره وإن لم یکن بینهما حائل والمسجد صغیر کره فی أی مکان کان، والمسجد الکبیر کالصحراء . (الفتاویٰ الهندیة : (۱/ ۱۰۴) کتاب الصلاة ، الباب السابع فیما یفسد الصلاة ومایکره فیها ، الفصل الأوّل فیما یفسدها ، ط: رشیدیه)

▭ کتاب الفقه علی المذاهب الأربعة : (۱/ ۲۷۲) کتاب الصلاة ، حکم المرور بین یدی المصلی ، قبیل مکروهات الصلاة ، ط: دار الفکر ، بیروت .

▭ قال فخر الإسلام إذا صلی رامیاً بصره إلی موضع سجوده ولایقع علیه بصره لا یکره . ومنهم من قال مقدار صفین أو ثلاثة ، ومنهم من قدره بثلاث أذرع ، ومنهم من قدره بخمسة أذرع ...... وقال التمرتاشی : الأصح إن کان بحال لو صلی صلاة خاشع بصره ولا یقع علی المار فلایکره .... (البنایة شرح الهدایة : (۲/ ۱۰ ۵) کتاب الصلاة ، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها ، ط: رشیدیه)

بعض شارحین نے چالیس سے چالیس مہینے اور بعض شارحین نے چالیس سال مراد لئے ہیں۔(۱)

☆......بعض لوگ مسجد حرام اور مسجد نبوی میں بے دھڑک نمازیوں کے آگے سے گزرتے ہیں اور اس کو جائز سمجھتے ہیں، ان کا جائز سمجھنا اور گزرنا جائز نہیں ہے کیونکہ حدیث وغیرہ سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو منع کرنا

مسجد حرام میں نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے والے کو منع نہ کریں خواہ طواف کرنے والا آگے سے گزرے یا طواف نہ کرنے والا آگے سے گزرے۔(۲)

---

(۱) عن أبی جهيم قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم : لو يعلم المار بين يدی المصلی ماذا عليه لكان أن يقف أربعين خيراً له من أن يمرّ بين يديه ، قال أبو النضر لا ادری قال : اربعين يومًا أو شهراً أو سنةً ، متفق عليه (مشكوٰة المصابيح : (ص: ۷۴) باب السترة، الفصل الأوّل ، ط: قديمی)

🗀 صحيح البخاری : (۱/۷۳) كتاب الصلاة ، باب إثم المار بين يدی المصلی ، ط: قديمی .

🗀 شامی : (۱/۶۳۶) باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها ، ط: سعيد .

(۲) الحنفية قالوا: يجوز لمن يطوف بالبيت أن يمر بين يدی المصلی ، وكذٰلک يجوز المرور بين يدی المصلی داخل الكعبة ، وخلف مقام إبراهيم عليه السلام ، وإن لم يكن بين المصلی و المار سترة . (كتاب الفقه علی المذاهب الأربعة : (۱/۲۷۳) كتاب الصلاة ، حكم المرور بين يدی المصلی ، قبيل : مكروهات الصلاة ، ط: دار الفكر)

🗀 المستحب ترک دفع المار ...... (مراقی الفلاح : (ص: ۳۶۷) كتاب الصلاة ، باب مايفسد الصلاة ، فصل فی المكروهات ، فصل : فی اتخاذ السترة و دفع المار بين يدی المصلی، ط: قديمی)

🗀 لايمنع المار داخل الكعبة وخلف المقام وحاشية المطاف ، لما روی أحمد و أبوداود عن المطلب بن أبی وداعة " أنّه رأی النبیّ ﷺ يصلی ما يلی باب بنی سهم والنّاس يمرون بين يديه وليس بينهما سترة " وهو محمول علی الطائفين فيما يظهر ؛ لأنّ الطواف صلاة ، فصار كمن بين يديه صفوف من المصلين ، انتهی . ومثله فی البحر العميق . (شامی : (۱/۶۳۵ ، ۶۳۶) كتاب الصلاة ، بعد مطلب : إذا قرأ تعالی جد بدون ألف لاتفسد ، ط: سعيد)

نواسے کے ساتھ حج پر جانا

نواسا محرم ہے اس کے ساتھ حج پر جانا جائز ہے۔(۱)

نیت

حج کی تینوں قسموں میں دل سے نیت کرلینا کافی ہے، اور زبان سے اپنے اپنے محاورہ میں بھی ادا کرلینا درست ہے، عربی زبان میں کہے تو زیادہ بہتر ہے......

☆......مثلاً حج افراد کی نیت اس طرح کرے:

أَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أُرِیْدُالْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

ترجمہ: اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں، اسے میرے لئے آسان فرمائیں اور قبول فرمائیں۔(۲)

☆......اور حج قران کی نیت اس طرح کرے:

أَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أُرِیْدُالْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ

ترجمہ: اے اللہ! میں حج اور عمرہ دونوں کا ارادہ کرتا ہوں، یہ دونوں میرے

---

(۱) وكذا بنات الأخ والأخت وإن سفلن ...... (الهندية : (۱/۲۷۳) كتاب النكاح ، الباب الثالث : فی بيان المحرمات ، القسم الأوّل : المحرمات بالنسب ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۲/۲۸) كتاب النكاح ، فصل فی المحرمات ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۳/۹۲) كتاب النكاح ، فصل فی المحرمات ، ط: سعيد .

(۲) فيقول بعد السلام بلسانه مطابقًا لجنانه : اللّٰهم إنّی أريد الحج فيسّره لی وتقبّله منی ، وهذا مستحب ...... (غنية الناسک : (ص: ۷۳) باب الإحرام ، فصل فی كيفية الإحرام وصفة التلبية وشرطها و سائر أحكامها ، ط: إدارة القرآن)

مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری : (ص: ۱۴۰ ، ۱۴۱) باب الإحرام ، فصل فی ركعتی الإحرام وأحكامها ، كيفية نية الإحرام بعد الصلاة ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الفتاویٰ الهندية : (۱/۲۲۳) كتاب المناسک ، الباب الثالث فی الإحرام وأمّا شرطه فالنية ، ط: رشيديه .

لئے آسان فرمایئے اور قبول فرمایئے۔(۱)

☆......اور حج تمتع کی صورت میں پہلے احرام کے وقت اس طرح نیت کرے:

أَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ

ترجمہ: اے اللہ! میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان فرمادیں اور قبول فرمالیں۔

اس کے بعد حج کے لئے افراد والی نیت کرے۔(۲)

☆......اگر کوئی شخص اپنی مادری زبان میں یہ مضمون ادا کردے گا تو بھی نیت صحیح ہوجائے گی۔

☆......احرام کی نیت دل سے ہونا ضروری ہے، نیت کے الفاظ کو زبان سے ادا کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ بہتر ہے، جس چیز کا احرام باندھنا ہے اس کی دل میں نیت کرنی چاہیئے: مثلاً ''حج افراد کا احرام باندھتا ہوں'' یا ''قران یا تمتع کا احرام

---

(۱) وصفته أن یُحرم بالعمرة والحج معاً من المیقات أو قبله وهو الأفضل ویقول: اللّٰهم إنّی أرید العمرة والحج فیسرهما لی وتقبّلهما منّی ...... ویقدم العمرة علی الحج فی النیة والتلبیة والدعاء استحبابًا وإن قدم الحج فی الذکر جاز. (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری: (ص: ۳۶۱) باب القران، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک: (ص: ۲۰۴) باب القران، فصل فی صفة القران المسنون، ط: إدارة القرآن.

▭ الفتاویٰ الهندیة: (۱/۲۳۷) کتاب المناسک، الباب السابع فی القران والتمتّع، ط: رشیدیه.

(۲) التمتّع هو أن یحرم بالعمرة من المیقات، فیقول بعد صلاة رکعتی الإحرام: اللّٰهم إنّی أرید العمرة فیسرها لی وتقبّلها منی ...... فإذا جاء یوم الترویة یحرم بالحج من الحرم. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی: (ص: ۷۳۹، ۷۴۰) کتاب الحج، فصل التمتع، ط: قدیمی)

▭ غنیة الناسک: (ص: ۲۱۵، ۲۱۶) باب التمتّع، فصل فی کیفیة أداء التمتّع المسنون، ط: إدارة القرآن.

▭ الدر مع الرد: (۲/۴۸۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، ط: سعید.

باندھتا ہوں‘‘ اگر دل سے نیت کر لی اور زبان سے الفاظ ادا نہیں کئے تو بھی نیت ہو جائے گی البتہ اس کے ساتھ زبان سے تلبیہ یا اس کے قائم مقام کوئی ذکر کرنا ضروری ہے ورنہ احرام میں داخل نہ ہوگا۔(۱)

دل میں حج قران کی نیت تھی لیکن احرام باندھتے وقت زبان سے افراد یا تمتع نکل گیا تو جو دل میں تھا اس کا اعتبار ہوگا، زبان سے جو الفاظ نکلے ان کا اعتبار نہ ہوگا۔(۲)

اگر کسی نے صرف احرام باندھ لیا اور حج یا عمرہ کسی چیز کی نیت نہیں کی تو احرام صحیح ہو گیا اور اس کو حج یا عمرہ کے افعال شروع کرنے سے پہلے اختیار ہے اس احرام کو حج کے لئے کر دے یا عمرہ کے لئے۔(۳)

---

(۱) وأن تكون بالقلب ، فينوى بقلبه ما يحرم به من حج أو عمرة أو قران أ ونسك من غير تعيين . وأمّا التلفّظ بالنية مع ذلک فحسن ليجتمع القلب واللسان كما قاله المشايخ رحمهم الله تعالىٰ . (غنية الناسک : (ص: ۷۸) باب الإحرام ، فصل فى نية الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۱۴۳) باب الإحرام ، فصل : شرط النية أن تكون بالقلب ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

البحر العميق : (۲/ ۶۵۱) الباب السابع فى الإحرام ، الفصل الثانى فى صفة الإحرام ،ط : مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(۲) وان جرى على لسانه خلاف ما نوى بقلبه فالعبرة بما نوى لا بما جرى . (مناسک الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ۱۴۳) باب الإحرام ، فصل : شرط النية أن تكون بالقلب ، ط: الإمداية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۷۸) باب الإحرام ، فصل فى نية الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

الفتاوىٰ التاتارخانية : (۲/ ۳۳۳) كتاب الحج ، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج ، ط: قديمى.

(۳) ثم صحة الطواف لا تتوقف على نية نسک أى معين . قال فى البحر : وإذا أبهم الإحرام بأن لم يعين ماأحرم به جاز وعليه التعيين قبل أن يشرع فى الأفعال فإن لم يعين و طاف شوطاً كان للعمرة . (الدر مع الرد : (۲/ ۴۸۶) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب فيما يصير به محرماً ، ط: سعيد)

الفتاوىٰ التاتارخانية : (۲/ ۳۳۳) كتاب الحج ، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج ، ط: قديمى.

غنية الناسک : (ص: ۷۹) باب الإحرام ، فصل فى نية الإحرام ، مطلب فى إبهام النية وإطلاقها ، ط: إدارة القرآن .

اگر حج بدل ہے تو جس کی طرف سے حج کرنا ہے اس کی طرف سے نیت کرے اور زبان سے بھی کہے کہ فلاں کی طرف سے حج کی نیت کی، اور اس کی طرف سے احرام باندھا۔(۱)

بعض مرتبہ جہاز لیٹ بھی ہوجاتے ہیں، احرام میں رہنا اور احرام کی پابندی کرنا بہت مشکل ہوجاتا ہے، اس لئے گھر یا ائر پورٹ پر دو رکعت نفل نماز پڑھ کر احرام کے کپڑے پہن لیں، نیت اور تلبیہ نہ پڑھیں، جہاز میں سوار ہونے کے بعد نیت بھی کریں اور تلبیہ بھی پڑھیں تاکہ احرام کے بعد انتظار اور پابندی وغیرہ کی پریشانی نہ ہو۔(۲)

---

(۱) وإن كان إحرامه عن الغير يقول : اللّٰهم إنّى أريد الحج عن فلان فيسره لى وتقبله منى عنه ، ثم لينو عنه بقلبه ، ويقول بلسانه : نويت الحج عن فلان وأحرمت به عنه : لبيک اللّٰهم ...... ثم يقول : لبيک بحجة عن فلان أو يقوله قبل التلبية كما مر ، و شرط النية عنه ثم إن شاء ذكره فى التلبية والدعاء وإن شاء اكتفى بالنية عنه . (غنية الناسک : (ص: ۷۴) باب الإحرام ، فصل فى كيفية الإحرام ، ...... ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۱۴۲) باب الإحرام ، فصل فى ركعتى الإحرام بعد الصلاة ، كيفية نية الإحرام بعد الصلاة ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ الفقه الإسلامى وأدلّته :(۱۲۳/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل : أحكام الحج والعمرة ، المبحث الخامس : أركان الحج والعمرة ، المطلب الأوّل : الإحرام ، أوّلاً : مايصير به الشخص محرمًا ، ط: دار الفكر بيروت.

(۲) ثم يحرم إذا سلم عقيب صلاته وهو جالس مستقبل القبلة فى مكانه ، فإن أحرم بعد ماقام أو سار ، أو استوت به راحلته قائمة جاز ، ولكن الأوّل أفضل . (غنية الناسک : (ص: ۷۳) باب الإحرام ، فصل فى كيفية الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

☐ الفتاوىٰ التاتارخانية : (۳۳۵/۲) كتاب الحج ، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج ، ط:قديمى .

☐ إرشاد السارى : (ص: ۱۴۲) باب الإحرام ، فصل فى ركعتى الإحرام وأحكامها ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

نیت سے پہلے سر ڈھانکنا

احرام کی نیت کرنے سے پہلے احرام کے کپڑے پہن کر سر ڈھانک کر نفل پڑھنا جائز ہے، البتہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سر کھول کر نیت کر کے تلبیہ پڑھیں۔(۱)

نیتِ طواف

''طواف کی نیت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ۱۱۵)

نیفہ

احرام کی چادر/لنگی میں نیفہ موڑ کر کمر بند ڈال کر باندھنا مکروہ ہے۔(۲)

نیکر

مردوں کے لئے احرام کی حالت میں نیچے نیکر پہننا جائز نہیں ہے، اگر ایک

---

(۱) ثم يسن أن يصلى ركعتين بعد اللبس ينوى بها سنة الإحرام ليحرز فضيلة السنة ...... ثم يحرم إذا سلم عقيب صلاته وهو جالس مستقبل القبلة فى مكانه .... (غنية الناسک : (ص: ۷۳) باب الإحرام ، فصل : فى كيفية الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

ارشاد السارى : (ص: ۱۴۰) باب الإحرام ، فصل فى ركعتى الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : (۴۸۲/۲) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، ط: سعيد .

(۲) والأفضل أن لايكون فيه خياطة أصلاً ، وإن زر أحدهما ، أو خلله بخلال أو ميله أو عقد بأن ربط طرفه بطرفه الآخر ، أو شده على نفسه بحبل ونحوه أساء ولا شيئ عليه ، وإنّما أساء لشبهة حينئذ بالمخيط من جهة أنّه لايحتاج إلى حفظه بخلاف شد الهميان فى وسطه فإنّه لابأس به . (غنية الناسک : (ص: ۷۱ ، ۷۲) باب الإحرام ، فصل فيما ينبغى لمريد الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

ارشاد السارى : (ص: ۱۶۹ ، ۱۷۰) باب الإحرام ، فصل فى مكروهاته ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

البحر العميق : (۶۳۵/۲) الباب السابع : فى الإحرام ، الفصل الأوّل : مقدمات الإحرام ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

دن یا ایک رات پہنے رہے گا تو دَم دینا لازم ہوگا، اس سے کم میں صدقہ دینا واجب ہوگا۔(۱)

نیکی ہر قدم پر

''حاجی کا قدم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۸/۲)

---

(۱) إذا لبس المحرم المخيط (أى الملبوس المعمول على قدر البدن أو قدر عضو منه بحيث يحيط به سواء كان بخياطة أو نسج أو لصق أو غير ذلك، وكذا حكم تغطية بعض الأعضاء بالمخيط أو غيره) على وجه المعتاد فعليه الجزاء ...... فإذا لبس مخيطًا يوماً كاملاً أو ليلةً كاملةً فعليه دم وفى أقلّ من يوم أو ليلة صدقة وكذا لو لبس ساعة، وفى أقلّ من ساعة قبصة ولو لبسه أياماً فعليه دم واحد. (إرشاد السارى: (ص: ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷) باب الجنايات، النوع الأوّل فى حكم اللُّبس، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۲۵۰) باب الجنايات، الفصل الثانى: فى لبس المخيط، ط: إدارة القرآن.

الفتاوىٰ التاتارخانية: (۳۷۰/۲) الفصل الخامس: فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه ومالايحرم، نوع منه فى لبس المخيط، ط: قديمى.

واجبات چھوڑنا عذر کی وجہ سے

''عذر کی وجہ سے سنن وواجبات چھوڑنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۵۵/۳)

واجباتِ حج

''حج کے واجبات'' عنوان دیکھیں۔(۲۰۹/۲)

واجباتِ عمرہ

''عمرہ کے واجبات'' عنوان دیکھیں۔(۲۱۸/۳)

واجبات کا حکم

واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی واجب رہ جائے گا تو حج ادا ہو جائے گا، خواہ قصداً رہ گیا ہو یا بھول کر، لیکن اس کی جزاء لازم ہوگی، خواہ دَم کی صورت میں ہو یا صدقہ کی صورت میں، البتہ اگر کوئی فعل کسی معتبر عذر کی وجہ سے رہ گیا ہو تو دَم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔(۱)

واجب الطّواف کی نماز ایک ساتھ پڑھنا

''متعدد طواف کی ایک ساتھ نفل پڑھنا'' عنوان دیکھیں۔(۳۲/٤)

---

(۱) وحكم الواجبات لزوم الجزاء أى الدم كما فى نسخة صحيحة بترك واحد منها وهو أحسن من قوله بتركها فى الكبير وجواز الحج أى حجّه معه سواء تركه عمدًا أو سهوًا وكذا خطأً أو نسيانًا جاهلاً أو عالماً لكن العامد أى إذا كان عالمًا آثم أى بتركه ...... وترك الواجب أى جنسه بعذر أى معتبر شرعاً ، قال فى البدائع : إنّ الواجبات كلّها أى فضلاً عن بعضها أو المعنى كلاً منها إن تركها لعذر لاشيئ عليه ؛لأنّ الضرورات تبيح المحظورات . (إرشار السارى : (۱۰۱ ، ۱۰۲ ، ۱۰۳) باب فرائض الحج و واجباته و سننه ومستحباته ومكروهاته ، فصل فى واجبات الحج ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۴٦) باب فرائض الحج و واجباته، فصل فى واجباته، ط: إدارة القرآن.

واجب الطّواف نماز بھول کر دوسرا طواف شروع کر دیا

اگر طواف کرنے کے بعد دو رکعت واجب الطّواف پڑھنا بھول گیا اور دوسرا طواف شروع کر دیا، اگر دوسرے طواف کا ایک چکر پورا ہونے سے پہلے پہلے یاد آجائے تو اس طواف کو چھوڑ کر پہلے دو رکعت واجب الطّواف پڑھ لے، اور اگر ایک چکر پورا ہونے کے بعد یاد آئے تو یہ طواف پورا کرے، اس کے بعد دو رکعت واجب الطّواف پہلے طواف کے پڑھے پھر اس کے بعد دو رکعت دوسرے طواف کے پڑھے۔(۱)

واجب ترک کر دیا

اگر کسی محرم نے عذر کی وجہ سے واجب ترک کر دیا تو جزاء دینی لازم نہیں ہوتی اور اگر عذر کے بغیر ترک کر دیا تو جزاء واجب ہوتی ہے۔(۲)

---

(۱) طاف أى كاملاً ونسى ركعتى الطواف ...... فلم يتذكر إلّا بعد شروعه فى طواف آخر ...... فإن كان التذكر قبل تمام شوطٍ رفضه أى تركه وقطعه لتحصيل سنة الموالاة وبعد إتمامه أى إتمام شوطه الّذى بمنزلة ركعة لاأى لايرفضه بل يتمّ طوافه الّذى شرع فيه أى كما لو تذكر بعد شوطين بالأولىٰ وعليه لكل أسبوع ركعتان أى اتفاقاً إذ لايندرج أحدهما فى الآخر ولو اتصلا صورة . (إرشاد السارى : (ص: ۲۳۵) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل فى مسائل شتى عن الطواف ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسك : (ص: ۱۱۷ ، ۱۱۸) باب فى ماهية الطواف وأنواعه ...... ، فصل : ومن الواجبات ركعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية .

☜ الدر مع الرد : (۲/۴۹۹) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد .

(۲) وحكم الواجبات لزوم الجزاء ...... بترک واحد منها ، وهو أحسن من قوله : " بتركها " فى " الكبير " ...... و يستثنى من هٰذا الكلى و هو لزوم الجزاء بترک كل واجب ...... ترک الواجب أى جنسه بعذر أى معتبر شرعًا . قال فى البدائع : إن الواجبات كلها...... إن تركها لعذر لا شيئ عليه ؛ لأنّ الضرورات تبيح المحظورات . (إرشاد السارى : (ص: ۱۰۱ ، ۱۰۲ ، ۱۰۳) باب فرائض الحج و واجباتہ ، فصل : فى واجبات الحج ، وحكم الواجبات ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۲۳۸) باب الجنايات ، مقدّمة : فى ضوابط ينبغى حفظهاالعموم نفعها، ط: إدارة القرآن . =

وادیٔ محسر

☆...... منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان وہ جگہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے ابرہہ کے ہاتھیوں والے لشکر کو تباہ و برباد کیا، جس کا ذکر سورۃ الفیل میں ہے، یہاں پر حاجیوں کے لئے مسنون یہ ہے کہ تیزی سے چلیں جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ وادیٔ محسر سے گزرے تو آپ ﷺ نے رفتار تیز کردی''۔

ابن قیم رحمہ اللہ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کی عادتِ شریفہ یہ تھی کہ جب کسی ایسی جگہ سے گزرتے جہاں اللہ کا عذاب نازل ہوا ہوتو تیزی کے ساتھ گزر جاتے، اس وادیٔ محسر میں بھی ہاتھیوں والے لشکر پر عذاب نازل ہوا تھا۔(۱)

= شامی : (۵۵۳/۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید

(۱) عن جابر رضی اللّٰہ عنه فی حدیثه الطویل : فدفع قبل أن تطلع الشمس ، وأردف الفضل بن عباس حتی أتی بطن محسر ، فحرّک قلیلا ، ثم سلک الطریق الوسطیٰ ...... قوله: عن جابر ...... الخ : فیه دلالة علی الإسراع فی هٰذا الوادی ، وإنّما سمّی محسر ؛ لأنّ فیل أصحاب الفیل حسر فیه ، أی أعیی وکلّ ، قاله النووی فی شرح مسلم : قال : فهی أی تحریک الدابة سنة من سنن السیر فی هٰذا الموضع ، قال أصحابنا : یسرع الماشی ویحرّک الراکب دابته فی وادی محسر ، ویکون ذٰلک قدر رمیة بحجر ، قلت : وسر الإیضاع فیه الفرار من مواضع نزول العذاب إلی مواضع نزول الرحمة ، وهٰکذا کان دأبه فی أمثال تلک المواضع ، کما ورد فی الصحیحین عن ابن عمر ...... وفی " نیل الاوطار " ولیس هو (أی محسر) من المزدلفة ولا منی ، بل هو مسیل بینهما ...... وفی حاشیة الترمذی عن " الدر المختار " : هو وادٍ بین منی والمزدلفة ، فلو وقف به لم یجز علی المشهور .... (إعلاء السنن : (۱۵۱/۱۰) کتاب الحج ، باب الإیضاع فی وادی محسر ...... ، رقم الحدیث : ۲۷۳۵ ، ط: إدارة القرآن)

حجة اللّٰہ البالغة : (۶۴/۲) مبحث فی أمور تتعلق الحج ، قصة حجة الوداع ، ط: میر محمد کتب خانه.

فلمّا أتی بطن محسر ، حرّک ناقته و أسرع السیر ، وهٰذه کانت عادته فی المواضع الّتی نزل فیها بأس اللّٰہ بأعدائه ، فإن هنالک أصاب أصحاب الفیل ماقصّ اللّٰہ علینا ، ولذٰلک سمّی ذٰلک الوادی وادی محسر ؛ لأنّ الفیل حسر فیه أی أعیی ، وانقطع عن الذهاب إلی مکّة ، وکذٰلک فعل فی سلوکه الحِجَر دیار ثمود فإنّه تقنع بثوبه وأسرع السیر . (زاد المعاد فی هدی خیر العباد لابن =

ایک دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں عرب کے قبائل یہاں جمع ہوتے اور اپنے آباء واجداد کے کارنامے بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ،لہٰذا ان کی مخالفت کے طور پر شریعت میں یہ مستحب قرار پایا کہ یہاں سے جلدی گزر اجائے۔ (۱)

☆......مزدلفہ سب کا سب ٹھہرنے کی جگہ ہے،مگر وادئ محسر میں نہ ٹھہرے، (۲)

= قيم : (۲/۲۵۵ ، ۲۵۶) فصول : فی هديه صلی اللّٰه عليه وسلم فی العبادات ، فصل : فی هديه صلی اللّٰه عليه وسلم فی حجّه وعُمره ، ط: مؤسّسة الرسالة بيروت ، مكتبة المنار كويت)

(۱) وعن جابر رضی اللّٰه عنه أنّ النبی صلی اللّٰه عليه وسلم أوضع فی وادی محسر وأمرهم أن يرموا بمثل حصی الخذف . رواه الخمسة و صححه الترمذی ...... وحديث جابر يدل علی أنه يشرع الاسراع بالمشی فی وادی محسر ...... وإنّما شرع الإسراع فيه ؛ لأنّ العرب كانوا يقفون فيه ويذكرون مفاخر آبائهم فاستحب الشارع مخالفتهم . (نيل الأوطار : (۵/۷۸) رقم الحديث : ۲۰۰۹ ، كتاب المناسک ، باب الدفع إلی مزدلفة ، ثم منها إلی منی وما يتعلق بذلک ، ط: دار الحديث ، مصر)

تحفة الأحوذی : (۳/۲۲۹) رقم الحديث : ۸۸۷ ، كتاب الحج ، باب ماجاء فی الإفاضة من عرفات، ط: دار الفكر ، بيروت .

مرعاة المفاتيح : (۹/۱۶۲) رقم الحديث : ۲۶۳۵ ، كتاب المناسک ، باب الدفع من عرفة والمزدلفة ، ط: إدارة البحوث الإسلامية .

(۲) عن جابر رضی اللّٰه عنه فی حديثه الطويل : فدفع قبل أن تطلع الشمس ، وأردف الفضل بن عباس حتی أتی بطن محسر ، فحرّک قليلا ، ثم سلک الطريق الوسطیٰ ...... قوله: عن جابر ...... الخ : فيه دلالة علی الإسراع فی هٰذا الوادی ، وإنّما سمّی محسر ؛ لأنّ فيل أصحاب الفيل حسر فيه ، أی أعيی وكلّ ، قاله النووی فی شرح مسلم : قال : فهی أی تحريک الدابة سنة من سنن السير فی هٰذا الموضع ، قال أصحابنا : يسرع الماشی ويحرّک الراكب دابته فی وادی محسر ، ويكون ذلک قدر رمية بحجر ، قلت : وسر الإيضاع فيه الفرار من مواضع نزول العذاب إلی مواضع نزول الرحمة ، وهٰكذا كان دأبه فی أمثال تلک المواضع ، كما ورد فی الصحيحين عن ابن عمر ...... وفی " نيل الاوطار " وليس هو (أی محسر) من المزدلفة ولا منی ، بل هو مسيل بينهما ...... وفی حاشية الترمذی عن " الدر المختار " : هو وادٍ بين منی والمزدلفة ، فلو وقف به لم يجز علی المشهور .... (إعلاء السنن : (۱۰/۱۵۱) كتاب الحج ، باب الإيضاع فی وادی محسر ...... ، رقم الحديث : ۲۷۳۵ ، ط: إدارة القرآن)

حجة اللّٰه البالغة : (۲/۶۴) مبحث فی أمور تتعلق الحج ، قصة حجة الوداع ، ط: مير محمد كتب خانه . =

وادیٔ محسر میں نماز پڑھنا مکروہ ہے،(۱)

اگر بے خبری میں نماز پڑھ لی تو نماز ہوجائے گی لیکن وادیٔ محسر میں وقوف جائز نہیں ہے۔(۲)

= فلمّا أتى بطن محسر ، حرّک ناقته و أسرع السير ، وهٰذه كانت عادته فی المواضع الّتی نزل فيها بأس اللّٰه بأعدائه ، فإن هنالک أصاب أصحاب الفيل ماقصّ اللّٰه علينا ، ولذٰلک سمّی ذٰلک الوادی وادی محسر ؛ لأنّ الفيل حسر فيه أی أعيى ، وانقطع عن الذهاب إلى مكّة ، وكذٰلک فعل فی سلوكه الحِجَر ديار ثمود فإنّه تقنع بثوبه وأسرع السير . (زاد المعاد فی هدى خير العباد لابن قيم : (۲۵۵/۲ ، ۲۵٦) فصول : فی هديه صلى اللّٰه عليه وسلم فی العبادات ، فصل : فی هديه صلى اللّٰه عليه وسلم فی حجّه وعُمره ، ط: مؤسّسة الرسالة بيروت ، مكتبة المنار كويت)

(۱) باب الصلاة فی مواضع الخسف والعذاب : ويذكر أنّ عليا رضی اللّٰه عنه كره الصلاة بخسف بابل ...... عن عبد اللّٰه بن عمر أنّ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال : لاتدخلوا هؤلاء المعذبين إلّا أن تكونوا باكين فإن لم تكونوا باكين ، فلا تدخلوا عليهم ، لايصيبكم ما أصابهم . (الصحيح للبخاری : (۱/ ٦۲) كتاب الصلاة ، باب الصلاة فی مواضع الخسف والعذاب ، ط: قديمی)

ويذكر أنّ عليًا رضی اللّٰه عنه كره الصلاة بخسف بابل ، مطابقة هذا الأثر للترجمة ظاهرة وهو يدلّ أيضًا على أن مراده من عقد الباب هو الإشارة إلى أنّ الصلاة فی مواضع الخسف مكروهة ...... وفيه : الإسراع عن المرور بديار المعذبين ، كما فعل رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فی وادی محسر لأنّ أصحاب الفيل هلكوا هناک ...... وفيه : الدلالة على كراهة الصلاة فی موضع الخسف والعذاب ، والباب معقود عليه . (عمدة القاری : (۲۷۹/۴ ـ ۲۸۳) كتاب الصلاة ، باب الصلاة فی مواضع الخسف والعذاب ، ط: دار الكتب العلمية)

قال المهلب : إنّما هٰذا من جهة التشاؤم بالبقعة الّتی نزل بها سخط اللّٰه يدل على ذٰلک قوله : ﴿ وسكنتم فی مساكن الّذين ظلموا أنفسهم وتبين لكم كيف فعلنا بهم وضربنا لكم الأمثال ﴾ [إبراهيم : ۴۵] فوبخهم تعالىٰ على ذلک ، وكذلک تشاء م عليه السلام بالبقعة الّتی نام فيها عن الصلاة ورحل عنها ثم صلى ، فكراهة الصلاة فی موضع الخسف أولىٰ ، إلّا أنّ إباحه الدخول على وجه البكاء والاعتبار يدل أن من صلى هناک لاتفسد صلاته . (شرح صحيح البخاری لابن بطال : (۸۷/۲) كتاب الصلاة ، باب الصلاة فی مواضع الخسف والعذاب ، ط: مكتبة الرشد)

(۲) عن جابر رضی اللّٰه عنه فی حديثه الطويل : فدفع قبل أن تطلع الشمس ، وأردف الفضل بن عباس حتى أتى بطن محسر ، فحرّک قليلا ، ثم سلک الطريق الوسطىٰ ...... قوله: عن جابر ...... الخ : فيه دلالة على الإسراع فی هذٰا الوادی ، وإنّما سمّی محسر ؛ لأنّ فيل أصحاب الفيل حسر=

☆ ......وادیٔ محسر وہ وادی ہے جس میں اصحابِ فیل کا واقعہ پیش آیا تھا اور قرآن مجید میں اس پر ایک سورت ''اَلَم تَرَ کَیفَ'' نازل ہوئی۔(۱)

= فیه ، أی أعیی و کلّ ، قاله النووی فی شرح مسلم : قال : فهی أی تحریک الدابة سنة من سنن السیر فی هٰذا الموضع ، قال أصحابنا : یسرع الماشی ویحرّک الراکب دابته فی وادی محسر ، ویکون ذلک قدر رمیة بحجر ، قلت : وسر الإیضاع فیه الفرار من مواضع نزول العذاب إلی مواضع نزول الرحمة ، وهٰکذا کان دأبه فی أمثال تلک المواضع ، کما ورد فی الصحیحین عن ابن عمر ...... وفی '' نیل الاوطار '' ولیس هو (أی محسر) من المزدلفة ولا منی ، بل هو مسیل بینهما ...... وفی حاشیة الترمذی عن '' الدر المختار '' : هو وادٍ بین منی والمزدلفة ، فلو وقف به لم یجز علی المشهور .... (إعلاء السنن : (۱۰/۱۵۱) کتاب الحج ، باب الإیضاع فی وادی محسر ...... ، رقم الحدیث : ۲۷۳۵ ، ط: إدارة القرآن)

🗁 حجة اللّٰه البالغة : (۲/۶۴) مبحث فی أمور تتعلق الحج ، قصة حجة الوداع ، ط: میر محمد کتب خانه .

🗁 فلمّا أتی بطن محسر ، حرّک ناقته و أسرع السیر ، وهٰذه کانت عادته فی المواضع الّتی نزل فیها بأس اللّٰه بأعدائه ، فإن هنالک أصاب أصحاب الفیل ماقصّ اللّٰه علینا ، ولذٰلک سمّی ذٰلک الوادی وادی محسر ؛ لأنّ الفیل حسر فیه أی أعیی ، وانقطع عن الذهاب إلی مکّة ، وکذٰلک فعل فی سلوکه الحِجَر دیار ثمود فإنّه تقنع بثوبه وأسرع السیر . (زاد المعاد فی هدی خیر العباد لابن قیم : (۲/۲۵۵ ، ۲۵۶) فصول : فی هدیه صلی اللّٰه علیه وسلم فی العبادات ، فصل : فی هدیه صلی اللّٰه علیه وسلم فی حجّه وعُمره ، ط: مؤسّسة الرسالة بیروت ، مکتبة المنار کویت)

(۱) عن جابر رضی اللّٰه عنه فی حدیثه الطویل : فدفع قبل أن تطلع الشمس ، وأردف الفضل بن عباس حتی أتی بطن محسر ، فحرّک قلیلا ، ثم سلک الطریق الوسطیٰ ...... قوله: عن جابر ...... الخ : فیه دلالة علی الإسراع فی هذٰا الوادی ، وإنّما سمّی محسر ؛ لأنّ فیل أصحاب الفیل حسر فیه ، أی أعیی و کلّ ، قاله النووی فی شرح مسلم : قال : فهی أی تحریک الدابة سنة من سنن السیر فی هٰذا الموضع ، قال أصحابنا : یسرع الماشی ویحرّک الراکب دابته فی وادی محسر ، ویکون ذلک قدر رمیة بحجر ، قلت : وسر الإیضاع فیه الفرار من مواضع نزول العذاب إلی مواضع نزول الرحمة ، وهٰکذا کان دأبه فی أمثال تلک المواضع ، کما ورد فی الصحیحین عن ابن عمر ...... وفی '' نیل الاوطار '' ولیس هو (أی محسر) من المزدلفة ولا منی ، بل هو مسیل بینهما ...... وفی حاشیة الترمذی عن '' الدر المختار '' : هو وادٍ بین منی والمزدلفة ، فلو وقف به لم یجز علی المشهور .... (إعلاء السنن : (۱۰/۱۵۱) کتاب الحج ، باب الإیضاع فی وادی محسر ...... ، رقم الحدیث : ۲۷۳۵ ، ط: إدارة القرآن) =

☆ ......موجودہ زمانے میں وادیٔ محسر پر خیمہ بنا ہوا ہے اور وہاں وادیٔ محسر کا بورڈ آویزاں ہے، اور یہ منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان ہے۔

☆ ''وادی محسر'' نہ منی میں داخل ہے نہ مزدلفہ میں، بلکہ منٰی اور مزدلفہ کے بیچ میں ایک حدّ فاصل ہے اور اس کی مقدار ۵۴۵ گز ہے جب وہاں سے گزرے تو جلدی گزر جائے۔

☆ مزدلفہ سب کا سب موقف ہے، مگر ''وادی محسر'' حاجیوں کے لئے موقف نہیں ہے بلکہ یہ ''اصحاب فیل'' کا موقف تھا، اگر کوئی حاجی وادی محسر میں وقوف کرے گا تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔(۱)

= ▭ حجة الله البالغة : (۲/۶۴) مبحث فی أمور تتعلق الحج، قصة حجة الوداع، ط: میر محمد کتب خانه .

▭ فلمّا أتی بطن محسر، حرّک ناقته و أسرع السیر، وهٰذه کانت عادته فی المواضع الّتی نزل فیها بأس اللّٰه بأعدائه، فإن هنالک أصاب أصحاب الفیل ماقصّ اللّٰه علینا، ولذٰلک سمّی ذٰلک الوادی وادی محسر؛ لأنّ الفیل حسر فیه أی أعیی، وانقطع عن الذهاب إلی مکّة، وکذٰلک فعل فی سلوکه الحِجَر دیار ثمود فإنّه تقنع بثوبه وأسرع السیر. (زاد المعاد فی هدی خیر العباد لابن قیم : (۲/۲۵۵، ۲۵۶) فصول : فی هدیه صلی اللّٰه علیه وسلم فی العبادات، فصل : فی هدیه صلی اللّٰه علیه وسلم فی حجّه وعُمره، ط: مؤسّسة الرسالة بیروت، مکتبة المنار کویت)

(۱) فإذا بلغ وادی محسر یستحب عند الأئمة الأربعة أن یحرّک الراکب دابته قدر رمیة حجر ثم یمشی علی السکون حتی یأتی منی ...... ویستحب أیضًا للماشی الإسراع فی وادی محسر ...... و وادی محسر، ویقال له : بطن محسر بضم المیم و فتح الحاء، وکسر السین المشددة وبالراء المهملات، مسیل ماء فاصل بین مزدلفة و منی، وهو لیس من منی، ونقل القاضی عز الدین بن جماعة اتفاق الأئمة الأربعة علی ذٰلک، قال المحب الطبری : وأوّل وادی محسر : من القرن المُشرق من الجبل الّذی یسار الذاهب، قال : ولیس من مزدلفة ولا من منٰی، بل هو مسیل بینهما ...... وقد جاء : " مزدلفة کلها موقف الّا محسر " ...... وسمی بذٰلک لأن فیل أصحاب الفیل حسر فیه : أی أعیٰی وکَلَّ عن المسیر؛ ...... و قال الاذرقی : إنّه خمسمائة ذراع وخمسة وأربعون ذراعًا. (البحر العمیق : (۳/۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲) الباب الحادی عشر : فی الخروج من مکّة إلی منٰی، مطلب : الدفع من مزدلفة إلی منٰی، ومطلب: وادی محسر، ط: مؤسسة الریّان، المکتبة المکیّة) =

والدہ ناراض ہے

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے اور والدہ اس پر ناراض ہے تو حج کرنے سے حج ادا ہو جائے گا، کیونکہ حج ایک مستقل عبادت ہے، ادا کرنے سے ادا ہو جاتی ہے، البتہ ماں کی ناراضگی کا گناہ بیٹے کی گردن پر ہوگا، اس کی تلافی کی صورت یہ ہے کہ ماں سے معافی مانگ لے، اس کو راضی کر لے اور ماں کو بھی چاہیئے کہ اس کو معاف کر دے اور اس کے لئے خیر کی دعاء کرے تا کہ ماں کی دعاء سے وہ سدھر جائے اور وہ دنیا و آخرت دونوں جہاں میں کامیاب ہو جائے اور اگر ماں بیٹے کو معاف نہیں کرے گی تو بیٹے کا بھی نقصان ہوگا اور ماں کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔(۱)

اگر ماں کا انتقال ہو گیا ہے اور زندگی میں ماں کو راضی نہ کر سکا تو ماں کے انتقال کے بعد اللہ سے توبہ و استغفار کرے اور ماں کے لئے ایصالِ ثواب کرے یعنی کوئی نیک کام کر کے یہ نیت کرے کہ اے اللہ اس کا ثواب میری والدہ کو پہنچا دے۔

= المزدلفة (كلها موقف الا وادى محسر) هو واد بين منٰى و مزدلفة ، فلو وقف به أو ببطن عرنة لم يجز على المشهور . (الدر مع الرد : (٢/ ٥٠٨) كتاب الحج ، مطلب فى إجابة الدعاء، ط: سعيد)

ـــــ إرشاد السارى : (ص: ٣١١) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في الوقوف بها ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

(١) وينبغى له تحصل رضا من يكره له السفر بغير رضاه فإنّه إذا أراد أن يخرج إلى الحج وأحد أبويه كاره لذٰلک ، فإن كان محتاجًا إلى خدمته يكره وإن كان مستغنيًا فلابأس به إن كان الغالب على الطريق السلامة وأمّا عند غلبة الخوف فلايحل له أن يخرج إلاَّ بإذنهما وإن كانا مستغنيين عنه . (غنية الناسک : (ص: ٣٤ ، باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ٩) مقدمة فى آداب مريد الحج ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الفتاوىٰ الهندية : (١/ ٢٢٠) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : فى تفسير الحج و فرضيته و وقته و شرائطه وأركانه و واجباته و سننه و آدابه و محظوراته ، ط: رشيديه .

واضح رہے کہ موت کے بعد میت کی روح کو خوش کرنے کا ذریعہ ایصالِ ثواب ہے۔(۱)

والدین کو حج کرانے سے اپنا حج ادا نہیں ہوگا

اگر بیٹے پر اپنے ذمہ حج فرض ہے تو والدین کو حج کرانے سے بیٹے کا اپنا فرض ادا نہیں ہوگا، اس کو خود اپنا فرض حج ادا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

والدین کی اجازت کے بغیر حج کے لئے جانا

اگر حج فرض ہے تو حج کے لئے والدین سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے، بلکہ اجازت نہ ملنے کی صورت میں بھی جانا ضروری ہے، اور اگر حج فرض نہیں

---

(۱) الأصل أن كل من أتىٰ بعباده ما له جعل ثوابها لغيره .... (الدر مع الرد : (۲/۵۹۵) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد)

أن سعد بن عبادة رضى الله عنه توفيت أمه وهو غائب عنها ، فقال يا رسول الله ! إن أمى توفيت وأنا غائب عنها ، أينفعها شيئ إن تصدقت به عنها ؟ قال : نعم ، قال : فإنّى أشهدك أن حائطى المخران صدقة عليها . (صحيح البخارى : (۱/۳۸۶) كتاب الوصايا ، باب : إذا قال : أرضى و بستانى صدقة لله عن أمّى ط: قديمى)

إن رجلاً سأله صلى الله عليه وسلم فقال : كان لى أبوان أبرهما حال حياتهما ، فكيف لى ببرهما بعد موتهما ؟ فقال صلى الله عليه وسلم : إن من البر بعد الموت أن تصلى لهما مع صلاتك وتصوم لهما مع صيامك . (فتح القدير : (۳/۱۳۳) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: رشيديه)

(۲) قال الله تعالىٰ :﴿ ولله على النّاس حِجُّ البيت من استطاع إليه سبيلاً ﴾ [آل عمران:۹۷]

ذى زاد و راحلة مختصة به وهو المسمى بالمقتب إن قدر ...... (وفى الشامية) أفاد أنّة لايجب إلا بملك الزاد وملك أجرة الراحلة . (الدر مع الرد : (۲/۴۵۹) كتاب الحج ، ط: سعيد)

الفتاوىٰ الهندية : (۱/۲۱۷) كتاب المناسك ، الباب الأوّل ، ط: رشيديه .

والمركبة منها للحج الفرض تقبل النيابة عند العجز فقط لكن بشرط دوام العجز إلى الموت ؛ لأنّه فرض العمر حتى تلزم الإعادة بزوال العذر . (الدر المختار مع الرد : (۲/۵۹۸) باب الحج ، مطلب فى الفرق بين العبادة والقربة والطاعة ، ط: سعيد)

تو والدین سے اجازت لے کر جانا زیادہ بہتر ہے۔(۱)

والدین نے حج نہیں کیا

☆......اگر کوئی شخص صاحب استطاعت ہے اس کے پاس حکومت کے اعلان کے مطابق حج کے لئے جتنی رقم کی ضرورت ہے اتنی رقم ہے، اس کے علاوہ مزید اتنی رقم ہے جو حج سے واپس آنے تک گھر کے ضروری اخراجات کے لئے کافی ہے تو ایسے آدمی پر حج فرض ہے، اگر ایسے آدمی کے والدین نے حج نہیں کیا تو بھی ایسے آدمی کے لئے حج کے لئے جانا لازم ہے، اور فرض حج کے لئے والدین سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے، اور یہ کہنا کہ والدین نے حج نہیں کیا لہٰذا بیٹا حج پر نہیں جا سکتا، یہ بات غلط ہے ہر ایک سے قیامت کے دن اپنے اپنے حج کے بارے میں الگ الگ سوال ہوگا۔(۲)

---

(۱) ویکره الخروج إلى الحج إذا كره أحد أبويه إن كان الوالد محتاجًا إلى الولد ، وإن كان مستغنياً عن خدمته فلابأس ...... فی الملتقط حج الفرض أولیٰ من طاعة الوالدین وطاعتهما أولیٰ من الحج النفل ، وفی الكبریٰ لو كان السفر مخوفاً مثل البحر لایخرج إلاَّ بإذن الوالدین كذا فی التاتارخانية . (الفتاویٰ الهندية : (۱/۲۲۰ ، ۲۲۱) كتاب المناسک ، الباب الأوّل فی تفسیر الحج ، ط: رشیدیه)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۹) مقدمة فی آداب مرید الحج ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة.

▭ غنية الناسک : (ص: ۳۴) باب ماینبغی لمرید الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن .

(۲) النوع الثانی : الاستطاعة : وهی عندنا ملک الزاد والراحلة فی حق النائی عن مكّة فیشترط أن یملک من المال مقدار ما یبلغه إلى مكّة ذاهبًا و جائيًا ، راكبا لا ماشيًا ، بنفقة متوسطة لا إسراف فيها ولا تقتير ، سواء جرت عادته بالسؤال أم لم تجر فاضلاً عن مسكنه و خادمه و فرسه ، وسلاحه ، و ثيابه ، وأثاثه ، ومرمّة مسكنه وعن نفقة عياله وعمن تلزمه نفقتهم وكسوتهم إلى حين عوده ، وقضاء ديونه . (البحر العميق : (۱/۳۷۷ ، ۳۷۸) الباب الثانی فی مناسک الحج ، النوع الثانی الاستطاعة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة)

▭ الدر مع الرد : (۲/۴۵۹) كتاب الحج ، ط: سعيد .

▭ الفتاویٰ الهندية : (۱/۲۱۷) كتاب المناسک ، الباب الأوّل ، ط: رشیدیه .

☆......بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک والدین کو حج نہ کرائیں خود ان کا حج ادا ہی نہ ہوگا، یہ سراسر غلط بات ہے، اس غلط خیال کی بنیاد پر بوڑھے والدین کو حج کے لئے روانہ کردیتے ہیں پھر ان ضعیف لوگوں کو حج میں جن پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ ناقابل بیان ہیں، اس لئے اچھی طرح سمجھ لیں کہ اپنے فرض حج کی ادائیگی والدین کے حج پر موقوف نہیں ہے، پہلے اپنا فرض حج کرلینا چاہیئے اگر والدین کو حج کرانے کا خیال ہے تو ان کی خدمت کے لئے ان کے ساتھ ضرور جائیں، انہیں دوسروں کے حوالہ نہ کریں۔(۱)

وِزِٹ ویزا

وِزِٹ (سیاحی) ویزہ پر حج کرنا درست ہے، مگر اس کے لئے رشوت دینا جائز نہیں ہے، (۲) البتہ فیس جمع کر کے جانا صحیح ہے۔

(۱) النوع الثانی : الاستطاعة : وهی عندنا ملک الزاد والراحلة فی حق النائی عن مکّة فیشترط أن یملک من المال مقدار ما یبلغه إلی مکّة ذاهبًا و جائیًا ، راکبا لا ماشیًا ، بنفقة متوسطة لا إسراف فیها ولا تقتیر ، سواء جرت عادته بالسؤال أم لم تجر فاضلاً عن مسکنه و خادمه و فرسه ، وسلاحه ، و ثیابه ، وأثاثه ، ومرمّة مسکنه وعن نفقة عیاله وعمن تلزمه نفقتهم وکسوتهم إلی حین عوده ، وقضاء دیونه . (البحر العمیق : (۱/۳۷۷ ، ۳۷۸) الباب الثانی فی مناسک الحج ، النوع الثانی الاستطاعة ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة)

▭ الدر مع الرد : (۲/۴۵۹) کتاب الحج ، ط: سعید .

▭ الفتاویٰ الهندیة : (۱/۲۱۷) کتاب المناسک ، الباب الأوّل ، ط: رشیدیه .

(۲) والفقیر الآفاقی إذا وصل إلی المیقات صار کالمکی فیجب علیه وإن لم یقدر علی الراحلة ...... وکذا الغنی الآفاقی إذ اعدم الرکوب بعد وصوله إلی المیقات یتعین علیه أن لا ینوی بحجه نفلاً لیقع عن حجة الإسلام . (غنیة الناسک : (ص: ۱۸) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۵۲) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الاستطاعة ، ط : الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

▭ عن أبی هریرة رضی الله عنه قال : لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم الراشی والمرتشی فی الحکم . (جامع الترمذی : (۱/۲۴۸) أبوب الأحکام ، باب ماجاء فی الراشی والمرتشی فی الحکم ، ط: سعید)=

وصیت

☆......وصیت صرف تہائی مال میں ہوتی ہے اس لئے تہائی مال سے حج بدل کرایا جائے، چاہے وصیت کرنے والے نے تہائی کی شرط لگائی ہو یا نہ لگائی ہو، البتہ اگر تمام ورثاء بالغ ہیں اور سب رضامندی سے ایک تہائی سے زیادہ دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں۔(۱)

☆......اگر ایک تہائی ترکہ حج بدل کے مصارف سے زیادہ ہے یا حج بدل کے بعد کچھ بچتا ہے تو وہ وارثوں کو واپس کرنا واجب ہے، ہاں اگر وہ رکھنے کے لئے اجازت دیدیں تو حج بدل کرنے والے کے لئے بچی ہوئی رقم رکھنا جائز ہوگا۔(۲)

= ☞ شامی : (۳٦۲/۵) کتاب القضاء ، مطلب فی الکلام علی الرشوۃ والھدیۃ ، ط: سعید .

(۱) ومنها : أن یحج عنه من ثلث ماله سواء قید الوصیة بأن أوصٰی أن یحج عنه بثلث ماله أو أطلق بأن أوصٰی أن یحج عنه أو یحج عنه من ماله أمّا إذا قیّد فظاهر وإذا أطلق ؛لأنّ الوصیة تنفذ من الثلث .... (البحر العمیق : (۲۳۵٦/۴) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر ، الفصل الثانی : الحج عن المیت الّذی فاته الحج فی عمرة ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة)

☞ الدر مع الرد : (۲/ ۶۰۰ ــ ۶۰۵) کتاب الحج ،مطلب : شروط الحج عن الغیر عشرون ، ومطلب : فی حج الصرورة ، ط: سعید .

☞ فإن أجازت الورثة وهم کبار جاز وإن لم یجیزوا لایجوز . (الفتاوىٰ الهندیة : (۲۵۹/۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس عشر فی الوصیة بالحج ، ط: رشیدیه)

(۲) فإذا قال الموصی : حجوا عنّی بثلث مالی حجة واحدة فإنّه یحج عنه حجة واحدة وما فضل عنها یرد إلی الورثة . (البحر العمیق : (۲۳۵٦/۴) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر ، الفصل الثانی : الحج عن المیت الّذی فاته الحج فی عمره ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة)

☞ وما فضل فی ید الحاج عن المیت بعد النفقة فی ذهابه و رجوعه فإنّه یردّه علی الورثه لایسعه أن یأخذ شیئًا ممّا فضل هٰذا فی البدائع ، (الفتاوىٰ الهندیة : (۲۵۹/۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس عشر فی الوصیة بالحج ، ط: رشیدیه)

☞ بدائع الصنائع : (۲۲۳/۲) کتاب الحج ، فصل وأمّا بیان حکم فوات الحج ، ط: سعید.

وصیت کے بغیر حج بدل کرانا

اگر والدین پر حج فرض تھا اور انہوں نے حج بدل کرانے کی وصیت نہیں کی ،اگر اولاد ان کی طرف سے حج بدل کرادے یا خود اپنے والد یا والدہ کی طرف سے حج بدل کرلے تو اُمید ہے کہ ان کا فرض حج ادا ہوجائے گا،اور یہ حج کی تینوں اقسام میں سے جو بھی حج کرلے صحیح ہے۔(۱)

وضوزم زم سے کرنا

''زم زم سے وضو کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/)

وضوطواف کے دوران ٹوٹ جائے

''طواف کے دوران وضوٹوٹ جائے'' عنوان دیکھیں۔(۱۲٤/۳)

وضوطواف کے دوران ٹوٹ گیا

''طواف کے دوران وضوٹوٹ گیا'' عنوان دیکھیں۔(۱۲٥/۳)

وضو کے بغیر طواف کرلیا

☆......اگر کوئی شخص شرعی اعتبار سے معذور نہیں ہے اور اس نے پورا یا اکثر طواف زیارت بے وضو کیا تو اس پر دَم دینا واجب ہوگا۔(۲)

---

(۱) من علیه الحج إذا مات قبل أدائه فإن مات عن غیر وصیة یأثم بلاخلاف وإن أحب الورثة أن یحج عنه حج وأرجو أن یجزئه ذلک إن شاء اللّٰه تعالیٰ کذا ذکره أبوحنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ . (الفتاویٰ الهندیة : (۲۵۸/۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس عشر فی الوصیة بالحج ، ط: رشیدیه)

🗁 بدائع الصنائع : (۲۲۱/۲)کتاب الحج ، فصل : وأمّا بیان حکم فوات الحج ، ط: سعید .

🗁 البحر العمیق : (۲۳۵۱/۴) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر ، الفصل الثانی : الحج عن المیت الّذی فاته الحج فی عمره ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة .

(۲) ولو طاف للزیارة کله أو أکثره محدثًا فعلیه شاه . (إرشاد الساری : (ص: ۴۹۰) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل فی حکم الجنایات فی طواف الزیارة ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

🗁 غنیة الناسک : (ص: ۲۷۲) باب الجنایات ، الفصل السابع فی ترک الوجب فی أفعال=

اور اگر طوافِ زیارت کے تین یا اس سے کم چکر وضو کے بغیر کئے تو ہر چکر کے لئے آدھا صاع (پونے دو کلو) گندم صدقہ کرے۔(۱)

اور اگر ان دونوں صورتوں میں وضو کر کے طوافِ زیارت کا اعادہ کر لیا (خواہ بارہ ذی الحجہ کے اندر یا بارہ ذی الحجہ کے بعد) تو دَم اور صدقہ ساقط ہو جائے گا۔(۲)

☆......طوافِ قدوم یا طوافِ وداع یا نفلی طواف وضو کے بغیر کیا تو ہر چکر کے لیے آدھا صاع گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے، اور اگر اس نے وضو کر کے ان طوافوں کا اعادہ کر لیا تو صدقہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۳)

= الحج ...... ، المطلب الأوّل فی ترک الواجب فی طواف الزیارة ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۵۵۰/۲) کتاب الحج ، باب الجنایات، ط: سعید .

الفتاویٰ الهندیة : (۲۴۵/۱) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الخامس فی الطواف والسعی ، والرمل ، ورمی الجمار ، ط: رشیدیه .

(۱) ولو طاف أقلّه محدثًا ولم یعد فعلیه لکل شوط نصف صاع ، إلَّا إذا بلغت قیمته دمًا، فینقص منه ماشاء . (غنیة الناسک : (ص: ۲۷۲) باب الجنایات ، الفصل السابع فی ترک الوجب فی أفعال الحج ، ط: المطلب الأوّل فی ترک الواجب فی طواف الزیارة ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۴۹۱) باب الجنایات و أنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل فی حکم الجنایات فی طواف الزیارة ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمه .

الفتاویٰ الهندیة : (۲۴۶/۱) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الخامس فی الطواف والسعی والرمل ورمی الجمار ، ط: رشیدیه .

(۲) فإن أعاده سقط عنه الدم ، سواء أعاده فی أیّام النحر أو بعدها ولاشیئ علیه للتأخیر . (إرشاد الساری : (ص: ۴۹۰) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ،فصل فی حکم الجنایات فی طواف الزیارة ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۲۷۲) باب الجنایات ، الفصل السابع ، المطلب الأوّل ، ط: إدارة القرآن .

الفتاویٰ الهندیة : (۲۴۵/۱) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الخامس فی الطواف والسعی والرمل ورمی الجمار ، ط: رشیدیه .

(۳) وإن طافه محدثًا ، فعلیه صدقة لکل شوط ...... وحکم کل طواف تطوع کحکم طواف القدوم . (إرشاد الساری : (ص: ۴۹۷) فصل فی الجنایة فی طواف الصدر ، و: (ص: ۴۹۸) فصل فی الجنایة فی طواف القدوم ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة) =

وقوف

''وقوف'' کے معنیٰ ہیں ٹھہرنا، اور حج کے احکام میں اس سے مراد میدانِ عرفات یا مزدلفہ میں خاص وقت میں ٹھہرنا۔(۱)

وقوفِ عرفات کا مسنون طریقہ

☆......نویں ذی الحجہ کو آفتاب کے زوال کے بعد سے آفتاب غروب ہونے تک پورے میدانِ عرفات میں جہاں چاہے وقوف کرسکتا ہے، نیز وقوفِ عرفات کے لئے پاک ہونا بھی شرط نہیں ہے، اگر کوئی عورت حیض ونفاس کی وجہ سے ناپاکی کی حالت میں ہے یا مرد ناپاک ہے، اور غسل واجب ہے تو اس حالت میں بھی وقوفِ عرفات درست ہوجائے گا۔(۲)

= غنیة الناسک : (ص: ۲۷۵ ، ۲۷۶) باب الجنایات ، الفصل السابع ، المطلب الثانی ، والثالث فی ترک الواجب فی طواف الصدر والقدوم ، ط: إدارة القرآن .

الفتاویٰ الهندیه : (۱/ ۲۴۶) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الخامس فی الطواف ، ط : رشیدیه .

(۱) وقف :وقوفًا ، قام من جلوس ، وسکن بعد المشی ...... والحاج بعرفات : شهد وقتها . (المعجم الوسیط : (۲/ ۱۰۵۱) باب الواو ، وقف ، ط: دار الدعوة)

(۲) وعرفات کلها موقف إلاَّ بطن عرنة کما فی السنة ، إذا دخل عرفة نزل بها مع النّاس حیث شاء ...... والأفضل أن ینزل بقرب الرحمة ...... فإذا نزل أی بعرفات یمکث فیها ...... ویشتغل بالدعاء والصلاة علی النّبی والذکر ...... والتلبیة ...... إلی أن تزول الشمس . (إرشاد الساری : (ص: ۲۷۰) باب الوقوف بعرفات وأحکامه ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

الفتاویٰ الهندیة : (۱/ ۲۲۷ ، ۲۲۸) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه .

الفتاویٰ الخانیة علی هامش الهندیة : (۱/ ۲۹۳) کتاب الحج ، فصل فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه.

و وقوف الحائض والجنب ومن لم یصل الصلاتین یجزیه ولایلزمه شیئ کذا فی محیط السرخسی . (الهندیة : (۱/ ۲۲۹) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه) =

☆......افضل اور بہتر تو یہ ہے کہ زوال کے بعد اگر مسجد نمرہ کے امام کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نماز ادا کی ہے تو اس کے بعد خالی میدان میں قبلہ رُخ کھڑے ہوکر مغرب تک وقوف کرے اور اگر اپنے خیمہ میں ظہر کی نماز پڑھی ہے تو اس کے بعد خالی میدان میں قبلہ رُخ کھڑے ہوکر عصر تک وقوف کرے پھر عصر کے وقت عصر کی نماز پڑھ کر مغرب تک وقوف کرے ،اور اگر پورے وقت میں کھڑا نہ ہوسکے تو جس قدر کھڑا ہوسکتا ہو کھڑا رہے پھر بیٹھ جائے ، پھر جب قوت اور ہمت ہو اور تازہ دَم ہو تو کھڑا ہوجائے اور پورے وقت میں خشوع وخضوع کے ساتھ بار بار تلبیہ پڑھتا رہے، گریہ وزاری کے ساتھ ذکر اللہ ، تلاوت ، درود شریف اور استغفار میں مشغول رہے اور دینی ودنیوی مقاصد کے لئے اپنے واسطے اور اپنے متعلقین، دوست احباب کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دعائیں مانگتا رہے، یہ وقت دعاء قبول ہونے کا خاص وقت ہے ، سنہری موقع ہے(گولڈن چانس ہے) زندگی میں ایسا وقت ہمیشہ نصیب نہیں ہوتا ،اس لئے اس دن بلاضرورت آپس میں جائز گفتگو سے بھی پرہیز کرے، پورے وقت کو دعاؤں اور ذکر اللہ میں گزارے ۔(۱)

= 🗁 البحر العميق : (۱۵۱۳/۳ ، ۱۵۱۴) الباب الحادى عشر : فى الخروج من مكّة إلى منٰى ثم عرفة ، مقدار الوقوف بعرفة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

🗁 بدائع الصنائع : فى ترتيب الشرائع : (۱۲۷/۲) كتاب الحج ، فصل وأمّا ركن الحج فشيئان ، ط: سعيد .

(۱) فإذا فرغ الإمام من الجمع فى مسجد إبراهيم وهو المشهور بمسجد نمرة راح إلى الموقف والنّاس أى الّذين صلوا معه ويكره التاخير ...... فإن تخلف أحد ساعة لحاجة لابأس به لكن الأفضل أن يروح مع الإمام ...... فيقف راكبا وهو الأفضل وإلّا فقائما أى إن قدرعليه وإلّا فقاعداً أى وإلّا فمجطجعاً ...... وبقرب جبل الرحمة أفضل إذا كان خالياً عن الزحمة وعن هجوم الظلمة خصوصًا عند الصخرات السود فإنّها مظنة موقفه صلى اللّٰه عليه وسلم مستقبل القبلة خلف الإمام وإلّا فعن يمينه أو بحذائه أو شماله رافعًا يديه بسطًا أى باسطهما غير قابض لهما ...... مكبرًا مهللاً مسبحًا ملبيًا حامدًا مصلياً على النّبى صلى اللّٰه عليه وسلم داعيا أى بالدعوات المأثورة وغيرها ...... مستغفراً له=

☆......وقوف کی دعاؤں میں دوسری دعاؤں کی طرح ہاتھ اُٹھانا سنت ہے ،جب تھک جائے ہاتھ چھوڑ کر بھی دعاء مانگ سکتا ہے۔(۱)

آنحضرت ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ہاتھ اُٹھا کر تین مرتبہ ''أللّٰه أكبر وللّٰه الحمد'' کہا اور پھر یہ دعاء پڑھی:

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَـرِيْكَ لَـهٗ لَـهُ الْـمُلْكُ وَلَـهُ الْحَمْدُ أَلـلّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْلِيْ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُوْلٰى

اور پھر ہاتھ چھوڑ دیئے اتنی دیر جتنی دیر میں الحمد شریف پڑھی جاتی ہے،اس کے بعد پھر ہاتھ اُٹھا کر وہی کلمات اور دعائیں پڑھیں پھر اتنی دیر ہاتھ چھوڑے رکھے اور پھر تیسری مرتبہ وہی کلمات اور دعاء مانگی۔(۲)

= ولوالديه وأقاربه وأحبائه أى عمومًا وخصوصًا ولجميع المؤمنين والمؤمنات ...... ويجتهد فى الدعاء ويقوّى الرجاء ولا يفرط فى الجهر بصوته ويكرر الدعاء ثلاثًا يستفتحه بالتحميد والتمجيد والتسبيح والصلاة ويختمه أى كل دعاء بها بآمين . (إرشاد السارى : (ص: ۲۸۱ ، ۲۸۲ ، ۲۸۳) باب الوقوف بعرفة وأحكامها ، فصل : فى صفة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ الفتاوىٰ الهندية : (۱/ ۲۲۹) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

▭ البحر الرائق : (۲/ ۳۳۸) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(۱) ويرفع الأيدى بسطًا ويستقبل كما يستقبل الداعى بيده و وجهه ، كذا فى البدائع . (الفتاوىٰ الهنديه : (۱/ ۲۲۹) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

▭ غنية الناسك : (ص: ۱۵۴) باب مناسك عرفات ، فصل فى صفة الوقوف بعرفة ، ط: إدارة القرآن.

▭ إرشاد السارى : (ص: ۲۸۲) باب الوقوف بعرفة وأحكامه ، فصل فى صفة الوقوف ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) وروى ابن أبى شيبة موقوفًا عن ابن عمر رضى اللّٰه عنهما : أنّه إذا صلى العصر و وقف بعرفة يرفع يديه ويقول : اللّٰه أكبر وللّٰه الحمد ثلاثًا ، لاإلٰه إلَّا اللّٰه وحده لاشريك له ، له الملك وله الحمد ،اللّٰهم اهدنى بالهدٰى ونقّنى وفى رواية : واعصمنى بالتقوٰى واغفر لى فى الآخرة والأولىٰ ثلاث مرات . اللّٰهم اجعله حجا مبروراً وذنبًا مغفوراً ، ثم يردّ يديه فيسكت قدرما يقرأ انسانٌ فاتحة الكتاب ، ثم يعود ويرفع يديه ويقول مثل ذلك حتى أفاض . (إرشاد السارى : (ص: ۲۸۳ ، ۲۸۴) باب الوقوف بعرفات وأحكامها ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

اصل بات یہ ہے کہ جو دعاء اخلاص، یقین اور اعتماد کے ساتھ مکمل توجہ سے دل کی گہرائی سے خشوع وخضوع کے ساتھ مانگی جائے وہی بہتر ہے، خواہ کسی بھی زبان میں مانگے، یاد رہے کہ دعاؤں کا پڑھنا مقصود نہیں ہے بلکہ دعاء مانگنا مقصود ہے۔(۱)

وقوفِ عرفہ

☆......عربی لغت میں ''وقوف'' کے معنیٰ ہیں ''ٹھہرنا''، اور حج کے احکام میں اس سے مراد ۹ ذی الحجہ کو زوال آفتاب سے ۱۰/ذی الحجہ کی صبح صادق ہونے سے ذرا پہلے تک عرفات کے میدان کے کسی حصہ میں کسی وقت بھی قیام کرنا، یہی وقوفِ عرفات حج کا سب سے بڑا رکن ہے، اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔(۲)

---

(۱) ویجتهد الواقف فی أن یقطر من عینیه قطرات فإنّه دلیل القبول، ولیکن علی طهارة، ولیحذر کل الحذر من المخاصمة والمشاتمة والمفاخرة والکلام القبیح، وبل من المباح ...... ویدعو بما شاء ولیس عن أصحابنا دعاء موقت؛ لأنّ الإنسان یدعو بما شاء، ولأن توقیت الدعاء یذهب بالرقة؛ لأنّه یجری علی لسانه من غیر قصد، فیبعد عن الإجابة. (غنیة الناسک: (ص: ۱۵۴، ۱۵۵) باب مناسک عرفات، فصل فی صفة الوقوف بعرفة، ط: إدارة القرآن)

الهندیة: (۱/۲۲۹) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه.

إرشاد الساری: (ص: ۲۹۲) باب الوقوف بعرفات وأحکامه، فصل فی صفة الوقوف، وأمّا مستحباته، ط المکتبة الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

(۲) الوقوف بعرفة وطواف الزیارة لکن الوقوف أقوٰی من الطواف کذا فی النهایة. (الهندیة: (۱/۲۱۹) کتاب المناسک، الباب الأوّل، ط: رشیدیه)

وأیضا فیه: وعرفات کلها موقف إلاّ بطن عرنة، کذا فی الکنز، ویقف فی أی موضع شاء کذا فی فتاویٰ قاضی خان. (۱/۲۲۹) الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه.

وأمّا رکن الحج فشیئان أحدهما الوقوف بعرفة وهو الرکن الأصلی للحج ...... وأمّا زمانه فزمان الوقوف من حین تزول الشمس من یوم عرفة إلی طلوع الفجر الثانی من یوم النحر ...... وکذا الوقوف قبل الزوال لم یجز مالم یقف بعد الزوال ...... أمّا القدر المفروض من الوقوف سواء کان عالماً بها أو جاهلاً نائماً أو یقظان مفیقًا أو مغمی علیه وقف بها أو مر وهو یمشی أو علی الدابة أومحمولاً؛ لأنّه أتٰی بالقدر المفروض وهو حصوله کائنا بها. (بدائع الصنائع: (۲/۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷) کتاب الحج، وأمّا رکن الحج فشیئان، ط: سعید) =

☆ ......وقوفِ عرفات میں صرف ایک چیز واجب ہے، اور وہ یہ کہ جو شخص ۹ ذی الحجہ کو دن میں زوال آفتاب کے بعد غروبِ آفتاب سے پہلے وقوف کرے، اس کے لئے غروبِ آفتاب تک عرفات کی حدود کے اندر رہنا واجب ہے، اگر کوئی حاجی غروبِ آفتاب سے پہلے عرفات کی حدود سے نکل جائے گا تو دَم واجب ہوگا، ہاں اگر دوبارہ واپس آ کر غروبِ آفتاب تک رہے گا تو دَم ساقط ہوجائے گا۔(۱)

اور جو شخص ۹/ذی الحجہ کے دن زوال سے لیکر غروبِ آفتاب تک حاضر نہ ہو سکے اور دسویں کی رات میں آ کر وقوف کرے تو تھوڑے سے وقت کے رہنے سے بھی یہ واجب ادا ہو جائے گا اور حج بھی ہو جائے گا، لیکن دن میں وقوفِ عرفات کی فضیلت سے محروم ہو جائے گا۔(۲)

☆ ......وقوفِ عرفات کے لئے نیت شرط نہیں، البتہ مستحب ہے، اگر نیت نہیں کی تو بھی وقوف ہو جائے گا۔(۳)

= إرشاد الساری : (ص: ۲۹۰) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فی شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۱، ۲) وأمّا القدر الواجب من الوقوف فمن حين تزول الشمس إلى أن تغرب فهٰذا القدر من الوقوف واجب عندنا ، ...... وإذا عرف أن الوقوف من حين زوال الشمس إلى غروبها واجب فإن دفع منها قبل غروب الشمس فإن جاوز عرفة بعد الغروب فلا شيئ عليه ؛ لأنّه ماترک الواجب وإن جاوزها قبل الغروب فعليه دم عندنا لتركه الواجب فيجب عليه الدم كما لو ترک غيره من الواجبات .... (بدائع الصنائع : (۱۲۷/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا ركن الحج فشيئان ، ط: سعيد)

الهندية : (۲۲۹/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

إرشاد الساری : (ص: ۲۹۱) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل فی شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۳) وأمّا مستحبابه ...... والنية أی نية الوقوف بقلبه . (إرشاد الساری : (ص: ۲۹۲) باب الوقوف بعرفة وأحكامه ، فصل فی شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۶۰، ۱۶۱) باب مناسک عرفات ، فصل : فی ركن الوقوف و قدر الواجب فيه وسننه و مستحباته ، ط: إدارة القرآن .

البحر الرائق : (۳۳۹/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

☆......عرفات میں وقوف کے لئے کھڑا رہنا شرط اور واجب نہیں بلکہ مستحب ہے، بیٹھ کر، لیٹ کر جس طرح ہوسکے ،سوتے جاگتے وقوف کرنا جائز ہے، لیکن وقوف کے لئے بلا عذر لیٹنا مکروہ ہے اس لئے اگر عذر نہ ہوتو کھڑے ہوکر وقوف کرے۔(۱)

☆......وقوف کے لئے حیض ونفاس اورجنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے، ناپاکی کی حالت میں بھی وقوفِ عرفات ہوجاتا ہے، لیکن جنابت سے جلد از جلد پاکی حاصل کرلینی چاہیئے ۔(۲)

وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا

اگر حاجی نے وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد ہوگیا، قضاء لازم ہے، اگر پیسہ نہیں ہے تو قرض لے کر کرنا لازم ہے۔(۳)

---

(۱) وليس القيام من شرطه ومن واجباته حتى لو كان جالسًا جاز ؛ لأنّ الوقوف المفروض هو الكينونة فيه . (البحر الرائق : (۲/ ۳۳۹) كتاب الحج ، ط: سعيد)

▭ فيقف راكبا وهو الأفضل والأكمل أن يكون المركوب بعيراً وإلاّ فقائماً أي إن قدر عليه وإلاّ فقاعداً أي وإلاّ فمضطجعًا لقوله تعالىٰ : ﴿ الّذين يذكرون اللّٰه قيٰماً و قعودًا وعلى جنوبهم ...... ﴾ . (إرشاد الساری : (ص: ۲۸۲) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فی صفة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ الفتاویٰ الخانية على هامش الهنديه : (۱/ ۲۹۴) كتاب الحج ، فصل فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه .

(۲) و وقوف الحائض والجنب ومن لم يصل الصلاتين يجزيه ولايلزمه شيئ كذا فی محيط السرخسی. (الهنديه : (۱/ ۲۲۹) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

▭ بدائع الصنائع : (۲/ ۱۲۷) كتاب الحج ، فصل وأمّا ركن الحج فشيئان ، ط: سعيد .

▭ البحر العميق : (۳/ ۱۵۱۳ ، ۱۵۱۴) الباب الحادی عشر فی الخروج من مكّة إلى منىٰ ثم عرفة ، مقدار الوقوف بعرفة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

▭ إرشاد الساری : (ص: ۲۹۰) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل فی شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۳) و وطؤه فی إحدى السبيلين من آدمی ولو ناسيًا ، أو مكرهًا أو نائمةً أو صبيًا ، أو مجنونًا ......=

وقوفِ عرفہ سے روکا گیا

اگر کسی محرم کو وقوفِ عرفہ سے روکا گیا تو وہ ''محصر'' نہیں ہوگا ایسے لوگ عمرہ کر کے حلال ہوجائیں۔(۱)

وقوفِ عرفہ کی نیت کب کرے؟

وقوفِ عرفہ کا وقت زوال سے شروع ہوتا ہے، یومِ عرفہ کے دن زوال کے

= قبل وقوف فرض (بالإضافة البيانية : أی وقوف هو فرض ، أو بدونها مع التنوين فيهما على الوصفية : أی وقوف مفروض والمراد بالفرضية : الركنية فشمل حج النفل ......) يفسد حجه ...... ويمضی وجوبًا فی فاسده كجائزه ويذبح ، ويقضی ولو نفلاً . (الدر مع الرد : (۲/ ۵۵۸ ، ۵۵۹) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

☜ البحر الرائق : (۳/ ۱۵ ، ۱۶) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

☜ إرشاد الساری : (ص: ۴۷۹) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الرابع : فی حكم الجماع و دواعيه ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

☜ السنن الكبرٰى للبيهقیؒ : (۵/ ۱۶۷) باب ما يفسد الحج ، ط: نشر السنة ، ملتان .

☜ وكذٰلک لو لم يحج حتٰی افتقر ، تقرر وجوبه دينا فی ذمّته بالاتّفاق ، ولا يسقط عنه بالفقر ، سواء هلک المال ، أو استهلكه ، ووسعه أن يستقرض ويحج ...... (غنية الناسک : (ص: ۳۳) باب شرائط الحج ، فصل : فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء أو الوجوب فقط ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۹۰ ، ۹۱) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، فصل : وجوب الحج على الفور ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

(۱) فإن قدر المحرم بالحج سواء كان قارنًا أو مفردًا على الطواف أو الوقوف فليس بمحصر فی ظاهر الرواية ؛ لأنّه إن منع عن الطواف فقط وقف ويؤخر الطواف ويبقى محرما فی حق النساء ، وإن منع عن الوقوف فقط يكون فی معنى فائت الحج ، فيتحلل بعد فوت الوقوف عن إحرامه بأفعال العمرة ولا دم عليه ولا عمرة فی القضاء . (إرشاد الساری : (ص: ۵۸۰ ، ۵۸۱) باب الإحصار ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ الهنديه : (۱/ ۲۵۶) كتاب المناسک ، الباب الثانی عشر فی الإحصار ، ط: رشيديه .

☜ غنية الناسک : (ص: ۳۰۹) باب الإحصار ،ط : إدارة القرآن .

بعد جس وقت بھی میدانِ عرفات میں داخل ہو جائے وقوفِ عرفہ کی نیت کر لینی چاہیئے، اگر نیت نہ بھی کرے اور وقوف کر لے تو فرض ادا ہو جائے گا، کیونکہ وقوفِ عرفہ کی نیت کرنا مستحب ہے، فرض یا واجب نہیں ہے۔(۱)

وقوفِ عرفہ کے بعد حج بدل کرنے والا فوت ہو گیا

اگر میت کی طرف سے حج بدل کرنے والا وقوفِ عرفہ کے بعد مر گیا تو میت کا حج ہو جائے گا۔(۲)

وقوفِ عرفہ کے دوران وضو ٹوٹ جائے

وقوفِ عرفہ کے لئے وضو شرط نہیں ہے، اگر کسی نے وضو کے بغیر وقوفِ عرفہ کر لیا تو وقوف ہو جائے گا، دَم وغیرہ لازم نہیں ہوگا البتہ وضو کے ساتھ وقوف کرنا بہتر ہے۔(۳)

---

(۱) وأمّا مستحبابه ...... والنية أى نية الوقوف بقلبه . (إرشاد السارى : (ص: ۲۹۲) باب الوقوف بعرفة وأحكامه ، فصل فى شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك : (ص: ۱۶۰ ، ۱۶۱) باب مناسك عرفات ، فصل : فى ركن الوقوف و قدر الواجب فيه وسننه و مستحباته ، ط: إدارة القرآن .

البحر الرائق : (۳۳۹/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(۲) وإن مات المأمور أو سرقت نفقته فى الطريق قبل وقوفه ...... فى الشامية : قيد به ؛ لأنّه لو مات بعده قبل الطواف جاز عن الآمر ؛ لأنه أدّى الركن الأعظم . (الدر مع الرد : (۲/ ۲۱۱) باب الحج عن الغير ، ط: سعيد)

غنية الناسك : (ص: ۳۴۶) باب الحج عن الغير ، فصل فى النفقة ، ط: إدارة القرآن .

البحر العميق فى مناسك المعتمر والحاج إلى بيت الله العتيق : (۴/ ۲۳۹۳) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير ، الفصل الثانى : الحج عن الميت الّذى فاته الحج فى عمره ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۳) و وقوف الحائض والجنب ومن لم يصل الصلاتين يجزيه ولايلزمه شيئ كذا فى محيط السرخسى . (الهنديه : (۱/ ۲۲۹) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

غنية الناسك : (ص: ۱۵۹) باب مناسك عرفات ، فصل فى ركن الوقوف و قدر الواجب فيه وسننه ومستحبابه ، ط : إدارة القرآن . =

وقوفِ عرفہ کے لئے پاک ہونا شرط نہیں

وقوفِ عرفہ کے لئے پاک ہونا شرط نہیں ہے، اگر کوئی عورت حیض یا نفاس کی وجہ سے ناپاکی کی حالت میں ہے تو اس حالت میں بھی وقوفِ عرفات درست ہو جائے گا۔(۱)

وقوفِ عرفہ کے لئے عرفات میں پہنچ جانا ضروری ہے

وقوفِ عرفات نویں ذی الحجہ کے دن زوالِ آفتاب کے بعد سے یومِ نحر کی صبح صادق تک ہوسکتا ہے اس میں نہ نیت کی شرط ہے اور نہ عقل کی، پس جو شخص ان اوقات میں عرفات میں پہنچ گیا اس کا حج درست ہو جائے گا، خواہ اس نے نیت کی ہو یا نہ کی ہو، اور خواہ یہ جانتا ہو کہ عرفہ میں ہے یا نہ جانتا ہو، یا جنون یا بیہوشی کے عالم میں ہو، سو رہا ہو یا بیدار ہو، بیمار ہو یا تندرست ہو، ہر حال میں حج صحیح ہو جائے گا۔(۲)

= البحر العميق : (۱۵۱۳/۳ ، ۱۵۱۴) الباب الحادى عشر فى الخروج من مكّة إلى منٰى ثم عرفة ، مقدار الوقوف بعرفة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۱) و وقوف الحائض والجنب ومن لم يصل الصلاتين يجزيه ولايلزمه شيئ كذا فى محيط السرخسى . (الهنديه : (۲۲۹/۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

غنية الناسک : (ص: ۱۵۹) باب مناسک عرفات ، فصل فى ركن الوقوف و قدر الواجب فيه وسننه ومستحابه ، ط : إدارة القرآن .

البحر العميق : (۱۵۱۳/۳ ، ۱۵۱۴) الباب الحادى عشر فى الخروج من مكّة إلى منٰى ثم عرفة ، مقدار الوقوف بعرفة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۲) أمّا ركنه فكينونه بعرفة ، على أى وجه كان ناويًا أو لا ، عالماً بأنّه عرفة أو جاهلاً ، نائماً أو يقظان ، مفيقًا أو مغمى عليه ، مجنونًا أو سكراناً ، واقفًا أو مجتازًا ، مسرعًا أو طائفًا ، أو مكرهًا هاربًا ، أو طالب غريم ، محدثًا أو جنبًا أو حائضًا أو نفساء نهارًا أو ليلاً . (غنية الناسک : (ص: ۱۵۹) باب مناسک عرفات ، فصل : فى ركن الوقوف و قدر الواجب فيه وسننه ومستحباته ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۲۹۰ ، ۲۹۱) باب الوقوف بعرفات و أحكامه ، فصل فى شرائط صحة الوقوف، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة . =

وقوفِ عرفہ کے لئے وضو شرط نہیں

وقوفِ عرفہ کے لئے وضو شرط نہیں ہے، اگر کسی نے وضو کے بغیر وقوفِ عرفہ کر لیا ہے تو وقوف ادا ہو جائے گا، اگر چہ وضو کے ساتھ وقوف کرنا بہتر ہے۔(۱)

وقوفِ عرفہ ہوائی جہاز پر سوار ہو کر کرنا

''ہوائی جہاز میں بیٹھ کر وقوفِ عرفہ کرنا'' عنوان دیکھیں۔(٤/ ٣٢٩)

وقوف کیسے کرے

وقوف کا وقت زوالِ آفتاب سے شروع ہوتا ہے، افضل یہ ہے کہ وقوف کے وقت قبلہ رو کھڑے ہو کر آفتاب کے غروب تک وقوف کرے اور ہاتھ اُٹھا کر دعائیں کرتا رہے، اگر پورے وقت میں کھڑا نہ ہو سکے تو جس قدر کھڑا ہو سکتا ہے کھڑا رہے پھر بیٹھ جائے، پھر جب کھڑے ہونے کی طاقت ہو کھڑا ہو جائے اور حمد وثناء اور تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) اور تہلیل (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) اور تلبیہ تین تین بار پڑھے ،استغفار، قرآن شریف کی تلاوت اور درود شریف کی کثرت کرے، کیونکہ اس دن اعمال میں کمی اور کوتاہی کا کوئی تدارک نہیں ہوسکتا، دل کی ندامت کے ساتھ تمام

= البحر العميق : (۱۵۱۳/۳ ، ۱۵۱۴) الباب الحادی عشر فی الخروج من مكة إلى منٰى ثم عرفة ، مقدار الوقوف بعرفة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۱) و وقوف الحائض والجنب ومن لم يصل الصلاتين يجزيه ولايلزمه شيئ كذا فی محيط السرخسی . (الهنديه : (۱/ ۲۲۹) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

غنية الناسک : (ص: ۱۵۹) باب مناسک عرفات ، فصل فی ركن الوقوف و قدر الواجب فيه وسننه ومستحبابه ، ط : إدارة القرآن .

البحر العميق : (۱۵۱۳/۳ ، ۱۵۱۴) الباب الحادی عشر فی الخروج من مكّة إلى منٰى ثم عرفة ، مقدار الوقوف بعرفة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .ذ

خلافِ شرع امور کے متعلق توبہ و استغفار کثرت سے کرے اور ذکر کے ساتھ گریہ وزاری بھی کثرت سے کرے، وہاں پر آنسو بہائے جائیں اور گناہوں سے معافی مانگی جائے۔(۱)

وقوف کے مستحبات

(۱) زوال سے پہلے وقوف کی تیاری کرنا۔(۲) وقوف کی نیت کرنا۔ (۳) قبلہ رو ہو کر وقوف کرنا۔(۴) جب تک کھڑے ہو کر وقوف کرنے کی قدرت ہو کھڑے ہو کر قیام کرنا افضل ہے، اگر تھک جائے تو بیٹھ جائے۔(۵) اگر دھوپ میں کھڑے ہو کر وقوف کرنے کی صورت میں ضرر اور بیماری کا اندیشہ نہ ہو تو دھوپ میں کھڑے ہو کر وقوف کرے اور اگر دھوپ میں کھڑے ہو کر وقوف کرنے کی صورت میں ضرر اور بیماری کا اندیشہ ہے تو درختوں کے سائے اور خیمہ میں وقوف کرے اور آفتاب غروب ہونے تک خوب رو رو کر دعاء اور استغفار کرے۔(۶) دعاء کے لئے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھانا۔(۷) دعاؤں کا تین بار تکرار کرنا۔(۸) دعاء

(۱) فيقف راكبًا وهو الأفضل وإلاَّ فقائمًا وإلاَّ فقاعداً وبقرب جبل الرحمة أفضل عند الصخرات، مستقبل القبلة خلف الإمام وإلاَّ فعن يمينه أو بحذائه أو شماله رافعاً يديه بسطا مكبرًا مهلّلاً مسبّحًا ملبّيًا حامدًا مصليًّا على النّبي صلى اللّٰه عليه وسلم داعيًا مستغفرًا له ولوالديه وأقاربه وأحبائه ولجميع المؤمنين والمؤمنات ويجتهد في الدعاء ويقوّي الرجاء ولايفرط في الجهر بصوته ويكرّر الدعاء ثلاثًا يستفتحه بالتحميد والتمجيد والتسبيح والصلاة ويختمه بها فيقف هكذا إلى غروب الشمس ويلبّي ساعةً فساعةً في أثناء الدعاء ويعلمهم المناسك وليجتهد في أن يقطر من عينيه قطرات فإنّه دليل الإجابة. (مناسك الملاعلي القاري مع إرشاد الساري: (ص: ۲۸۲ ـ ۲۸۷) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل في صفة الوقوف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

الهندية: (۱/۲۲۹) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۲/۳۳۸) كتاب الحج، ط: سعيد.

غنية الناسك: (ص: ۱۵۳، ۱۵۴) باب مناسك عرفات، فصل: في صفة الوقوف بعرفة، ط: إدارة القرآن.

کے شروع میں حمد وصلوٰۃ پڑھنا اور دعاء کے ختم پر بھی حمد وصلوٰۃ وآمین کہنا۔(۱)

وقوفِ مزدلفہ ترک کرنے سے دَم واجب ہوگا

☆......اگر تندرست لوگ مزدلفہ کے وقوف کو ترک کریں گے خواہ کسی بھی وجہ سے ہو ان پر دَم دینا لازم ہوگا، البتہ معذور اور خواتین اگر مرض، ضعف یا ازدحام کے خوف سے وقوف مزدلفہ ترک کریں گے تو ان پر دَم واجب نہیں، معذور اور خواتین کے لئے بھی مزدلفہ میں ٹھہرے بغیر براہِ راست جانا درست نہیں ہے، بلکہ مزدلفہ میں اتریں، مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھے مزدلفہ میں پڑھیں، پھر آخر رات میں یہاں سے روانہ ہو جائیں۔(۲)

☆......واضح رہے کہ اگر تندرست آدمی وقوفِ مزدلفہ کے بغیر خواتین اور کمزور لوگوں کے ساتھ منیٰ چلے جائیں گے تو تندرست لوگوں پر دَم واجب ہوگا۔(۳)

---

(۱) وأمّا مستحباته : فالإكثار من التلبية والتكبير والتهليل والدعاء والاستغفار وقراءة القرآن والصلاة علـى الـنّبـى صـلـى الـلّٰه عليه وسلم وأن يقف عند الصخرات السود موقف رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وإن بعذر يقف بقرب منه بحسب الإمكان ...... قالا: يستحب أن يقصد هٰذا الجبل يقال له : جبل الدعاء وهو موقف الأنبياء ...... وأن يكون حاضر القلب فى الدعاء متضرعًا متخشعاً وأن يلح فى الدعاء مع قوّة الرجاء ، والوقوف خلف الإمام والقريب منه والوقوف راكبًا والنزول مع النّاس والتوجه إلى القبلة ، والاستعداد للوقوف قبل الزوال ، والنية ، ورفع اليدين للدعاء إلى السماء ، ...... وتكرار الدعاء ثلاثًا وافتتاحه وختمه بالحمد والصلاة والطهارة .... (غنية الناسک : (ص: ۱۶۰، ۱۶۱) باب مناسک عرفات ، فصل : فى ركن الوقوف وقدر الواجب فيه وسننه ومستحباته ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۲۹۲ ، ۲۹۳) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، وأمّا مستحباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الفقه الإسلامه وأدلّته : (۱۷۹/۳ ، ۱۸۰) الباب الخامس ، الحج والعمرة ، الفصل الأوّل ، المبحث الخامس ، أركان الحج والعمرة ، المطلب الرابع ، الوقوف بعرفة ، ط: دار الفكر ، بيروت.

(۲،۳) والوقوف بمزدلفة أى ولو ساعة بعد الفجر وتأخير الصلاتين أى العشائين إليها بأن يؤديها فى وقت العشاء بمزدلفة ...... وحكم الواجبات لزوم الجزاء أى الدم كما فى نسخة صحيحة بترك واحد منها وهو أحسن ...... وجواز الحج أى حجّه معه سواء ترک عمدًا أو =

وقوفِ مزدلفہ رہ گیا

☆ ......اگر وقوفِ مزدلفہ کسی قدرتی عذر کی وجہ سے نہ ہو سکا مثلاً کوشش کے باوجود عرفات سے مزدلفہ آفتاب طلوع ہونے سے پہلے نہ پہنچ سکا تو کوئی دَم وغیرہ لازم نہیں ہوگا، البتہ مخلوق کی طرف سے کسی رکاوٹ کی وجہ سے یا جان بوجھ کر مزدلفہ کے وقوف کو ترک کرنے کی وجہ سے حدودِ حرم میں ایک دَم دینا واجب ہوگا۔(۱)

☆ ......اگر کوئی شخص عرفات میں بالکل اخیر وقت یعنی صبح صادق کے قریب پہنچا اور صبح صادق کے بعد سورج نکلنے تک مزدلفہ میں نہ آسکا تو اس پر دَم واجب نہ ہوگا۔(۲)

= سهوًا وكذا خطأ أو نسيانًا جاهلاً أو عالماً لكن العامد أى إذا كان عالماً آثم بتركه . (إرشاد الساری : (ص: ۹۶ ، ۹۷ . ۱۰۱) باب فرائض الحج و واجباته ، فصل فی واجباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ ولو ترک الوقوف بها فدفع الأولیٰ بأن دفع ليلاً فعليه دم أى محتم لتركه الواجب إلّا إذا كان لعلة أى مرض أو ضعف أى ضعف بنية من كبر أو صغر أو يكون أى الناسک امرأة يخاف الزحام فلاشيئ عليه ولو مر بها فی وقته أى وقت وقوفه من غير أن يبيت بها صوابه من غير أن يمكث فيها، جاز أى وقوفه ولا شيئ عليه . (إرشاد السارى : (ص: ۳۱۰ ، ۳۱۱) باب أحكام المزدلفة ، فصل فی الوقوف بها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ الدر المختار مع رد المحتار : (۲/ ۵۱۱ ، ۵۱۲) كتاب الحج ، مطلب فی الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد .

▭ الهندية : (۱/ ۲۳۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه .

(۱) ولو جاوز حد المزدلفة قبل طلوع الفجر فعليه دم لترک الوقوف بها إلّا إذا كانت به علة أو مرض أو ضعف فخاف الزحام فدفع منها ليلاً فلا شيئ عليه .... (الهندية : (۱/ ۲۳۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۶۲) باب أحكام المزدلفة ، فصل فی شرائط الوقوف بها وبيان وقته وقدره و ركنه و مكانه ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۲/ ۵۱۱ ، ۵۱۲) كتاب الحج ، مطلب فی الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد .

(۲) وأمّا من لم يمكنه هٰذا الوقوف ، بأن أدرک الوقوف بعرفة فی آخر وقته ، فلم يمكنه الوصول إلى مزدلفة قبل طلوع الشمس ، فينبغی أن يسقط عنه بلا شيئ كما سقط عنه وقوف =

وِکس

☆......اگر ''وِکس بام'' خوشبودار ہے اور اس کی خوشبو تیز ہے، اگر احرام کی حالت میں سر کے درد یا سردی کی وجہ سے پوری پیشانی پر لگایا تو دَم دینا لازم ہوگا، فقہائے کرام نے ہتھیلی کو بڑا عضو شمار کیا ہے ہاتھ کے تابع نہیں کیا، اس لئے پیشانی بھی بڑا عضو ہے سر کے تابع نہیں ہے۔(۱)

☆......اگر ''وِکس بام'' خوشبودار نہیں ہے تو اس صورت میں لگانے سے دَم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

☆......عذر کی وجہ سے لگائے یا عذر کے بغیر دونوں کا حکم ایک ہے۔(۳)

= عرفة نهارًا ، ولم أر من تعرض لذٰلک ، ولکنه قياس ظاهر لاينکره ماهر ؛ لأنّ کل واحد منهما واجب وعذرهما واحد وقد صرّح الشافعية بعدم لزوم شيئ بذٰلک ، وعللوا أنّه مما يؤمر المنفرغون ، وهٰذا مضطر إلى التخلف عنه ، کذا فی الکبير . (غنية الناسک : (ص: ۱۶۶ ، ۱۶۷) باب أحکام المزدلفة ، فصل فی شرائط الوقوف بها و بيان وقته وقدره ورکنه ومکانه ، ط: إدارة القرآن)

الهندية : (۱/ ۲۳۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کيفية أداء الحج ، ط: رشيديه .

إرشاد الساری : (ص: ۳۱۰ ، ۳۱۱) باب أحکام المزدلفة ، فصل فی الوقوف بها ، ط: الإمدادية ، مکّة المکرّمة .

(۱ ، ۲) فإن طيب عضوًا کبيرًا کاملاً من اعضائه فما زاد کالرأس والوجه واللّحية والفم والساق والفخذ والعضد واليد والکف ونحو ذٰلک ، فعليه دم وإن غسله من ساعته وفی أقلّه ولو أکثره صدقة ...... ولو تداوی بالطيب أو بداوء فيه طيب غالب ولم يکن مطبوخًا فألزقه بجراحته يلزمه صدقة إذا کان موضع الجراحة لم يستوعب عضوًا أو أکثر إلّا أن يفعل ذٰلک مرارًا فيلزمه دم . (غنية الناسک : (ص: ۲۴۳ ، ۲۴۸) باب الجنايات ، الفصل الأوّل فی الطيب ، مطلب : فی تطييب البدن ، ومطلب فی التداوی بالطيب ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۴۵۲) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانی فی الطيب ، فصل فی التداوی بالطيب ، ط: الإمدادية ، مکّة المکرّمة .

الهندية : (۱/ ۲۴۰ ، ۲۴۱) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنايات ، الفصل الأوّل فيما يجب بالطيب والتدهن ، ط: رشيديه .

(۳) ويستوی فی وجوب الجزاء بالتطيب الذکر والنسيان والطوع والکره والرجل والمرأة =

وہیل چیئر پر سعی کر رہا ہے

"سواری پر سعی کر رہا ہے" عنوان دیکھیں۔(۲/۴۷۶)

وہیل چیئر پر طواف کر کے حلق کرلیا

☆ اگر معذور آدمی نے وہیل چیئر پر طواف کر کے حلق کرلیا تو اس پر کچھ بھی لازم نہیں ہوگا۔

☆ اور اگر صحت مند آدمی نے وہیل چیئر پر طواف کر کے حلق کرلیا، تو مکہ میں رہتے ہوئے طواف کا اعادہ کرنا لازم ہے، اگر طواف کا اعادہ نہیں کیا اور وطن واپس آ گیا تو دم دینا لازم ہوگا۔

☆ اگر تندرست آدمی نے عذر کے بغیر وہیل چیئر پر طواف کر کے حلق کرلیا، اور مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے طواف کا اعادہ نہیں کیا، اور طواف عمرہ کا تھا تو دو دم دینے لازم ہوں گے، ایک دم طواف کا اعادہ نہ کرنے کی وجہ سے لازم ہوگا اور دوسرا دم طواف کا اعادہ کرنے سے پہلے حلق کرنے کی وجہ سے لازم ہوگا۔

اور اگر طواف حج کا تھا، اور اس نے رمی اور قربانی کے بعد وہیل چیئر پر طواف کیا، پھر پیدل اعادہ کرنے سے پہلے حلق کیا تو حلق کرنے کی وجہ سے دم لازم نہیں ہوگا، البتہ طواف کا اعادہ نہ کرنے کی وجہ سے دم دینا لازم ہوگا۔

اور اگر طواف حج کا تھا اور اس نے رمی اور قربانی کرنے سے پہلے عذر کے

= هٰكذا في البدائع . (الهندية : (۱/ ۲۴۱) كتاب المناسك ، الباب الثامن في الجنايات ، الفصل الأوّل فيما يجب بالتطيب والتدهن ، ط: رشيديه)

▭ بدائع الصنائع : (۲/ ۱۹۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا الّذي يرجع إلى الطيب ، ط: سعيد .

▭ إرشاد الساري : (ص: ۴۶۰) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثاني : في الطيب ، فصل : لافرق بين الرجل والمرأة في الطيب ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

بغیر وہیل چیئر پر طواف کر کے حلق کیا تو قربانی سے پہلے حلق کرنے کی وجہ سے دم لازم ہوگا۔(۱)

وہیل چیئر پر طواف کرنا

☆ تندرست آدمی کے لئے پیدل چل کر طواف کرنا واجب ہے۔

☆ اگر تندرست آدمی نے عذر کے بغیر سوار ہو کر یا وہیل چیئر پر بیٹھ کر طواف کیا ہے تو مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے اس طواف کو دوبارہ کرنا واجب ہوگا، اور اگر طواف دوبارہ کئے بغیر گھر واپس آ گیا تو حرم کے حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولو طاف راكبًا أو محمولًا وسعى بين الصفا والمروة راكبًا أ ومحمولًا إن كان ذٰلک من عذر يجوز ولا يلزمه شيئ، وإن كان من غير عذر فمادام بمكّة، فإنّه يعيد وإذا رجع إلى أهله فإنّه يريق لذٰلک دمًا عندنا. (التاتارخانية: (۵۱۴/۲) كتاب الحج، الفصل السابع فى الطواف والسعى، ط: إدارة القرآن)

▭ أن يطوف ماشيًا، لا راكبًا لا من عذر، فلو طاف راكبًا من غير عذر فعليه الاعادة مادام بمكّة، وإن عاد إلى أهله يلزمه دم؛ لقوله تعالىٰ: ﴿وليطوّفوا بالبيت العتيق﴾ والراكب ليس بطائف حقيقة، فأوجب ذٰلک نقصا فيه، فوجب جبره بالدم. (الفقه الإسلامى وأدلّته: (۱۵۳/۳) الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الأوّل، المبحث الخامس: أركان الحج والعمرة، المطلب الثانى: الطواف، ثانيًا: شروط الطواف أو واجباته، وأمّا شرط الطواف عند الحنفية، ط: دار الفكر بيروت)

▭ فذكر أصحابنا الحنفية ماحاصله: أن الطواف لا يجب ترتيبه على شيئ من الثلاثة، وإنّما يجب ترتيب الثلاثة الرمى، ثم الذبح، ثم الحلق ...... ولو طاف قبل الرمى والحلق لا شيئ عليه ولكن يكره لترک السنة، وهٰذا كله عند أبى حنيفة. (فتح الملهم: (۱۷۲/۶) كتاب الحج، باب جواز تقديم الذبح على الرمى والحلق على الذبح، ط: دار القلم دمشق)

▭ قال الطيبى: أفعال يوم النحر أربعة رمى جمرة العقبة ثم الذبح ثم الحلق ثم طواف الإفاضة ...... قال ابن جبير: أنّه واجب وإليه ذهب جماعة من العلماء. (مرقاة المفاتيح: (۳۶۳/۵) كتاب المناسک، باب جواز التقديم والتأخير فى بعض أمور الحج، الفصل الأوّل، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

(۲) ومن واجبات الطواف أن يطوف ماشيًا لا راكبًا من عذر حتىٰ لو طاف راكبًا من غير عذر فعليه الإعادة ما دام مكّة، وإن عاد إلى أهله يلزمه الدم وهٰذا عندنا. (بدائع الصنائع: (۱۳۰/۲) كتاب الحج، فصل وأمّا شرطه و واجباته، ط: سعيد) =

وِکس (Vicks)

وکس میں تقریباً باون فیصد کافور شامل ہوتا ہے، اس لئے احرام کی حالت میں اس کا استعمال صحیح نہیں ہے، اگر کسی نے احرام کی حالت میں وِکس استعمال کر لی تو کفارہ لازم ہوگا، اور کفارہ کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر محرم نے ایک عضو یا ایک عضو کی مقدار عضو پر وکس استعمال کی تو دم واجب ہوگا، اور اگر ایک عضو سے کم پر استعمال کی تو صدقہ لازم ہوگا۔(۱)

اور ''ڈیپ ہیٹ'' (Deep Heat) کا بھی یہی حکم ہے۔

= عن أم سلمة رضي الله عنها قالت : شكوت إلى رسول الله ﷺ إنّي اشتكي ، فقال : " طوفي من وراء النّاس وأنت راكبة " ، فطفت ورسول الله ﷺ يصلي إلى جنب البيت وهو يقرأ بالطور و كتاب المسطور . (صحيح البخاري : (۱/ ۲۲۱) كتاب الحج ، باب المريض يطوف راكبًا ، ط: قديمي)

واعلم أن المشي في الطواف واجب عندنا . (فيض الباري : (۳/ ۲۲٦) كتاب الحج ، باب المريض يطوف راكبًا ، ط: بيروت)

(۱) ولو تداوى بالطيب أى المحض الخالص أو بدواء فيه طيب أى غالب ولم يكن مطبوخًا، فالتصق أى الدواء على جراحته تصدق أى إذا كان موضع الجراحة لم يستوعب عضوا أو أكثر ، الا أن يفعل ذٰلک مرارًا فيلزمه دم ؛ لأنّ كثرة الفعل قامت مقام كثرة الطيب . (شرح لباب المناسک مع إرشاد الساري : (ص: ۳۵۳) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثاني : في الطيب، فصل في التداوي بالطيب ، ط: بيروت ، و: (ص: ۵۴۲) ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

فإذا استعمل الطيب ، فإن كان كثيرًا فاحشا ففيه الدم ، وإن كان قليلاً ففيه الصدقة ...... حتٰى لو تطيب به عضوا كاملا يكون كثيرا يلزمه دم ، وفيما دونه صدقة . (الهندية : (۱/ ۲۴۰) كتاب المناسک ، الباب الثامن في الجنايات ، الفصل الأوّل : فيما يجب بالتطيب والتدهن ، ط: رشيديه)

ہار

احرام باندھنے کے بعد گلے میں پھولوں کا ہار ڈالنا مکروہ ہے، البتہ اس سے دَم یا صدقہ کچھ لازم نہیں ہوگا۔(۱)

ہتھیار

احرام کی حالت میں ہتھیار جسم کے ساتھ باندھنا اور لٹکانا جائز ہے، اس سے دم لازم نہیں ہوگا کیونکہ اس کا تعلق لباس سے نہیں ہے۔(۲)

ہدایا

ہدایا، تحائف دینا اور لینا سنت ہے۔(۳)

---

(۱) ویکرہ لہ شم الریحان والطیب والسفرجل والأترج وما أشبہ ذٰلک . (غنیة الناسک : (ص: ۹۱) باب الإحرام، فصل فی مکروهات الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۱۷۰) باب الإحرام ، فصل : فی مکروهاته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☐ الدر مع الرد : (۴۸۷/۲) کتاب الحج ، مطلب : فیما یحرم بالإحرام ومالایحرم ، ط: سعید .

(۲) ولبس المخیط ، قال الحلبی رحمه اللّٰه تعالیٰ : أن ضابطه لبس کل شیئ محمول علی قدر البدن أو بعضه بحیث یحیط به بخیاطته ، أو تلزیق بعضه ببعض أو غیرهما ، ...... فخرج ما خیط به بعضه ببعض لا بحیث یحیط بالبدن مثل المرقعة ، فلا بأس بلبسه . (غنیة الناسک : (ص: ۸۵) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

☐ وله أن یشدّ الهمیان ، والمنطقة علی وسطه ، ویلبس الخاتم ، ویتقلد بالسیف والمصحف...... (البحر العمیق : (۸۰۲/۲) الباب الثامن : فی الجنایات وکفارتها ، الفصل الأوّل : حکم اللبس ، ط: مؤسسة الریّان ، المکتبة المکیّة)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۱۷۲) باب الإحرام ، فصل فی مباحاته ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

(۳) وعنها قالت : کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقبل الهدیة ویثیب علیها ، قوله : (یقبل =

اس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے عداوت اور دشمنی ختم ہوتی ہے، اور ماحول خوشگوار ہوجاتا ہے، لہٰذا اگر حاجی حضرات اخلاص، للّٰہیت اور خوش دلی کے ساتھ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے لائی ہوئی چیزوں کا ہدیہ اور تحفہ لوگوں کو دیتے ہیں تو یہ لین دین دونوں درست ہے، اور دینے والے کو اس پر اجر وثواب ملے گا۔

اور اگر دکھاوے، شہرت اور بڑائی کے خیال سے ہدایا اور تحائف دیتے ہیں یا یہ سمجھ کر دیتے ہیں کہ ہدیہ نہیں دیں گے تو لوگ کیا کہیں گے، خالی ہاتھ ملاقات کے

= الهدية) قال الخطابی فی المعالم : قبول النّبی صلی اللّٰہ علیه وسلم الهدية نوع من الكرم ، و باب من حسن الخلق يتألف به القلوب ، وقد روی عنه صلی اللّٰہ علیه وسلم أنّه قال: تهادوا تحابوا ، وكان أكل الهدية ، وأمارة من أماراته ، و وصف فی الكتب المتقدمة بأنّ يقبل الهدية ، ولايأكل الصدقة ؛ لأنّها أوساخ النّاس ، وكان إذا قبل الهدية أثاب عليها لئلا يكون لأحد عليه يد ، ولا يلزمه لأحد منة ، انتهی .قال البيجوری : فيسن قبول الهدية حيث لاشبهة فی مال المهدی وإلاَّ فلا يقبلها ، وكذٰلک إذا ظنّ المهدی إليه أن المهدی أهداه حياءً ، قال الغزالی : مثال من يهدی حياء من يقدم من سفره ويفرق الهدايا خوفًا من العار ، فلايجوز قبول هديته إجماعًا ؛ لأنّه لايحل مال امرئ مسلم إلاَّ عن طيب نفس ، وإذا ظن المهدی إليه إنّ المهدی إنّما أهدٰی له هديته لطلب المقابل فلايجوز له قبولها ، إلاَّ إذا أعطاه ما فی ظنّه بالقرائن . (مرعاة المفاتيح : (۲۲۲/۶) رقم الحديث : ۱۸۴۱ ، كتاب الزكاة ، باب من لاتحل له الصدقة ، الفصل الأوّل ، ط: إدارة البحوث الإسلامية ، بنارس الهند)

☜ عن عائشة رضی اللّٰه عنها عن النّبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال : تهادوا ؛ فإنّ الهدية تذهب الضغائن . (فإنّ الهدية تذهب الضغائن) جمع ضغينة وهی الحقد أی تزيل البغض والعداوة ، وتحصل الألفة والمحبة كما ورد " تهادوا تحابوا وتصافحوا يذهب الغل عنكم " ...... و فی رواية له عن عائشة : تهادوا تزدادوا حبا . (مرقاة المفاتيح : (۱۹۴/۶ ، ۱۹۵) رقم الحديث : ۳۰۲۷ ، كتاب البيوع ، باب من عرض عليه ريحان ...... الفصل الثانی ، ط: رشيديه ، دار الكتب العلمية)

☜ تكمله شامی : (۴۲۲/۸) كتاب الهبة ، ط: سعيد .

☜ عن أبی حرّة الرّقاشی عن عمه قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰہ علیه وسلم : ألا لا تظلموا ، ألا لايحل مال امرئ مسلم الا بطيب نفس منه .... (مشكوٰة المصابيح : (ص: ۲۵۵) كتاب البيوع ،، باب الغصب ، الفصل الثانی ، ط: قديمی)

☜ السنن الصغرٰی للبيهقی : (۳۸۲/۵) رقم الحديث : ۲۱۱۳ ، كتاب البيوع ، باب الغصب ، ط: مكتبة الرشد .

لئے جانا معیوب اور اپنے لئے خفت کا باعث سمجھتے ہیں یا لعن طعن سے بچنے کے لئے یا بدلہ چکانے کے لئے یا آئندہ بدلہ وصول کرنے کے خیال سے دیتے ہیں تو اس خیال سے ہدیہ دینا اور لینا درست نہیں ہے۔(۱)

حدیث شریف میں ہے کہ ’’کسی مسلمان کا مال اس کی دل کی خوشی کے بغیر حلال نہیں‘‘۔(۲)

(۱، ۲) وعنها قالت : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل الهدية ويثيب عليها ، قوله : (يقبل الهدية) قال الخطابى فى المعالم : قبول النّبى صلى الله عليه وسلم الهدية نوع من الكرم ، و باب من حسن الخلق يتألف به القلوب ، وقد روى عنه صلى الله عليه وسلم أنّه قال: تهادوا تحابوا ، وكان أكل الهدية ، وأمارة من أماراته ، و وصف فى الكتب المتقدمة بأنّ يقبل الهدية ، ولايأكل الصدقة ؛ لأنّها أوساخ النّاس ، وكان إذا قبل الهدية أثاب عليها لئلا يكون لأحد عليه يد ، ولا يلزمه لأحد منة ، انتهى .قال البيجورى : فيسن قبول الهدية حيث لاشبهة فى مال المهدى وإلّا فلا يقبلها ، وكذٰلك إذا ظنّ المهدى إليه أن المهدى أهداه حياءً ، قال الغزالى : مثال من يهدى حياء من يقدم من سفره ويفرق الهدايا خوفًا من العار ، فلايجوز قبول هديته إجماعًا ؛ لأنّه لايحل مال امرئ مسلم إلّا عن طيب نفس ، وإذا ظن المهدى إليه إنّ المهدى إنّما أهدٰى له هديته لطلب المقابل فلايجوز له قبولها ، إلّا إذا أعطاه ما فى ظنّه بالقرائن . (مرعاة المفاتيح : (۲۲۲/۶) رقم الحديث : ۱۸۴۱ ، كتاب الزكاة ، باب من لاتحل له الصدقة ، الفصل الأوّل ، ط: إدارة البحوث الإسلامية ، بنارس الهند)

عن عائشة رضى اللّٰه عنها عن النّبى صلى الله عليه وسلم قال : تهادوا ؛ فإنّ الهدية تذهب الضغائن . (فإنّ الهدية تذهب الضغائن) جمع ضغينة وهى الحقد أى تزيل البغض والعداوة ، وتحصل الألفة والمحبة كما ورد ” تهادوا تحابوا وتصافحوا يذهب الغل عنكم “ ...... و فى رواية له عن عائشة : تهادوا تزدادوا حبا . (مرقاة المفاتيح : (۱۹۴/۶ ، ۱۹۵) رقم الحديث : ۳۰۲۷ ، كتاب البيوع ، باب من عرض عليه ريحان ...... الفصل الثانى ، ط: رشيديه ، دار الكتب العلمية)

تكمله شامى : (۴۲۲/۸) كتاب الهبة ، ط: سعيد .

عن أبى حرّة الرّقاشى عن عمه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ألا لا تظلموا ، ألا لايحل مال امرئ مسلم الا بطيب نفس منه .... (مشكوٰة المصابيح : (ص: ۲۵۵) كتاب البيوع ،، باب الغصب ، الفصل الثانى ، ط: قديمى)

السنن الصغرٰى للبيهقى : (۳۸۲/۵) رقم الحديث : ۲۱۱۳ ، كتاب البيوع ، باب الغصب ، ط: مكتبة الرشد .

دوسری حدیث شریف میں ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے جو فخر کے لئے کھانا کھلائیں''۔(۱)

خلاصہ یہ ہے غیر ضروری چیز کو ضروری سمجھنا درست نہیں ہے ایسی صورت میں اس کو ترک کرنا لازم ہوتا ہے،(۲)

خاص طور پر اگر اس میں غیر شرعی امور شامل ہوجائیں تو اس کا ترک کرنا انتہائی ضروری ہے۔

ہَدِیٰ

جس جانور کو عبادت اور ثواب کی نیت سے حرم میں ذبح کرنے کے لئے لے جاتے ہیں اس کو ''ھَدِیٰ'' کہتے ہیں، چاہے وہ جانور گائے ہو یا اونٹ، بکری ہو یا بھیڑ۔(۳)

---

(۱) عن أبی هريرة قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم : المتباريان لايجابان ولايوكل طعامهما قال الإمام أحمد: يعنی المتعارضين بالضيافة فخرًا ورياءً . (مشكوٰة المصابيح : (ص: ۲۷۹) كتاب النكاح ، باب الوليمة ، الفصل الثالث ، ط: قديمی)

☐ سنن أبی داود : (۲/ ۱۷۱) كتاب الأطعمة ، باب فی طعام المتبارين ، ط: حقانيه .

☐ الجامع لشعب الإيمان : (۸/ ۱۸۲) رقم الحديث : ۵۶۶۷ ، المطاعم والمشارب ، ومايجب التورع عنه منها ، الأكل ...... الفصل الرابع : فی آداب تخمير الإناء وإيكاء السقاء ، ط: مكتبة الرشد.

(۲) من أصر علی أمر مندوب وجعله عزمًا ولم يعمل بالرخصة فقد أصاب منه الشيطان من الإضلال ، فكيف من أصر علی بدعة و منكر ؟ . (مرقاة المفاتيح : (۳/ ۳۱) كتاب الصلاة ، باب الدعاء فی التشهد ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه)

☐ السعاية : (۲/ ۲۶۵) كتاب الصلاة ، باب صفة الصلاة ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

☐ مجموعة رسائل اللكنوی : (۳/ ۴۹۰) سباحة الفكر فی الجهر بالذكر ، (ص: ۳۴) الباب الأوّل ، ط: إدارة القرآن .

(۳) وهو مايهدی إلی الحرم للتقرب إلی اللّٰه تعالیٰ ، والمراد به أنواع الهدايا وأكثر أحكامها كالضحايا ، (الهدی من الإبل والبقر والغنم ، أی لا من غيرها ،من النعم) . (إرشاد الساری : (ص: ۶۶۴) باب الهدايا ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة) =

ہدی لے کر جانے والے نے عمرہ کر کے حلق کر لیا

اگر تمتع کرنے والا اپنے ساتھ ہدی بھی لایا ہے تو ہدی کو ذبح کرنے تک احرام میں رہنا ضروری ہے، اسلئے اگر عمرہ کر کے حلق یا قصر کر لیا تو وہ حلال نہیں ہوگا، جنایت کا دم دینا واجب ہوگا، اور عمرہ کا احرام باقی رہے گا، اور اگر اس دوران کوئی اور جنایت کرے گا تو اس کا بھی دم وغیرہ دینا پڑے گا، پھر اس کے بعد حج کا احرام باندھ کر حج ادا کرے گا، پھر رمی کے بعد ذبح کر کے حلق یا قصر کرے گا اور دونوں احراموں سے نکل جائے گا۔(۱)

ہدیہ دینے پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے حج پر نہ جانا

حج فرض ہونے کے بعد حج پر جانا ضروری ہے، حج سے واپس آ کر لوگوں کو ہدیہ دینا ضروری نہیں ہے، لہٰذا ہدیہ دینے پر قادر ہو یا نہ ہو ہر حال میں حج فرض ہونے کے بعد حج کے لئے جانا ضروری ہے، اس میں سستی کرنا درست نہیں۔(۲)

= غنیة الناسک : (ص: ۳۵۲) باب الهدایا ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۶۱۴) کتاب الحج ، باب الهدی ، ط: سعید .

(۱) (ثم اذا دخل مكة) أی هذا المتمتع الذی ساق الهدی (طاف وسعی لعمرته واقام محرما) ای لأن سوقه مانع من الحلاله قبل یوم النحر (ولو حلق لم یتحلل من احرامه) ای لعمرته بل یکون جنایة علی احرامها مع انه لیس محرما بالحج.

(ولزمه دم) ای کما صرح به الزیلعی.................. (ارشاد الساری الی مناسک الملا علی القاری (ص: ۴۰۵) فصل المتمتع علی نوعین: متمتع یسوق الهدی، ط: المکتبة الامدادیة، مکة المکرمة)

فاذا دخل مكة طاف، وسعی لعمرته، واقام محرما، ولو حلق لم یتحلل من عمرته بل یکون جنایته علی احرامها الا أن یرجع الی اهله بعد ذبح هدیه، وحلقه. (غنیة الناسک فی بغیة المناسک، ص: ۲۱۸، فصل فی کیفیة اداء التمتع المسنون، فصل وان کان متمتع یسوق الهدی...... الخ، ط: ادارة القرآن)

(۲) لیس من الحوائج الأصلیة ماجرت به العادة المحدثة برسم الهدیة للأقارب والأصحاب فلایعذر بترک الحج لعجزه عن ذٰلک کما نبه علیه العمادی فی منسکه . (شامی : (۲/۴۶۱) کتاب الحج ، تبنیه : قبیل مطلب : فی قولهم یقدم حق العبد علی حق الشرع ، ط: سعید)=

ہدیہ کی رقم سے حج کرنا

ہدیہ کی رقم سے حج کرنا جائز ہے، اس سے فرض حج ادا ہو جائے گا، اور ہدیہ کرنے والے کو بھی ثواب ملے گا۔(۱)

ہر عمرہ کا الگ احرام باندھنا ضروری ہے

☆...... ہر عمرہ کا الگ احرام باندھنا ضروری ہے، ایک احرام سے ایک سے زائد عمرے کرنا صحیح نہیں ہے، ایک دفعہ احرام باندھ کر طواف اور سعی کر کے بال منڈوایا کٹوا کر احرام کھول دے، پھر اس کے بعد تنعیم یا جعرانہ جا کر دوبارہ عمرہ کا احرام باندھے اس طرح ایک سے زائد عمرے کرنا صحیح ہے۔(۲)

☆......ایک احرام کے ساتھ ایک سے زیادہ عمرے نہیں ہو سکتے اور عمرہ یعنی طواف اور سعی کرنے کے بعد جب تک حلق یا قصر کے ذریعہ بال کٹوا کر احرام کھولا نہیں جائے گا دوسرے عمرہ کا احرام باندھنا جائز نہیں ہوگا۔(۳)

= منحة الخالق على هامش البحر : (۳۱۲/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۱۲۵/۲) كتاب الحج ، وأمّا شرائط فرضيته ، ط: سعيد .

(۱) وكذا لو وهب مالًا ليحج به ، لايجب عليه قبوله ؛ لأنّ شرط الوجوب لايجب تحصيله فلو قبل وجب عليه الحج إجماعًا . (غنية الناسک : (ص: ۲۱) فصل : وأمّا شرائط الوجوب فسبعة ، السادس الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن ، الطبعة الأولىٰ ۱۴۱۷ھ)

ولو وهبه إنسان مالاً يحج به لايجب على الموهوب له القبول عندنا وللشافعي فيه قولان ...... (بدائع الصنائع : (۱۲۲/۲) كتاب الحج ، فصل وأمّا شرائط فرضيته فنوعان ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۳۱۳/۲) كتاب الحج ، قوله : بشرط حرية و بلوغ وعقل و صحة وقدرة زاد و راحلة ...... ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۴۶۱/۲) كتاب الحج ، مطلب فيمن حج بمال حرام ، (قوله : ولو وهب الأب لابنه) . (الهندية : (۲۱۷/۱) كتاب المناسک ، الباب الأوّل ، ومنها القدرة على الزاد والراحلة ، ط: رشيديه.

(۳،۲) يجب أن يعلم أن الجمع بين إحرامى الحج أو إحرامى العمرة بدعة بالاتفاق بين أصحابنا =

= وفی الجامع الصغیر للعتابی حرام ؛ لأنّه من أکبر الکبائر ھٰکذا روی عن النّبی صلی اللّٰہ علیه وسلم ...... فی المحیط ولاجمع بین إحرامی العمرة مکروه ...... وقال : رجل فرغ من عمرته إلّا التقصیر فأحرم بأخریٰ فعلیه دم . (البحر العمیق : (۲/۷۷۸ ، ۷۸۴) الباب السابع فی الإحرام ، الفصل العاشر فی الجمع بین الإحرامین ، ط : مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة) =

☜ من فرغ من عمرته إلّا التقصیر فأحرم بأخریٰ ، فعلیه دم باتفاق الحنفیة لإحرامه قبل الوقت ؛ لأنّ وقته بعد الحلق للإحرام الأوّل ، ولم یوجد ، ولأنّه جمع بین إحرامی العمرة وھٰذا مکروه فیلزمه دم ، وھو دم جبر و کفارة . (الفقه الإسلامی وأدلّته : (۳/۱۳۹) الباب الخامس الحج والعمرة ، الفصل الأوّل : أحکام الحج والعمرة ، المبحث الخامس : أرکان الحج والعمرة ، المطلب الأوّل : الإحرام ، ضم العمرة إلی العمرة ، ط: دار الفکر بیروت)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۴۱۴) باب الجمع بین النسکین المتّحدین ، فصل فی الجمع بین العمرتین ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☜ وأفضل مواقیتها لمن بمکّة التنعیم والجعرانة . (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری : (ص: ۶۵۷) باب العمرة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۲۳۰ ، ۲۳۷ ، ۲۳۸) باب الجمع بین النسکین ، فصل فی الجمع بین إحرامی عمرتین فأکثر ، ط: إدارة القرآن .

(۲) یجب أن یعلم أن الجمع بین إحرامی الحج أو إحرامی العمرة بدعة بالاتفاق بین أصحابنا وفی الجامع الصغیر للعتابی حرام ؛ لأنّه من أکبر الکبائر ھٰکذا روی عن النّبی صلی اللّٰہ علیه وسلم ...... فی المحیط ولاجمع بین إحرامی العمرة مکروه ...... وقال : رجل فرغ من عمرته إلّا التقصیر فأحرم بأخریٰ فعلیه دم . (البحر العمیق : (۲/۷۷۸ ، ۷۸۴) الباب السابع فی الإحرام ، الفصل العاشر فی الجمع بین الإحرامین ، ط : مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة)

☜ من فرغ من عمرته إلّا التقصیر فأحرم بأخریٰ ، فعلیه دم باتفاق الحنفیة لإحرامه قبل الوقت ؛ لأنّ وقته بعد الحلق للإحرام الأوّل ، ولم یوجد ، ولأنّه جمع بین إحرامی العمرة وھٰذا مکروه فیلزمه دم ، وھو دم جبر و کفارة . (الفقه الإسلامی وأدلّته : (۳/۱۳۹) الباب الخامس الحج والعمرة ، الفصل الأوّل : أحکام الحج والعمرة ، المبحث الخامس : أرکان الحج والعمرة ، المطلب الأوّل : الإحرام ، ضم العمرة إلی العمرة ، ط: دار الفکر بیروت)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۴۱۴) باب الجمع بین النسکین المتّحدین ، فصل فی الجمع بین العمرتین ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة . =

ہر فرشتے کو کعبہ کی زیارت کا حکم

وہب ابن منبہ سے روایت ہے کہ میں نے عہد اول کی کتابوں میں سے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس فرشتے کو بھی زمین پر بھیجتا ہے اس کو حکم دیتا ہے کہ وہ بیت اللہ کی زیارت کرے، چنانچہ وہ فرشتہ عرش کے نیچے سے احرام باندھ کر تلبیہ یعنی لبیک اللّٰھم لبیک میں حاضر ہوگیا، اے اللہ میں تیرے حضور میں حاضر ہوگیا (یہ دعا) پڑھتا ہوا نکلتا ہے، اس کے بعد وہ حجر اسود کو بوسہ دیتا ہے، پھر بیت اللہ شریف کا سات مرتبہ طواف کرتا ہے، اس کے بعد کعبہ شریف کے اندر دو رکعت نماز پڑھتا ہے اور پھر آسمان کی طرف اٹھ جاتا ہے۔(۱)

ہر قدم پر نیکی

''حاجی کا قدم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۳۸)

ہرنیہ

اگر ہرنیہ کی وجہ سے پیٹ کے نچلے حصے کے ایک جانب یا دونوں جانب آپریشن ہوا ہے، اس کی وجہ سے لنگوٹ یا انڈرویئر ہر وقت پہننا ضروری ہوتا ہے تو ایسے لوگ احرام کی حالت میں بغیر سلے ہوئے لنگوٹ وغیرہ پہنیں، نیکر اور انڈرویئر

= وأفضل مواقيتها لمن بمكّة التنعيم والجعرانة . (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری : (ص: ۶۵۷) باب العمرة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۳۰ ، ۲۳۷ ، ۲۳۸) باب الجمع بين النسكين ، فصل فی الجمع بين إحرامی عمرتين فأكثر ، ط: إدارة القرآن .

(۱) وعن وهب ابن منبه : قرأت فی كتاب من كتب الأوّل : ليس من ملک بعثه اللّٰه إلى الأرض الا أمره بزيارة البيت ، فينفض من تحت العرش محرما ملبيا حتى يستلم الحجر ، ثم يطوف سبعًا بالبيت ، ويصلي فی جوفه ركعتين ، ثم يصعد . (السيرة الحلبية : (۱/۲۲۰) باب بنيان قريش الكعبة شرّفها اللّٰه تعالىٰ ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

وغیرہ سلے ہوئے کپڑے نہ پہنیں، تاہم عذر کی وجہ سے سلا ہوا کپڑا استعمال کیا جا سکتا ہے، البتہ استعمال کے بعد ایک دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

ہمبستری

☆......عمرہ کے احرام میں ہمبستری کرنا جائز نہیں ہے، اور حج میں احرام کی حالت میں اور طوافِ زیارت سے فارغ ہونے تک ہمبستری کرنا جائز نہیں۔(۲)

☆......احرام کی حالت میں ہمبستری کی طرح وہ حرکات جن سے اس کی خواہش پیدا ہوتی ہے وہ بھی حرام ہیں، مثلاً بوسہ لینا، بدن سے بدن ملانا وغیرہ۔(۳)

---

(۱) ولایلبس مخیطًا قمیصًا أو قباء أو سراویل أو عمامة أو قلنسوة أو خفًا .... (الهندية: (۱/۲۲۴) کتاب المناسک، الباب الرابع: فیما یفعله المحرم بعد الإحرام، ط: رشیدیه)

▭ بدائع الصنائع: (۲/۱۸۳) کتاب الحج، فصل: وأمّا بیان مایحظره الإحرام ومالایحظره، ط: سعید.

▭ التاتارخانية: (۲/۴۹۲) کتاب المناسک، الفصل الخامس: فیما یحرم علی المحرم بسبب إحرامه ومالایحرم، نوع منه فی لبس المخیط، ط: إدارة القرآن.

▭ ولو اضطر المحرم إلی لبس ثوب فلبس ثوبین، فإن لبسهما علی موضع الضرورة فعلیه کفارة واحدة وهی کفارة الضرورة. (الهندية: (۲/۲۴۲) کتاب المناسک، الباب الثامن: فی الجنایات، الفصل الثانی: فی اللبس، ط: رشیدیه)

▭ بدائع الصنائع: (۲/۱۸۸) کتاب الحج، فصل: وأمّا بیان مایحظره الإحرام ومالایحظره، ط: سعید.

▭ التاتارخانية: (۲/۴۹۲) کتاب المناسک، الفصل الخامس: فیما یحرم علی المحرم بسبب إحرامه ومالایحرم، ط: إدارة القرآن.

(۲،۳) فإذا أحرم قولاً بالتلبية أو فعلاً بالسوق کما ذکرنا، فلیتق الرفث وهو الجماع عند الجمهور، لقوله تعالیٰ: ﴿أحلّ لکم لیلة الصیام الرفث﴾ أو ذکر الجماع ودواعیه بحضرة النّساء ...... وقیل: ذکره و دواعیه مطلقًا، قیل هو الأصح ...... والجماع و دواعیه کالقبلة واللمس والمعانقة والمفاخذة بشهوة. (غنية الناسک: (ص: ۸۵) باب الإحرام، فصل فی محرمات الإحرام ومحظوراته الّتی فی غالبها الجزاء، ط: إدارة القرآن)

▭ النوع الرابع فی حکم الجماع و دواعیه وهو أغلظ الجنایات یفسد به الحج والعمرة ...... وإن جامع بعد الوقوف بعرفة قبل الحلق وقبل طواف الزیارة کله أو أکثر لم یفسد حجه و علیه =

ہم وطن محرم نہیں

ہم وطن محرم نہیں ہے، اس لئے عورتوں کے لئے ہم وطن کو محرم بنا کر سفر کرنا او حج اور عمرہ کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔(۱)

ہندوستان سے آدم علیہ السلام مکہ مکرمہ ہزار مرتبہ آئے

''آدم علیہ السلام ہندوستان سے مکہ مکرمہ ایک ہزار مرتبہ آئے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/)

ہوائی جہاز

☆ ......جو لوگ مکہ مکرمہ جانے کے لئے یا حج وعمرہ کے لئے ہوائی جہاز سے سفر کرتے ہیں ان کو چاہیئے کہ ہوائی جہاز پر سوار ہونے سے پہلے احرام باندھ لیں، یا کم از کم احرام کی چادر ہی پہن لیں، اور جب میقات کا اعلان ہو تو جہاز میں

= بدنة سواء جامع عامدًا أو ناسيًا . (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری : (ص: ۴۷۴ ، ۴۸۱) بـاب الجنايات وأنواعها ، النوع الرابع في حكم الجماع و دواعيه ، وفصل في الجماع قبل الحلق وبعده ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 وبـعـده أي الإحرام بلا مهلة يتقي الرفث أي الجماع أو ذكره بحضرة النّساء . (الدر المختار : (۴۸۶/۲، ۴۸۷) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ،ط : سعيد)

(۱) والـمـحـرم في حق المرأة شرط ، شابة كانت أو عجوزًا ، إذا كانت بينهما وبين مكّة مسيرة ثلاثة أيّام ...... والـمـحـرم : الـزوج ، ومـن لايجوز مناكحتها على التأبيد برضاع أو صهرية وفي الـخـانية : أو رحم .... (التاتارخانية : (۴۳۴/۲) كتاب المناسک ، الفصل الأوّ ل : في بيان شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

🗀 الهـنـدية : (۲۱۸/۱ ، ۲۱۹) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : في تفسير الحج ...... ، ط: رشيديه .

🗀 غـنية الـناسک : (ص: ۲۶ ، ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الرابع : المحرم أو الزوج ، ط: إدارة القرآن .

احرام باندھ لیں یعنی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیں، جدہ پہنچنے کا انتظار نہ کریں کیونکہ جدہ تک احرام کو مؤخر کرنا صحیح نہیں ہے۔(۱)

ہوائی جہاز میں بیٹھ کر طواف کرنا

☆......اگر ہوائی جہاز مسجد کی حدود میں داخل رہے تو اس پر سوار ہو کر طواف کرنے سے طواف صحیح ہو جائے گا، لیکن عذر کے بغیر ایسا کرنے سے دَم واجب ہوگا جبکہ بلا عذر ہوائی جہاز کے علاوہ کسی اور چیز پر سوار ہو کر طواف کرنے سے طواف ہو جاتا ہے اور دَم واجب ہوتا ہے۔(۲)

---

(۱) ومستحباته ...... تقديم الإحرام على وقته أى ميقاته المكانى للآفاقى إن ملك نفسه أى بالاحتراز عن المحظورات والتحفظ عن المحذورات ...... فصل فى محرماته أى محرمات الإحرام ...... ومنها تأخير الإحرام عن الميقات فإنّ الإحرام منه واجب . (إرشاد السارى : (ص: ۱۲۸ ، ۱۲۹) باب الإحرام ، مستحبات الإحرام ، وفصل فى محرماته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ من سلك طريقًا فى بر أو بحر أو جو بين ميقاتين فإنّه يجتهد حتى يكون إحرامه بحذو الميقات الّذى هو إلى طريقه أقرب ويحرم من محاذاة أقرب الميقاتين إليه وإن كان الآخر أبعد إلى مكّة فإن استويا فى القرب إليه ، أحرم من محاذاة أبعدهما من مكة وإن لم يعرف حذو الميقات المقارب لطريقه احتاط فأحرم من بعد ، بحيث يتيقن أنّه لم يجاوز الميقات إلّا محرمًا ؛ لأنّ الإحرام قبل الميقات جائز ، وتأخيره عنه لايجوز ، فالإحتياط فعل ما لاشك فيه .... (الفقه الإسلامى وأدلّته : (۳/۷۲) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل : أحكام الحج والعمرة ، المبحث الثالث : مواقيت الحج والعمرة ، الزمانية والمكانية ، المطلب الثانى : ميقات الحج والعمرة المكانى ، من حاذى الميقات ، ط: دار الفكر بيروت)

▭ بدائع الصنائع : (۲/۱٦٤) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان مكان الإحرام ، ط: سعيد .

(۲) مكانه حول البيت لافيه ...... داخل المسجد أى سواء كان قريبًا من البيت أو بعيدًا عنه بعد أن يكون فى المسجد ويجوز أى فى جميع أجزائه ولو من وراء السوارى أى الأسطوانات وزمزم وكذا المقامات ، ولو طاف على سطح المسجد ولو مرتفعًا عن البيت أى من جدرانه كما صرّح به صاحب الغاية جاز ؛ لأنّ حقيقة البيت هو الفضاء الشامل لما فوق البناء من الهواء .... (إرشاد السارى : (ص: ۲۱۰ ، ۲۱۱) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل فى مكان الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة) =

اوراگر ہوئی جہاز مسجد کی حدود سے باہر رہے گا تو اس پر سوار ہوکر طواف کرنے سے طواف صحیح نہیں ہوگا، اُتر کر دوبارہ مسجد کی حدود میں آکر طواف کرنا لازم ہوگا۔(۱)

واضح رہے کہ تحت الثریٰ (زمین) سے لیکر آسمان تک ''بیت اللہ'' ہے۔(۲) اس لئے خانۂ کعبہ کی عمارت سے بلند ہوکر اس کے چاروں طرف گھومنے سے طواف ہوجائے گا۔(۳)

= غنية الناسک : (ص: ۱۰۹) باب فی ماهية الطواف وأنواعه وأركانه وشرائطه وسائر أحكامه، فصل : فی أركان الطواف و شرائطه، ط: إدارة القرآن .

الفقه الإسلامی وأدلّته : (۱۵۳/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة، الفصل الأوّل : أحكام الحج والعمرة، والمبحث الخامس : أركان الحج والعمرة، المطلب الثانی : الطواف، ثانياً : شروط الطواف و واجباته، ط: دار الفكر بيروت . الدر مع الرد : (۴۹۷/۲) كتاب الحج، مطلب فی طواف القدوم، ط: سعيد .

الخامس : المشی فيه للقادر، فلو طاف للزيارة (لباب) أو العمرة (بحر) راكبا أو محمولاً، أو زحفًا بلا عذر، فعليه الإعادة أو الدم وإن كان بعذر لا شیئ عليه . (غنية الناسک : (ص: ۱۱۴) باب فی ماهية الطواف وأنواعه وأركانه و شرائطه وسائر أحكامه، فصل فی واجبات الطواف، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۴۶۸/۲، ۴۶۹) كتاب الحج، مطلب فی فروض الحج و واجباته، ط: سعيد.

إرشاد الساری : (ص: ۲۱۵) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل فی واجبات الطواف، الرابع : المسی فيه للقادر، ط: الإمداديه، مكّة المكرّمة .

البحر العميق : (۱۲۲۴/۲) الباب العاشر فی دخول مكّة و فی الطواف والسعی، فصل : فی بيان أنواع الأطوفة، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۱،۲،۳) مكانه حول البيت لافيه ...... داخل المسجد أی سواء كان قريبًا من البيت أو بعيدًا عنه بعد أن يكون فی المسجد ويجوز أی فی جميع أجزائه ولو من وراء السواری أی الأسطوانات وزمزم وكذا المقامات، ولو طاف علی سطح المسجد ولو مرتفعًا عن البيت أی من جدرانه كما صرّح به صاحب الغاية جاز ؛ لأنّ حقيقة البيت هو الفضاء الشامل لما فوق البناء من الهواء ...... (إرشاد الساری : (ص: ۲۱۰، ۲۱۱) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل فی مكان الطواف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۰۹) باب فی ماهية الطواف وأنواعه وأركانه وشرائطه وسائر أحكامه، فصل : فی أركان الطواف و شرائطه، ط: إدارة القرآن .

الفقه الإسلامی وأدلّته : (۱۵۳/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة، الفصل الأوّل : أحكام=

ہوائی جہاز میں بیٹھ کر وقوفِ عرفہ کرنا

واضح رہے کہ ''بیت اللہ'' کی طرح زمین سے لیکر آسمان تک ''میدانِ عرفہ'' ہونے کی صراحت نہیں ہے بلکہ اکثر کتابوں میں ''وقوفِ عرفہ'' کو زمین کے ساتھ مقید کیا ہے اس لئے ہوائی جہاز میں سوار ہو کر عرفات کے اوپر سے گزرنے سے وقوف عرفہ صحیح نہیں ہوگا۔

ایسے لوگوں کے لئے مقررہ وقت کے اندر ہوائی جہاز سے اُتر کر میدانِ عرفات سے گزرنا یا وقوف کرنا لازم ہوگا ورنہ حج نہیں ہوگا۔(۱)

= الحج والعمرة ، والمبحث الخامس : أركان الحج والعمرة ، المطلب الثانی : الطواف، ثانياً : شروط الطواف و واجباته ، ط: دار الفكر بيروت . الدر مع الرد : (۴۹۷/۲) كتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعيد .

☜ الخامس : المشی فيه للقادر ، فلو طاف للزيارة (لباب) أو العمرة (بحر) راكبا أو محمولاً ، أو زحفًا بلا عذر ، فعليه الإعادة أو الدم وإن كان بعذر لا شيئ عليه . (غنية الناسک : (ص: ۱۱۴) باب فی ماهية الطواف وأنواعه وأركانه و شرائطه وسائر أحكامه ، فصل فی واجبات الطواف ، ط: إدارة القرآن)

☜ الدر مع الرد : (۴۶۸/۲ ، ۴۶۹) كتاب الحج ، مطلب فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد.

☜ إرشاد الساری : (ص: ۲۱۵) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل فی واجبات الطواف ، الرابع : المسی فيه للقادر ، ط: الإمداديه ، مكّة المكرّمة .

☜ البحر العميق : (۱۲۲۴/۲) الباب العاشر فی دخول مكّة و فی الطواف والسعی ، فصل : فی بيان أنواع الأطوفة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۱) وأمّا شرائطه ...... الثالث : المكان أی عرفات فلو أخطأه أی فضلاً عن تعمده ونسيانه و جهله لم يجز وقوفه بغير عرفة . (إرشاد الساری : (ص: ۲۹۰) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فی شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۵۷) باب مناسک عرفات ، فصل : فی شرائط صحة الوقوف ، ط: إدارة القرآن .

☜ البحر العميق : (۱۴۹۶/۳) الباب الحادی عشر فی الخروج من مكّة إلی منٰی ثم عرفة، فصل : الوقوف بعرفة ، ط: مؤسّسة الريّان ،،المكتبة المكيّة .

ہوائی جہاز میں محرم ہونا ضروری ہے

ہوائی جہاز کے چند گھنٹوں کے سفر میں بھی عورت کے ساتھ محرم کا ہونا ضروری ہے، کیونکہ کم از کم اڑتالیس میل کے سفر پر سفر کے احکام جاری ہوتے ہیں مثلاً نماز میں قصر وغیرہ۔(۱)

ہوائی چپل

مَردوں کے لئے احرام کی حالت میں ہوائی چپل پہننا سب سے بہتر ہے ،اور اگر جوتا یا چپل ایسی ہو کہ جوٹخنوں اور پیروں کے بیچ کی ابھری ہوئی ہڈی کو نہ چھپاتا ہوتو اس کا پہننا بھی درست ہے ،البتہ اگر ایڑی ، پنجہ اور انگلیاں چھپی رہیں جیسے ناگرہ جوتے میں ہوتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) الرابع : المحرم الأمين أو الزوج إذا كانت على مسافة السفر من مكّة ، وفي الإرشاد : أى وإنّما يشترط المحرم أو الزوج إذا كان بينهما وبين مكّة ثلاثة أيّام فصاعدًا أما لو كان أقلّ من ذٰلک فلها أن تخرج بغير محرم أو زوج إلَّا أن تكون معتدة . وروى عن أبى حنيفة وأبى يوسف كراهة الخروج لها مسيرة يوم بلا محرم ، فينبغى أن يكون الفتوىٰ عليه لفساد الزمان . (مناسک الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ۷٦ ، ۷۷ ، ۷۸) باب شرائط الحج ، النوع الثانى : شرائط الأداء ، وهى خمسة ، الشرط الرابع : المحرم الأمين للمرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : (۲/۴٦۴ ، ۴٦۵) كتاب الحج ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۲٦ ، ۲۷) باب شرائن الحج ، فصل فى شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية .

(۳) ولبس الخفين أى أن لايجد نعلين فإنّه يقطعهما أسفل من الكعبين ، والجوربين أى ولبسهما سواء كانا منعلين أو غير منعلين وكل ما يوارى الكعب الّذى عند معقد شراک النعل أى فى المفصل الّذى فى وسط القدم لاالكعب المعبر عند غسل الرجلين . (إرشاد السارى : (ص: ۱٦۲) باب الإحرام ، فصل فى محرمات الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۸٦ ، ۸۷) باب الإحرام ، فصل فى محرمات الإحرام ، ومحظوراته الّتى فى غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن .=

ہوٹل سے احرام باندھ کر عمرہ کرنا

☆ آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والے لوگوں کے لئے حج اور عمرہ دونوں کا احرام اپنی اپنی میقات یا اس کے محاذات سے باندھنا لازم ہے، باقی گھر سے باندھ کر آنے کا ثواب زیادہ ہے۔

☆ اگر ایسا آفاقی حج یا عمرہ کے لئے میقات سے احرام باندھے بغیر مکہ مکرمہ آ گیا ہے تو حرم کے حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا، ہاں اگر واپس میقات آ کر احرام باندھے گا تو دم ساقط ہو جائے گا۔

☆ اگر آفاقی آدمی میقات کے باہر سے آئے اور میقات سے احرام نہیں باندھا بلکہ میقات کے اندر کسی ہوٹل سے احرام باندھ کر حج یا عمرہ کیا تو ایک دم دینا لازم ہوگا۔

اور اگر میقات سے احرام باندھ کر حج یا عمرہ کر لیا پھر اس کے بعد مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے مزید عمرہ کرنے کا ارادہ کیا تو اس صورت میں اگر ہوٹل حدود حرم کے اندر ہے تو اس صورت میں ہوٹل سے احرام کی نیت کر کے عمرہ کرنے کی صورت میں دم دینا لازم ہوگا، اور اگر ہوٹل حدود حرم سے باہر ہے تو اس صورت میں ہوٹل سے احرام کی نیت کر کے عمرہ کرنا درست ہوگا اور دم بھی لازم نہیں ہوگا، کیونکہ حدود حرم میں رہنے والوں کے لئے حدود حرم سے باہر حل میں جا کر عمرہ کے احرام کی نیت کرنا ضروری ہے ورنہ دم دینا لازم ہوتا ہے باقی ہوٹل میں احرام کے کپڑے پہن کر اور حدود حرم سے باہر مسجد عائشہ وغیرہ میں جا کر عمرہ کے احرام کی نیت کر کے عمرہ کرنا زیادہ بہتر ہے۔(۱)

= الدر مع الرد: (۲/۴۹۰) کتاب الحج، مطلب فی ما یحرم بالإحرام ومالایحرم، ط: سعید.

الهندية: (۱/۲۲۴) کتاب المناسک، الباب الرابع: فيما يفعله المحرم بعد الإحرام، ط: رشيديه.

(۱) ثم إذا دخل الآفاقی مكّة بغير إحرام وهو لايريد الحج ولا العمرة فعليه لدخول مكّة إما حجة =

ہیجڑہ پن کی کمائی سے حج کرنا

ہیجڑہ پن کی زندگی گزارنے والا ان تمام غیر شرعی کاموں سے توبہ واستغفار کرے جو عام طور پر ہیجڑے لوگ کرتے ہیں، اور جو روپیہ اس کے پاس ہے اور اس دھندہ اور طریقہ سے کمایا ہے اس سے حج نہ کرے، بلکہ کسی غیر مسلم سے قرض لیکر حج کرے اور جو رقم اس کے پاس جمع ہے اس سے قرض ادا کرے، آئندہ کے لئے زنانہ وضع قطع چھوڑ دے، مردانہ لباس پہنے اور اس کا اڈّہ بھی ختم کرے۔(۱)

= أو عمرة ، فإن أحرم بالحج أو العمرة من غير أن يرجع إلى الميقات فعليه دم لترك حق الميقات . (التاتارخانية : (۴۷۵/۲) الفصل الرابع فى بيان مواقيت الإحرام ومايلزم لمجاورتها بغير الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

(قوله : وصح تقديمه عليها لا عكسه) أى جاز تقديم إحرام على المواقيت ولا يجوز تأخيره عنها ...... أما الثانى فلقوله عليه الصلوة والسلام " لايجاوز أحد الميقات الا محرمًا " ، وفائدة التأقيت بالمواقيت الخمسة المنع من التأخير ...... (قوله : ولداخلها الحل) أى الحل ميقات من كان داخل الميقات . (البحر الرائق : (۳۱۹/۲) كتاب الحج ، ط : سعيد)

ولا يجوز للإنسان أن يجاوز الميقات إلا محرمًا لحج أو عمرة وإلا وجب على دم ، أو العودة إليه ...... ومن كان بمكّة مكيا أو آفاقيا فميقاته فى العمرة من أدنىٰ الحل ، ولو بأقلّ من خطوة من أى جانب شاء ليتحقق وقوع السفر ؛ لأنّ أداء العمرة فى الحرم فيكون الإحرام من الحل ليجمع فى إحرامه بين الحل والحرم إذ هو شرط فى كل إحرام فإن أحرم بها فى الحرم انعقد وعليه دم إلا أن خرج بعد إحرامه إليه . (الفقه الإسلامى وأدلّته : (۶۸/۳) المطلب الثانى : ميقات الحج والعمرة ، تحت آفاقى أو أهل الآفاقى ، ط: دار الفكر ، بيروت)

(۱) أصل التوبة فى اللغة الرجوع ...... والمراد بالتوبة هنا الرجوع عن الذنب ، وقد سبق فى كتاب الايمان أن لها ثلاثة أركان : الإقلاع ، والندم على فعل تلك المعصية ، والعزم على أن لايعود إليها أبدًا ، فإن كانت المعصية لحق آدمى فلها ركن رابع وهو التحلل من صاحب ذٰلك الحق ، وأصلها الندم وهو ركنها الأعظم .... (شرح الصحيح لمسلم للنووى : (۳۵۴/۲) كتاب التوبة ، ط: قديمى)

روح المعانى : (۱۵۸/۲۸ ، ۱۵۹) سورة التحريم ، آية : ۸ ، ط: دار إحياء التراث العربى.

شرح الفقه الأكبر للملا على القارى : (ص:۱۵۸) ط: قديمى .

ولا بمال حرام ...... والحيلة لمن ليس معه إلاَّ مال حرام أو فيه شبهة أن يستدين للحج من =

....

= مال حلال ليس فيه شبهة ، ويحج به .... (غنية الناسک : (ص: ۲۱، ۲۲) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۶۹۰ ، ۶۹۱) باب المتفرقات ، مسألة : من حج بمال حرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 الدر مع الرد : (۴۵۶/۲) كتاب الحج ، مطلب فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد .
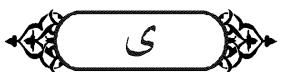
یلملم

مکہ مکرمہ کی جنوبی جانب مثلاً یمن وغیرہ کی طرف سے مکہ مکرمہ آنے والوں کے لئے مکہ کی جنوبی جانب ایک پہاڑی ہے اس کو ”یلملم“ کہتے ہیں، اور یہ مغربی جنوبی جانب کے سمندر (بحراحمر) کے ساحل سے پندرہ، بیس میل کے فاصلہ پر ہے۔

یہ اصل میں یمن اور عدن والوں کی میقات ہے، لیکن پہلے زمانے میں ہندوستان، پاکستان اور مشرقی ممالک والے جب بحری جہاز سے سمندری سفر کر کے حج کے لئے آتے تو مکہ مکرمہ کی جنوبی جانب ”یلملم“ پہاڑی کی محاذات سے گزر کر جدہ آتے تھے، اس لئے پرانی کتابوں میں ہندوستان، پاکستان اور مشرقی ممالک والوں کے لئے ”یلملم“ کی میقات مشہور ہے، لیکن آج کل ہوائی جہاز کے سفر میں یہ میقات نہیں پڑتی، بلکہ جہاز ”قرن المنازل“ والی میقات سے گزر کر آتا ہے۔(۱) نقشہ یہ ہے۔()

یومِ عرفہ

ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو ”یومِ عرفہ“ کہتے ہیں، اس روز حج ہوتا ہے اور حاجی لوگ عرفات میں وقوف کرتے ہیں۔

اور اس سے مراد ۹/ ذی الحجہ کے زوال آفتاب سے ۱۰/ ذی الحجہ کی صبح صادق

---

(۲) وميقات أهل اليمن غير أهل النجد وباقي تهامة : يلملم ، بفتح الياء واللامين وإسكان الميم بينهما ...... وهو جبل من جبال تهامة على مرحلتين من مكّة . (البحر العميق : (۱/ ۲۰۲ ، ۲۰۳) الباب السادس في المواقيت ، ط: مؤسّسة ، الريّان ،المكتبة المكيّة)

إرشاد الساري : (ص: ۱۱۲) باب المواقيت ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

غنية الناسک : (ص: ۵۲) باب المواقيت ، فصل : أمّا مواقيت أهل الآفاق، ط:إدارة القرآن.

تک کا وقت ہے۔(۱)

مزید ”حج کا دوسرا دن ۹/ذی الحجہ“ عنوان بھی دیکھیں۔(۲/ ۱۷٤)

(۱) والوقوف بعرفة فی أوانه وهو من زوال يوم عرفة إلى قبيل طلوع فجر النحر . (الدر مع الرد: (۲/ ٤٦٧) كتاب الحج ، مطلب فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۹۲ ، ۹۳) باب فرائض الحج ، الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 غنية الناسک : (ص: ۱۵۹) باب مناسک عرفات ، فصل فی ركن الوقوف وقدر الواجب فيه و سننه ومستحباته ، ط: إدارة القرآن .